مستند اور با محاورہ ترجمہ

جلد سوم

مشکوٰۃ شریف

مع عربی

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم اردو جلد سوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کِتَابُ الْفِتَنِ — فتنوں کا بیان

فصل اوّل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ظاہر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں پیش گوئی فرما دی تھی

۵۱۴۴ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ قَدْ عَلِمَہٗ اَصْحَابِیْ ھٰؤُلَاءِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ مِنْہُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُہٗ فَاَرَاہُ فَاَذْکُرُہٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْہَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْہُ ثُمَّ اِذَا رَاٰہُ عَرَفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا اور جو باتیں اس وقت سے قیامت تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر کیا جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گئے، بھول گئے۔ حضرت حذیفہ رضؓ کا بیان ہے کہ میرے یہ دوست یعنی صحابہ رضؓ اس سے واقف ہیں (یعنی ان میں سے بعض کو وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں) لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے جس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آجاتی ہے۔ جس طرح ایک غائب شخص کے چہرہ کو دیکھ کر لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قلب انسانی پر فتنوں کی یلغار؟

۵۱۴۵ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَھَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَھَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ھَوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ڈالے جائیں گے فتنے لوگوں کے دلوں پر اس طرح جس طرح کہ چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کر لیگا اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا اس پر ایک سفید نشان ڈال دیا جائیگا غرض دو قسم کے دل ہونگے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے جن پر کسی قسم کا کوئی فتنہ اثر انداز نہ ہوگا۔ اس وقت تک جبتک کہ آسمان و زمین قائم ہیں اور دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند جیسے الٹا برتن جس میں کچھ باقی نہ رہے یہ دل نہ تو امر معروف (نیک کاموں) سے آگاہ ہوگا اور نہ بُرے کاموں کو بُرا جانے گا۔ مگر صرف اس چیز سے واقف ہوگا جو اس کے دل میں پیوست ہو گئی ہے یعنی انسانی خواہشات میں سے (مسلم)

جب امانت دلوں سے نکل جائے گی!

٥١٣٦ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں (دو باتیں) بیان کیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا کہ امانت (یعنی ایمان) لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ڈالی گئی ہے پھر انھوں نے (ایمان کے نور سے) قرآن کو جانا۔ پھر انہوں نے سنت کو جانا۔ اسکے بعد آپؐ نے ایمان کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کی۔ اور فرمایا۔ آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا دھندلا سا اثر رہ جائیگا۔ پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا بقیہ اثر بھی نکال لیا جائیگا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائیگا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دے۔ اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اندر سے خالی ہوگا پھر (ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوق شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین و دیانتدار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو (جس کو دنیاداری میں کمال حاصل ہوگا) کہا جائیگا کہ کس قدر عقلمند ہے (کاروبار میں) اور کس قدر ہوشیار ہے اور کس قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

جب فتنوں کا ظہور ہو تو گوشۂ عافیت تلاش کرو

٥١٣٧ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرتے رہتے تھے) اور میں آپؐ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور اس بھلائی میں جو برائی کے بعد ہوگی کدورت پائی جائے گی میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی۔ فرمایا کدورت سے مراد وہ قوم ہے جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی۔ اور لوگوں کو میری راہ

نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

کے خلاف راہ بتائے گی تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور کو بھی (یعنی ان میں مشروع اور غیر مشروع دونوں باتیں پائی جائیں گی) میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہو گی۔ فرمایا ہاں ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے (یعنی علانیہ گمراہی پھیلائیں گے) جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو قبول کریگا۔ وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کی صفت بیان فرمائیے (یعنی وہ کون لوگ ہوں گے اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے۔ اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہئے) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور انکے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو (تو کیا کروں) فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضورؐ نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل شیطانوں کے سے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ کی اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے تب بھی سننا اور اطاعت کرنا۔

اس سے قبل کہ فتنوں کا ظہور ہو، اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنی دینی زندگی کو مستحکم کر لو

۵۱۴۸/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔ (مسلم)

فتنوں کے ظہور کے وقت گوشۂ عافیت میں چھپ جاؤ

۵۱۴۹/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونیوالا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا

فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ۔

بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اسکو اپنی طرف کھینچ لیگا پس جو شخص (اس زمانہ میں) پناہ کی کوئی جگہ پائے وہ وہاں جاکر پناہ حاصل کرے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ فتنہ آئیگا جس میں سونے والا شخص جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پس (اس وقت) جو شخص پناہ کا کوئی ٹھکانا پائے وہاں جاکر پناہ حاصل کرے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئیگا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا (اس لئے کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا) اور چلنے والا بہتر ہوگا فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے۔ خبردار! جب یہ فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہوں اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے (یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشۂ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول و منہمک ہو جائے ایک شخص نے (یہ سنکر) عرض کیا یارسول اللہ! جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر مار کر توڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تاکہ جنگ و پیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہیئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کیلئے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کر سکے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لیجایا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیر آ کر لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپ کا کیا خیال ہے، فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیر لودونوں کا گناہ ہوگا۔ اور یہ شخص دوزخیوں میں سے شمار ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ زمانہ قریب ہے جبکہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا مینھ کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچالے گا۔ (بخاری)

فتنوں کی پیشین گوئی

۵۱۵۲ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینھ برستا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک خاص پیشین گوئی

۵۱۵۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَۃُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے (بخاری)

۵۱۵۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْھَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمانے باہم قریب ہوں گے (زمانہ دنیا و زمانہ آخرت) اور علم اٹھا لیا جائیگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل ڈالا جائیگا (یعنی لوگوں کے دلوں میں) اور زیادہ ہوگا ہرج صحابہ نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے فرمایا قتل (بخاری و مسلم)

فتنوں کی شدت کی انتہا؟

۵۱۵۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ الْھَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اسکو کیوں مارا گیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیونکر ہوگا۔ فرمایا۔ ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مسلم)

پُر فتن ماحول میں دین پر قائم رہنے والے کی فضیلت

۵۱۵۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فتنہ کے زمانے میں عبادت کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہے۔ (مسلم)

مظالم پر صبر کرو اور یہ جانو کہ آنے والا زمانہ موجودہ زمانہ سے بھی بدتر ہوگا

۵۱۵۷ وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اِصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ اَشَرُّ مِنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت زبیرؓ بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی انہوں نے کہا صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئیگا وہ گزشتہ سے بدتر ہوگا اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

حضورؐ نے قیامت تک پیدا ہونے والے اس امت کے فتنہ پردازوں کے بارے میں خبر دے دی تھی۔

۵۱۵۸/۱۵ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی میں نہیں کہہ سکتا میرے دوست (واقعی) بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (حقیقت میں نہیں بھولے) قسم ہے خدا کی رسول اللہ نے کسی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت کے دن تک فتنہ کا باعث ہوگا یعنی اس فتنہ برپا کرنے والے شخص کا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک یا تین سو سے زیادہ ہو یہاں تک کہ ہم کو اس کا اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ تک کا نام بتا دیا۔ (ابوداؤد)

گمراہ کرنے والے قائد

۵۱۵۹/۱۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنی امت کیلئے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی (یعنی جب) امت محمدیہ میں قتال شروع ہو جائیگا تو قیامت ہی پر جا کر ختم ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

خلافت راشدہ کی مدت کے بارے میں پیش گوئی

۵۱۶۰/۱۷ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت سفینہ رضؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی پھر یہ خلافت بادشاہت ہو جائے گی سفینہ راوی اس حدیث کو بیان کر کے کہتا ہے کہ حساب کر کے دیکھو حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت دو سال حضرت عمر رضؓ کی خلافت دس سال حضرت عثمان رضؓ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی رضؓ کی خلافت چھ سال۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

آنے والے زمانوں کے بارے میں پیش گوئی

۵۱۶۱/۱۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَاُ

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس زمانہ خیر کے بعد کیا شر ہوگا جیسا کہ اب سے پہلے شر تھا (یعنی جس طرح اسلام سے پہلے برائی پھیلی ہوئی تھی کیا موجودہ زمانہ خیر کے بعد بھی بدی کا زمانہ آئے گا) آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا۔ پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ تلوار۔ میں نے عرض کیا۔ کیا تلوار کے بعد (یعنی لڑنے کے بعد) مسلمان باقی رہیں گے فرمایا ہاں۔ سلطنت اور حکومت ہوگی

ع اس حساب میں سال کی کسروں کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ حضرت عمر رضؓ کی خلافت دس سال ۶ ماہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت چند روز کم بارہ سال، حضرت علی رضؓ کی خلافت ۴ سال ۹ ماہ اور حضرت حسنؓ کی خلافت ۵ ماہ۔ ۱۲

دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَّ نَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ وَصَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

جس کی بنیاد فساد پر ہوگی اور صلح کی بنیاد کدورت پر۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا۔ اس کے بعد گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہوں گے اگر اس وقت کوئی بادشاہ ہو اور وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال بھی چھین لے تب بھی تو اس کی اطاعت کر۔ اور اگر کوئی بادشاہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جا (یعنی پناہ کی جگہ) اور وہیں مر جا۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر دجّال نکلے گا اس شان سے کہ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی اور آگ پس جو شخص اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت و قائم ہو گیا اور اس کے گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت و قائم رہا اور اسکا اجر جاتا رہا۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر گھوڑے کا بچہ جنایا جائیگا۔ اور وہ سواری کے قابل ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس وقت صلح ہوگی ظاہر میں اور باطن میں کدورت ہوگی اور لوگوں کا اجتماع ناخوشی کے ساتھ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کدورت پر صلح ہونے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا قوموں کے دل اس حال پر نہ ہونگے جس پر پہلے تھے (یعنی لوگوں کے دل اتنے نرم نہ ہوں گے جیسے آغازِ اسلام میں تھے) میں نے عرض کیا۔ کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور وہ ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہونگے۔ گویا وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو بلا رہے ہیں پس اگر اے حذیفہ رضؓ اس وقت تو درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنا لے اور وہیں مر جائے تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تو ان لوگوں میں سے کسی فریق کا اتباع کرے۔ (ابوداوٗد)

خلافت راشدہ کے بعد پیش آنے والے روح فرسا واقعات کے بارے میں پیش گوئی

٥١٦٣/١٩ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى أَنَّهُ

حضرت ابو ذر رضؓ کہتے ہیں میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے (یعنی مدینہ کے باہر) تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ ابوذر رضؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں بھوک (یعنی قحط) ہوگی تو بستر سے نہ اُٹھ سکے گا اور اپنی مسجد تک (ضعف کے سبب) مشکل سے پہنچ سکے گا۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (اس وقت) پرہیز گاری اختیار کر (یعنی بھوک پر صبر کر اور حرام و مشتبہ مال سے اپنے آپ کو بچا) پھر آپ نے فرمایا ابوذر رضؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینے میں موت کا بازار گرم ہوگا اور مکان کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یہاں تک کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت میں بکنے لگے گی (یعنی کثرتِ اموات سے یہ حال ہوگا کہ ایک

يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

قبر کی جگہ غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی)، میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (یعنی مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے اس کا حال خدا اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے میں نہیں جانتا) فرمایا۔ ابوذرؓ! (اس وقت) صبر کر (یعنی اس مصیبت پر صبر کر کے کہیں بھاگ کر نہ جا) پھر حضور نے فرمایا ابوذر! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جب کہ مدینہ میں قتل کا بازار گرم ہوگا جس کا خون مقام احجار الزیت کو ڈھانک لیگا (یعنی خون سے مقام مذکور بھر جائیگا گویا وہاں خون کی نالیاں بہہ نکلیں گی) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیئے) آپ نے فرمایا تو اپنے اس امام کے پاس چلا جا جس کا تو تابع ہے۔ میں نے عرض کیا کیا اس وقت میں اپنے بدن پر ہتھیاروں کو سجا لوں (اور فتنہ انگیز قوم سے لڑوں) فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو تو اس قوم (کے گناہ) میں شریک ہو جائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں کیا کروں فرمایا اگر تو تلوار کی چمک سے ڈر جائے تو اپنے منہ پر اپنے کپڑے کا ایک حصہ ڈال لے تاکہ قاتل تیرا گناہ اور اپنا گناہ ساتھ لے کر واپس جائے۔ (ابوداؤد)

پُرفتن ماحول میں نجات کی راہ

٥١٦٣/٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ! تو اس وقت کیا کریگا جب کہ تجھ کو ناکارہ لوگوں میں چھوڑ دیا جائے گا (یعنی جب کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ناکارہ اور بُرے لوگوں میں زندگی بسر کرنے کا موقع دے گا) ان کے عہد اور امانتیں مخلوط اور غیر مخلوط ہوں گی (یعنی عہد شکن اور خائن ہوں گے) اور آپس میں اختلاف رکھیں گے اس طرح یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور فرمایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہونگے عبداللہؓ نے عرض کیا (اگر میں وہ زمانہ پاؤں) تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو حق جانتا ہے اور اس چیز کو چھوڑ دے جس کو تو بُرا جانتا ہے اور اپنے آپ کو لازم پکڑ لے (یعنی صرف اپنے کو سنبھالے رہ) اور عوام سے دور رہ (یعنی عوام کے معاملات میں دخل نہ دے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے گھر میں پڑا رہ۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھ۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو اچھا جانتا ہے۔ اور اس کو چھوڑ دے جس کو بُرا سمجھتا ہے اور صرف اپنی ذات کو سنبھال اور عوام کے معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھ۔ (ترمذی)

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنوں کی پیش گوئی

٥١٦٤/٢١ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے فتنے وقوع میں آئیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کے

السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

مانند ہوں گے (یعنی ہر ساعت میں انقلاب پیدا ہوتا رہے گا) اس وقت آدمی صبح کو ایماندار اٹھے گا۔ اور شام کو کافر ہو جائیگا۔ اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (ان فتنوں میں) بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے اس وقت تو اپنی کمانوں کو توڑ ڈال اور کمانوں کے چلوں کو کاٹ دے۔ تلواروں کو پتھر پر مار دے (یعنی ان کی دھار کو بیکار کر دے) پھر اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کو مارنے آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے بہترین بیٹے کے مانند ہو جائے (یعنی مانند ہابیل کے) (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ”و چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے“ کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ پھر صحابہؓ نے پوچھا آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔ (یعنی گھروں میں پڑے رہو) اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کی بابت یہ فرمایا کہ تم اس میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے چلے کاٹ دو اور گھروں میں پڑے رہو اور آدم کے بیٹے (ہابیل) کی مانند بن جاؤ۔

فتنوں کے وقت سب سے بہتر شخص کون ہوگا؟

۵۱۶۵/۲۲ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ام مالک بہزیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کے قریب وقوع میں آنیکا ذکر فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ آدمی جو اپنے مواشی میں سے ان کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہیگا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چل کھڑا ہو وہ دشمنان اسلام کو ڈراتا ہو اور دشمن اسکو ڈراتے ہوں (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر وہ دشمنان اسلام سے لڑے۔

فتنہ کا ذکر

۵۱۶۶/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیر لے گا۔ جس کے مقتول دوزخ میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان کھولنا (یعنی لوگوں کو برا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۵۱۶۷/۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے، کہ گونگے بہرے فتنہ کا ظہور ہوگا جو شخص اس فتنہ کے قریب جائے گا یا اسکو دیکھے گا فتنہ اس کو دیکھے گا اور اس کے قریب آجائیگا اس

اِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

فتنہ میں زبان درازی تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہے۔ (ابوداؤد)

چند فتنوں کے بارے میں پیش گوئی

۵۱۶۸/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيْ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ قریب ذکر کیا یہاں تک کہ احلاس کے فتنہ کا بیان کیا (یعنی اس فتنہ کا جو عرصہ دراز تک قائم رہے گا) ایک شخص نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے (یعنی اس کی کیفیت کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ بھاگنا ہے (یعنی لوگ ایک دوسرے کے خوف سے بھاگ نکلیں گے) اور زبردستی مال کا چھین لینا اور پھر سراء کا فتنہ ہوگا (یعنی خوش حالی، اسراف اور عیش و عشرت کا فتنہ) اس فتنہ کی تاریکی ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گی جو میرے اہلبیت میں سے ہوگا (یعنی یہ شخص فتنہ کا بانی ہوگا) وہ شخص یہ خیال کرے گا کہ وہ میرے خاندان سے ہے لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے خاندان سے ہوگا لیکن میرے طریقہ پر نہ ہوگا) اس وقت میرے دوست پرہیزگار لوگ ہوں گے پھر لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جو کولھے کے اوپر پسلی کے مانند ہوگا (یعنی جس طرح پسلی کولھے کے اوپر غیر مستقیم ہوتی ہے اسی طرح وہ غیر مستقل مزاج ہوگا) اس کے بعد دہیماء کا فتنہ ہوگا (یعنی سیاہ و تاریک فتنہ) یہ فتنہ میری امت میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیگا اور ہر شخص پر ایک طمانچہ لگائے گا (یعنی ایک شخص بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہیگا) پھر جب کہا جائیگا کہ فتنہ ختم ہو گیا کہ اس کی مدت کچھ اور بڑھ جائے گی اور اس کے بعد یہ فتنہ طول کھینچے گا۔ آدمی صبح کو مومن اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا یہاں تک کہ آدمی دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے (یعنی دو فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے) ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں اتفاق ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا وقوع میں آجائے تو تم دجال کا انتظار کرو (یعنی اسی روز یا دوسرے دن) (ابوداؤد)

زمانہ نبویؐ کے بعد عرب میں ظہور پذیر ہونے والے فتنہ کی پیش گوئی

۵۱۶۹/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بدنصیبی عرب کی کہ فتنہ قریب آگیا پس فتنہ میں وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ (ابوداؤد)

فتنہ و فساد سے دور رہنے والا شخص نیک بخت ہے

۵۱۷۰/۲۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ

حضرت مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا

جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَ لَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔ (ابوداؤد)

چند پیش گوئیاں

۵۱۷۱/۲۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ تُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں جب تلوار چل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا ملیں گے اور جب تک میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھتا ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی اور دشمنوں پر غالب۔ جو لوگ اس جماعت کی مخالفت کریں گے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ خدا کا حکم آجائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آجائے کہ اسلام سب پر غالب ہو جائے۔) (ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک پیشین گوئی

۵۱۷۲/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنْ یَّهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَکَ وَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ برس یا چھتیس ۳۶ برس یا سینتیس ۳۷ برس تک چلتی رہے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی امتوں میں سے انکار دین اختیار کرنے کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کے دین باقی رہے تو پھر اس کا سلسلہ ستر برس تک رہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا معہ انکے۔ فرمایا۔ جو زمانہ گزرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ایک واقعہ ایک پیشین گوئی

۵۱۷۳/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِّلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْهَا اَسْلِحَتَهُمْ یُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوواقد لیثیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کا گزر مشرکوں کے ایک درخت پر ہوا جس پر مشرک لوگ ہتھیار لٹکایا کرتے تھے اور اس کا نام ذات انواط تھا (یعنی مشرک لوگ اس پر ہتھیار رکھ کر یا لٹکا کر اسکے گرد طواف کیا کرتے تھے) بعض لوگوں نے (جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسٰی اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

مشرکوں کا ذات انواط ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ تو تم نے ایسا سوال کیا جیسا کہ موسٰی علیہ السلام کی قوم نے ان سے کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جیسا کافروں کا خدا ہے یعنی بت ایسا ہی خدا ہمارے لئے بنا دیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ان لوگوں کی راہ پر چلوگے جو تم سے پہلے تھے (یعنی ان قوموں کی راہ پر جو پہلے گزر چکی ہیں۔) (ترمذی)

چند فتنوں کا ذکر

۵۱۷۴ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِیَةُ یَعْنِی الْحَرَّةَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَةِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابن مسیبؓ کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمانؓ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقعہ اس میں ان صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا اور وہ نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو (یعنی اس میں صحابہ اور تابعین کی قوت ختم ہوگئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہیں رہا۔) (بخاری)

بَابُ الْمَلَاحِمِ　جنگ اور قتال کا بیان

فصل اوّل

کچھ اور چیزیں جن کا قیامت آنے سے پہلے وقوع پذیر ہونا نہایت ضروری ہے۔

۵۱۷۵ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا أَرَبَ

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان گروہوں کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا (یعنی دونوں مسلمان ہوں گے) اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مکار، فسادی اور فریبی لوگ پیدا نہ ہو جائیں گے جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد تیس کے قریب ہوگی ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ علم نہ اٹھالیا جائیگا اور قیامت اس وقت تک آئے گی جب تک کہ بہت سے زلزلے نہ آئیں گے۔ اور قیامت نہ آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ آجائیگا۔ (یعنی امام مہدی یا خوشحالی کا زمانہ) اور قیامت نہ آئے گی جب تک فتنوں کا ظہور نہ ہوگا۔ اور قیامت نہ ہوگی جبتک ہرج (قتل) واقع نہ ہوئے گا۔ اور قیامت نہ ہوگی جب تک کہ مال و دولت کی اتنی زیادتی نہ ہو جائے گی کہ مال والا خیرات لینے

لی بہ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰھَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَھُمَا بَیْنَھُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِہٖ وَلَا یَطْوِیَانِہٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِہٖ فَلَا یَطْعَمُہٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَھُوَ یَلِیْطُ حَوْضَہٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْہِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَلَا یَطْعَمُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

والے کو ڈھونڈنے میں پریشان نہ ہو جائیگا۔ وہ جس شخص کے سامنے صدقہ پیش کریگا وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت و حاجت نہیں ہے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ لوگ لمبی اور وسیع عمارتوں کے بنانے پر فخر نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گذرتا ہوا یہ نہ کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ اور جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ پس جب آفتاب مغرب سے نکل آئیگا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دیگا جبتک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔ اور نہ کوئی نیک کام کرنا مفید ہوگا جب تک کہ پہلے سے نیک کام نہ ہوگا۔ اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخصوں نے اپنا کپڑا خرید و فروخت کے لئے کھولا ہوگا اور وہ نہ تو اس کو فروخت کر چکے ہوں گے اور نہ لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا اور اس کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لیپتا ہوگا تاکہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی پلائے اور وہ پانی نہ پلانے پایا ہوگا کہ قیامت آجائیگی اور اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص نے منہ میں رکھنے کے لئے لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اسکو کھانہ سکے گا کہ قیامت آجائیگی (بخاری و مسلم)

بعض قوموں سے جنگ کی پیشین گوئی

٥١٧٦ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک تم اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جوتیاں بال دار چمڑے کی ہوں گی اور جب تک تم ان ترکوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سرخ چہرے اور ناک بیٹھی ہوئی ہوگی گویا ان کے منہ چمڑوں کی تہ بر تہ ڈھالیں ہیں (بخاری و مسلم)

٥١٧٧ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَکِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْھُھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم خوز اور کرمان سے نہ لڑو گے جو عجمیوں میں سے ہیں اور ان کے چہرے سرخ ہوں گے۔ بیٹھی ہوئی ناک اور چھوٹی آنکھیں گویا ان کے چہرے تہ بر تہ ڈھالیں ہیں ان کی جوتیاں بالدار ہوں گی (بخاری) اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان کے چہرے چوڑے چکلے ہوں گے۔

یہودیوں سے فیصلہ کن جنگ کی پیشین گوئی

٥١٧٨ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلُ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَھُوْدَ فَیَقْتُلُھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِیَٔ الْیَھُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْہُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرِ الْیَھُوْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑینگے پس ماریں گے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھریگا یا درخت کے پیچھے اور پتھر یا درخت یہ کہے گا اے مسلمان اے خدا کے بندے ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت (ایسا نہ کہے گا) اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

ایک قحطانی شخص کے بارے میں پیشین گوئی

۵۱۷۹/۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص قحطان میں سے پیدا نہ ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۸۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَھْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں گزریں گے رات اور دن (یعنی زمانہ) یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائیگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مالک ہوگا ایک شخص غلاموں میں سے جس کا نام جہجاہ ہوگا۔ (مسلم)

کسریٰ کے خزانے کے بارے میں پیشین گوئی

۵۱۸۱/۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسرے کے خزانہ کو جو سفید محل میں ہوگا۔ (مسلم)

فتح روم و فارس کی پیشین گوئی

۵۱۸۲/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَھْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب کسریٰ (شاہ فارس) ہلاک ہوگا اور اسکے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیے جائیں گے اور حضورؐ نے لڑائی کا نام دھوکا اور فریب رکھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۸۳/۹ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نافع بن عتبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرۂ عرب سے لڑوگے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کریگا پھر تم فارس سے لڑوگے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بخشے گا پھر تم روم سے لڑوگے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دیگا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔ (مسلم)

وہ چھ چیزیں جن کا قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونا ضروری ہے

۵۱۸۴/۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ مِنْ

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے خیمہ میں تشریف

اُدُم فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

رکھتے تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو چھ چیزوں کو گن اول میری موت دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا تیسرے وبا عام جو تم میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیلے گی چوتھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسّی نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (بخاری)

رومیوں سے جنگ اور دجّال کو قتل کرنے کی پیشگوئی

۵۱۸۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی مقام اعماق میں یا دابق میں آئیں گے اور ان کے مقابلہ پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا۔ جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے ہم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں تم سے لڑنا نہیں چاہتے ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیج دو۔ مسلمان ان کے جواب میں کہیں گے خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے، ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کو تمہارے مقابلہ میں نہ بھیجیں گے پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے۔ اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان رومیوں کے سامنے سے بھاگ جائیں گے خدا ان بھاگنے والے مسلمانوں کی توبہ کو کبھی قبول نہیں کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے۔ اور خدا کے نزدیک یہ بہترین شہدا ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے جن کو خدا تعالے کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اس کے بعد جبکہ وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کریگا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سنتے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ جب قسطنطنیہ سے نکل کر مسلمان شام میں پہنچیں گے تو دجال خروج کریگا مسلمان اس سے لڑنے کے لئے تیار ہوں گے اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہونگے کہ نماز کا وقت آجائیگا اور عیسےٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب حضرت عیسےٰ کو خدا کا دشمن (دجال) دیکھے

يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے اور خود مر جائے لیکن خداوند تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیگا پھر حضرت عیسیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے نیزے کا خون دکھائیں گے یعنی جس نیزے سے اس کو قتل کیا ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں قیامت اس وقت آئے گی جبکہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی (یعنی احکام شرع پر عمل نہ کیا جائے گا۔) مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ابن مسعودؓ نے اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کیلئے مسلمان بھی لشکر جمع کریں گے (کافروں سے مراد رومی ہیں) پھر مسلمان ایک جماعت کو انتخاب کر کے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے اور اس سے یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑے اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آجائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہو گی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی پھر (دوسرے روز) مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے۔ اور دونوں فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتحیاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی (تیسرے روز) پھر مسلمان ایک جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو بھی فتح حاصل نہ ہو گی اور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے لئے تیار ہو گی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت ہو گی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہو گی یہاں تک کہ اگر پرندہ اطراف لشکر سے گزرنا چاہے گا تو وہ لشکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا۔ یعنی لشکر سے آگے نہ جا سکے گا کہ مر کر زمین پر گر پڑیگا (یعنی لشکروں کا اتنا پھیلاؤ ہوگا کہ

خَلْفَهُمْ فِیْ ذَرَارِیْهِمْ فَیَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَیُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِیْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِهِمْ خَیْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہ ان کے آخر تک نہ پہنچ سکے گا۔ اور تھک کر گر پڑیگا یا نعشوں کی بُو سے مرجائے گا اور گر پڑیگا) پھر شمار کریں گے ۔ باپ کے بیٹوں کو جو تعداد میں سَو تھے اور ان میں سے صرف ایک زندہ بچیگا۔ پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون سی میراث ان میں تقسیم کی جائے گی (یعنے جہاں مرنے والوں کی اس قدر بڑی تعداد ہو گی وہاں مال غنیمت اور میراث کی تقسیم سے کس کو مسرت حاصل ہو گی) مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت لڑائی کی خبر ملے گی جو اس لڑائی سے زیادہ سخت ہوگی پھر مسلمان یہ سن پائیں گے کہ دجال اس کی عدم موجودگی میں انکے اہل وعیال میں پہنچ گیا ہے اس خبر کو سُنکر وہ سب کچھ پھینک دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت روئے زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ (مسلم)

کشت وخون کے بغیر ایک شہر کے فتح کرنے کی پیشین گوئی

۵۱۸۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیُّ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْهَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کسی ایسے شہر کا ذکر سُنا ہے جس کے ایک طرف جنگل ہے۔ اور دوسری جانب دریا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہ سُنا ہے۔ فرمایا قیامت آنے سے پہلے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ کریں گے۔ جب حضرت اسحاق کی اولاد اس شہر میں آئے گی تو اس کے اطراف میں قیام پذیر ہوگی اور وہ ہتھیاروں سے جنگ نہ کرے گی اور نہ شہر والوں پر تیر چلائے گی وہ صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر کی ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی (یعنی شہر کی پناہ کی دیوار) ثور بن یزید راوی کہتا ہے میرا یہ خیال ہے ابو ہریرہؓ نے یہ بتلایا تھا کہ دریا کی جانب دیوار پر وہ دوبارہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر پناہ کی دوسری جانب کی دیوار (جو جنگل کی طرف ہے) گر پڑے گی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر کا راستہ کھل جائے۔ اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اور شہر میں جو کچھ ہوگا اس کو لوٹ لیں گے پھر جب وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے ایک فریادی آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

قرب قیامت کے وہ حوادث و وقائع جو یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوں گے

۵۱۸۸/۱۴ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیت المقدس کی آبادی جب کمال کو پہنچ جائے گی تو وہ مدینہ کی خرابی وتباہی کا باعث ہوگی اور مدینہ کی خرابی فتنہ اور جنگِ عظیم کے پیدا ہونے اور وقوع میں آنے کا سبب ہوگی اور فتنہ کا ظہور اور جنگ عظیم کا وقوع قسطنطنیہ کے فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب۔ (ابوداؤد)

جنگِ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجّال کی پیش گوئی

۵۱۸۹/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنگ عظیم کا وقوع میں آنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینے میں ہوگا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۵۱۹۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنگِ عظیم و فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (ابوداؤد)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے بارے میں ایک پیشین گوئی

۵۱۹۲/۱۸ وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ

حضرت ذی مخبرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ مسلمانو! تم عنقریب روم سے با امن صلح کرو گے پھر تم اور رومی باہر مل کر ایک اور دشمن سے مقابلہ کرو گے تم کو مدد دی جائے گی (یعنی خدا کی طرف سے) تم غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم سب (یعنی مسلمان اور رومی) واپس ہو گے اور ایک ایسی جگہ قیام کرو گے جو سبزہ سے شاداب ہوگی اور جہاں ٹیلے ہوں گے وہاں نصرانیوں میں ایک شخص صلیب کو لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا ہم نے صلیب کی برکت سے فتح اور غلبہ حاصل کیا اس پر ایک مسلمان غضب ناک ہو جائیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد کو توڑ دیں گے اور جنگ کے لئے لشکر جمع کریں گے۔ اور بعض راویوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور بیان کئے ہیں۔ کہ

بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑ پڑیں گے اور نصرانیوں سے لڑیں گے پس خداوند تعالٰی مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی بزرگی عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

حبشیوں کے بارے میں ایک ہدایت

۵۱۹۳/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تم سے کچھ نہ کہیں اور تم سے تعرض نہ کریں اس لئے کہ (آئندہ زمانہ میں) کعبہ کا خزانہ ایک حبشی ہی نکالے گا۔ جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ (ابوداؤد)

۵۱۹۴/۲۰ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

آنحضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں۔ حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے تعرض نہ کریں اور ترکوں کو بھی چھوڑ دو جب تک وہ تم سے چھیڑ نہ نکالیں۔ (ابوداؤد)

ترکوں کے متعلق پیش گوئی

۵۱۹۵/۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے سلسلہ میں جس کا شروع یہ ہے کہ تم سے ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم لڑے گی (یعنی ترک) یہ فرمایا کہ تم ان کو (یعنی ترکوں کو) تین بار بھگاؤ گے (یعنی شکست دے کر ان کو تین بار بھگا دو گے) یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچا دو گے ان کو پہلی مرتبہ شکست دے کر بھگانے میں وہ لوگ نجات پا جائیں گے جو بھاگ کھڑے ہوں گے اور دوسری مرتبہ شکست دینے میں ان کے بعض لوگ مارے جائیں گے اور بعض نجات پا جائیں گے اور تیسری بار شکست میں ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق پیش گوئی

۵۱۹۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَ

حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ رکھیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد ان شہر والوں سے لڑنے کے لئے آئے گی ان کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے (ان لوگوں کو دیکھ کر) شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے ایک جماعت بیلوں کی دموں اور جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہو جائے گی) اور یہ جماعت

هَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطوراکی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق ایک اور پیشین گوئی

۵۱۹۷/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس! لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گزرے یا شہر میں داخل ہو تو ان مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلار میں جا۔ وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ۔ یا فواحی میں قیام کر (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لئے کہ جن مقامات میں جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان پر پتھر برسیں گے اور سخت زلزلے آئیں گے اور ایک قوم ہوگی جو شام کو اچھی بھلی ہو گی اور صبح کو بندر اور سور بن جائے گی۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے ایک گاؤں کی مسجد کی فضیلت

۵۱۹۸/۲۴ وَعَنْ صَالِحِ ابْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

صالحؒ بن درہم کہتے ہیں کہ ہم (بصرہ سے مکہ کو) حج کرنے گئے (جب ہم مکہ پہنچے) تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا (یعنی ابوہریرہ کو) اس نے ہم سے پوچھا کیا تمہارے شہر کے ایک طرف ابلہ نام کوئی آبادی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ہے۔ اس نے کہا تم میں سے کون شخص اس کا ذمہ لیتا ہے کہ میرے لئے ابلہ کی مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے (یعنی میری طرف سے نماز پڑھے) اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابوہریرہؓ کو ملے۔ میں نے اپنے دوست ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ مسجد عشار سے قیامت کے دن شہدار کو اٹھائے گا اور بدر کے شہدار کے ساتھ ان شہیدوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا (ابوداؤد) راوی کہتا ہے کہ ابلہ میں یہ مسجد نہر فرات کے قریب واقع ہے۔ (اور عنقریب انشاء اللہ یمن اور شام کے ذکر کے بیان میں ابوالدردار کی حدیث ان فسطاط المسلمین الخ بیان کریں گے۔)

فصل سوم

حضرت عمرؓ فتنوں کا دروازہ کھلنے میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے

۵۱۹۹/۲۵ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ جَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

شقیقؓ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہؓ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ انھوں نے ہم سے پوچھا۔ تم میں سے کس کو فتنہ کی بابت رسول خدا کی حدیث یاد ہے حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھ کو یاد ہے بالکل حرف بحرف جیسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیان کر تو روایت حدیث میں جری اور دلیر ہے۔ ہاں جو کچھ حضورؐ نے فرمایا اس کو اور فتنہ کی کیفیت کو بیان کر۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ آدمی کا فتنہ (یعنی ابتلاء و آزمائش) اس کے اہل (و عیال) میں ہے۔ اس کے مال میں ہے۔ اس کی جان میں ہے۔ اس کی اولاد میں ہے اور اس کے ہمسایہ میں ہے۔ اور اس فتنہ (یا آزمائش) کو روزے۔ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنہ کی بابت نہیں پوچھتا میرا مقصد اس فتنہ کی کیفیت دریافت کرنا ہے۔ جو دریا کی موجوں کی مانند موجیں مارے گا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا امیرالمومنین اس فتنہ سے آپ کا کیا تعلق آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا اس دروازہ کو (یعنی جس دروازہ سے فتنہ نکلے گا اس کو) توڑا جائیگا یا فتح کیا جائیگا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کھولا نہیں جائیگا بلکہ توڑا جائیگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ دروازہ مناسب تو یہ ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیق راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ سے واقف تھے۔ حذیفہؓ نے کہا ہاں جانتے تھے۔ جیسا کہ ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ کل کے دن سے پہلے رات آئے گی (یعنی ان کا علم یقینی تھا) میں نے حضرت عمرؓ سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ شقیق راوی کہتے ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حذیفہؓ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروقؓ سے کہا تم پوچھ لو۔ انھوں نے پوچھا تو حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں۔

قسطنطنیہ کا فتح ہونا، قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہوگا۔

۵۲۰۰/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے۔)

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ

قیامت کی علامتوں کا بیان

فصل اوّل

قیامت کی علامتیں

۵۲۰۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَأَۃً اَلْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اُٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبرگیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کی ایک خاص علامت

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہونگے تم ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (جھوٹوں سے مراد یا تو جھوٹی حدیثیں بنانے والے ہیں یا مدعیان نبوت)۔ (مسلم)

۵۲۰۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے (یعنی دیانت و امانت یا احکام شرع کا خاتمہ ہو جائے) تب تو قیامت کا انتظار کر۔ دیہاتی نے عرض کیا امانت کیونکر ضائع ہوگی۔ فرمایا جب حکومت کو نااہل کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو تو قیامت کا انتظار کر۔ (بخاری)

مال و دولت کی فراوانی قرب قیامت کی دلیل ہے

۵۲۰۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَّقْبَلُھَا مِنْہُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک مال اور دولت اتنی زیادہ نہ ہو جائے گی کہ چاروں طرف پانی کی مانند بہتی پھرے گی یہاں تک کہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں گے اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عرب کی زمین سبز و شاداب باغ و بہار اور

اَنَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اَهَابَ اَوْ یَهَابَ۔

نہروں والی بن جائے گی (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عمارتیں اور آبادی اہاب یا یہاب تک نہ پہنچ جائے گی۔ (اہاب یا یہاب مدینہ کے قریب ایک بستی ہے۔)

حضرت امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا اور جمع کرکے اپنے پاس نہ رکھے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر بھر کر مال لٹائے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ (مسلم)

دریائے فرات سے خزانے نکلنے کی پیش گوئی

۵۲۰۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب نہر فرات کھل جائے گی (یعنی خشک ہو جائے گی) اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ الَّذِیْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک نہر فرات نہ کھل جائیگی (یعنی خشک نہ ہو جائے گی) اور اس کے اندر سے سونے کا پہاڑ نکلے گا لوگ اس خزانہ کو حاصل کرنے پر لڑیں گے۔ اور ان لڑنے والوں میں سے ننانوے فیصدی مارے جائیں گے ان میں سے ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں زندہ بچ جاؤں اور اس خزانہ پر قبضہ کرلوں۔ (مسلم)

جب زمین کا سینہ اپنے خزانوں کو باہر اگل دے گا

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَهُ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کے مانند ہوں گے ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آئیگا اور یہ کہے گا کیا اسی مال کو حاصل کرنے کیلئے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ شخص آئے گا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کرلیا ہوگا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کیلئے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے۔ پھر چور آئے گا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لیگا اور اس کو یونہی پڑا رہنے دے گا۔ (مسلم)

آخری زمانے کے بارے میں ایک پیش گوئی

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور قبر پر لوٹ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس شخص کی جگہ ہوتا جو قبر میں ہے اور یہ اس کا دین نہ ہوگا بلکہ بلا ہوگی۔ (مسلم)

ایک آگ کے بارے میں پیش گوئی

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی۔ جب کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرٰی کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی (بصرٰی شام میں ایک شہر ہے) (بخاری و مسلم)

قیامت کی پہلی علامت

۵۲۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت آنے کی پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

زمانہ کی تیز رفتاری قیامت کی علامتوں میں سے ہے

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائیگا (یعنی زمانہ کے حصے جلد جلد گزرنے لگیں گے) یعنی سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت دن ایک ساعت کا ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ اٹھنے کے برابر ہوگی (یعنی آگ بھڑکنے پر جو شعلہ اٹھتا ہے اور فوراً بیٹھ جاتا ہے ساعت اس کے برابر ہوگی) (ترمذی)

مدینہ سے دار الخلافہ کی منتقلی ایک بری علامت ہے

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ

حضرت عبداللہ بن حوالہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیدل جہاد پر بھیجا تاکہ ہم مال غنیمت کو حاصل کریں (اس وقت مسلمانوں کے پاس جہاد کا سامان نہ تھا یعنی سواری وغیرہ) ہم جہاد سے واپس آئے اور ہم کو مال غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہ نے ہمارے چہروں کو دیکھ کر ہماری محنت اور مشقت کا حال معلوم کر لیا۔ چنانچہ آپ

عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا
عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا
عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ
قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ
قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ
دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ
الْعِظَامُ فَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ
النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ
رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! ان لوگوں کے امور کو میرے سپرد نہ فرمائیں ضعیف اور کمزور ہو جاؤں گا (یعنی ان کی خبر گیری و غمخواری کا بار مجھ سے نہ اُٹھ سکے گا) اور اے اللہ! نہ ان کو ان کے نفسوں کے حوالے کر یہ اپنے نفسوں کے امور کو انجام پر پہنچانے سے عاجز آجائیں گے۔ اور اے اللہ! نہ ان کو لوگوں کا محتاج بنا کہ لوگ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو ان پر مقدم رکھیں گے۔ اس کے بعد حضورؐ نے میرے سر پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت زمین مقدس (شام) میں پہنچ گئی تو تو سمجھ لے کہ زلزلے۔ بلبلے۔ بڑی بڑی علامتیں اور فتنے قریب پہنچ گئے اس وقت قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنی کہ میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔ (ابوداؤد)

قیامت کی علامتیں

۵۲۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ
الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ
مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ
الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ وَأَدْنٰى
صَدِيْقَهٗ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ
الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ
فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ
وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَ
ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَ
شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ
الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ
رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّ
مَسْخًا وَّقَذْفًا وَّآيَاتٍ تَتَابَعُ
كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائیگا۔ (یعنی جب مال غنیمت کو امراء اور صاحب منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے اور ضعیف اشخاص کو اس میں سے حصہ نہ دیں گے) اور جب امانت (کے مال) کو غنیمت شمار کر لیا جائیگا (یعنی جب لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اس کو مال غنیمت سمجھ لیں گے) اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائیگا اور جب علم کو دین کے لئے نہیں (بلکہ دنیا وغیرہ حاصل کرنے کے لئے) سیکھا جائیگا۔ اور جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجا لائے گا) اور جب (بیٹا) ماں کی نافرمانی کریگا اور اس کو رنج دے گا۔ اور جب آدمی دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا۔ اور باپ کو دُور کر دے گا اور جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔ اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کریگا اور جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور رذیل شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائیگی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی (اور لوگ ان سے اختلاط کریں گے) اور جب باجے ظاہر ہوں گے۔ اور جب شرابیں پی جائیں گی (یعنی علانیہ) اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو بُرا کہیں گے اور ان پر لعنت کرینگے اس وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو (یعنی تیز و تند سرخ آندھی۔ زلزلہ۔ زمین میں دھنس جانے۔ صورتیں مسخ و تبدیل ہو جانے اور پتھروں کے برسنے کا اور ان پے در پے نشانیوں کا (جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی) گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے۔ جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی)

۵۲۱۵/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ میری امت ان پندرہ باتوں کو کرے گی (جن کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا ہے) تو اس پر وہ بلا نازل ہوگی (جس کا ذکر اوپر کی حدیث میں کیا گیا ہے) حضرت علی رضؓ نے یہ پندرہ باتیں گنائیں لیکن ان میں "علم کو دین کے لئے نہیں دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھنے کا ذکر نہیں کیا۔ اور جب آدمی اپنے دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا اور باپ کو اپنے سے دُور رکھے گا" کی جگہ یہ الفاظ بیان کئے کہ جب دوست کے ساتھ احسان کریگا اور باپ پر ظلم وستم ڈھائے گا اور "جب شرابیں پی جائیں گی" کی جگہ "جب ریشم پہنا جائے گا" بیان کیا۔ (ترمذی)

امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

۵۲۱۶/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمَ أَبِيْ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا (ترمذی۔ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائیگا کہ خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کردے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے معمور کردیگا جس طرح کہ وہ اس وقت سے پہلے ظلم وستم سے معمور تھی۔

حضرت امام مہدی حضورؐ کی اولاد میں سے ہوں گے

۵۲۱۷/۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے ہوں گے یعنی اولاد فاطمہ رضؓ میں سے۔ (ابوداؤد)

۵۲۱۸/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ روشن وکشادہ پیشانی۔ بلند ناک۔ وہ زمین کو اسی طرح داد و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری تھی وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مہدی کی سخاوت

۵۲۱۹/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا۔ مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے

مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

گا مجھ کو دو۔ مجھ کو دو، مہدی اس کو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اتنا دیں گے کہ جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کر لے جا سکے۔ (ترمذی)

امام مہدی کے ظہور کی پیش گوئی۔

۵۲۲۰ / ۲۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام (کے بادشاہ کی طرف سے) اس کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائیگا جس کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیدا پر زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے ابدال و عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (یعنی قائم و استوار ہو جائیگا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

۵۲۲۱ / ۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت پر نازل ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص اس بلا سے پناہ حاصل کرنے کی جگہ نہ پائیگا پھر خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مامور فرمائیگا جو میری عترت اور میرے خاندان سے ہوگا۔ وہ زمین کو اسی طرح عدل و داد سے معمور کر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اس سے زمین کے رہنے والے بھی خوش ہوں گے اور آسمان والے بھی (امر، کے عہد میں) آسمان بارش کے قطروں میں سے کچھ باقی نہ رکھے گا۔ یعنی نہایت کثرت سے بارش ہوگی اور زمین اپنی رودیدگی میں سے کچھ باقی نہ رکھے گی سب اگادے گی یہاں تک زندہ لوگ اس کی آرزو کریں گے کہ مرنے والے لوگ اس وقت زندہ ہوتے۔

ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ

یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی عیش و عشرت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔

ایک پیشن گوئی

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ان شہروں میں جو نہر کے پیچھے واقع ہیں ظاہر ہوگا اس کا نام حارث حرّاث ہوگا۔ اس کی فوج کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ یہ حارث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو جگہ یا ٹھکانا دے گا۔ جس طرح کہ قریش (کے ان لوگوں) نے (جو ایمان لے آئے تھے) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس شخص کی مدد واجب ہے۔ (ابوداؤد)

۵۲۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کر لیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسّی کا پھندنا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کر لیگا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

قیامت کی علامتیں کب سے ظاہر ہوں گی

۵۲۲۴ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کی) نشانیاں دو سو برس کے بعد ظہور میں آئیں گی۔ (ابن ماجہ)

ایک ہدایت

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ نشانوں میں خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد۔ بیہقی)

امام مہدی حضرت امام حسن کی اولاد میں سے ہوں گے

۵۲۲۶ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سردار ہے عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا۔ اخلاق و عادات میں وہ حضور

وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

کا مشابہ ہوگا، صورت و شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا (ابوداؤد)

ٹڈیوں کا مکمل خاتمہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَشَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں، جس سال حضرت عمرؓ نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی نہ آنے سے غمگین ہوگئے۔ پھر آپ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا، عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچ کر ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے۔ جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈال دیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند بزرگ و برتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو دریائی ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں۔ ان حیوانات میں سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہو جائیگا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے بکھرنے لگتے ہیں (بیہقی)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجّال کا بیان

فصل اوّل

قیامت آنے کی دس بڑی نشانیاں

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوْجَ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گے اس کے بعد آپ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا (۱) دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلا رہیگا (۲) دجّال (۳) دابہ (یعنی دابۃ الارض کا خروج) (دابۃ الارض ایک چارپایہ ہوگا، ساٹھ گز لمبا، اس کے پاس حضرت موسیٰ

وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کی لاٹھی اور حضرت سلیمان کی انگشتری ہوگی دوڑنے میں کوئی اسکا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰ سے مار یگا اور اس کے منہ پر مومن لکھ دیگا اور کافر کے منہ پر مہر لگا کر کافر لکھے گا (۴) آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا (۵) عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج۔ (۷-۸-۹) تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا یعنی ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرۂ عرب میں (۱۰) وہ آگ جو عدن کے اس کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائے گی اور ایک روایت میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں پھینک دے گی۔ (مسلم)

قیامت کی وہ چھ نشانیاں جن کے ظاہر ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ اختیار کرلو

۵۲۲۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو یعنی (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) مغرب سے طلوع آفتاب (۵) فتنۂ عامہ (۶) فتنۂ خاص یعنی وہ فتنہ جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (مسلم)

قیامت کی سب سے پہلی علامت؟

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ دو نشانیاں ہیں۔ یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں پر خروج کرنا اور کلام کرنا چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جسکا وقوع پہلے ہوا اسکے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی (مسلم)

قیامت کی وہ تین علامتیں جن کا ظاہر ہونا یقینی ہے

۵۲۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةِ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین باتیں ظہور میں آجائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔ جبتک انکے ظہور سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو (اور وہ تین باتیں یہ ہیں) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ (مسلم)

جب آفتاب کو مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کا حکم ملے گا۔

۵۲۳۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب جب غروب ہوتا ہے، تجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش

وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِكَ قَوْلُہٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے (اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے) اور قریب ہے، وہ وقت کہ وہ سجدہ کریگا اور اسکا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا، اور حاضری و طلوع کی اجازت چاہیگا اور اجازت نہ دی جائیگی اور یہ حکم دیا جائیگا کہ جس طرف سے آیا ہو اُدھر ہی واپس جا اور اُدھر سے ہی طلوع ہو۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع کریگا۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالےٰ کے اس قول سے والشمس تجری لمستقر لھا (یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے) رسول اللہ نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے ہے۔ (مسلم)

فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمران بن حصین ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔ (مسلم)

دجال کانا ہوگا

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْكُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تم پر مخفی نہیں ہے (یعنی تم اس کی حقیقت سے آگاہ ہو) وہ کانا نہیں ہے۔ اور مسیح دجال کانا ہے۔ یعنی اسکی داہنی آنکھ کانی ہے۔ گویا وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہر نبی ؑ نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے

۵۲۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ كٓ فٓ رٓ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت انس ؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار (دجال) کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کی (دجال) کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔ لکھا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دجال کی جنت اور دوزخ

۵۲۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ بِمِثْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تم کو دجال کا حال بتاؤں، کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو اسکا حال نہیں بتایا ہے وہ کانا ہوگا۔ اور اپنے ساتھ دوزخ و جنت کی مانند دو چیزیں لائیگا وہ جس چیز کو جنت بتائیگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو دوزخ بتائیگا وہ جنت ہوگی، میں تم کو اس سے ڈراتا

أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہوں جس طرح نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا (بخاری و مسلم)

دجّال جس شخص کو مصیبت میں ڈالے گا وہ درحقیقت راحت میں ہوگا

۵۲۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجّال اپنے ساتھ پانی آگ لیکر نکلے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی جھلسا دینے والی۔ اور جس کو آگ خیال کرینگے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں۔ پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے گا تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالاجانا پسند کریگا جس کو وہ اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اسلئے کہ وہ آگ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری ومسلم) اور مسلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر موٹا ناخونہ ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑھ لے گا۔

دجّال کی پہچان

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّتُهُ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بہت کثرت سے بال ہونگے اسکے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی آگ حقیقت میں جنت ہوگی اور جنت حقیقت میں آگ۔ (مسلم)

دجّال کے طلسماتی کارناموں اور یاجوج وماجوج کا ذکر

۵۲۳۹ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال خروج کرے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے بحث و گفتگو کرونگا (اور اس پر غالب آؤنگا) اور اگر وہ اس وقت نکلے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے بحث و گفتگو کرنیوالا ہوگا۔ (یعنی اس کی برائیوں کو رفع کرنیوالا اور اپنے آپ کو اس سے بچانیوالا) اور میرا وکیل و خلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے۔ (یعنی خدا تعالےٰ ہر مسلمان کا محافظ و مددگار ہے) دجّال جوان ہوگا۔ گھونگریالے بال ہونگے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو قطن کے بیٹے عبدالعزی سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اسکو پائے وہ اسکے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اسلئے کہ یہ آیتیں تم کو دجال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ دجّال اس راہ سے خروج کریگا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے دین

وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا أُقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

پر) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کب تک زمین پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس روز ہماری ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا نہیں! بلکہ اس روز ایک دن کا اندازہ کر کے نماز پڑھنی ہوگی (یعنی ایک ایک دن کا اندازہ کر کے حسب معمول نماز پڑھنا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر جلد چلے گا (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی؟) فرمایا وہ اس ابر کے مانند تیز رفتار ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے دیگا۔ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دیگا۔ ابر آسمان سے زمین پر مینہ برسائے گا۔ اور زمین کو حکم دیگا۔ زمین سبزہ اگا دے گی پھر شام کو اس قوم کے مواشی چر کے آئیں گے۔ ان کے کوہان بڑے بڑے ہوجائیں گے تھن بڑھ جائیں گے (یعنی تھن بڑے بڑے ہوجائیں گے اور دودھ سے بھرے ہوں گے) اور ان کے پہلو خوب کھنچے اور تنے ہوئے ہوں گے پھر دجال ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دیگا (یعنی اپنے خدا ہونے کی دعوت) وہ قوم اس کی دعوت کو رد کر دے گی۔ اور وہ ان کو چھوڑ کر چلا جائیگا (یعنی خدا اس کو ان کی طرف سے پھیر دے گا) اور وہ قحط زدہ ہوجائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ پھر دجال ایک ویرانہ یا خرابہ پر سے گذرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے۔ (چنانچہ وہ خرابہ اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دیگا) اور وہ خزانے اس طرح اس کے پیچھے ہولیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں ہولیتی ہیں پھر دجال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی دعوت دیگا۔ وہ اس کی دعوت کو رد کر دیگا۔ دجال غضب ناک ہو کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے ہو کر ایک دوسرے سے اتنی دور جا کر گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر فاصلہ ہوگا پھر دجال ان ٹکڑوں کو بلائیگا اور وہ جوان زندہ ہو کر آجائیگا اس وقت دجال کا چہرہ بشاش ہوگا اور (وہ اپنی الوہیت کے اس کارنامہ پر) مسکراتا ہوگا۔ غرض دجال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ اچانک خداوند مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہونگے اس وقت حضرت عیسےٰ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیحؑ

عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى
اللّٰهُ إِلٰى عِيْسٰى أَنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا
لِّيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ
وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ
فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ
يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَ
هُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ
لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ
إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهٗ
حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ
خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ
فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهٗ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهٗ
إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ
مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ
أَصْحَابُهٗ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا
كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ
بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ
قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ
ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ
مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى

فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے) وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو انکے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند جو موتیوں جیسے ہونگے قطرے گریں گے جو کافر آپ کے سانس کی ہوا پائیگا مرجائیگا۔ اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے گی۔ پھر حضرت مسیح دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لد پر پائیں گے (شام میں ایک پہاڑ ہے) اور مار ڈالیں گے۔ پھر حضرت عیسٰے کے پاس ایک قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجال کے مکر و فریب اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا۔ مسیح علیہ السلام اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کریں گے۔ اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے جو انکو بہشت میں حاصل ہوں گے حضرت عیسٰی اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا اور بتائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لیجاؤ۔ اور وہاں ان کی حفاظت کرو۔ پھر خداوند یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا۔ جو ہر بلند زمین سے اتریں گے اور دوڑیں گے ان کی سب سے پہلی جماعت طبریہ (واقع شام) کے تالاب پر پہنچے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔ پھر یاجوج ماجوج کی آخری جماعت ادھر سے گذرے گی۔ اور (تالاب کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا۔ اسکے بعد یاجوج ماجوج آگے بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور یہاں ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو ہم نے مار ڈالا۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اور خداوند تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے گرادے گا۔ اور خدا کے نبی (حضرت مسیح) اور ان کے ساتھی کوہ طور پر رو کے جائیں گے یہاں تک کہ (بھوک اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائیگی کہ ان میں سے ہر شخص کے نزدیک بیل کا سر سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان دیناروں سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہوجائیگی تو) خدا کے نبی عیسٰی اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے (کہ وہ یاجوج و ماجوج کو ہلاک کردے) خداوند یاجوج ماجوج پر کیڑوں کا عذاب نازل فرمائیگا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیڑے پڑجائیں گے (اس قسم کے کیڑے جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑجاتے ہیں) وہ ان کیڑوں سے سب کے سب ایک دم مرجائیں گے۔ پھر عیسٰے اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا نہ پائیں گے جو یاجوج و

يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ۔

ماجوج کی چربی اور بدبو سے محفوظ ہو۔ عیسٰی اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے (کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دے) خداوند ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے یاجوج وماجوج کی نعشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ پرندے ان نعشوں کو نہبل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ یہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے) اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلاتے رہیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک بڑی بارش فرمائے گا جس سے کوئی آبادی خالی نہ رہے گی (یعنی یہ بارش سب جگہ ہوگی۔ اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوئی ہو) یہ بارش زمین کو دھو کر صاف کر دے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے پھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا۔ چنانچہ ان ایام میں (دس سے لیکر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت انار کے ایک پھل سے سیراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دیجائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جتھہ سی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوش حالی اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور صرف شریر وبدکار لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور لڑیں گے اور انہیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے بیان کیا مگر دوسری روایت یعنی انکا قول "تطرحهم بالنهبل الخ"، سبع سنین تک اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

دجّال کے کارناموں کا ذکر

٥٢٤٠ [١٣] وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوْا أَحَدًا

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا اور ایک مرد مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوگا اور چند باربند شخص دجال سے جا ملیں گے جو اس کے محافظ ہونگے یہ مواد نگہبان لوگ اس مرد مسلمان سے پوچھیں گے کہاں جانے کا ہے؟ وہ کہیگا میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا (یعنی دجال) رسول خدا نے فرمایا کہ یہ (سنکر) دجال کے ظالم اس شخص سے کہیں گے تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان کیوں لے آتا؟ وہ شخص کہے گا ہمارے پروردگار کی صفات کسی پر چھپی نہیں ہیں۔ (یعنی ہر شخص پروردگار حقیقی کی صفات سے واقف ہے) وہ کے آدمی (یہ سنکر) آپس میں کہیں گے کہ اسکو مار ڈالو لیکن بعض لوگ

دونہ فينطلقون به إلى الدجال فإذا رآه المؤمن قال يا أيها الناس هذا الدجال الذي ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيأمر الدجال به فيشبح فيقول خذوه وشجوه فيوسع ظهره وبطنه ضربا قال فيقول أوما تؤمن بي قال فيقول أنت المسيح الكذاب قال فيؤمر به فيؤشر بالميشار من مفرقه حتى يفرق بين رجليه قال ثم يمشي الدجال بين القطعتين ثم يقول له قم فيستوي قائما ثم يقول له أتؤمن بي فيقول ما ازددت فيك إلا بصيرة قال ثم يقول يا أيها الناس إنه لا يفعل بعدي بأحد من الناس قال فيأخذه الدجال ليذبحه فيجعل ما بين رقبته إلى ترقوته نحاسا فلا يستطيع إليه سبيلا قال فيأخذ بيديه ورجليه فيقذف به فيحسب الناس أنما ألقي في الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا أعظم الناس شهادة عند رب العالمين رواه مسلم۔

ظاہر کریں گے کہ کیا ہمارے پروردگار نے ہمکو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم کسی کو اس کے حکم بغیر قتل نہ کریں غرض وہ لوگ اس مرد مسلمان کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ مرد مسلمان جب دجال کو دیکھے گا تو لوگوں کو مخاطب کرکے کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا تھا (یہ سنکر) دجال مرد مسلمان کو چیت لٹانے کا حکم دے گا۔ چنانچہ اس کو چیت لٹایا جائیگا۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑو اور سر کچلو۔ چنانچہ خوب مارکر اس کی پشت اور پیٹ کو نرم کر دیا جائیگا اس کے بعد دجال اس سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ مرد مسلمان جواب میں کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال کے حکم سے اس مرد مسلمان کو آرے سے چیرا جائیگا اور اس کے دو ٹکڑے کر دئے جائیں گے اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ رکھ دیا جائیگا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا کہ کھڑا ہوجا۔ وہ مرد مسلمان بالکل سیدھا کھڑا ہوجائیگا کہ دجال پھر اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مرد مسلمان کہے گا اب تو میرا یقین اور میری بصیرت بہت بڑھ گئی ہے (یعنی اب تو مجھ کو اس امر کا کامل یقین ہوگیا ہے کہ تو دجال اور جھوٹا مسیح ہے) اسکے بعد وہ مرد مسلمان لوگوں کو خطاب کریگا اور کہے گا۔ لوگو! یہ دجال جو کچھ میرے ساتھ کرچکا ہے اب کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتا۔ (یعنی قتل کرکے دوبارہ اب کسی کو زندہ نہیں کرسکتا) اس کے بعد دجال اس مرد مسلمان کو ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا اور اس کی گردن تانبے کی بنا دی جائے گی (یعنی خداوند اس کی گردن کو تانبا بنا دیگا تاکہ دجال اس کو ذبح نہ کرسکے (دجال اس کو ذبح نہ کرسکے گا اور عاجز ہوکر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اسکو اٹھائیگا اور آگ میں پھینک دیگا لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں ڈالا گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ جنت کے اندر پھینکا گیا ہوگا۔ یہ بیان کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص خداوند بزرگ و برتر کی نظر شہادت کے اعتبار سے بہت بڑے درجہ کا آدمی ہوگا۔ (مسلم)

دجال کے خوف سے لوگ پہاڑوں پر بھاگ جائیں گے

۵۲۲۱ وعن أم شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت أم شريك قلت يا رسول الله فأين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم۔

حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے (یعنی اسکے مکر و فریب اور فتنہ سے) بھاگیں گے پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ ام شریکؓ کہتی ہیں یہ سنکر میں نے پوچھا رسول اللہ! عرب ان ایام میں کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔

(مسلم)

دجّال کے تابعدار یہودی ہوں گے

۵۲۴۲/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے۔ جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔ (مسلم)

دجّال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

۵۲۴۳/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال مدینہ کی طرف متوجہ ہوگا لیکن خدا کے حکم سے وہ مدینہ کے راستوں میں داخل نہ ہو سکے گا۔ آخر وہ مدینہ کے قریب کی شور زمین میں ہی ٹھہر جائیگا اسکے پاس ایک شخص آئیگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ نے ہم کو دی ہے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کردوں، کیا پھر بھی تم میرے بارہ میں شک کروگے؟ (یعنی میرے خدا ہونے میں پھر بھی تم شک وشبہ میں پڑے رہوگے وہ لوگ کہیں گے ہم کو پھر کوئی شبہ باقی نہ رہے گا) دجال اس شخص کو مار ڈالے گا اور پھر اس کو زندہ کردیگا وہ شخص زندہ ہوجانے کے بعد دجال سے کہے گا خدا کی قسم اس وقت سے پہلے تیرے بارہ میں مجھ کو اتنا وثوق ویقین نہ تھا جتنا کہ اب ہے۔ (یعنی اب تو تیرے دجال اور مسیح کاذب ہونیکا پختہ یقین ہے) پھر دجال اس کو دوبارہ قتل کرنے کی کوشش کریگا لیکن اس پر قابو نہ پا سکے گا (یعنی اس کو مار ڈالنے کی قدرت اس میں نہ رہے گی۔) (بخاری ومسلم)

۵۲۴۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے آئے گا اور مدینہ کا رخ کریگا یہاں تک کہ وہ اُحد کے پیچھے پہنچ جائیگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک کردیا جائیگا۔ (بخاری ومسلم)

۵۲۴۵/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مدینہ میں دجال کا رعب خوف داخل ہوگا۔ ان ایام میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ (بخاری)

دجّال کا ذکر

۵۲۴۶/۱۹ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ بِہٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَاُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْھَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْہِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَیْنَاہُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّہٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَۃٌ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی کَعْبَیْہِ

کے منادی کو یہ اعلان کرتے سُنا اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول خدا نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم! میں نے تم کو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں یا کوئی خوشخبری سُناؤں۔ اور نہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم داری کا واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح دجال کی بابت سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ قبائل لخم وجذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو ادھر اُدھر لئے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک چار پایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے، اور اتنے زیادہ بال اسکے جسم پر تھے کہ اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا ہم لوگوں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر (گرجے) میں ہے وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان ہے کہ اس چار پایہ نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ (انسانی شکل وصورت میں) شیطان ہو۔ غرض ہم تیزی سے آگے بڑھے اور دیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بہت بڑا اور خوفناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا وہ نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اسکے ہاتھ گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا تم نے مجھ کو پا لیا اور معلوم کر لیا ہے (تو اب میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا۔) پہلے تم یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔

بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ
قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِىْ
فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ
اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِىْ سَفِيْنَةٍ
بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ
اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا
اِلٰى هٰذَا فِى الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ
سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَخْلِ
بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا
اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ
عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ
قُلْنَا هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا
يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ
عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَاءٌ وَّ
هَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا
نَعَمْ هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ
مِنْ مَّائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَبِىِّ
الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَ
نَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ
عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا
اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّىْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّىْ
اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّىْ الدَّجَّالُ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِىْ
فِى الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرُ فِى الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ
قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِىْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ
وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَىَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا
اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اِسْتَقْبَلَنِىْ
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِىْ عَنْهَا وَاِنَّ
عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً سُوْنَهَا قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

دریا کی موجیں ایک مہینہ تک ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں اور آخر کار ہم
کو یہاں لا ڈالا۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چارپایہ ملا
جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں
تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے پھر ہم تیرے پاس دوڑتے
ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے
ہیں؟ (یعنی قوم بیسان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں بیسان
ایک مقام کا نام ہے جو شام میں یا اردن میں یا یمامہ میں یا حجاز میں واقع
ہے) ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب آنے والا
ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے (یعنی قرب قیامت کا زمانہ)
پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ کہ بحیرۂ طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی
ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا
عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائیگا پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ
کا حال بتاؤ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے باشندے
چشمہ کے پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں؟ پھر اس نے پوچھا امیوں کے
نبی (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبی) کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟
ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے
پوچھا کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں
نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا
اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپ نے
غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔
اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے
لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال)
ہوں عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائیگا میں باہر نکلوں گا اور زمین پر
پھرونگا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑونگا جس میں میں داخل نہ ہوں
چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا کہ
وہاں جانے کی مجھ کو ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے
کسی میں داخل ہونیکا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ
میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے
ہر ایک کے راستہ پر فرشتے مقرر ہونگے جو راستہ کی حفاظت کرتے
ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر فرمایا
یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے فرمایا

طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

خبردار کیا یہی میں تم کو نہ بتلایا کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ (مسلم)

دجّال کا حلیہ

۵۲۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شِبْهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا۔ وہاں مجھ کو ایک گندم گوں شخص نظر آیا جو اس رنگ کے بہترین خوبصورت لوگوں میں سے تھا اس کے سر پہ کاندھے تک بال تھے۔ اور اس قسم کے بال رکھنے والوں میں وہ نہایت بہتر بال تھے۔ بالوں میں کنگھی کی گئی تھی اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ شخص دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح بن مریم ہیں۔ اسکے بعد رسول اللہ نے فرمایا پھر میں ایک اور شخص کے پاس سے گزرا جسکے بال گھونگریالے تھے۔ داہنی آنکھ کانی تھی۔ گویا اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے یہ شخص ابن قطن سے بہت مشابہ تھا یہ شخص دو شخصوں کے مونڈھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ وہ ایک آدمی ہے جس کی آنکھیں سرخ ہیں سر کے بال گھونگریالے ہیں۔ داہنی آنکھ کانی ہے۔ ابن قطن لوگوں میں اس سے بہت مشابہ ہے۔ اور ابوہریرہؓ کی حدیث "لاتقوم الساعۃ الخ"، باب الملاحم میں بیان کی گئی اور عنقریب ابن عمرؓ کی حدیث "قام رسول اللہ الخ"، ابن صیاد کے قصہ میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

دجّال کا ذکر

۵۲۴۸/۲۱ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ تمیم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے یہ بیان کیا کہ جزیرہ میں داخل ہو کر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹتی تھی تمیم نے کہا تو کون ہے؟ عورت نے کہا میں جاسوسہ ہوں تو اس محل

فَاَتَيْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِى الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

کی طرف جا۔ تمیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان وزمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

دجال کا حلیہ

۵۲۴۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے ناآشنا نہ رہو تم کو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح دجال پستہ قد ہے۔ اسکے پاؤں نیچے چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور ایڑیاں دُور دُور، بال مڑے ہوئے ہیں ایک آنکھ سے کانا ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے یعنی نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شبہ میں پڑ جاؤ، تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ایمان پر ثابت رہنے والوں کو دجال سے کوئی خوف نہیں ہوگا

۵۲۵۰ وَعَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِىٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّىْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِىْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِىْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِى الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے حضرت نوحؑ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور اس کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، اسکے بعد آپ نے دجال کی کیفیت بیان کی اور پھر فرمایا شاید تم میں سے کوئی شخص جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سُنا ہے اس کو پائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان ایام میں ہمارے قلوب کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے فرمایا بالکل ایسی ہی جیسی آج کل ہے یا اس سے بہتر۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

دجال خراسان سے نکلے گا

۵۲۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ۔

عمرو بن حریثؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے ڈھال کی مانند تہ بہ تہ پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کر لیں گی (ترمذی)

دجال سے دور رہنے کی تاکید

۵۲۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے خدا کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے کو مومن خیال کرتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرے گا۔ اس لئے کہ اس کو جو چیزیں دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائیگا۔ (ابوداؤد)

ظاہر ہونے کے بعد روئے زمین پر دجال کے ٹھہرنے کی مدت

۵۲۵۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن السکن کہتی ہیں نبی نے فرمایا ہے دجال چالیس برس تک زمین پر رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن اتنی دیر کا ہوگا جتنی دیر میں کہ کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔ (شرح السنتہ)

دجال کی اطاعت کرنے والے؟

۵۲۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے۔ (شرح السنتہ)

دجال اور قحط سالی؟

۵۲۵۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اِنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی، اور تیسرے سال میں نہ بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائیگا) پھر نہ کوئی کھر والا جانور باقی رہے گا اور نہ دانت والا یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچکر کہے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کردوں جو مر گئے ہیں تو کیا تو مجھ کو اپنا پروردگار تسلیم کرلیگا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں، چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر لائے گا یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کرلیں گے اور یہ اونٹ تھنوں کی دھاری اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئیگا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ

اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰی فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَ نَحْوَ اَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اهْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِيْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

کردوں۔ تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجال شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کر دے گا۔ اسماءؓ بنت یزید کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہؐ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سنکر فکر و تردد میں بیٹھے تھے آپؐ دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس ذکر سے ہمارے دل مرعوب و خوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دونگا (یعنی اس پر غلبہ حاصل کر لونگا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اُس قحط سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ان کی بھوک کو دفع کرنے کیلئے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس باری تعالٰے۔ (احمد، ابوداؤد)

فصل سوم

اہل ایمان کو دجال سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں

۵۲۵۶/۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِیْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا میں نے عرض کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا دجال خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے (یعنی وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے اس کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کر سکے۔) (بخاری و مسلم)

دجال کی سواری گدھا ہوگا؟

۵۲۵۷/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا حصہ ستر باع چوڑا ہوگا (ایک باع دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا ہے۔) (بیہقی)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ ابن صیاد کا قصہ

فصل اوّل

ابن صیاد کے ساتھ ایک واقعہ

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہؓ کی جماعت میں رسول اللہ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ رسول اللہ نے اس کو یہودی قبیلہ بنی مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ اس وقت وہ بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ابن صیادؔ کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا۔ رسول اللہ نے اس کے قریب پہنچکر اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو! اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ رسول اللہ نے اس کو پکڑ لیا اور خوب زور سے بھینچا اور دبایا۔ اور پھر فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ابن صیاد سے کہا۔ تو امور غیب میں سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبر اور کبھی جھوٹی (یعنی کبھی فرشتہ آکر سچی خبریں دیتا ہے اور کبھی شیطان آکر جھوٹی خبریں پہنچاتا ہے) رسول اللہ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ کیا گیا ہے (یعنی جھوٹ اور سچ کو ملا کر تجھ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے اور تو نبی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نبی کے پاس جھوٹی خبر نہیں آتی) اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور اکرمؐ نے اس آیت کو دل میں رکھا تھا یَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ اس نے کہا "وہ بات مرخ ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "نامراد تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا"۔ عمرؓ نے عرض کیا رسول اللہ! آپؐ مجھ کو اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے (جس کی میں نے خبر دی ہے) تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعبؓ انصاری کھجوروں کے ان درختوں کی طرف روانہ ہوئے جن میں ابن صیاد

ع ابن صیاد مدینہ کا ایک یہودی تھا سحر و کہانت جانتا تھا اور مختصر یہ کہ وہ ایک فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے انکا امتحان لیا گیا تھا۔ صحابہؓ کا خیال تھا کہ وہی دجال ہے جو خروج کریگا یا منجملہ اور دجالوں کے ایک دجال تھا کہ آخر میں یہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ۱۲

يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِیْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَیْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تھا۔ رسول اللہ یہود ابن صیاد سے درختوں کی شاخوں میں چھپکر اس کی باتیں سننا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ یہ معلوم کرسکے کہ یہاں کوئی نہیں ہے آزادی سے باتیں کرے۔ ابن صیاد چادر لپیٹے ہوئے بستر پر پڑا تھا۔ اور اس کی چادر میں سے ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا "صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ (سامنے) محمد کھڑے ہیں" ابن صیاد (یہ سنکر) خاموش ہوگیا رسول اللہ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اسکا کچھ حال معلوم ہوجاتا۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور سب سے پہلے نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ لیکن میں دجال کی بابت تم سے وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم سے نہیں کہی تم آگاہ ہوجاؤ کہ دجال کانا ہے اور خداوند بزرگ و برتر کانا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

ابن صیّاد کاہن تھا؟

۵۲۵۹/۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِی ابْنَ صَيَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمرؓ مدینہ کے ایک راستہ میں ابن صیاد سے ملے رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کیا آپؐ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا میں خدا پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو کیا چیز دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو ابلیس کے تخت کو پانی پر دیکھتا ہے۔ اسکے بعد رسول اللہؐ نے اس سے پوچھا تو اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا دو سچوں کو دیکھتا ہوں (جو سچی خبریں لاتے ہیں) اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں (جو جھوٹی خبریں لاتا ہے) یا اس نے یہ کہا کہ میں دو جھوٹوں کو دیکھتا ہوں اور ایک سچے کو رسول اللہؐ نے فرمایا امر کو اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے (یعنی کاہن ہے اور کہانت میں اس کو اشتباہ کے اندر ڈال دیا گیا ہے) اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کے بارے میں آنحضرتؐ سے ابن صیاد کا ایک سوال

۵۲۶۰/۳ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے رسول اللہ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دریافت کیا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ میدہ کے مانند سفید اور مشک خالص کی مانند خوشبو ہے۔ (مسلم)

دجّال کے بارے میں ایک پیشن گوئی

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نافع رض کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ پر ملاقات کی اور ابن عمرؓ نے اس سے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ غضبناک ہوگیا اور اس کی رگیں پھول گئیں اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی بہن حضرت حفصہؓ کے پاس گئے ان کو اس واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی انہوں نے فرمایا ابن عمر! خدا تجھ پر رحم فرمائے تونے ابن صیاد سے کیا چاہا تھا۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی بات پر غضب ناک ہوکر نکلے گا (اور نبوت کا دعوے کرے گا) (مسلم)

ابن صیّاد کا دجّال ہونے سے انکار

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَّسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہوا۔ ابن صیاد نے مجھ سے اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ اور پھر کہا کہ لوگ مجھ کو دجال خیال کرتے ہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے یہ بات نہیں سنی کہ دجال لاولد ہوگا اور میرے اولاد موجود ہے۔ اور کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا۔ اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کی طرف جارہا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ تم آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کے وقت کو جانتا ہوں اسکا مکان جانتا ہوں (یعنی وہ کس جگہ پیدا ہوگا اور کہاں رہے گا) اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کے نام بھی جانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے آخری الفاظ نے مجھ کو شبہ میں ڈالدیا (یعنی یہ ممکن ہے آخری الفاظ سے اس نے اپنی ذات کو مراد لیا ہو) چنانچہ میں نے اس سے کہا تو ہمیشہ کیلئے ہلاک ہو۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ہمراہیوں میں سے اس سے کہا کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی دجال ہو؟ ابن صیاد نے کہا اگر مجھ کو وہ صفات دے دی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں۔ (مسلم)

ابن صیاد کا ذکر

۵۲۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جب کہ اس کی آنکھ ورم آلود تھی۔ میں نے کہا تیری آنکھ کب سے ورم آلود ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا کب سے ہے۔ میں نے کہا تجھ کو معلوم نہیں حالانکہ

هِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آنکھ تیرے سر میں ہے اس نے کہا اگر خدا چاہے تو آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کردے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن صیاد نے ناک سے گدھے کی سخت آواز کی مانند آواز نکالی اتنی سخت جتنی کہ میں نے سنی ہے۔ (مسلم)

ابن صیاد دجال ہے؟

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن منکدرؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے ان سے کہا کیا تم قسم کھا کر کہتے ہو؟ انھوں نے کہا میں نے عمرؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ کی موجودگی میں اس پر قسم کھاتے تھے اور نبی صلعم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ابن عمرؓ کے نزدیک ابن صیاد، مسیح دجال تھا

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں بالکل شک نہیں کہ مسیح دجال بھی ابن صیاد ہے۔ (بیہقی)

ابن صیاد واقعۂ حرہ کے دن غائب ہوگیا تھا۔

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حرہ کے واقعہ میں ابن صیاد کو غائب پایا۔ (ابوداؤد)

ابن صیاد اور دجال

۵۲۶۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ ثَلٰثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے دجال کے ماں باپ تیس سال تک لاولد رہیں گے۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا کیا جائے گا جس کے دانت بڑے بڑے ہونگے۔ اور اس سے بہت کم فائدہ ہوگا (یعنی جس طرح لڑکوں سے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچتا ہے اس سے حاصل نہ ہوگا) اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہ سوئیگا (یعنی نیند کی حالت میں شیطان اس کے دل میں افکار فاسدہ پیدا کرتا رہے گا) اس کے بعد رسول اللہ نے اس کے ماں باپ کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کا باپ لمبا دبلا ہوگا اس کی ناک ایسی ہوگی گو یا کہ چونچ ہے اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہود میں ایک (ایسے ہی) بچہ کے پیدا ہونے کی خبر سنی (جیسا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا) میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے، دیکھا تو وہ دونوں ایسے ہی تھے (جیسا کہ رسول اللہؐ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ان کے متعلق فرمایا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ تیس سال تک ہم لاولد رہے، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ابوبکرہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے ناگہاں ہم نے اس لڑکے (ابن صیاد) کو دیکھا جو دھوپ میں چادر اوڑھے لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس نے سر سے چادر کو ہٹایا اور ہم سے کہا۔ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا، جو کچھ ہم نے کہا، کیا تو نے سُنا؟ اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

کیا آنحضرتؐ بھی ابن صیاد کو دجّال سمجھتے تھے؟

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک یہودی عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پٹ تھی (یعنی ہموار نہ بیٹھی ہوئی اور نہ ابھری ہوئی) اور کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہؐ ڈرے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو (ایک روز رسول اللہؐ اس کو دیکھنے تشریف لے گئے) وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ کچھ کہہ رہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا۔ عبداللہ یہ ابوالقاسمؐ کھڑے ہیں۔ اس نے چادر سے سر نکال لیا رسول اللہؐ نے فرمایا اس عورت کو کیا ہوا۔ خدا اس کو ہلاک کرے (کہ اس نے اسکو آگاہ کر دیا) اگر وہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی (اور آگاہ نہ کرتی) تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد جابرؓ نے حضرت عمرؓ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی یعنی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اجازت دیں تو میں اس کو مار ڈالوں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تو اسکا قاتل نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔ اور اگر یہ وہی دجال نہیں ہے تو تجھ کو ایک ایسے آدمی کا قتل روا نہیں ہے جو ہمارے ذمہ میں ہے (یعنی ذمی ہے) رسول اللہؐ ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کہیں یہ ابن صیاد دجال نہ ہو۔

(شرح السنہ)

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا بیان

فصل اوّل

حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا ذکر

۵۲۶۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہونگے صلیب کو توڑ دیں گے سؤر کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دینگے (یعنی جزیہ کو باقی نہ رکھیں گے صرف اسلام قبول کر لینا باقی رہیگا) مال کو بڑھائیں گے (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی) یہاں تک کہ کوئی اسکا خواہشمند نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا اس وقت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اسکے بعد ابوہریرہؓ نے کہا کہ (اگر تم کو اس میں کچھ شک وشبہ ہو تو) اس آیت کو پڑھو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الخ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت عیسےٰ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئیگا) (بخاری مسلم)

حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ کی برکتیں

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم! البتہ ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے سؤر کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائیگا۔ یعنی ان سے سواری و بار برداری کا کوئی کام نہ لیا جائیگا۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ۔ بغض اور حسد جاتا رہے گا۔ اور حضرت عیسےٰؑ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی ان کو مال و دولت دینا چاہیں گے) لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کریگا۔ (مسلم)

حضرت عیسیٰؑ کا امامت سے انکار

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کیواسطے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسےٰ بن مریم نازل ہونگے اور (میری امت کا) امیر ان سے کہے گا آپ آ

فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہم کو نماز پڑھاؤ! حضرت عیسیٰ کہیں گے، میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

حضرت عیسیٰؑ آنحضرتؐ کے روضۂ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

۵۲۴۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عیسٰے بن مریم زمین پر نازل ہونگے نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی۔ وہ ۴۵ برس تک دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے (قیامت کے دن) میں اور عیسٰے بن مریم ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔ (کتاب الوفاء)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قرب قیامت کا بیان جو شخص مرگیا اس پر قیامت قائم ہو گئی

فصل اوّل

قربِ قیامت کا ذکر

۵۲۴۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهٖ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهٗ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

شعبہؒ، قتادہؒ، اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کے مانند بھیجے گئے ہیں۔ شعبہؒ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے یہ سنا کہ جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے کچھ بڑی ہے اسی طرح قیامت میرے بعد اسی مناسبت سے یعنی توقف سے آئے گی۔ میں نہیں کہہ سکتا یہ تشریح قتادہؒ نے کی ہے یا انسؓ سے اس کو سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کا وقت کسی کو بھی معلوم نہیں

۵۲۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت قائم ہونے کا وقت پوچھا کرتے ہو۔ اسکا علم تو خدا ہی کو ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس وقت جو نفس موجود ہے یا جو پیدا کیا گیا ہے اس پر سو برس گزر جائیں اور وہ موجود رہے ایسا نہیں ہے (یعنی دنیا میں اسوقت جو آدمی موجود ہیں یا جو آج کل میں پیدا ہوئے ہیں ان پر پورے سو برس نہ گزریں گے۔ بلکہ وہ سو برس کے اندر ہی اندر مر جائیں گے) (مسلم)

حضورؐ کی ایک پیشگوئی

۵۲۷۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سو برس گزرنے سے پہلے جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں سب مر جائیں گے۔ (مسلم)

قیامت کے بارے میں ایک سوال اور اس کا جواب

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے آپ ان سے (پوچھنے والوں میں سے) چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قرب قیامت کا ذکر

۵۲۷۷ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں قیامت کے ابتدا میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اتنا بڑھ گیا جتنا کہ یہ انگلی (یعنی درمیانی انگلی) اس انگلی سے (یعنی شہادت کی انگلی سے) بڑھی ہوئی ہے یہ کہہ کر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی)

دنیا میں اُمت محمدیہ کے باقی رہنے کی مدت؟

۵۲۷۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو امید ہے کہ میری امت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی اور مہلت دیدے (یعنی خدا وند تعالیٰ میری امت کو اتنی مہلت اور دیدے اور قیامت قائم نہ کرے) سعد بن وقاص سے پوچھا گیا۔ آدھا دن (جس کا ذکر نبی صلعم نے کیا ہے) کتنا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا پانچسو برس۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

قرب قیامت کی مثال

۵۲۷۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس

وَسَلَّمَ مَثَلُ ھٰذِہِ الدُّنْیَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَبَقِیَ مُتَعَلِّقًا بِخَیْطٍ فِیْ اٰخِرِہٖ فَیُوْشِکُ ذٰلِکَ الْخَیْطُ اَنْ یَّنْقَطِعَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ ڈالا گیا ہو اور صرف ایک دھاگے میں کپڑے کے دونوں ٹکڑے معلق ہوں۔ اور قریب ہے کہ وہ دھاگہ ٹوٹ جائے۔ (بیہقی)

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

قیامت برُے لوگوں پر قائم ہو گی

فصل اوّل

جب تک روئے زمین پر ایک بھی اللہ کا نام لیوا موجود ہے قیامت نہیں آسکتی

۵۲۸۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس شخص پر قائم نہ ہو گی جو اللہ اللہ کہتا ہو گا۔ (مسلم)

قیامت صرف برُے لوگوں پر قائم ہو گی

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت شریر و بدکار لوگوں پر قائم ہو گی۔ (مسلم)

ایک پیشین گوئی

۵۲۸۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ وَذُوالْخَلَصَةِ طَاغِیَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی مگر اس وقت جب کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین الخلصہ کے گرد حرکت کرینگے اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت ہے جس کو وہ ایام جاہلیت میں پوجتے تھے مطلب ہے کہ یہ قبیلہ مرتد ہو کر بت پرستی کریگا اور ان کی عورتیں بت خانہ کا طواف کریں گی۔ (بخاری و مسلم)

قیامت سے پہلے لات وعزیٰ کی پھر پرستش ہونے لگے گی

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے رات اور دن کے فنا ہونے سے پہلے (یعنی دین کے خاتمہ سے

عہ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اتنا ہوتا ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں ایک ہزار برس ہوتے ہیں ۱۲- مترجم

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پہلے) لات اور عزٰی کی پرستش کی جائے گی (لات و عزٰی مکہ کے دو مشہور بتوں کے نام ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب یہ آیت نازل ہوئی هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (یعنی وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو برا سمجھیں) تو میں نے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بت پرستی نہ ہوگی) آپؐ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جب تک خدا چاہے گا پھر خداوند ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کر دے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جن میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے مجھ کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضورؐ نے چالیس دن فرمائے یا چالیس سال۔ پھر خداوند عیسٰے بن مریم کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ ہیں (یعنی حضرت عیسٰے کی شکل و صورت عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ ہوگی) وہ دجال کو تلاش کریں گے اس کو مار ڈالیں گے۔ پھر سات برس تک حضرت عیسٰے زمین پر رہیں گے اور ان سالوں میں دو شخصوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر خداوند شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جن کے دل میں رائی برابر بھی نیکی یا ایمان ہے (یعنی یہ ہوا سب کو فنا کر دے گی) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو ہوا وہاں داخل ہوگی اور اس کی روح کو نکال لے گی، اور صرف شریر و بدکار لوگ رہ جائیں گے جو فسق و فجور وغیرہ میں پرندوں کے مانند سبک اور تیز رفتار ہوں گے اور ظلم و خونریزی وغیرہ میں درندوں کی مانند گراں اور سخت ہوں گے وہ امر معروف (نیک کام) سے واقف نہ ہوں گے اور بری باتوں سے انکار نہ کریں گے، شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم کو شرم و حیا نہیں آتی (کہ تم فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو) وہ اس کے جواب میں کہیں گے، تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان ان کو بتوں

ذَالِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذَالِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔

کی پرستش کا حکم دیگا۔ اور اس حالت میں ان کے رزق کے اندر غیر معمولی زیادتی ہو گی۔ اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور جو شخص ان کی آواز کو سُنے گا وہ (خوف سے) اپنی گردن کو ایک جانب سے جھکائے گا اور دوسری جانب سے اونچا کرے گا۔ سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہو گا۔ وہ شخص کام کرتے کرتے مر جائے گا۔ اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مر جائیں گے، پھر خداوند بارش کو بھیجے گا گویا وہ شبنم ہے (یعنی نہایت ہلکی بارش) اس بارش سے (اُن) لوگوں کے بدن اُگ آئیں گے (جو قبروں میں گل گئے ہوں یا مٹی ہو گئے ہوں گے) پھر دوسرا صور پھونکا جائیگا جس کو سُن کر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور قیامت کے خوفناک منظر کو دیکھیں گے پھر لوگوں سے کہا جائیگا۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ پھر خداوند فرشتوں کو حکم دیگا کہ اُن کو روکے رکھو، ان سے حساب لیا جائیگا۔ پھر فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا لشکر ہیں، فرشتے خداوند سے دریافت کریں گے، کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو دوزخ کے لئے نکالا جائے؟ خداوند تعالےٰ حکم دیگا، ہر ہزار میں سے نوسو ننا نوے ۹۹۹ کو نکال لو۔ یہ کہہ کر حضورؐ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (یعنی بچے خوف سے بوڑھوں کے مانند ہو جائیں گے) اور یہ وہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائیگا امر عظیم۔ (مسلم) اور معاویہؓ کی حدیث لا تنقطع الھجرۃ الخ توبہ کے باب میں بیان

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ صُور پھُونکے جانے کا بیان

فصل اوّل

دونوں نفخوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوگا

۵۲۸۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونوں نفخوں (یعنی دونوں صور پھونکے جانے کا درمیانی زمانہ چالیس ہوگا) لوگوں نے پوچھا ابوہریرہؓ کیا چالیس دن؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا پھر لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر کہا کیا چالیس برس، ابوہریرہؓ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس کے بعد ابوہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے پھر خداوند آسمان سے پانی برسائیگا اور اس پانی سے لوگ اس طرح اُگیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ انسان کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پرانی اور بوسیدہ نہ ہو مگر ایک ہڈی جس کا نام عجب الذنب ہے (ریڑھ کے

قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

نیچے کی ہڈی) اسی ہڈی سے قیامت کے دن ان کے تمام اعضاء کو مرکب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی کبریائی وجبروت کا اظہار

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند زمین کو اپنے پنجہ میں لے لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں بادشاہی کا دعوے کرتے تھے؟ (بخاری و مسلم)

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند آسمانوں کو لپیٹ لیگا۔ اور پھران کو داہنے ہاتھ میں لے کر کہے گا میں ہوں بادشاہ! کہاں ہیں ظالم اور کہاں ہیں متکبر؟ اور پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹ لے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے لیگا اور کہے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور کہاں ہیں غرور و تکبر کرنے والے؟ (مسلم)

قیامت کے دن کی کچھ باتیں یہودی عالم کی زبانی

۵۲۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيقًا لَّهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہود کا ایک عالم رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے محمدؐ! قیامت کے دن خدا تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور زمین کے اندر کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا اور ان انگلیوں کو حرکت دیکر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ اور میں ہوں خدا۔ رسول اللہ یہ سنکر مسکرائے اور اظہار تعجب کیا اس لئے کہ اسکا یہ بیان آپکے بیان کی تصدیق پر مبنی تھا۔ اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ (مشرکوں نے خدا کی حقیقت وقدر نہ جانی قیامت کے دن ساری زمین اسکے قبضہ میں ہوگی اور آسمان داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بزرگ ہے اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک لوگ اس کو) (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن زمین و آسمان کی تبدیلی سے متعلق آیت کریمہ کے معنی

۵۲۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائیگا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

قیامت کے دن چاند سورج بے نور ہو جائیں گے

۵۲۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آفتاب و ماہتاب قیامت کے دن لپیٹ لئے جائیں گے۔ (بخاری)

فصل دوم

حضرت اسرافیل صور پھونکنے کے لئے ہر وقت تیاری کی حالت میں ہیں

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں کیونکر آرام وسکون سے بیٹھوں۔ حالت یہ ہے کہ صور پھونکنے والا (یعنی حضرت اسرافیلؑ) صور کو منہ میں دبائے ہوئے ہے۔ کان (حکم سننے کیلئے) لگائے ہوئے ہے۔ پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ملے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (جب یہ حالت ہے تو آپ) ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھا کرو (ترمذی)

صور کیا ہے

۵۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سینگ ہے جس کو پھونکا جائے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

ناقور، راجفہ اور رادفہ کے معنی

۵۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ الصُّورُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے اس قول فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ میں ناقور سے مراد صور ہے اور يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ میں راجفہ سے مراد پہلا صور پھونکنا ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا صور۔ (بخاری)

نفخ صور کے وقت جبرائیل و میکائیل حضرت اسرافیل کے دائیں بائیں ہوں گے

۵۲۹۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَائِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ۔

نے صور پھونکنے والے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اس کے دائیں جانب جبرئیل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں جانب میکائیل علیہ السلام۔ (رزین)

دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر

۵۲۹۶ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ۔

حضرت ابو رزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ کیوں کر زندہ کرے گا جب کہ وہ خاک ہو جائے گی اور موجودہ مخلوق میں کیا کسی نشان سے اس کا ثبوت ملتا ہے آپ نے فرمایا کیا قحط کے ایّام میں تو اپنی قوم کے جنگل میں سے گذرا ہے کہ وہاں سبزہ کا پتہ نہیں ہوتا اور سارا جنگل خشک نظر آتا ہے۔ پھر بارش ہونے کے بعد جب تو وہاں جاتا ہے تو سبزہ لہلہاتا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ ایسا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی نشانی ہے مخلوقات میں خدا تعالیٰ کی اور اسی طرح خدا تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ حشر کا بیان

فصل اوّل

حشر کا میدان

۵۲۹۷ عَنْ سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا کہ جیسی کہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی کا نہ مکان ہو گا نہ عمارت۔ (بخاری و مسلم)

اہل جنت کا پہلا کھانا؟

۵۲۹۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّأُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی ہو گی جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا جیسا کہ تم لوگ روٹی کو الٹ پلٹ کرتے ہو سفر میں (یعنی جلدی جلدی روٹی پکاتے ہو) اور یہ روٹی جنتیوں کا کھانا ہو گا (یعنی پہلا کھانا) آپ یہ فرما چکے تو ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ابو القاسمؐ! خدائے رحمٰن تم کو برکت دے کیا میں تم کو بتاؤں کہ قیامت کے دن جنتیوں کا کھانا کیا ہو گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ یہودی نے کہا۔ زمین ایک روٹی ہو گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کی طرف دیکھا اور مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں پھر اس یہودی نے کہا۔ کیا میں آپ کو جنتیوں کا سالن بتاؤں وہ بالام اور نون ہے صحابہؓ نے پوچھا وہ کیا چیز ہے۔ اس نے کہا بیل اور مچھلی ان دونوں کے گوشت کے

قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس ٹکڑے سے جو جگر پر ہے اور بڑھا ہے۔ ستر ہزار آدمی (روٹی) کھائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حشر کا ذکر

۵۲۹۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمع کئے جائیں گے لوگ تین قسموں پر ایک تو وہ جو بہشت کے خواہشمند ہونگے دوسرے وہ جو (دوزخ سے) ڈرنے والے ہوں گے ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگ اپنے مراتب کے لحاظ سے اونٹوں پر سوار ہوں گے۔ (یعنی) دو دو ایک اونٹ پر سوار ہوں گے تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر۔ اور تیسرے وہ جن کو آگ جمع کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ آگ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی وہیں رات گزارے گی جہاں وہ صبح کرینگے آگ بھی وہیں صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے وہیں آگ بھی شام کرے گی۔ غرض جہاں وہ ہوں گے وہیں ان کے ساتھ آگ ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

میدانِ حشر میں ہر شخص ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون آئے گا

۵۳۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِىْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِىْ اُصَيْحَابِىْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائیگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے ختنہ ہو گے۔ اسکے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ (یعنی جیسا کہ ہم نے ان کو ابتدائے پیدائش میں پیدا کیا تھا پھر ایسا ہی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کرنیوالے ہیں) اور آپؐ نے یہ فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائیگا۔ اور میرے دوستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) لے جایا جائے گا۔ میں (یہ دیکھ کر) کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ یہ تو میرے اصحاب ہیں (یعنی ان کو کہاں لئے جاتے ہو) خداوند تعالیٰ فرمائیگا جب سے تم ان سے جدا ہوئے یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے۔ میں وہی کہوں گا جو بندہ صالح (یعنی حضرت عیسٰی) نے کہا تھا یعنی یہ کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ۔ اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک (یعنی جب تک میں ان میں رہا ان کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو نے ان میں سے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا۔) (بخاری و مسلم)

میدانِ حشر میں سب لوگ ننگے ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی نگاہ میں بے ستر نہیں ہوں گے۔

۵۳۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں۔ برہنہ جسم اور بے ختنہ جمع کیا جائے

غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ! موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں (بخاری و مسلم)

دوزخی منہ کے بل چل کر میدان حشر میں آئیں گے

٥٣٠٢ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن منہ کے بل چلا کر کافر کو کیونکر جمع کیا جائیگا۔ آپؐ نے فرمایا جس نے پاؤں سے دنیا میں لوگوں کو چلایا ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل چلائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا ذکر

٥٣٠٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ إِبْرَاهِيْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ أَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزٰى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملاقات کرینگے۔ اس حال میں کہ آذر کا چہرہ رنج و غم سے سیاہ ہوگا۔ ابراہیم اس سے کہیں گے کیا میں تم سے یہ نہیں کہا کرتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آذر، ابراہیم سے کہے گا۔ آج میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے۔ اے پروردگار! تونے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل و خوار نہ کریگا جس روز کہ لوگوں کو اٹھایا جائیگا۔ پس اس سے زیادہ اور کونسی رسوائی ہے کہ میرا باپ خدا کی رحمت سے دور ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کو کافروں کے اوپر حرام کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے کہا جائیگا کہ اس چیز کو دیکھ جو تیرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابراہیم دیکھیں گے تو آذر کیڑے کی صورت میں ہوگا جو مٹی اور گوبر میں لتھڑا ہوا ہوگا۔ آخر اسکے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ (بخاری)

میدان حشر میں بہنے والا پسینہ

٥٣٠٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئیگا یہاں تک کہ انکا پسینہ زمین کے اندر ستر گز تک چلا جائیگا اور پسینہ لگام کے مانند ہوگا اور کانوں تک پہنچے گا (بخاری و مسلم)

میدانِ حشر میں سورج بہت قریب ہوگا

٥٣٠٥ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْمِيْلِ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ

حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائیگا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینوں میں غرق ہونگے۔ بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ

مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کمر تک پسینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کے دہانہ تک پسینہ ہوگا جو لگام کے مانند ہوگا اور منہ کے اندر تک پہنچ جائیگا۔ یہ فرماکر رسول اللہؐ نے ہاتھ سے مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

اہلِ جنت کی سب سے بڑی تعداد اُمّتِ محمدی پر مشتمل ہوگی

۵۳۰۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا فَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَاهُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ آدم سے فرمائیگا۔ اے آدم! آدم عرض کریں گے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ اور ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ دوزخ کے لشکر کو نکال (یعنی اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کو نکال) آدم پوچھیں گے دوزخ کے لشکر کی تعداد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ ہزار میں سے نوسو ننانو یہ حکم خداوندی سنکر بچہ خوف سے بوڑھا ہو جائیگا۔ حاملہ عورت کا حمل گر جائیگا اور تو لوگوں کو دیکھے گا گویا نشہ میں مست ہیں۔ حالانکہ وہ مست و بیخود نہ ہوں گے لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ ایک (جو ہزار میں سے جنت میں جائیگا) ہم میں سے کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ کہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ہزار یا جوج و ماجوج میں سے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری چوتھائی تعداد ہوگی یہ سنکر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری تعداد تہائی ہوگی یہ سنکر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری آدھی تعداد ہوگی۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی ہے جتنا کہ سفید بیل کے اندر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے اندر ایک سفید بال۔ (بخاری و مسلم)

ریاکاروں کے بارے میں وعید

۵۳۰۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے (قیامت کے دن) ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا پس ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدہ میں گر پڑیں گے اور وہ شخص سجدہ نہ کرے گا جس نے دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ کیا ہوگا وہ سجدہ کا ارادہ کریگا لیکن اس کی پشت تختہ کے مانند ہو جائے گی اور وہ جھک نہ سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں اترانے والوں کی قیامت کے دن حیثیت

۵۳۰۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ایک بڑا شخص موٹا تازہ آئیگا لیکن خدا کی نظر میں وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا یہ آیت پڑھو فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن زمین ہر شخص کے عمل کی گواہی دے گی۔

۵۳۰۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنی جس روز کہ زمین اپنی خبریں بیان کریگی اور فرمایا تم کو معلوم ہے زمین کی خبریں کیا ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اچھی طرح جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا زمین کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر مرد اور ہر عورت کی بابت گواہی دے گی کہ اس نے اس کی پشت پر یہ کام کئے ہیں۔ یعنی وہ اس طرح کہے گی کہ اس نے فلاں کام فلاں دن کیا اور یہی زمین کی خبریں ہیں۔ (احمد۔ ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ہر مرنے والا پشیمان ہوتا ہے

۵۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص مرتا ہے نادم و پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ندامت کا کیا سبب ہے، فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے تو اس لئے نادم و پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی میں زیادتی کیوں نہیں کی اور اگر بدکار رہے تو اس لئے نادم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اس نے برائی سے کیوں نہ روکا۔ (ترمذی)

میدان حشر میں لوگ تین طرح سے آئیں گے

۵۳۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم پر جمع کیا جائیگا ایک تو پیدل، دوسرے سوار، تیسرے منہ کے بل چلنے والے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! منہ کے بل لوگ کیونکر چلیں گے۔ فرمایا جس نے ان کو قدموں کے بل چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ تم یاد رکھو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹے سے بچائیں گے۔

وَشُوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ (ترمذی)

اس دنیا میں اگر قیامت کے دن کے احوال دیکھنا چاہتے ہو

۵۳۱۲/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قیامت کو دنیا میں اپنی آنکھ سے دیکھنا پسند کرتا ہو وہ سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (احمد۔ترمذی)

فصل سوم

لوگوں کو میدانِ حشر میں کس طرح لایا جائے گا

۵۳۱۳/۱۷ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائیگا۔ ایک گروہ سواروں کا کھانے پینے والوں کا ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جس کو فرشتے منہ کے بل ہانک کر دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور ایک گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والے لوگوں کا ہوگا جو گروہ سواروں کا ہوگا خداوند تعالیٰ ان کی سواریوں کی پشت پر آفت و مصیبت ڈالے گا یہاں تک کہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی اور جس کے پاس ایک باغ ہوگا وہ باغ دیکر اس کے بدلہ میں اونٹ لینا چاہے گا لیکن وہ نہ پا سکے گا۔ (نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب قصاص اور میزان کا بیان

فصل اوّل

آسان حساب اور سخت حساب

۵۳۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُّوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا ہلاک ہوگا میں نے عرض کیا خداوند تعالےٰ نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (یعنی قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا آسان حساب) آپ نے فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کرنا اور بیان محض ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا مناقشہ نہ ہوگا لیکن جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلا کسی واسطہ کے ہر شخص سے ہم کلام ہوگا

۵۳۱۵ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عدی رض بن حاتم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے خداوند بزرگ و برتر بلا واسطہ اور بلا حجاب گفتگو نہ کریگا۔ بندہ داہنے جانب نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے اپنے اعمال میں سے بھیجی ہے۔ اور بائیں جانب دیکھے گا۔ تو وہی اعمال نظر آئیں گے۔ جو اس نے بھیجے ہوں گے۔ سامنے دیکھے گا تو آگ نظر آئے گی جو اسکے چہرہ کے بالکل سامنے ہوگی۔ لوگو! تم آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن مومن پر رحمت خداوندی

۵۳۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرلیگا۔ اور پھر اپنی حفاظت کی چادر ڈال کر اس کو ڈھک دیگا (تاکہ وہ رسوا نہ ہو) پھر خدا مومن سے پوچھے گا کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے اور اس گناہ سے واقف ہے بندہ مومن کہے گا ہاں اے پروردگار میں واقف ہوں یہاں تک کہ خدا تمام گناہوں کا اعتراف کرالے گا۔ اور وہ دل میں کہتا ہوگا کہ ان گناہوں کی یاداشتیں اب ہلاک ہوا پھر خدا فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے ان عیوب اور گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تجھ کو بخشوں گا۔ غرض اسکو اسکی نیکیوں کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ اور کافر و منافق لوگ انکو مخلوقات کے روبرو طلب کیا جائیگا۔ اور پکار کر کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ کا بہتان باندھا۔ خبردار ہو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے دشمن، ان کے لئے دوزخ سے نجات کا عوضانہ ہوں گے

۵۳۱۷ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو موسیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی حوالہ کردیگا اور کہے گا آگ سے تمہاری خلاصی کا یہ بدلہ ہے (یعنی اس کو دیکر تم دوزخ سے چھٹکارا حاصل کرلینا اور اپنی جگہ اس کو بھیجدینا) (مسلم)

قیامت کے دن امت محمدی حضرت نوح ع کی گواہ بنے گی

۵۳۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائیگا خداوند تعالے ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے احکام و نواہی پہنچادیے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں اے

فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

پروردگار میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے تھے۔ پھر نوح کی امت سے پوچھا جائیگا کیا تم کو ہمارے احکام نوح نے پہنچائے وہ لوگ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ خداوند تعالےٰ نوح سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ نوح کہیں گے میرے گواہ محمدؐ اور ان کی امت ہے۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کو (یعنی صحابہؓ کو) لایا جائیگا اور تم یہ گواہی دو گے کہ نوح نے اپنی امت کو تیرے احکام پہنچا دیئے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے یہ آیت پڑھی۔ وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔ (بخاری)

قیامت کے دن جسم کے اعضاء شہادت دیں گے

۵۳۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ یکایک ہنسنے لگے اور پھر فرمایا تم جانتے ہو میں کیوں ہنس رہا ہوں۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا میں بندہ اور خدا کے درمیان منہ در منہ گفتگو ہونے (کا خیال کرکے) ہنس رہا ہوں (قیامت کے دن) بندہ اپنے پروردگار سے کہے گا اے پروردگار کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی (جیسا کہ تو نے فرمایا ہے وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا۔ یعنی تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (یعنی کسی دوسری قوم کی گواہی معتبر نہیں سمجھتا) خدا تعالےٰ فرمائیگا خود تیری ذات ہی تیرا گواہ ہوگی (یعنی خود تو اور تیرے اعضا ہی تیری گواہی دیں گے) اس کے بعد خدا تعالےٰ کے حکم سے بندہ کے منہ پر مہر لگائی جائے گی۔ اور اسکے اعضاء جسم سے کہا جائیگا بولو چنانچہ اس کے جسم کے اعضا اسکے اعمال کو بیان کر دینگے اور پھر اس مہر کو جو منہ پر لگائی گئی تھی توڑ دیا جائیگا اور بندہ بدستور سابق باتیں کرنے لگے گا اور اپنے اعضا سے کہے گا۔ دور ہو بدبختو اور ہلاک ہو میں تمہارے ہی لئے خدا سے لڑ جھگڑ رہا تھا۔ (مسلم)

قیامت کے دن دیدار الٰہی

۵۳۲۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ فِی الظَّھِیْرَۃِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَۃٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَۃٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب کہ ابر نہ ہو تم آفتاب کو دیکھنے میں کچھ شبہ رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم جبکہ ابر نہ ہو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شبہ رکھتے ہو صحابہ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو دیکھنے میں شک و شبہ نہیں رکھتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی

تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْلَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ اَلْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْهَدُ عَلَیَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذَالِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ اُمَّتِیْ الْجَنَّةَ فِیْ بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

شک و شبہ نہ کروگے۔ اسکے بعد رسول خدا نے فرمایا جب بندے اپنے پروردگار کو دیکھیں گے تو پروردگار ان کو خطاب کریگا۔ اور کسی ایک بندہ سے دریافت کریگا اے فلانے! کیا میں نے تجھ کو (تمام مخلوقات پر) شرافت و بزرگی عطا نہیں کی۔ کیا میں نے تم کو (بڑی قوم میں) سردار نہیں بنایا۔ اور کیا میں نے تجھ کو تیری بیوی عطا نہیں کی ؟ اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو تیرا مطیع نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو اس لئے نہیں چھوڑے رکھا کہ تو اپنی قوم کی سرداری حاصل کرے اور اس سے چوتھائی مال غنیمت (اپنا حق) لے بندہ عرض کریگا ہاں پروردگار تو نے ایسا کیا ہے، پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا کیا تیرا یہ خیال بھی تھا کہ ایک روز تو مجھ سے ملاقات کریگا۔ بندہ کہے گا یہ خیال تو کبھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا جیسا کہ تو مجھ کو بھول گیا تھا آج میں تجھ کو بھول جاؤنگا (یعنی تجھ کو اپنی رحمت سے دور رکھوں گا) اسکے بعد خداوند تعالےٰ دوسرے بندے سے ملاقات کریگا اور اسی طرح سوال و جواب ہونگے پھر تیسرے بندہ سے ملاقات کریگا اور اس سے بھی یہی پوچھے گا وہ جواب میں یہ کہے گا۔ اے پروردگار! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی میں نے صدقہ دیا (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) اور جس قدر امکان میں ہوگا وہ اپنی نیکیوں کی تعریف کریگا۔ خدا تعالےٰ یہ فرمائیگا تو یہاں ٹھہر میں گواہوں کی شہادت لے لوں اور ابھی تیرے گواہوں کو لایا جاتا ہے۔ بندہ یہ سنکر اپنے دل میں کہے گا میرے خلاف یہاں کون گواہی دیگا۔ پھر خدا کے حکم سے اسکے منہ پر مہر لگائی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائیگا کہ بول چنانچہ اسکی ران، اسکا گوشت، اس کی ہڈی اسکے اعمال کو بتلائیں گے اور یہ سب کچھ (یعنی سوال و جواب اور مہر لگا کر اعضاء جسم کی گواہی) اس لئے ہوگا کہ بندہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور یہ بندہ (جس کا ذکر ہو رہا ہے) منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے جس پر خدا تعالیٰ غضبناک ہوا۔ (مسلم)

فصل دوم

اُمّت محمدی میں سے حساب کے بغیر جنت میں جانے والوں کی تعداد؟

۵۳۲۱ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریگا۔ اور ان پر عذاب نہ ہوگا اور ان میں سے ہر ہزار پر تین لپ میرے پروردگار کی لپوں میں سے اور زیادہ (یعنی ہر ہزار پر خدا تعالےٰ بندوں کی تین لپیں اور بھر کر جنت میں ڈالیں گے۔) (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

قیامت کے دن خدا کی عدالت میں لوگ تین مرتبہ پیش ہوں گے۔

۵۳۲۲
۹
وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

حسن ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور میں لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائیگا۔ دو مرتبہ تو مناقشہ اور عذر کیلئے (ایک مرتبہ تو لوگ جھگڑا کرینگے کہ ہم کو احکام نہیں پہنچائے گئے۔ یا یہ کہ احکام ہم کو سمجھائے نہیں گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر ہوگا) اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھوں میں دئے جائیں گے۔ بعض کے داہنے میں اعمال نامے ہونگے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں۔ (احمد۔ ترمذی)

خدا کے نام کی برکت

۵۳۲۳
۱۰
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالےٰ میری امت میں سے ایک شخص کو مخلوق کے سامنے طلب کریگا اور اسکے روبرو ننانوے دفتر رکھے گا جن میں سے ہر ایک دفتر حد نظر تک ہوگا۔ اور پھر اس سے دریافت کریگا کیا اس میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والے نے تجھ پر زیادتی کی ہے وہ شخص عرض کریگا نہیں میرے پروردگار! پھر خدا پوچھے گا کیا تو کوئی عذر رکھتا ہے وہ شخص کہے گا نہیں میرے پروردگار کوئی عذر نہیں رکھتا خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر آج کوئی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائیگا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا اور خدا تعالیٰ فرمائیگا (اعمال کے وزن کے وقت) تو میزان پر حاضر ہو وہ شخص عرض کریگا اے پروردگار اس پرچہ کی ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے خدا تعالیٰ فرمائیگا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ان دفتروں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائیگا اور اس پرچہ کو دوسرے پلڑے میں۔ دفتروں کا پلڑا اوپر اٹھ جائیگا۔ اور پرچہ کا پلڑا نیچے جھک جائیگا مختصر یہ کہ خدا کے نام سے کوئی چیز بھاری نہ ہوگی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

قیامت کے دن کے تین ہولناک موقعے

۵۳۲۴
۱۱
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد (آگئی) اور میں رو پڑی۔ رسول خدا نے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل وعیال کو یاد رکھیں گے رسولؐ اللہ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسکے نامۂ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جانے کیوقت جب تک

أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

یہ معلوم نہ ہو جائے کہ پیٹھ کے پیچھے[عہ] سے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا یا بائیں ہاتھ میں اور جب کہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانیوالا (خوشی سے) یہ نہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ تیسرے پلصراط کے قریب جبکہ پلصراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا۔

(ابوداؤد)

فصل سوم

حساب کتاب کا خوف؛

۵۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو نادیبًا بُرا بھلا کہتا ہوں۔ اور انکو مارتا بھی ہوں (قیامت میں) ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا انکے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر سرابر رہے گا۔ (یعنی نہ تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ انکو عذاب) اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں سے کم ہونگی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملیگا۔ اور اگر تیری سزا انکے جرائم سے زیادہ ہوگی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائیگا۔ یہ سنکر وہ شخص الگ جا بیٹھا اور رونا چلانا شروع کیا رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے خداوند بزرگ و برتر کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ (یعنی ہم انصاف کی ترازوؤں کو کھڑی کرینگے قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی نہ کی جائیگی۔ اگرچہ عمل رائی کے دانہ کے برابر کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کرینگے اور ہم حساب کرنیوالے کافی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کیلئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ میں ان کو جدا کر دوں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سارے غلام آزاد ہیں (ترمذی)

آسان حساب اور سخت حساب

۵۳۲۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ آسان حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کے

عہ اعمال نامے اس طرح حوالے کئے جائیں گے کہ سیدھے ہاتھ کو گردن میں لیجاکر پشت کی طرف نکالا جائیگا۔ اور بائیں ہاتھ کو بغل کے نیچے سے نکال کر پشت کی طرف لے جایا جائیگا اور پشت کی طرف سے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ ۱۲ مترجم

اَلْیَسِیْرُ قَالَ اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَیُجَاوَزَعَنْہُ اِنَّہٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَۃُ ھَلَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

اعمال نامے میں دیکھا جائیگا (یعنی اس کا گناہ) اور پھر معاف کر دیا جائیگا اے عائشہؓ اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا پورا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

مومن پر قیامت کا دن آسان ہو گا

۵۳۲۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَّقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِ کَالصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا قیامت کے دن جس کی شان میں خدا یہ فرماتا ہے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ (جس روز کہ لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے) کس شخص کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کا دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دن اس پر مانند فرض کے رہ جائے گی (یعنی جتنی دیر میں آدمی فرض نماز ادا کرتا ہے۔) (بیہقی)

۵۳۲۸ وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَا طُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَھْوَنَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ یُصَلِّیْھَا فِی الدُّنْیَا رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس دن کی بابت پوچھا گیا جس کی تعداد پچاس ہزار برس کی ہے کہ اسکی درازی کیا ہے (یعنی اسکی درازی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا) آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں تک کہ مومن کے لئے اس کی درازی اس فرض نماز پڑھنے کے بقدر رہ جاوے گی جس کو وہ دنیا میں ادا کرتا تھا۔ (بیہقی)

کمال ایمان رکھنے والے لوگ حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے

۵۳۲۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَھُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائیگا پھر ایک منادی اعلان کریگا کہاں ہیں وہ لوگ جنکے پہلو بستروں اور خوابگاہوں سے جدا رہتے تھے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے) لوگ یہ سنکر تھوڑے سے لوگ میدان میں سے اٹھیں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہونگے پھر باقی لوگوں سے حساب لینے کا حکم دیا جائے گا۔ (بیہقی)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ حوض کوثر اور شفاعت کا بیان

فصل اوّل

حوض کوثر کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے موتیوں کے قبے ہوں گے

۵۳۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھْرٍ حَافَّتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں پھر رہا تھا (یعنی معراج کی رات میں) کہ میرا گزر ایک نہر پر ہوا جسکے دونوں طرف خالی موتیوں کے گنبد تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا

قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہ کوثر ہے۔ وہ کوثر جس کو آپ کے پروردگار نے آپ کو بخشا ہے میں نے دیکھا تو اس کی مٹی نہایت خوشبودار ہے۔ (بخاری)

حوض کوثر کی فضیلت

۵۳۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا حوض (یعنی حوض کوثر) ایک ماہ کی مسافت کی درازی رکھتا ہے اسکے زاویئے برابر ہیں (یعنی وہ مربع ہے) اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ اسکے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگا اور جو شخص اس سے پانی پیئے گا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (بخاری ومسلم)

حوض کوثر کی درازی اور اس کی خصوصیات

۵۳۳۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے حوض (حوض کوثر) کی درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہؔ عدن کے درمیان فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اسکا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو۔ اور اسکے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اسطرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس روز آپ ہم کو (یعنی امت کو) پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں۔ تمہارے لئے ایک علامت ہوگی جو کسی امت کیلئے نہ ہوگی۔ تم میرے پاس اس حال میں آؤگے کہ تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب سے روشن اور چمکتے ہونگے (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں انسؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا حوض کے اندر سونے چاندی کے لوٹے یا آبخورے ہونگے اتنے کہ جتنے آسمان پر ستارے ہیں اور مسلم کی ایک اور روایت میں جو ثوبانؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ سے حوض کوثر کے پانی کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں پانی کے دو پرنالے گرتے ہیں جو حوض کو پانی سے لبریز رکھتے ہیں اور یہ پانی جنت سے آتا ہے ان میں سے ہر ایک پرنالہ چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا۔

مرتدین کو حوض کوثر سے دور رکھا جائے گا

۵۳۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہونگا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچان لیں گی پھر میرے اور انکے درمیان کوئی چیز

اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حائل کردی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر ہیں۔ اسکے جواب میں بتایا جائیگا کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (یہ سنکر) میں کہوں گا وہ لوگ دور ہوں مجھ سے دور خدا کی رحمت سے دور۔ جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

شفاعت سے تمام انبیاء کا انکار

۵۳۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مسلمانوں کو روک دیا جائیگا (یعنی ایک مقام پر بند کر دیا جائیگا) یہاں تک کہ وہ فکر و تردد میں پڑ جائینگے۔ اور آپس میں کہیں گے کاش ہم کسی کو سفارش کیلئے تیار کرتے تاکہ وہ ہمارے پروردگار سے ہماری شفاعت کرتا اور ہم کو اس تکلیف سے نجات دلاتا چنانچہ وہ (اس خیال) سے آدم کے پاس جائینگے اور کہیں گے تم سارے لوگوں کے باپ آدم ہو۔ خدا نے تم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اپنی جنت میں تم کو رکھا ہے۔ اپنے فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا ہے اور ہر چیز کے نام تم کو سکھائے ہیں تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دو کہ وہ اس جگہ سے نکال کر ہم کو راحت و اطمینان بخشے۔ آدم کہیں گے جیسا کہ تم خیال کرتے ہو میں اس درجہ کا نہیں ہوں (یعنی میں شفاعت کا درجہ نہیں رکھتا) پھر آدم علیہ السلام اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جو انہوں نے خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے گیہوں کا درخت کھا لیا تھا اور اسکے بعد کہینگے تم نوح کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ نوح پیغمبر کے پاس جائینگے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کرینگے۔ نوح کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جو انہوں نے کیا تھا یعنی خدا سے نادانستہ اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا لینے کی درخواست کرنا۔ اور پھر کہیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئینگے (اور شفاعت کی درخواست کرینگے) وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قدرت نہیں ہے اور دنیا میں تین مرتبہ اپنے جھوٹ بولنے کا ذکر کرینگے۔ اور پھر کہیں گے تم موسےٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جن کو خدا نے توریت عنایت فرمائی ہے اور جن سے خدا نے کلام کیا ہے۔ اور اپنا محرم و رازدار بنایا ہے چنانچہ وہ موسےٰ کے پاس جائینگے (اور شفاعت کی درخواست کرینگے) وہ کہیں گے مجھ میں سفارش کی قدرت نہیں ہے اور اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جسکا ارتکاب انہوں نے قبطی کو مار کر کیا تھا۔ اور پھر کہیں گے کہ تم عیسےٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ خدا کی روح ہیں اور خدا کا کلمہ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام

عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ وَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کے پاس جائیں گے (اور شفاعت کی خواہش ظاہر کرینگے) عیسےٰ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جنکے اگلے اور پچھلے سارے گناہ بخش دیئے ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں خداوند بزرگ سے اسکے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرونگا۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا۔ میں اندر داخل ہوکر جب خدائے بزرگ کو دیکھونگا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور خدا تعالےٰ جتنی دیر مناسب سمجھے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دیگا پھر فرمائے گا محمدؐ! سر اٹھا جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنونگا (یعنی تیری درخواست کو قبول کرونگا) مانگ جو کچھ مانگنا ہے میں تجھ کو دونگا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ یہ (سنکر) میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی تعریف ان الفاظ میں کرونگا جو خداوند تعالےٰ مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی (یعنی مثلاً فلاں فلاں گناہ کے مرتکب اشخاص کیلئے سفارش قبول کی جائے گی) پھر درگاہ رب العزت سے باہر آکر میں ان لوگوں کو (یعنی جنکے حق میں سفارش قبول کی گئی ہے) دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردونگا۔

اور پھر دربار حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کرونگا مجھ کو اجازت دی جائے گی اور میں پروردگار بزرگ و برتر کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑونگا اور جب تک خدا چاہیگا سجدہ میں پڑا رہونگا۔ پھر خدا تعالےٰ فرمائیگا محمدؐ! اپنا سر اٹھا اور جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنونگا۔ شفاعت کر میں قبول کرونگا۔ مانگ میں دونگا چنانچہ میں اپنا سر اٹھاونگا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کرونگا جو خدا نے مجھ کو سکھائے ہونگے۔ پھر میں شفاعت کرونگا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائیگی پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کردونگا۔ پھر میں تیسری مرتبہ درگاہ رب العزت میں حاضری چاہوں گا اور خدائے بزرگ و برتر مجھ کو اجازت دیگا۔ میں جب خدائے تعالیٰ کو دیکھوں گا سجدہ میں گر پڑونگا اور جب تک خدا کو منظور ہوگا سجدہ میں پڑا رہونگا۔ پھر خدا تعالےٰ فرمائیگا محمدؐ! سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا۔ شفاعت کر میں قبول کرونگا۔ چنانچہ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کرونگا جو خداوند تعالےٰ مجھ کو سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اور جنت میں داخل کرونگا یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔ پھر حضورؐ نے آیت پڑھی عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

محموداً (قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود میں کھڑا کر دیگا) اور فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

۵۳۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب پریشان ہونگے اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرمائیے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم کے پاس جاؤ وہ خدا کے دوست ہیں چنانچہ وہ ابراہیم کے پاس جائینگے، وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی لیاقت وقدرت نہیں ہے تم موسےٰ کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں (یعنی انہوں نے خدا سے کلام کیا ہے) چنانچہ وہ موسےٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے وہ کہینگے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں تم عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کی روح اور خدا کا کلمہ ہیں چنانچہ وہ عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے وہ کہیں گے کہ مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں ہے۔ تم محمدؐ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ میرے پاس آئینگے میں کہونگا میں شفاعت کا اہل ہوں (اور تمہاری سفارش کرونگا) پھر میں خدا تعالےٰ کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب کرونگا خداوند تعالےٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائیگا اور میرے دل میں اپنی حمد وثنا کے الفاظ ڈالے گا کہ میں ان الفاظ سے خدا کی حمد وثنا کرونگا۔ (وہ الفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان الفاظ سے خدا کی حمد وثنا کرونگا اور سجدہ میں گر پڑونگا۔ پھر مجھ سے کہا جائیگا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے میں سنونگا۔ مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے دیا جائیگا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی میں کہونگا اے پروردگار! میری امت کو بخش دے پروردگار! میری امت کو بخش دے۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا جاؤ اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لو جنکے دل میں جو برابر ایمان ہو۔ میں جاؤنگا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کرونگا اور اس کے بعد درگاہ رب العزت میں دوبارہ حاضر ہونگا اور خدا کی حمد وثنا انہی الفاظ میں کرونگا اور پھر سجدہ میں گر پڑونگا کہا جائیگا اے محمدؐ! اپنا سر اٹھا کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کرونگا پروردگار میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ کہا جائیگا کہ جاؤ اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو چنانچہ میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کرونگا اس کے بعد پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ اور خدا کے حضور میں حاضر ہو کر انہیں الفاظ میں خدا کی حمد وثنا کرونگا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائے گا محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ

فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا، مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائیگی۔ میں کہوں گا۔ پروردگار میری امت، میری امت (یعنی میری امت کو بخش دے) کہا جائیگا جاؤ۔ اور جس شخص کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کرونگا اس کے بعد چوتھی مرتبہ پھر درگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گا اور انھیں الفاظ میں حمد و ثنا کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑونگا۔ کہا جائیگا محمدؐ اپنا سر اٹھا کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا۔ مانگ دیا جائیگا۔ شفاعت کر قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے پروردگار! ان لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت مرحمت فرما جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو (اور کوئی عمل نہ کیا ہو) خداوند تعالیٰ فرمائیگا ان لوگوں کی سفارش تیرا حق نہیں ہے۔ قسم ہے اپنی عزت کی، اپنے جلال کی اور اپنی ذاتی اور صفاتی عظمت و بزرگی کی میں ہی ان لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

نصیبہ والا شخص

۵۳۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا ان میں زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہو گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر

۵۳۳۷ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا۔ اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپکو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا اور پھر فرمایا میں قیامت کے دن جبکہ لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونگے لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اس روز آفتاب نہایت قریب ہوگا اور لوگوں کی حالت (گرمی کی زیادتی، فکر و غم اور قیامت کے ہول سے) ناگفتہ بہ ہوگی کہ وہ صبر و استقامت سے ہمت ہار جائیں گے (یعنی گھبرا اٹھیں گے) اور آپس میں کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو تلاش نہیں کرتے جو تمہارے پروردگار سے تمہاری سفارش کردے۔ چنانچہ لوگ آدمؑ کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد حضور سرور عالمؐ نے یا ابو ہریرہؓ راوی نے (شفاعت کی حدیث بیان کی (یعنی وہ حدیث جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) اور پھر بیان کیا کہ میں خداوند کی حضوری میں حاضر ہونے کے ارادہ سے جاؤں گا اور عرش الٰہی کے نیچے پہنچکر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر خدا تعالیٰ میرے دل میں اپنی حمد و ثنا کے الفاظ ڈالے گا کہ اب سے پہلے کسی کے دل میں القا نہ کئے گئے ہوں گے

تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَقُوْلُ أُمَّتِيْ يَارَبِّ أُمَّتِيْ يَارَبِّ أُمَّتِيْ يَارَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(اور میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثنا کروں گا) پھر خدا تعالے فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے۔ دیا جائیگا شفاعت کر قبول کی جائے گی چنانچہ میں سر کو اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے پروردگار! میری امت کو بخشدے۔ اے پروردگار میری امت کو بخشدے۔ اے پروردگار میری امت کو بخشدے۔ کہا جائیگا اے محمدؐ! تو اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن سے حساب نہیں لیا جائیگا۔ جنت کے داہنے دروازوں میں سے جنت میں داخل کر دے اور یہ لوگ ان دروازوں کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکیں گے اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کے دروازے (اس قدر کشادہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک دروازہ کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنی مسافت کہ مکہ اور مقام ہجر کے درمیان ہے (ہجر بحرین کے ایک موضع کا نام ہے۔) (بخاری و مسلم)

امانت اور قرابت داری کی اہمیت

۵۳۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہؓ رسول اللہؐ سے شفاعت کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے پھر فرمایا کہ امانت اور رحم (قرابت داری) کو بھیجا جائیگا اور وہ دونوں پلصراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی (مسلم)

حضورؐ کی شفاعت قبول کرنے کا وعدۂ خداوندی

۵۳۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ إِبْرَاهِيْمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس درخواست کی بابت (جو قیامت کے دن خداوند بزرگ و برتر کی خدمت میں اپنی امت کے متعلق پیش کرینگے) یہ آیت پڑھی رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ مِنِّيْ (یعنی اے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس ان میں سے جن لوگوں نے میری اطاعت قبول کی ہے وہ میرے تابعین میں سے ہیں اور جنہوں نے نافرمانی کی ہے تو معاف کرنیوالا رحیم ہے) پھر رسولؐ خدا نے (اسی سلسلہ) میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی درخواست کے متعلق یہ آیت پڑھی إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ (یعنی اے پروردگار! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں) اس کے بعد حضور صلعم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ تعالےٰ! میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخشدے۔ یہ کہہ کر آپ رو پڑینگے۔ خداوند تعالیٰ نے جبرئیل کو مخاطب کرکے فرمایا۔ جبرئیل محمدؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو وہ کیوں روتے ہیں جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا رسولؐ خدا نے جو کچھ کہنا چاہا کہا۔ خداوند تعالےٰ نے آپ کا پیام سُنکر حکم دیا جبرئیل محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو ہم تجھ کو تیری امت کے معاملہ میں

راضی کر دیں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہ کریں گے۔ (مسلم)

قیامت کے دن شفاعت وغیرہ سے متعلق کچھ اور باتیں

۵۳۴۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ يَتَّبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں۔ کیا تم دوپہر کے وقت جب کہ آسمان صاف ہو آفتاب کو دیکھنے میں کوئی اذیت محسوس کرتے ہو۔ اور کیا چودھویں رات کے چاند کو تم رات میں جبکہ آسمان صاف ہو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا کو دیکھنے میں بھی تم کو اتنی ہی اذیت محسوس ہو گی جتنی کہ سورج اور چاند کو دیکھنے میں ہوتی ہے (یعنی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسیطرح خدا کو دیکھنے میں بھی کوئی اذیت و تکلیف نہ ہو گی) اس کے بعد آپ نے فرمایا جب قیامت ہو گی تو ایک شخص پکار کر کہے گا جو امت جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اسی کے پیچھے پیچھے آئے۔ پس جو لوگ خدا کے سوا دوسری چیزوں یعنی بتوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا اور سب کے سب دوزخ میں جا گرینگے۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا جو خدا کی عبادت کرتے تھے وہ خواہ نیک ہوں یا بد تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کے پاس آئیگا اور فرمائیگا تم کس کے انتظار میں ہو؟ ہر جماعت اپنے معبود کے پیچھے چلی رہی ہے (تم بھی جاؤ) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے (یعنی بتوں اور پتھروں کو پوجنے والوں سے) علیحدگی اختیار کر لی تھی حالانکہ ہم انکے محتاج تھے اور کبھی ہم ان کے پاس نہیں بیٹھے۔ اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے یوں کہیں گے کہ ہماری جگہ یہ ہے ہم اس وقت تک یہاں سے نہ جائیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہ آئے۔ اور جب ہمارا پروردگار آئے گا ہم اسکو پہچان لیں گے۔ اور ابو سعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان سے پوچھیگا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اس کو شناخت کر لو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ خدا کی پنڈلی کھول دی جائے گی اور جو شخص خدا کو اخلاص و عقیدت سے سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اور جو شخص کسی کے خوف سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا خدا اس کی کمر کو تختہ بنا دے گا جب وہ سجدہ میں جانے کے لئے جھکے گا چت گر پڑے گا۔ پھر دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائیگا۔ اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور انبیاء اپنی امت کے لئے یہ دعا کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ! انکو سلامتی سے گزار۔ اے اللہ! ان کو سلامتی سے گزار۔ پس مومن پل صراط سے (اسطرح)

اللهم سلم سلم فيمر المؤمنون
كطرف العين وكالبرق وكالريح
وكالطير وكأجاويد الخيل والركاب
فناج مسلم ومخدوش مرسل ومكدوس
في نار جهنم حتى إذا خلص المؤمنون
من النار فوالذي نفسي بيده ما من
أحد منكم بأشد مناشدة في
الحق قد تبين لكم من المؤمنين لله
يوم القيامة لإخوانهم الذين في النار
يقولون ربنا كانوا يصومون معنا و
يصلون ويحجون فيقال لهم أخرجوا من
عرفتم فتحرم صورهم على النار فيخرجون
خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا ما بقي فيها
أحد ممن أمرتنا به فيقول ارجعوا فمن
وجدتم في قلبه مثقال دينار من خير
فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقول
ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال
نصف دينار من خير فأخرجوه
فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقول ارجعوا
فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من
خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم
يقولون ربنا لم نذر فيها خيرا فيقول
الله شفعت الملائكة وشفع النبيون
وشفع المؤمنون ولم يبق إلا أرحم
الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج
منها قوما لم يعملوا خيرا قط قد
عادوا حمما فيلقيهم في نهر في أفواه
الجنة يقال له نهر الحياة فيخرجون
كما تخرج الحبة في حميل السيل
فيخرجون كاللؤلؤ في رقابهم الخواتم
فيقول أهل الجنة هؤلاء عتقاء الرحمن

گزریں گے کہ بعض تو پلک جھپکتے گذر جائیں گے بعض بجلی کی مانند تڑپ کر نکل جائینگے
بعض ہوا کے مانند بعض پرندوں کے مانند بعض تیز رو اور خوش رفتار گھوڑوں
کی مانند۔ اور بعض اونٹوں کے مانند۔ ان میں سے بعض بے ضرر گذر جائینگے
اور بعض کچھ زخم کھا کر نکل جائینگے اور بعض پارہ پارہ کئے جائینگے اور دوزخ میں دھکیل
دیئے جائینگے پھر جب عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دی جائے گی تو
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اپنے ان بھائیوں کی خلاصی
کے لیے جو دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن تم سے زیادہ خدا سے جھگڑا
کرنے والا کوئی نہ ہوگا چنانچہ مومن خدا سے عرض کریں گے ہمارے پروردگار
یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے (تو ان کو دوزخ
سے نجات دے) مومنوں سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہنچانتے ہو ان
کو دوزخ سے نکال لو۔ اور دوزخ کی آگ پر یہ حرام ہو جائے گا کہ وہ لوگوں
کی صورتوں کو جلائے (یعنی دوزخ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ لوگوں کی صورتوں کو
جلا کر مسخ نہ کرے تاکہ شناخت میں آسانی ہو) چنانچہ مومن بہت سے لوگوں
کو دوزخ سے نکال لیں گے اور پھر عرض کریں گے ہمارے پروردگار جن لوگوں
کو تو نے نکالنے کا حکم دیا تھا ان میں سے اب کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہا
خداوند تعالیٰ فرمائے گا اچھا دوزخ میں پھر جاؤ اور جن لوگوں کے دل میں دینار
برابر بھی نیکی پاؤ ان کو دوزخ میں سے نکال لو چنانچہ وہ بہت سی مخلوق کو
نکال لیں گے پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا جن لوگوں کے دلوں میں آدھے
دینار کے برابر بھی نیکی ہو ان کو بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ وہ بہت سے
آدمیوں کو نکال لیں گے پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا واپس جاؤ اور جس
شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی پاؤ اس کو دوزخ سے نکال لو چنانچہ
وہ بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے نکال لیں گے اور عرض کریں گے۔ اے
ہمارے پروردگار! ہم نے دوزخ میں بھلائی کو نہیں چھوڑا۔ خداوند تعالیٰ
فرمائیگا۔ فرشتوں نے سفارش کی۔ انبیاء نے سفارش کی اور مومنوں نے
سفارش کی اب کوئی چیز ارحم الراحمین کے رحم کے سوا باقی نہیں رہی
یہ کہہ کر خدا تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لے گا۔
جنہوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہو گی۔ یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہونگے انکو اس
نہر میں ڈالدیا جائیگا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی اور جسکا نام نہر حیوٰۃ
ہے یہ لوگ نہر میں سے ایسے تر و تازہ نکلیں گے جیسا دانہ پانی کے بہاؤ کے
کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے۔ اور موتی کی مانند چمکدار ہونگے ان کی گردنوں میں
نشانیاں اور مُہریں ہونگی (جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ انکو کسی نیک عمل کے سبب

أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہیں بخشا گیا) ان کو دیکھ کر جنتی یہ کہیں گے یہ لوگ خدائے رحمٰن کے آزاد کئے ہوئے ہیں انکو خدا نے بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل کیا ہے یعنی انہوں نے نہ تو دنیا میں کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی عمل صالح۔ پھر ان لوگوں سے کہا جائیگا کہ جنت میں تم کو جو چیزیں ملی ہیں انکے بقدر تم کو اور دی گئیں (بخاری و مسلم)

وہ لوگ جن کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا

۵۳۴۱/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند تعالےٰ فرمائیگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو چنانچہ انکو نکالا جائیگا وہ کوئلے کے مانند نکلیں گے اور انکو نہر حیوٰۃ میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائینگے جیسا کہ دریا کے کنارے کے کوڑے کرکٹ میں تر و تازہ دانہ اُگتا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ دانہ لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دوزخیوں کی نجات کا ذکر

۵۳۴۲/۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے ابو سعیدؓ کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ پل صراط کو دوزخ کے اوپر کھڑا کیا جائیگا اور میں سب سے پہلا رسول ہونگا جو پل صراط کے اوپر سے اپنی امت کے ساتھ گزروں گا اس روز رسولوں کے سوا کسی کو کلام کرنے کی قدرت نہ ہوگی اور رسول بھی صرف اتنا کہیں گے۔ اے اللہ! ہم کو سالم رکھ۔ اے اللہ ہم کو سالم رکھ۔ اور جہنم کے اندر ایسے آنکڑے ہونگے جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک خاردار درخت کا نام ہے) ان آنکڑوں کی لمبائی خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں، یہ آنکڑے لوگوں کو ان کی بداعمالی کے موافق اچک لیں گے یعنی بعض کو ان کی بداعمالی پر ہلاک کر دیں گے اور بعض کو پاش پاش پھر وہ نجات پا جائیں گے۔ پھر جب خداوند تعالےٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرے گا کہ جن لوگوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اعتراف کیا ہے۔ ان میں سے جن کو وہ چاہے دوزخ سے نکالے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا وہ اس کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ وہ پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات سے ان لوگوں کو شناخت کریں گے اور دوزخ سے نکال لیں گے۔ اور خداوند تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات جلائے آگ انسان کے سارے جسم کو جلا ڈالے گی مگر سجدہ کے نشان کو نہ جلائے گی

تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِی حَمِیْلِ السَّیْلِ وَیَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِیْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِیْ رِیْحُهَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَكَاءُهَا فَیَقُوْلُ هَلْ عَسَیْتَ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَیُعْطِی اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِیْثَاقٍ فَیَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَی الْجَنَّةِ وَرَاٰی بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ قَدِّمْنِیْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِیْثَاقَ اَنْ لَا تَسْئَالَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰی خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ فَمَا عَسَیْتَ اِنْ اُعْطِیْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَالَ غَیْرَهٗ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَیُعْطِیْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِیْثَاقٍ فَیُقَدِّمُهٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰی زَهْرَتَهَا وَمَا فِیْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّسْكُتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَیْلَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِیْثَاقَ اَنْ لَا تَسْئَالَ غَیْرَ الَّذِیْ اُعْطِیْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی خَلْقِكَ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ حَتّٰی یَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِیَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَمَنَّ مِنْ كَذَا كَذَا اَقْبَلَ یُذَكِّرُهٗ

یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ آگ نے ان کو جلا کر سیاہ کر دیا ہوگا ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا اور وہ اس پانی سے اس طرح اگ آئیں گے جیسے دریا کے کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ اُگ آتا ہے اور ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو دوزخیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا اس شخص کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ دوزخ کی بو نے مجھ کو سخت اذیت دی ہے۔ اور شعلوں کی تیزی و گرمی نے مجھ کو جلا ڈالا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا اگر میں ایسا کر دوں (یعنی تیرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دوں) تو مجھے اندیشہ ہے۔ تو اور کچھ مانگے گا۔ وہ کہے گا پروردگار! تیری عزت کی قسم میں پھر کچھ اور نہ چاہوں گا اس کے بعد خداوند تعالیٰ جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا لے گا اور اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف دیکھے گا اور اس کی تر و تازگی پر نظر ڈالے گا تو جب تک خدا چاہے گا خاموش رہے گا۔ اور پھر کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو جنت کے قریب پہنچا دے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے اس کا عہد و پیمان نہ کیا تھا کہ تو پھر کوئی سوال نہ کرے گا وہ کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ امید ہے کہ تیری اس خواہش کو پورا کر دیا جائے تو پھر تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم! میں پھر اور کوئی سوال نہ کروں گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس سے جو عہد و پیمان لینا چاہے گا لے گا۔ اور اس کو جنت کے دروازے کے پاس پہنچا دیگا۔ دروازہ کے قریب پہنچکر وہ جنت کی تر و تازگی اور سامان کو دیکھے گا اس وقت تک جبتک کہ خدا چاہیگا خاموش رہے گا۔ اور پھر عرض کریگا اے پروردگار! تو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا آدم کے بیٹے تجھ پر افسوس ہے تو کسقدر عہد شکن اور بیوفا ہے کیا تو نے اس قسم کے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اب تو اور کوئی سوال نہ کریگا۔ اور جو کچھ میں نے تیری خواہش کے مطابق دیا ہے اس پر قناعت کر لیگا۔ وہ کہے گا اے پروردگار تو مجھ کو اپنی مخلوق میں بدترین شخص نہ بنا غرض وہ ہمیشہ خدا سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ خدا کو راضی کر لیگا۔ اور جب خدا راضی ہو جائیگا تو اسکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا اور پھر خداوند بزرگ و برتر اس سے فرمائیگا تیرے دل میں اور جو آرزو اور خواہش ہو اسکو ظاہر کر وہ اپنی آرزوئیں ظاہر کریگا یہاں تک کہ جب اسکی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو خداوند تعالیٰ فرمائے گا

دَبُّہٗ حَتّٰی إِذَا انْتَھَتْ بِہِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

فلاں فلاں چیز کی خواہش ظاہر کر (یعنی خدا تعالےٰ اس کو یاد دلاتا جائیگا کہ فلاں فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ ان کا بھی خاتمہ ہوجائیگا تو خدا تعالیٰ فرمائیگا یہ سب چیزیں اور انکے ساتھ اتنی ہی اور تجھ کو عطا کی جاتی ہیں اور ابو سعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیری یہ سب آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ دس گنا اور دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس شخص کے جنت میں جانے کا ذکر جو سب سے بعد میں جنت میں جائے گا

۵۳۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَیَکْبُوْ مَرَّۃً وَتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَا یَارَبِّ فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُکَ مِنْھَا تَسْاَلُنِیْ غَیْرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں جو شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے باہر نکلنے کے لئے ایک قدم اٹھائیگا اور دوسرے قدم پر منہ کے بل گر پڑیگا۔ اور تیسرے قدم پر آگ کے شعلے اسکے جسم کو جھلس دینگے غرض وہ جب دوزخ سے نکل جائیگا تو مڑ کر دوزخ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا بزرگ و برتر ہے وہ ذات جس نے مجھ کو تجھ سے نجات مرحمت فرمائی۔ البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر اسکے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائیگا۔ جس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا وہ شخص کہے گا اے پروردگار! مجھ کو اس درخت کے قریب پہنچادے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام پاؤں اور اسکے چشمہ سے پانی پیوں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا آدم کے بیٹے مجھے اندیشہ ہے اگر میں نے تیری خواہش کو پورا کردیا تو پھر تو اور کچھ مانگے گا وہ کہے گا نہیں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد وہ خدا سے اس امر کا عہد کریگا کہ وہ اور کچھ نہ مانگے گا۔ اور خداوند تعالےٰ جب اس کو مضطرب و بیتاب پائیگا تو اس کو معذور سمجھ کر اس کی خوشی کو پورا کردیگا اور اس درخت کے پاس پہنچادیگا وہ اسکے سایہ میں آرام کریگا اور چشمہ کا پانی پیئے گا۔ پھر ایک اور درخت کھڑا کر دیا جائیگا جو پہلے درخت سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص اس کو دیکھ کر کہے گا پروردگار مجھ کو اس درخت کے پاس پہنچادے تاکہ وہاں کے چشمہ سے پانی پیوں اور درخت کے سایہ سے آرام پاؤں۔ اور اسکے سوا میں اور کوئی سوال نہ کرونگا خدا تعالےٰ فرمائیگا۔ آدم کے بیٹے! تو نے کیا مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ اس سے پوچھے گا۔ اگر میں تجھ کو اس درخت کے پاس پہنچادوں تو مجھ سے اور سوال نہ کریگا۔ وہ شخص اس کا عہد کریگا کہ اور کوئی بھی سوال نہ کرے گا اور خدا بھی اس کے اضطراب کو دیکھ کر اس کو معذور خیال کرے گا اور وہ اس درخت کے سایہ میں آرام پائے گا۔ اور قریب کے چشمہ سے پانی

فَيَقُولُ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهٖ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِأَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا وَمِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّي عَلٰى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهٗ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِي مِنْكَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ۔

پیئے گا۔ پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کھڑا کیا جائیگا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا! اور پہلے دونوں درختوں سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص پھر وہی خواہش ظاہر کریگا جو پہلے کی تھی خدا تعالیٰ کہے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے اس کا عہد نہ کیا تھا کہ تو اور کچھ نہ مانگے گا؟ وہ کہے گا۔ ہاں اے پروردگار بس میرا یہی ایک سوال اور ہے پھر کچھ نہ مانگوں گا۔ خدا تعالےٰ اس کی بے صبری کو دیکھ کر اسے معذور خیال کریگا۔ اور اس درخت کے پاس پہنچا دیگا۔ وہ جب اس درخت کے پاس پہنچ جائیگا تو جنتیوں کی آوازوں کو سنے گا اور کہے گا اے پروردگار! مجھ کو جنت میں داخل کردے۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا اے آدمؑ کے بیٹے کون سی چیز ہے جو تجھ سے میرا پیچھا چھڑائے! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ کو (جنت میں) دنیا کے برابر جگہ دے دوں اور اسکے ساتھ اتنا ہی اور؟ وہ شخص کہے گا پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ابن مسعودؓ راوی یہ بیان کرکے ہنسے اور پھر کہا تم مجھ سے میرے ہنسنے کا سبب دریافت نہیں کرتے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا اسی طرح رسول اللہ بھی ہنسے تھے۔ صحابہؓ نے پوچھا! رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پروردگار عالم کے ہنسنے پر ہنسا، جب اس شخص نے یہ کہا کہ پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے یہ سنکر ۔ پروردگار نے کہا نہیں میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جس چیز کو چاہوں کرسکتا ہوں۔ یعنی میں ہر چیز پر قادر ہوں (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو سعیدؓ سے منقول ہے۔ یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعالےٰ اس شخص کو یاد دلائیگا کہ تو فلاں فلاں چیز مانگ، یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں پوری ہوجائینگی تو خدا تعالےٰ فرمائیگا یہ سب چیزیں اور ان کی دس گنی اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر وہ شخص جنت کے اندر اپنے گھر میں داخل ہوگا۔ اور اس کے پاس حور عین میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی اور کہیں گی رتمام حمد و ثنا خداوند بزرگ و برتر کے لئے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے اور ہم کو تیرے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص کہے گا جتنا مجھ کو دیا گیا اتنا کسی کو نہیں دیا گیا۔

جنت سے دوزخ میں پہنچائے جانے والے لوگ جنت میں "جہنمی" کہلائیں گے

۵۳۲۴ [۱۵] وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعتوں کو ان گناہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کئے تھے دوزخ کی

اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

آگ کا ایک شعلہ لگے گا پھران کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے جنت میں داخل کرےگا اور ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا۔ (بخاری)

۵۳۴۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت محمدؐ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالی جائیگی اس کے بعد جنت میں داخل ہوگی ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت میری سفارش سے جہنم سے نکالی جائے گی جس کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

جو شخص سب سے آخر میں جنت میں جائے گا

۵۳۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص سے واقف ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور سب سے آخر میں بہشت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا جا اور جنت میں داخل ہوجا۔ چنانچہ وہ جنت میں آئے گا۔ اور اسکو جنت اس حال میں دکھائی جائے گی کہ وہ آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ کہے گا پروردگار! میں نے بہشت کو لوگوں سے بھرا ہوا پایا (اس میں میرے لئے جگہ نہیں ہے) خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہوجا! ہم نے تجھ کو جنت میں دنیا کے برابر جگہ عطا کی اور دس گنی۔ اور وہ کہے گا! اے پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا یہ کہے گا پروردگار! کیا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ یہ بیان کرکے ہنسے اور آپ کی کچلیاں ہنسنے میں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا جنتیوں میں یہ شخص مرتبہ کے لحاظ سے معمولی آدمی ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

۵۳۴۷ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنتیوں میں سب سے آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن (پروردگار کے حضور میں) لایا جائیگا اور (فرشتوں سے کہا جائیگا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو اس کے سامنے پیش کرو اور بڑے بڑے گناہوں کو مخفی رکھو۔ چنانچہ چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ تو نے فلاں روز یہ برا کام کیا اور فلاں دن یہ بدکام کیا۔ اور فلاں روز ایسا کیا۔ اور فلاں دن یہ کیا اور تو نے فلاں فلاں روز ایسا ایسا کیا۔ وہ کہے گا۔ ہاں میں نے ایسا کیا وہ ان گناہوں کا انکار نہ کرسکے گا۔ اس لئے کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے

فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

خوف زدہ ہوگا۔ پھر اس سے کہا جائیگا کہ تیری ہر برائی کے بدلہ میں تجھ کو ایک نیکی دی گئی، یہ سنکر وہ کہے گا۔ پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے بُرے کام کئے ہیں جن کو میں ان میں نہیں پاتا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ یہ بیان کرکے ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں (مسلم)

ایک دوزخ سے نکالے جانے والے شخص کا واقعہ

۵۳۴۸/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اِذَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ سے چار آدمیوں کو نکالا جائیگا اور خدا تعالےٰ کے حضور میں پیش کیا جائیگا اور ان کو دوبارہ دوزخ میں بھیجدیئے جانیکا حکم دیدیا جائیگا توان میں سے ایک مڑکر دیکھے گا اور خدا سے عرض کریگا اے پروردگار! میں تو یہ امید رکھتا تھا کہ جب تو مجھ کو دوزخ سے نکال لے گا تو دوبارہ وہاں نہ بھیجے گا یہ کہہ کر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اسکو دوزخ سے نجات دے دے گا۔ (مسلم)

اہل ایمان کو عذاب میں مبتلا کرنے کی اصل وجہ

۵۳۴۹/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کو دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور اس پل پر روک دیا جائیگا جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے (یعنی پل صراط پر) پھر ان سے ان حقوق کا بدلہ لیا جائیگا۔ جو ایک کے دوسرے پر ہوں گے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک ہوجائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ ان میں ہر ایک اپنے اس مکان کو جو جنت میں ہوگا دنیا کے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہوگا۔ (بخاری)

ہر بندے کے لئے جنت اور دوزخ دونوں میں جگہیں مخصوص ہیں

۵۳۵۰/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جبتک اس کو وہ جگہ نہ دکھادی جائے گی جو اس کیلئے دوزخ میں مقرر کی گئی تھی۔ اگر وہ بُرے کام کرتا۔ اور یہ اس لئے کہ اسکے دل میں شکر گذاری کا جذبہ بڑھ جائے اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں نہ بھیجا جائیگا۔ جبتک اس کو جنت میں اسکا ٹھکانہ نہ دکھایا جائیگا۔ جو اس کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر وہ اچھے کام کرتا اور یہ اس لئے کہ اسکی حسرت و ندامت میں زیادتی ہو (بخاری)

جب موت کو بھی موت کے سپرد کردیا جائے گا

۵۳۵۱/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

جس وقت جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائینگے تو موت کو لایا جائیگا اور دوزخ اور جنت کے درمیان اس کو ذبح کر دیا جائیگا۔ پھر اعلان کیا جائے گا کہ اے جنتیو! اور اے دوزخیو! اب موت نہیں آئے گی یہ سنکر جنتیوں کو فرحت و مسرت بڑھ جائے گی۔ اور دوزخی رنج و غم کے دریا میں ڈوب جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے

۵۳۵۲ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاءُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا اَلَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ثوبان رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ عدن اور عمان بلقاء کے درمیان ہے حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اسکے پانی پینے کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے زیادہ ہیں جس نے ایک مرتبہ اس میں سے پانی پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر کے بال پریشان اور کپڑے میلے ہیں ہاں وہ فقراء مہاجرین جن سے خوشحال عورتوں کا نکاح نہیں کیا جاتا ہے اور جن کیلئے (گھروں کے) دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے لوگوں کا کوئی شمار نہیں ہوگا

۵۳۵۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ قِیْلَ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَۃٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں۔ ہم سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مقام پر ہم اترے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ تم ان لاکھوں جزوں میں سے ایک جزو ہو۔ جو حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے لوگوں نے زید بن ارقم سے پوچھا تمہاری اس وقت تعداد کتنی تھی کہا سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

ہر نبی کو ایک حوض عطا ہوگا

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّھُمْ لَیَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت سمرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (جنت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور انبیاء علیہ السلام اس پر فخر کریں گے۔ کہ کس کے حوض پر آدمی زیادہ آتے ہیں۔ اور مجھ کو امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے حوض پر آئیں گے۔ (ترمذی)

قیامت کے دن آنحضرت ؐ کہاں کہاں ملیں گے؟

۵۳۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ

حضرت انس رض کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے خاص طور پر سفارش فرماویں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں سفارش کردوں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا ابتداء میں تو مجھ کو پل صراط پر

عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّيْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

تلاش کریں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ ملیں۔ فرمایا، تو میزان پر۔ میں نے عرض کیا اگر آپ میزان پر بھی نہ ملیں۔ فرمایا حوض کوثر پر۔ میں ان تینوں جگہ کو نہیں چھوڑوں گا یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا۔ (ترمذی)

مقام محمود اور پروردگار کی کرسی کا ذکر

۵۳۵۶/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى إِثْرِهٖ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے (جس کا اس آیت میں آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا) آپ نے فرمایا، یہ مقام محمود اس روز ملے گا۔ جس روز خداوند تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا، اور یہ کرسی اس طرح بولے گی جس طرح نئے چمڑے کی تنگ زین بولتی ہے۔ اور کرسی کی کشادگی اتنی ہے۔ جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیانی فضا ہے۔ پھر تم کو برہنہ پا ہیں گے۔ اور بے ختنہ لایا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو اس روز لباس پہنایا جائے گا۔ ان میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ ہوں گے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا میرے دوست کو لباس پہنادو! جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں لائی جاویں گی (اور حضرت ابراہیم کو اڑھائی اور پہنائی جائینگی) اس کے بعد مجھ کو لباس دیا جائیگا۔ پھر میں خداوند بزرگ و برتر کے دائیں جانب کھڑا ہونگا۔ اور اگلے پچھلے تمام لوگ مجھ پر رشک کرینگے (دارمی)

پل صراط پر اہل ایمان کی شناخت

۵۳۵۷/۲۸ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ الفاظ ہونگے "رب سلم سلم" (یعنی مومنین یہ الفاظ کہتے ہوں گے "پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ") ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

گناہ کبیرہ کی شفاعت صرف اسی امت کے لئے مخصوص ہوگی

۵۳۵۸/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے کے لئے میرے ساتھ مخصوص ہوگی (یعنی اور کوئی پیغمبر کبیرہ گناہ کی سفارش نہ کرسکے گا۔ (ترمذی ابوداؤد) ابن ماجہ نے اسے جابرؓ سے روایت کیا ہے

رحمت عالم کی شان رحمت

۵۳۵۹/۳۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، میرے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آئیگا اور مجھ کو اسکا اختیار دیگا کہ یا تو میں اپنی آدھی امت کا جنت میں داخل ہونا منظور کرلوں یا شفاعت کو اختیار کرلوں۔ (یعنی ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلوں) میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور میری شفاعت ہر اس شخص کیلئے ہوگی جس نے مرتے وقت تک خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو (ترمذی ابن ماجہ)

شفاعت کا ذکر

۵۳۶۰/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی جدعاءؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم قبیلہ کے آدمیوں سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے (ترمذی، دارمی، ابن ماجہ)

۵۳۶۱/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے بعض لوگ ہونگے جو ایک جماعت کی سفارش کرینگے اور بعض ایک قبیلہ کی سفارش کرینگے۔ اور بعض ایک صلبی خاندان کی اور بعض صرف ایک آدمی کی۔ یہاں تک کہ میری ساری امت جنت میں داخل ہوجائیگی (ترمذی)

حساب وکتاب کے بغیر جنت میں جانے والے

۵۳۶۲/۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ و برتر نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریگا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری تعداد اور بڑھایئے آپ نے فرمایا "اور اتنا اور" یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر لپ بنائے اور لوگوں کو دکھائے ابوبکرؓ نے پھر کہا یا رسول اللہ! ہماری تعداد کو اور زیادہ کرایئے! آپ نے پھر لپ بنا کر فرمایا اتنا اور۔ عمرؓ نے کہا ابوبکرؓ ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو! (یعنی ہم کو عبادت وغیرہ کرنے دو) ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ تمہارا کیا نقصان ہے۔ اگر خداوند تعالےٰ ہم سب کو جنت میں داخل کردے۔ عمرؓ نے فرمایا اگر خداوند تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی مٹھی میں بھر کر یا ایک ہی مرتبہ میں داخل کرنا چاہے تو داخل کرسکتا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔ (شرح السنۃ)

گناہ گار لوگ کس طرح اپنی شفاعت کرائیں گے

۵۳۶۳/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ أَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہونگے کہ ایک جنتی ان کے سامنے سے گزریگا ایک دوزخی اس صف میں سے اس کو مخاطب کرکے کہے گا۔ تو مجھ کو پہچانتا نہیں میں وہ شخص ہوں جس نے تجھ کو پانی پلایا تھا۔ ایک اور آدمی یہ کہے گا میں وہ شخص ہوں جس نے وضو کرنے کیلئے تجھ کو پانی دیا تھا۔ وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

رحمت خداوندی کے دو مظاہر

۵۳۶۴/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخص بہت زیادہ شور

النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا اَلْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

وغل مچائیں گے (یعنی خوب روئیں اور چلائیں گے۔ خدا تعالیٰ حکم دے گا ان کو نکال لاؤ۔ جب وہ حاضر ہونگے تو خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ تم کیوں چلائے تھے وہ کہیں گے ہم اس لئے چلائے تھے کہ ہم پر رحم کیا جائے خداوند تعالےٰ فرمائیگا میرا رحم تمہارے لئے یہ ہے کہ تم واپس جاؤ اور جس جگہ تم پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالو۔ ایک تو فورًا اس حکم پر عمل کریگا۔ یعنی اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالے گا جس کو خدا تعالےٰ ٹھنڈا اور امن کی جگہ بنا دیگا۔ اور دوسرا اس حکم کی تعمیل نہ کریگا۔ خدا تعالےٰ اس سے پوچھے گا۔ تونے اپنے آپ کو آگ میں کیوں نہیں ڈالا، جس طرح تیرے ساتھی نے ڈال دیا ہے۔ وہ کہے گا مجھے امید ہے کہ جس جگہ سے تونے مجھے نکالا ہے، پھر وہاں مجھ کو نہ بھیجے گا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا تونے جو امید باندھی تھی وہ تیرے لئے پوری کی جاتی ہے چنانچہ دونوں کو خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردیگا۔ (ترمذی)

پل صراط سے گزرنے کا ذکر

۵۳۶۵ / ۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ دوزخ کی آگ پر حاضر ہونگے (پل صراط سے گذرتے ہوئے) پھر اپنے اعمال صالحہ کے مطابق اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں جو لوگ سب سے بہتر ہوں گے وہ بجلی چمکنے کی مانند پل صراط سے گذر جائیں گے پھر ہوا کے مانند، پھر دوڑتے گھوڑے کی مانند۔ پھر اونٹ کی مانند۔ پھر آدمی کے دوڑنے کی مانند، پھر پیدل چلنے کی مانند (ترمذی۔ دارمی)

فصل سوم

حوض کوثر کی وسعت؛

۵۳۶۶ / ۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے آگے (قیامت کے دن) میرا حوض ہے جسکے دونوں کناروں کا فاصلا اتنا ہے، جتنا کہ جربا اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے بعض راویوں کا بیان ہے کہ جربا اور اذرح شام میں دو آبادیاں ہیں جنکے درمیان تین دن کا فاصلہ ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس حوض کے اندر پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو شخص اس حوض پر آئے اور اسکا پانی پیئے وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

شفاعت اور پل صراط کا ذکر

۵۳۶۷ / ۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ

حضرت حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ و برتر (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کریگا

اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوا إِلٰى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوا إِلٰى مُوسٰى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ أَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پھر مومن ایک مقام پر کھڑے ہوں گے اور جنت انکے قریب لیجائی جائے گی۔ پھر لوگ آدم کے پاس جائینگے اور کہیں گے۔ اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھول دو! آدمؑ کہیں گے تم کو جنت سے تمہارے باپ کے گناہ نے نکالا ہے۔ یہ کام میری قوت سے باہر ہے تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ (چنانچہ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میرے بس کا نہیں ہے میں خدا تعالیٰ کا دوست آج سے پہلے ہی تھا۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے خداوند تعالےٰ نے کلام کیا ہے۔ چنانچہ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ حضرت موسےٰ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں۔ تم عیسےٰ کے پاس جاؤ جو خدا کا کلمہ اور خدا کی روح ہیں (چنانچہ وہ عیسےٰ کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میری قدرت سے باہر ہے آخر لوگ حضرت محمدؐ مصطفٰے کے پاس آئیں گے، اور آپ عرش الٰہی کی دائیں جانب کھڑے ہو کر شفاعت کی اجازت طلب کرینگے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور رحم (یعنی ناتے) کو بھیجا جائیگا۔ اور وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط سے گذرنا شروع ہوگا۔ اور سب سے پہلی جماعت بجلی کی مانند گذر جائے گی۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں: بجلی کی مانند کیونکر گذر جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ بجلی چمک کر کس طرح گذر جاتی ہے؟ اور آنکھ جھپکتے واپس آجاتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اس کے بعد لوگ ہوا کی مانند گذریں گے۔ پھر پرندوں کی مانند گذریں گے۔ پھر مردوں کے دوڑنے کے مانند گذریں گے، پھر پیدل چلنے والوں کی مانند گذرینگے اور اس رفتار کو ان کے اعمال جاری کرینگے (یعنی جیسے اعمال ہونگے اسی قسم کی رفتار ہوگی) اور تمہارے نبی پل صراط پر یہ کہتے ہوں گے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے پروردگار سالم رکھ سالم رکھ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہونگے (یعنی ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کے اعمال کے قوت کی رفتار سست ہوگی اور وہ پل صراط سے نہ گذر سکیں گے) چنانچہ ایک شخص گھسٹتا ہوا آئیگا (یعنی اس میں چلنے کی قوت نہ ہوگی) اسکے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے ہوں گے۔ جن کو حکم دیا گیا ہوگا کہ وہ اس شخص کو پکڑ لیں، جس کو پکڑ لئے جانیکا حکم دیا گیا ہو۔ چنانچہ ان آنکڑوں سے زخمی ہو کر بعض لوگ نجات پا جائیں گے اور بعض کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے۔ دوزخ کا گہراؤ ستر برس کی مسافت کی راہ کے برابر ہے۔ (مسلم)

دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچائے جانے والے لوگ کس طرح تر و تازہ اور توانا ہو جائیں گے

۵۳۶۸/۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّہُ الضَّغَابِیْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ سے سفارش کے سبب آدمیوں کی ایک جماعت نکالی جائیگی گویا کہ وہ ثعاریر ہیں۔ ہم نے عرض کیا ثعاریر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ ایسے ہیں (یعنی جس طرح کھیرا ککڑی اپنے جلد بڑھتے ہیں اسی طرح یہ لوگ جلے بھنے نکلیں گے اور نہر حیات میں پڑکر تر و تازہ ہو جائیں گے) (بخاری و مسلم)

کون کون لوگ شفاعت کریں گے؟

۵۳۶۹/۴۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت عثمان بن عفان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، اول انبیاء، پھر علماء، پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِھَا — جنت اور جنتیوں کا بیان

فصل اول

جنت کا ذکر

۵۳۷۰/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے (آج تک) نہیں دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو سُنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ اگر تم اس کی تصدیق چاہو تو یہ آیت پڑھو اخفی لھم من قرۃ اعین (یعنی کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جنت کی فضیلت

۵۳۷۱/۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حوران جنت کی تعریف

۵۳۷۲/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صبح اور شام کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک بار جانا دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے اور اگر جنتیوں میں سے کوئی عورت دنیا کی طرف جھانکے تو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کردے اور ساری فضا کے

مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دے اور اسکے سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے ایک درخت کا ذکر

۵۳۷۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے تب بھی وہ سایہ ختم نہ کر سکے اور جنت میں تمہاری کمان کی برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر و برتر ہے جن پر آفتاب طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کا خیمہ

۵۳۷۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کیلئے ایک خالی موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کا عرض اور ایک روایت میں ہے جس کا طول ساٹھ کوس کا ہوگا۔ اس خیمہ کے ہر گوشے میں اسکی بیویاں وغیرہ ہوں گی اور ایک گوشے کے آدمی دوسرے گوشہ کے آدمیوں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ان سب گھروں میں مسلمان چلتا پھرتا رہے گا اور مومن کیلئے دو جنتیں چاندی کی ہونگی جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہونگی۔ اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہونگی، اور لوگوں اور انکے پروردگار کے درمیان بزرگی وعظمت باری کا صرف ایک پردہ حائل ہوگا۔ جنت عدن کے اندر (بخاری و مسلم)

جنت کے درجات

۵۳۷۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں۔ ان میں سے ہر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور اسی فردوس سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں (جو جنت کے تمام درجوں میں جاری ہیں) اور فردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی)

جنت کے بازار کا ذکر

۵۳۷۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوں گے۔ اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبو ڈالے گی اور اسکے حسن و جمال میں زیادتی ہو جائیگی۔ پھر جب وہ زیادہ حسین و جمیل بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی قسم

وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ہے خدا تعالیٰ کی ہم سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن و جمال کو بڑھا لیا اسکے جواب میں وہ کہیں گے اور ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں زیادتی ہو گئی۔ (مسلم)

جنت کی نعمتوں کا ذکر

۵۳۷۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُھُمُ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَوُقُوْدُ مَجَامِرِھِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہو گی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہو گی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے۔ یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہو گا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت نظر آتا ہو گا (یعنی وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا) جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرینگے نہ تو بیمار ہوں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پائخانہ پھریں گے۔ نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ سنکیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہوں گے۔ اور صورت میں اپنے باپ آدم کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

اہل جنت کو پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہو گی

۵۳۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے۔ لیکن نہ تو تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پائخانہ پھریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ڈکار ہو جائے گا۔ اور پسینہ مشک کی خوشبو کی مانند۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح ان کی زبان پر روان ہوگا جیسے سانس جاری ہے۔ (مسلم)

اہل جنت کا دائمی عیش و شباب

۵۳۷۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جنت میں داخل ہو گا چین سے اور خوش رہیگا نہ فکر و غم اسکے

يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پاس نہ آئے گا۔ اور نہ تو اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کا شباب فنا ہوگا۔ (مسلم)

٥٣٨٠ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ اور ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں اعلان کیا جائیگا کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی نہ بیمار ہو گے۔ اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے، اور تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور تم خوشی اور آرام سے رہو گے فکر و غم تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (مسلم)

جنت کے بالاخانوں کے مکین

٥٣٨١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اس روشن ستارہ کو دیکھتے ہو جو طلوع و غروب کے وقت آسمان کے افق میں ہوتا ہے۔ اور یہ بالاخانے بزرگی اور فرق مراتب کے سبب سے ہوں گے۔ جو جنتیوں کے درمیان پایا جائیگا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ بالاخانے انبیاء کے مکانات ہوں گے اور انبیاء کے سوا ان میں کوئی نہ جا سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں وہ لوگ جا سکیں گے، جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔ (بخاری و مسلم)

چند جنتیوں کا ذکر

٥٣٨٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی داخل ہوگی جس کے دل پرندوں کے دل کے مانند ہونگے (یعنی نہایت نرم اور حسد و بغض سے خالی)۔ (مسلم)

حق تعالیٰ کی خوشنودی

٥٣٨٣ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا۔ اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں، تیری خدمت میں موجود ہیں۔ اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کیا تم راضی اور خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے پروردگار! ہم کیونکر راضی اور خوش نہ ہوں۔ تو نے ہم کو اس قدر دیا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا کیا میں ان سب چیزوں سے بہتر ایک اور چیز تم کو عطا کر دوں؟ وہ کہیں گے اے پروردگار! ان چیزوں سے بہتر اور کون سی چیز ہوگی خدا تعالیٰ فرمائیگا میں تم کو اپنی خوشنودی عطا کروں گا اور اس کے بعد پھر تم سے کبھی ناخوش نہ ہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

معمولی جنتی کا مرتبہ

۵۳۸۴ [۱۵] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ادنیٰ شخص کا جنت میں یہ مرتبہ ہوگا کہ خدا تعالےٰ اس سے فرمائے گا "آرزو ظاہر کر" وہ اپنی آرزوئیں ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ اور سب کو پورا کیا جائیگا۔ پھر اس سے کہا جائیگا۔ تیرے دل میں جتنی آرزوئیں ہیں تونے پوری کرلیں وہ کہے گا ہاں! خداوند تعالیٰ فرمائیگا۔ وہ سب چیزیں جو تونے مانگیں اور اسی قدر اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ (مسلم)

وہ چار دریا جن کا سرچشمہ جنت میں ہے۔

۵۳۸۵ [۱۶] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے سیحان۔ جیحان فرات اور نیل یہ سارے دریا جنت کی نہریں ہیں۔ (مسلم)

دوزخ و جنت کی وسعت

۵۳۸۶ [۱۷] وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عتبہ بن غزوانؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا (یعنی رسول اللہ کی حدیث بیان کی گئی) کہ اگر دوزخ کے کنارہ سے پتھر گرا یا جائے تو وہ ستر برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائیگا اور دوزخ کی تہہ تک نہ پہنچے گا۔ اور قسم ہے خدا تعالےٰ کی دوزخ کا یہ گہراؤ بھرا جائیگا اور ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ یہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی (مسلم)

فصل دوم

جنت کی تعمیر کا ذکر

۵۳۸۷ [۱۸] عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی۔ اور اس تعمیر کا مصالحہ یا گارا تیز خوشبو مشک سے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا۔ چین و آرام سے رہے گا۔ فکرمند نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے۔ اور اس کا شباب فنا نہ ہوگا۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

جنت کے درخت

۵۳۸۸ [۱۹] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں جو درخت بھی ہے اس کا تنہ سونے کا ہے۔ (ترمذی)

جنت کے درجات

۵۳۸۹/۲۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۰/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰھُنَّ لَوَسِعَتْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا غَرِیْبٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام عالم کے لوگ ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لئے کافی ہوگا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

جنت کے فرش

۵۳۹۱/۲۲ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ قَالَ اِرْتِفَاعُھَا لَکَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے خدا تعالے کے اس قول وفرش مرفوعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ان بچھونوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی کہ آسمان وزمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچسو برس کا راستہ۔ (ترمذی)

اہل جنت کے چمکدار چہرے

۵۳۹۲/۲۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُ وُجُوْھِھِمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَائِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جنت کے اندر جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے مانند ہونگے۔ اور دوسری جماعت جو اُن کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے۔ اور ہر جنتی کو دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا نظر آتا ہوگا۔ (ترمذی)

جنتیوں کی مردانہ قوت کا ذکر

۵۳۹۳/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ قُوَّۃَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّۃَ مِائَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کو جماع کی اتنی قوت عطا کی جائے گی (یعنی مثلاً دس عورتوں سے جماع کرنیکے متعلق پوچھا گیا یارسول اللہ! کیا مرد کو اتنی عورتوں سے جماع کرنیکی قوت ہوگی؟ فرمایا ایک مرد کو سو مردوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی تو پھر وہ کیوں اتنی عورتوں سے جماع کی قوت نہ رکھ سکے گا) (ترمذی)

جنت کی اشیاء کا ذکر

۵۳۹۴/۲۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ

حضرت سعد بن وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان وزمین کے تمام اطراف وجوانب اس سے زینت پا جائیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص دنیا کی طرف جھانک لے اور اس کے ہاتھوں کے کڑے نمایاں ہو جائیں تو ان کی چمک آفتاب کی روشنی کو ماند کردے

ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ جس طرح آفتاب ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے (ترمذی)

جنت کے مردوں کا ذکر

۵۳۹۵ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی بغیر بالوں کے اور امرد ہونگے اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی ان کا شباب فنا نہ ہوگا اور ان کے کپڑے پرانے نہ ہونگے (ترمذی۔ دارمی)

۵۳۹۶ / ۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کا جسم بالوں سے صاف ہوگا یعنی وہ امرد ہوں گے۔ آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ اور تیس ۳۰ تینتیس سال کی عمر ہوگی۔ (ترمذی)

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

۵۳۹۷ / ۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ سدرۃ المنتہیٰ کی شاخوں کے سایہ میں تیز رو سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے سایہ میں سو سوار پناہ حاصل کر سکیں گے (راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے یا آخری الفاظ) اس درخت (سدرۃ المنتہیٰ) کی ٹڈیاں سونے کی ہیں اور پھل مشکوں کی مانند (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث

حوض کوثر کا ذکر

۵۳۹۸ / ۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوثر کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے (جنت میں) جس کو خدا تعالے نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید (اس کا پانی ہے) اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس نہر (کے کنارے) پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی مانند لمبی ہیں عمرؓ نے کہا یہ پرندے تو خوب فربہ اور خوشحال ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے زیادہ فربہ اور توانا ہوں گے۔ (ترمذی)

جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے

۵۳۹۹ / ۳۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہونگے آپ نے فرمایا اگر خدا تعالے نے تجھ کو جنت میں داخل کیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تجھ کو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائیگا۔ اور جہاں تو جانا چاہیگا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائے گا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! جنت میں اونٹ بھی ہوں گے۔ آپ نے اس شخص کو وہ جواب نہیں دیا جو پہلے

فَقَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

سائل کو دیا تھا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اگر خدا تعالے تجھ کو بہشت میں داخل کریگا۔ تو تجھ کو ہر وہ چیز ملے گی، جس کو تیرا دل چاہے گا۔ اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ (ترمذی)

۵۴۰۰/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا، اگر تجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو تجھ کو یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائیگا جس کے دو بازو (دوپر) ہوں گے پھر تجھ کو اس پر سوار کیا جائیگا اور جہاں تو جانا چاہے گا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائیگا (ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ابو سورہ راوی ضعیف ہے محمد بن اسمٰعیل کو کہتے سنا کہ ابو سورہ منکر الحدیث راوی ہے اور بہت سی منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔)

اہل جنت میں اُمتِ محمدیہ کا تناسب

۵۴۰۱/۳۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی اس امت کی ہوں گی اور چالیس دوسری امتوں کی۔ (ترمذی، دارمی، بیہقی)

جنت کے اس دروازہ کی وسعت جس سے اہل اسلام داخل ہوں گے

۵۴۰۲/۳۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ۔

سالم رضؓ اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت کے جس دروازہ سے میری امت داخل ہوگی اس کا عرض اس سوار کی تین برس کی مسافت کے برابر ہے جو گھوڑے کو خوب دوڑاتا جاتا ہے اور دروازہ کی اس قدر چوڑائی کے باوجود جب میری امت اس میں سے گزرے گی تو اژدحام کے سبب اس پر گزرنا دشوار ہو جائیگا۔ (ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے میں نے اس حدیث کے متعلق محمد بن اسمٰعیل سے دریافت کیا تو لاعلمی ظاہر کی اور کہا مخلد بن ابوبکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ (ترمذی)

جنت کا ایک بازار

۵۴۰۳/۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کا بازار ہوگا۔ یعنی جب کوئی شخص کسی کو خوش کرنا چاہے تو اس کو اس بازار میں لے کر آجائے گا۔ (ترمذی)

دیدار الٰہی اور جنت کا بازار

۵۴۰۴/۳۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

سعید رضؓ بن مسیب کہتے ہیں کہ میں ابوہریرہ رضؓ سے جا کر ملا انہوں نے کہا میں خدا تعالے سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور تم کو

فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقٰى أَهْلُ

جنت کے بازار میں ملائے۔ سعیدؓ نے کہا کیا جنت میں بازار بھی ہے؟ ابوہریرہؓ نے کہا، ہاں مجھ کو رسول اللہ نے بتایا ہے کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو اعمال کے مطابق ان کو مکانات و منازل ملیں گے پھر ان کو جمعہ کے دن اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے اس روز خدا تعالےٰ اپنے عرش کو نمایاں کرے گا اور جنتیوں کو اپنا دیدار کرانے کے لئے جنت کے ایک بڑے باغ میں ظاہر ہوگا (جو لوگ دیدار الٰہی کے لئے آئیں گے) ان کیلئے نور کے منبر۔ موتیوں کے منبر۔ یاقوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے کے منبر اور چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے (اور ان پر حسب مراتب لوگ بیٹھیں گے) اور ادنے درجے کے جنتی (جنت میں کوئی شخص ذلیل و کمینہ نہ ہوگا) مشک و کافور کے ٹیلوں پر بٹھائے جائیں گے اور یہ ٹیلوں پر بیٹھنے والے کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے بہتر خیال نہ کریں گے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ فرمایا ہاں! تم کیا سورج کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ رکھتے ہو ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک نہ کرو گے۔ اور دیدار الٰہی کی اس مجلس میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا۔ جس سے خدا تعالےٰ گفتگو نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ اے فلانے کے بیٹے! کیا تجھ کو وہ دن یاد ہے جس روز تو نے ایسا ایسا کیا تھا۔ وہ شخص کہے گا، اے پروردگار! کیا تو نے میرے ان گناہوں کو بخش نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا ہاں میں نے بخش دیا۔ اور تو میری بخشش ہی سے آج اس مرتبہ کو پہنچا ہے۔ سب لوگ اسی حالت میں ہونگے کہ ایک ابر آئیگا۔ اور ان پر چھا جائیگا پھر یہ ابر ان پر ایسی خوشبو برسائے گا۔ کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ پائی ہو گی۔ پھر خداوند ان لوگوں سے فرمائے گا۔ اٹھو اور اس چیز کی طرف چلو جو میں نے تمہاری عظمت و بزرگی بڑھانے کے لئے تیار کی ہے اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو لے لو پھر ہم ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس بازار میں وہ چیزیں نظر آئیں گی جن کے مانند نہ کبھی آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ کبھی دل میں ایسی چیزوں کا خیال پیدا ہوا۔ پھر اس بازار میں سے

الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيَقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ہم کو وہ چیزیں دی جائیں گی۔ جن کی ہم خواہش کریں گے۔ حالانکہ اس بازار میں خرید و فروخت کا کوئی معاملہ نہ ہوگا اور اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ سعید راوی کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ (جنت میں اور بازار میں) ایک بلند مرتبہ شخص ایک معمولی درجہ کے آدمی سے ملاقات کریگا اور یہ کمزور درجہ کا شخص جنتیوں میں معمولی اور ذلیل خیال نہ کیا جائیگا اور جو اعلےٰ قسم کا لباس وہ پہنے ہوگا اس کو پسند آئے گا اور اچھا معلوم ہوگا۔ پھر جب دونوں شخصوں کی باتیں ختم ہوں گی تو بلند مرتبہ یہ محسوس کرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس مجھ سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں کسی شخص کو غمگین ہونے کا موقعہ نہ دیا جائیگا۔ پھر ہم اپنے مکان کی طرف واپس ہوں گے اور ہماری بیویاں ہم سے ملاقات کریں گی۔ اور مرحبا اور خوش آمدید کہیں گی اور پھر ظاہر کریں گی۔ کہ تم اس حال میں آئے کہ تمہارا حسن و جمال اس سے زیادہ ہے جب کہ تم ہم سے جُدا ہوئے تھے۔ ہم انکے جواب میں کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی عزت حاصل کی ہے اور ہم اسی شان کے ساتھ واپس آنے کے لائق ہیں جس شان سے کہ آئے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اہل جنت میں اولاد کی خواہش

۵۴۰۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ادنے درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے پاس اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویاں اور اس کے لئے موتی، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ ہوگا اتنا بڑا جتنی مسافت کہ جابیہ اور صنعاء کے درمیان ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جنتیوں میں سے جو لوگ دنیا کے اندر مریں (یعنی وہ لوگ جو جنت میں جائیں گے) خواہ وہ چھوٹی عمر کے ہوں یا بڑی عمر کے جنت کے اندر تیس سال کے ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ ان کی عمر نہ ہوگی۔ اور اسی طرح دوزخی۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ جنتیوں کے سر پر تاج رکھے ہوں گے۔ اور ان تاجوں کا معمولی موتی ایسا ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کردے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب جنتی جنت کے اندر اولاد کا خواہشمند ہوگا تو حمل اور بچہ کی (تیس سال کی) عمر ایک ساعت میں وقوع پذیر ہوگی (یعنی یہ سب باتیں ایک ساعت کے اندر عمل میں آجائیں گی۔ اور تیس سال کا بچہ پیدا ہو جائیگا۔) ابو اسحاق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ جنتی کے اس خواہش

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاٰخِيْرَةَ۔

کا پورا ہونا ممکن تو ہے۔ لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا (ترمذی یہ حدیث غریب ہے۔)

حوروں کا گیت

٥٢٠٦ / ٣٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں حور عین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (یعنی ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں حوریں جمع ہوا کریں گی) اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے گائیں گی ان کی آواز اس قدر دلکش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سُنی ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی ہلاک نہ ہوں گے۔ ہم چین و آسائش سے رہیں گے کبھی فکرمند نہ ہوں گے۔ ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش رہیں گے کبھی ناخوش نہ ہوں گے۔ خوشخبری ہر اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ (ترمذی)

جنت کے دریا اور نہریں

٥٢٠٧ / ٣٨ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

حضرت حکیم بن معاویہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے دودھ کا دریا ہے۔ شراب کا دریا ہے۔ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ان دریاؤں سے اور نہریں نکلیں گی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حوران جنت کا ذکر

٥٢٠٨ / ٣٩ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرد ستر مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا۔ اور یہ صرف ایک پہلو پر ہوں گے (دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسند اور تکیے ہوں گے۔) پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اسکے پاس آئے گی اور اسکو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے کاندھے پر ٹھوکا دے گی۔ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف و روشن ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس عورت کا معمولی سا موتی (اتنا بیش قیمت ہوگا کہ) مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ یہ عورت اس مرد کو سلام کرے گی اور مرد اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تو کون ہے، عورت کہے گی (میں مزید میں سے ہوں (یعنی ان چیزوں میں

؎ قرآن مجید میں ہے لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ جنت میں جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کے وہ خواہشمند ہوں گے۔ اور اس کو علاوہ ہماری طرف سے اور زیادہ دیا جائے گا۔ اسی کی طرف ان الفاظ کا اشارہ ہے۔ ۱۲۔ مترجم۔

سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

ہے جو خداوند نعم جنتیوں کو اپنے پاس سے اور دے گا) اس عورت کے جسم پر ستر کپڑے (رنگ برنگ کے) ہوں گے جن کے اندر سے اس کا جسم اندر سے نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ اس کی پنڈلی کا گودا تک بھی دکھائی دے گا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ایک معمولی موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کردے گا۔ (احمد)

جنت میں زراعت کی خواہش اور اس کی تکمیل

۵۲۰۹ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ کے پاس ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپ یہ بیان فرما رہے تھے۔ کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا کہ جس حال میں تو ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔ (یعنی تیری ہر خواہش کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو تو چاہتا ہے۔ وہ تجھ کو مل جاتی ہے کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے۔ جو کھیتی کی اجازت چاہتا ہے!) وہ کہے گا، ہاں۔ لیکن میں زراعت و کاشتکاری کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی) وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ کہ پلک جھپکاتے سبزہ اگ آئے گا، بڑھ جائے گا اور کٹ جائے گا۔ اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے خداوند تعالےٰ اس سے فرمائے گا، آدم کے بیٹے! تیری خواہش پوری ہوگئی۔ تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر اس دیہاتی نے جو آپؐ کے قریب تھا۔ عرض کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص قریشی ہوگا۔ یا انصاری اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں، اور ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے۔ اس دیہاتی کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ (بخاری)

جنت میں نیند نہیں آئے گی

۵۲۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا جنتی سوئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا نیند موت ہے۔ اور جنتی مریں گے نہیں (مطلب یہ کہ وہ سوئیں گے نہیں۔) (بیہقی)

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى — دیدار الٰہی کا بیان

فصل اوّل

کھلی آنکھوں سے خدا کا دیدار

۵۲۱۱ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے (وہ وقت جب) کہ تم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھو

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے) آپؐ نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے میں تم کو کوئی اذیّت و تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔ اگر تم سے ہو سکے تو آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں (فجر و عصر کی نمازیں) کو وقت پر ادا کرو (یعنی پابندی کے ساتھ ادا کرو۔ اور کبھی ترک نہ کرو) اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائے۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (اور اپنے پروردگار کی حمد و پاکی بیان کریں یعنی نماز پڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے)
(بخاری و مسلم)

دیدار الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے

۵۲۱۲/۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو خداوند تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اور کچھ چاہتے ہو؟ کہ میں تم کو زیادہ دوں۔ جنتی کہیں گے۔ کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی! یعنی اے پروردگار تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں، کہ ہم اور مطالبہ کریں!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ سن کر خداوند تعؐ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے گا اور جنتی خداوند بزرگ و برتر کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ہے، ان کا ثواب نیک ہے (یعنی جنت اور اس پر زیادہ (دیدار الٰہی)

فصل دوم

اہل جنت کے مراتب

۵۲۱۳/۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرتبہ کے اعتبار سے ادنی وہ شخص ہوگا جو اپنے باغوں اپنی بیویوں۔ اپنی نعمتوں۔ اپنے خدمت گاروں۔ اپنے نشست گاہوں کو جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہوں گے، دیکھے گا (اور خوش رہے گا۔) اور خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا جو

تَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

صبح و شام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (بہت سے چہرے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے تر و تازہ اور خوش و خرم ہوں گے۔ (احمد۔ ترمذی)

دیدارِ الٰہی میں کسی طرح کی مزاحمت نہیں ہوگی

۵۴۱۴ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابو رزین عقیلی رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہر شخص بلا مزاحمت غیر اپنے پروردگار کو دیکھے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے عرض کیا، دنیا کی مخلوق میں اس کی کوئی مثال ہے؟ فرمایا اے ابو رزین رض کیا چودھویں رات کو تم میں سے ہر شخص بلا مزاحمتِ غیر چاند کو نہیں دیکھتا میں نے عرض کیا ہاں دیکھتا ہے۔ فرمایا۔ چاند خداوند تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بزرگ و برتر ہے (یعنی جب چاند کو جو خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ ہر شخص دیکھ لیتا ہے۔ تو بزرگ و برتر خدا کو کیوں بلا مزاحمت غیر نہ دیکھ سکے گا۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

شب معراج میں آنحضرتؐ کو دیدار الٰہی

۵۴۱۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ذر رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا آپؐ نے (معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ فرمایا پروردگار ایک نور ہے میں کیونکر دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کو دیدار الٰہی سے متعلق ایک آیت کی تفسیر

۵۴۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عباس رض اس آیت کی تفسیر مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى (یعنی محمدؐ کے دل نے محمدؐ سے غلط نہیں کہا۔ اس چیز کی بابت جو اس نے آنکھوں سے دیکھی، یعنی خدا تعالیٰ کو، اور البتہ محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو ایک بار دیکھا) فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے خدا تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دو بار دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رض نے آیت مذکور کی تفسیر میں یہ کہا کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ عکرمہ رض کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس رض سے یہ کہا، کہ خداوند تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (یعنی آنکھیں اسکو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے) پھر اس کو دیکھنا کیونکر ممکن ہے؟ ابن عباس رض نے

اس کے جواب میں کہا۔ عکرمہ تجھ پر افسوس ہے، یہ اس وقت کے لئے ہے۔ جب کہ خداوند تعالےٰ اپنے نور کی تجلی فرمائے اور اپنے نور کے ساتھ ظاہر ہو کہ وہ نور اس کی ذات خاص کا نور ہے۔ اور محمدؐ نے اپنے خدا کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ (مسلم)

کیا آنحضرتؐ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا

۵۲۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَالَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَسَّمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی فَكَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰی جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِیْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِیْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِیْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِیْ

شعبی رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضؓ عرفات میں کعب احبارؓ سے ملے اور ان سے ایک بات دریافت کی (یعنی دیدار الٰہی کی بابت) کعبؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباسؓ نے کہا ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔ (یعنی اہل علم و معرفت ہیں کوئی بعید از عقل بات دریافت نہیں کرتے) پھر کعب نے کہا۔ خداوند تعالےٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسےٰ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ نے دو مرتبہ موسےٰ سے کلام کیا۔ اور دو مرتبہ محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا مسروق رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا محمد نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا، مسروق رضؓ! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے (یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے کہ اسکا دیکھنا ناممکن ہے) مسروق رضؓ کہتے ہیں میں نے کہا عائشہ رضؓ! صبر سے کام لو عجلت نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی (یعنی محمدؐ نے اپنے بزرگ و برتر خدا کی بڑی نشانیاں دیکھیں) عائشہ رضؓ نے کہا، تم کو یہ آیتیں کہاں لیجا رہی ہیں (یعنی انکا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہو) اس سے مراد جبرائیل ہیں (یعنی بڑی نشانیوں سے مراد جبرئیل ہیں) مسروقؓ تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے، یا یہ کہے کہ محمدؐ نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا یا یہ کہے کہ محمدؐ ان پانچ چیزوں کا علم رکھتے تھے۔ جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الخ اس نے محمدؐ پر بہت بڑا بہتان باندھا (یعنی نہ تو محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا، نہ احکام الٰہی میں سے کچھ چھپایا ہے، اور نہ ان پانچ چیزوں کا علم تھا جن کا علم خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔) ہاں محمدؐ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اور جبرئیل کو بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اور ایک دفعہ مقام اجیاد میں (جو مکہ کے قریب ایک آبادی ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔ اور انھوں نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا (ترمذی) اور بخاری و مسلم

صُوْرَتِہِ الَّتِیْ ھِیَ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسروق رضؓ نے کہا پھر میں نے عائشہ رضؓ سے یہ کہا کہ پھر خدا تعالےٰ کے اس قول کے کیا معنی ہیں ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی؟ عائشہ رضؓ نے کہا۔ اس سے مراد جبرئیل ہیں جو ہمیشہ ایک مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع پر اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور افق کو معمور کر لیا تھا۔

حضرت ابن مسعودؓ کی تفسیر و تحقیق

۵۴۱۸/۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِہٖ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَفِیْ قَوْلِہٖ مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی وَفِیْ قَوْلِہٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ فِیْھَا کُلِّھَا رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَہٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّۃٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَہٗ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِہٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِہٖ فَقَالَ مَالِکٌ کَذَبُوْا فَاَیْنَ ھُمْ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِکٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَعْیُنِھِمْ وَقَالَ لَوْلَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰہُ الْکُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ ان آیات کی تفسیر میں فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی اور لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کہتے ہیں کہ ان سب میں قربت و رویت سے مراد جبرئیل کی قربت و رویت ہے۔ یعنی جبرئیل کو اصلی صورت میں دیکھنا جب کہ ان کو اس حال میں دیکھا گیا کہ ان کے چھ سو بازو تھے (بخاری و مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "ما کذب الفؤاد ما رای" کے متعلق ابن مسعودؓ نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سبز جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اور آسمان و زمین کی درمیانی فضا ان سے معمور تھی۔ اور ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن مسعود رضؓ نے لقد رای من ایات ربہ الکبری" کے متعلق بیان کیا کہ حضورؐ نے سبز کپڑے والے کو دیکھا، یعنی جبرئیل کو جنہوں نے آسمان کے افق کو معمور کر رکھا تھا اور مالک بن انس رضؓ سے اس آیت " الی ربہا ناظرۃ "، کی بابت پوچھا گیا اور بتایا گیا کہ ایک جماعت (یعنی معتزلہ) یہ کہتی ہے کہ اس آیت میں پروردگار کی طرف دیکھنے سے مراد خدا تعم کے ثواب کو دیکھنا ہے تو مالک رضؓ نے کہا یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر یہ صحیح ہو تو پھر خداوند تعالےٰ کے اس ارشاد کے کیا معنی ہوں گے کلا انہم عن ربھم یومئذ لمحجوبون (یعنی اس روز کفار کو دیدار الٰہی سے روک دیا جائیگا) اس کے بعد مالکؓ نے کہا لوگ (مسلمان) قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے خدا تعم کو دیکھیں گے اور پھر کہا کہ اگر مومن قیامت کے دن اپنے پروردگار کو نہ دیکھتے، تو خداوند تعم کفار کو دیدار الٰہی سے محرومی کا عار نہ دلاتا۔ اور یہ نہ فرماتا کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ ۱۵ (شرح السنۃ)

دیدار الٰہی کی کیفیت

۵۴۱۹/۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِنْ فَوْقِھِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ قَالَ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ جنتی آرام و آسائش میں مشغول ہوں گے ناگہاں ایک بڑی تیز روشنی نظر آئے گی، وہ اپنے سروں کو اٹھا کر اس روشنی کو دیکھیں گے تو اپنے پروردگار کو اپنے اوپر جلوہ گر پائیں گے۔ خداوند تعالےٰ جنتیوں سے فرمائے گا جنتیو! تم پر سلامتی ہو اور یہی معنی ہیں خداوند تعالےٰ کے اس قول کے۔

وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر خداوند تعالیٰ جنتیوں کی طرف دیکھے گا اور جنتی خدا تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے اور دیدار الٰہی میں اس قدر محو ہوں گے کہ جنت کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کی نظروں سے مخفی ہو جائے گا۔ اور صرف اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا — دوزخ اور دوزخیوں کا حال

فصل اول

دوزخ کی آگ کی گرمی

۵۴۲۰ (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی آگ (ہی عذاب دینے کے لئے) کافی تھی آپ نے فرمایا دنیا کی آگوں پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجہ بڑھایا گیا۔ اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

دوزخ کو لانے کا ذکر

۵۴۲۱ (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن دوزخ کو (اس جگہ سے جہاں اس کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے) لایا جائیگا (اس طرح کہ) اس کی ستر باگیں ہوں گی اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔ (مسلم)

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب؟

۵۴۲۲ (۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت نعمان بن بشیر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائیگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے تسمے ہوں گے۔ اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کریگا۔ حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا

۵۴۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن سے اسکا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری)

ایک دوزخی ایک جنتی

۵۴۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِى النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِى الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِىْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا کا بڑا مالدار اور نعمت والا قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو آگ کے گڑھے میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور کہا جائے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے (یعنی آرام و آسائش حاصل کی ہے) کیا دنیا میں نعمت و راحت کبھی تجھے نصیب ہوئی ہے۔ وہ عذاب کے خوف سے کہے گا نہیں خدا کی قسم اے پروردگار نہیں پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائیگا جس نے دنیا میں سخت محنت کی ہوگی۔ اور غم برداشت کیا ہوگا۔ اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور پوچھا جائیگا۔ آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی محنت و مشقت کا منہ دیکھا ہے۔ کیا تو نے کبھی رنج و غم اٹھایا ہے۔ وہ کہے گا نہیں خدا کی قسم اے پروردگار میں نے کبھی محنت و مشقت نہیں دیکھی۔ اور نہ کبھی رنج و الم سے سابقہ ہوا۔ (مسلم)

شرک کے خلاف انتباہ

۵۴۲۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِىْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِىْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِىْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالے ان لوگوں سے جن کو آسان و ہلکا عذاب دیا جائے گا۔ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز ہوتی اور تو اس کو دے کر اس عذاب سے چھوٹ جاتا تو کیا ایسا کرنے پر آمادہ ہوتا وہ کہے گا۔ ہاں۔ خداوند تعالے فرمائیگا جب تو آدم کی پشت میں تھا اس وقت میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کی خواہش کی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک کرتا لیکن تو نے اپنا عہد توڑ دیا اور میرے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا۔ (بخاری و مسلم)

عذاب میں تفاوت درجات

۵۴۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی بعض وہ ہوں گے جن کے زانوں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے، بعض وہ ہوں گے جن کے کمر تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کے گردن تک آگ

تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے شعلے ہوں گے۔ (مسلم)

دوزخیوں کے جسم؟

۵۴۲۷/۸ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَىِ الْكَافِرِ فِى النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِىْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِىْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت ہے، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی۔ اور ابوہریرہ رضؓ کی حدیث "اشتکت النار الخ" تعجیل صلوٰۃ کے باب میں بیان کی گئی۔ (مسلم)

فصل دوم

دوزخ کی آگ کا ذکر

۵۴۲۸/۹ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِىَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی پھر اسکو ایک ہزار برس تک اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی)

کافر دوزخی کی جسامت

۵۴۲۹/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن کافر کے دانت احد پہاڑ کے مانند ہوں گے اس کی ران بیضاء پہاڑ کے مانند ہوں گی۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل لمبی ہوگی جیسے مدینہ سے ربذہ (تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے" (ترمذی)

۵۴۳۰/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر کے جسم کی کھال کی موٹائی (دوزخ میں) بیالیس ہاتھ ہوگی اسکا دانت احد پہاڑ کی مانند ہوگا۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں اتنی ہوگی جتنی کہ مسافت مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ (ترمذی)

۵۴۳۱/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر (دوزخ میں) اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک نکالے گا۔ اور لوگ اسکو قدموں سے روندیں گے (یعنی اس پر چلیں گے)۔ (ترمذی)

دوزخ کا پہاڑ

۵۴۳۲/۱۳ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صعود (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر

فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

کا ذکر ستر برس چڑھایا جائیگا۔ اور پھر گرایا جائے گا۔ اور وہ ستر برس تک لڑھکتا چلا جائیگا۔ اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا (ترمذی)

دوزخیوں کی غذا

٥٤٣٣ (14) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ (یعنی زقوم کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے مہل کی مانند) کے لفظ مہل کے متعلق فرمایا کہ وہ زیتون کی تلچھٹ ہے جس وقت اسکو دوزخی کے منہ کے قریب لایا جائے گا (تو گرمی کی وجہ سے) اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

گرم پانی کا عذاب

٥٤٣٤ (15) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائیگا یہاں تک کہ اس کی گرمی سر سے لیکر پیٹ تک پہنچ جائے گی اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گی جو پیٹ کے اندر ہیں اور وہ چیزیں قدموں کی راہ سے نکل جائیں گی۔ اور یہی صہر ہے جس کا ذکر کلام مجید کی اس آیت میں ہے يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ (یعنی ڈالا جائے گا انکے سروں پر گرم پانی جس سے گلائی جائے گی وہ چیز جو ان کے پیٹوں میں ہے اور گلائی جائے گی کھال) اور پھر اس کو ایسا ہی کر دیا جائیگا جیسا وہ تھا۔ (ترمذی)

دوزخیوں کے پینے کا پانی

٥٤٣٥ (16) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ (یعنی دوزخیوں کو دوزخیوں کا زرد پانی پلایا جائیگا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پئیں گے) کے متعلق فرمایا یہ پانی دوزخیوں کے منہ کے قریب لایا جائے گا۔ جس سے وہ منہ بنائیں گے پھر جب اس پانی کو منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کے منہ کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب وہ پانی پیٹ میں جائے گا تو آنتوں کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ آنتیں پاخانہ کے مقام سے نکل جائیں گی۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور دوزخیوں کو گرم پانی پلایا جائیگا۔ جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخی پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تلچھٹ کی مانند ہوگا۔ جو منہ کو بھون ڈالے گا اور یہ پانی بہت بری پینے کی چیز ہے۔ (ترمذی)

دوزخ کی چار دیواری

٥٤٣٦ (17) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہونگی ہر دیوار کی موٹائی چالیس

جِدَارٍ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ -

برس کے مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

دوزخیوں کی پیپ

۵۴۳۷/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ -

حضرت سعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا کے سارے آدمی سڑ جائیں (ترمذی)

دوزخ کا زقوم

۵۴۳۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (خدا تعالےٰ سے ڈرو جس طرح سے ڈرنا چاہئے اور نہ مرو مگر اسلام کی حالت میں) اور پھر فرمایا اگر زقوم کے درخت کا ایک قطرہ پانی دنیا کے کسی گھر میں ٹپک پڑے تو زمین کے رہنے والوں کے اسباب زندگی کو تباہ و برباد کر دے۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکی خوراک زقوم ہوگی۔ (ترمذی)

دوزخیوں کے منہ کی بد ہیئتی

۵۴۳۹/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ -

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے الفاظ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (یعنی دوزخی دوزخ میں تیوری چڑھائے اور دانت کھولے ہونگے) کے متعلق فرمایا آگ کافر کے منہ کو بھون دیگی اس کا اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائیگا یہاں تک کہ نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک آئیگا جو ناف تک پہنچ جائیگا۔ (ترمذی)

دوزخی خون کے آنسو روئیں گے

۵۴۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگو! (خدا کے خوف سے) روؤ۔ اگر نہ رو سکو تو بہ تکلف روؤ اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے۔ اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں پھر آنسو ختم ہو جائیں گے اور خون جاری ہوگا۔ اور آنکھوں کو زخمی کر دے گا اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے تو البتہ وہ چل نکلے۔ (شرح السنۃ)

دوزخیوں کی حالت

۵۴۴۱/۲۲ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی سخت بھوک میں مبتلا کئے جائینگے اور بھوک کا یہ عذاب اس عذاب کے مساوی ہوگا جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار ہوں گے پھر وہ بھوک کی شدت سے فریاد کریں گے ان کی فریاد کو سنا جائیگا اور کھانے کے لئے ان کو ضریع دیا جائیگا (ضریع ایک خار دار اور سخت بد بو دار

بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

گھانس ہے) یہ کھانا نہ انکا پیٹ بھریگا۔ اور نہ ان کی بھوک کو دفع کریگا اور وہ دوبارہ فریاد کریں گے اور کھانا مانگیں گے۔ ان کی فریاد کو سُنا جائیگا۔ اور ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا۔ یعنی نہ تو پیٹ میں جائے اور نہ منہ سے باہر آئے پھر ان کو یہ بات یاد آئے گی کہ دنیا کے اندر جب کوئی چیز گلے میں اٹک جاتی تھی تو وہ اسکو پانی سے اتار لیا کرتے تھے۔ وہ پانی کیلئے فریاد کرینگے اور ان کو زنبوروں سے پکڑ کر گرم پانی پلایا جائیگا۔ پانی پیٹ کے اندر داخل ہوگا تو پیٹ کی چیزوں کو پارہ پارہ کر دیگا۔ پھر دوزخی آپس میں کہیں گے کہ دوزخ کے محافظوں سے دعا کراؤ (کہ ہمارے عذاب میں تخفیف ہو جائے) دوزخ کے محافظ (ان کی درخواست کو سنکر) کہیں گے کیا تمہارے پاس خدا کے رسول واضح نشانیاں اور دلائل لے کر نہیں آئے تھے، دوزخی کہیں گے ہاں آئے تھے دوزخ کے محافظ کہیں گے تم خود دعا کرو (یعنی ہم تمہارے لئے دعا نہیں کرتے تم خود اپنے لئے دعا کرو) اور کافروں کی دعا بالکل بے فائدہ اور بیکار ہوگی (یعنی خدا انکو نہیں سنے گا) پھر دوزخی آپس میں کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوزخ کے داروغہ (مالک) سے کہیں گے اے مالک اپنے پروردگار سے دعا کر کہ وہ ہم کو موت دے۔ دوزخ کا داروغہ کہے گا تم ہمیشہ یہیں (اور اسی حال میں) رہو گے۔ اس حدیث کے ایک راوی اعمش کا بیان ہے کہ مجھ کو بتایا گیا ہے کہ دوزخیوں اور داروغہ دوزخ کے درمیان جو گفتگو ہوگی اس میں ایک ہزار برس گزر جائیں گے۔ پھر دوزخی اس طرف سے مایوس ہو کر آپس میں کہیں گے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگوں میں سے ہیں۔ اے پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال اگر ہم اس کے بعد بھی کفر کی جانب جائیں تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوں گے خداوند تعالیٰ ان کو جواب دیگا دور ہو اور کتّوں کی مانند ذلیل و خوار ہو۔ اور آئندہ مجھ سے کبھی بات نہ کرو رسول اللہ فرماتے ہیں خدا کا یہ جواب سنکر وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ نالہ و فریاد کرتے رہیں گے اور حسرت و افسوس کے ساتھ عذاب برداشت کرتے رہیں گے (ترمذی) امام دارمی فرماتے ہیں محدثین اسے مرفوعاً نقل نہیں کرتے۔

آنحضرتؐ نے اپنی امت کو دوزخ کے عذاب سے پوری طرح آگاہ کر دیا ہے

۵۴۴۲/۲۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمْ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا۔ میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا حضورؐ ان الفاظ کو بار بار فرما رہے تھے۔

النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ أَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے اتنی بلند آواز سے کہ اگر آپ اس جگہ تشریف فرما ہوتے جہاں میں بیٹھا ہوں تو آپ کی آواز کو بازار والے سُن لیتے۔ اور آپ جھوم جھوم کر یہ الفاظ کہتے تھے کہ آپ کی کملی جو کاندھے پر پڑی تھی پاؤں میں گر پڑی۔ (دارمی)

دوزخیوں کو باندھنے کی زنجیر

۵۴۴۳/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر سیسے کے ایک (گول) ٹکڑے کو جو کھوپڑی کے مانند ہو۔ آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچسو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک رات گزرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے۔ لیکن اگر اس سیسے کے ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے جس میں دوزخیوں کو باندھا جائیگا۔ تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچے گا۔ (ترمذی)

دوزخ کا ہبہب نالہ

۵۴۴۴/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں ایک نالہ ہے جس کا نام ہبہب ہے، اس نالہ میں ہر اس شخص کو رکھا جائے گا جو متکبر اور سرکش ہوگا۔ (دارمی)

فصل سوم

دوزخیوں کی طویل و عریض جسامت

۵۴۴۵/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى أَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَإِنَّ غِلَظَ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں دوزخیوں کے بدن بڑے بڑے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ کان کی لو سے کاندھے تک کا فاصلہ سات سو برس کی راہ کا ہو جائے گا۔ اور جلد کی موٹائی ستر گز کی ہو جائے گی۔ اور دانت احد پہاڑ کی مانند۔ (احمد)

دوزخ کے سانپ بچھو

۵۴۴۶/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا أَحْمَدُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے خچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے سے زہر کا اثر چالیس سال تک رہے گا۔ (احمد)

چاند و سورج سپرد آگ کر دیئے جائیں گے

۵۴۴۷/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ

حسن کہتے ہیں کہ ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن چاند اور سورج پنیر کے دو ٹکڑوں کے مانند ہوں گے جن کو آگ میں ڈالا جائیگا۔ حسن بصری رض نے ابو ہریرہ سے پوچھا سورج اور چاند نے کیا گناہ کیا ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا بیان کیا۔ حسن رض یہ سنکر خاموش ہو گئے (بیہقی)

شقی کون ہے؟

۵۲۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَتِهِ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ بِمَعْصِيَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دوزخ میں صرف بدنصیب داخل ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! بدنصیب کون ہے؟ آپ نے فرمایا بدنصیب وہ ہے جس نے خدا کی خوشنودی و رضامندی حاصل کرنے کیلئے خدا کی اطاعت نہیں کی اور اسکی نافرمانی کو ترک نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

فصل اول

جنت اور دوزخ کی شکایت

۵۲۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا مجھ کو سرکشوں اور متکبروں کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ جنت نے کہا مجھ کو کیا میرے اندر تو کمزور لوگ، حقیر و ذلیل لوگ اور وہ لوگ جو بھولے بھالے اور فریب میں آجانے والے ہیں داخل ہونگے۔ خداوند تعالے نے یہ سنکر جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے (یعنی رحمت خداوندی کا محل و مظہر ہے) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ذریعہ رحم کرتا ہوں۔ اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے میں ہر ایک کو بھر دوں گا۔ اور دوزخ تو اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک کہ خداوند تعالے اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ دے گا۔ (جب خدا اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ تو دوزخ) کہے گی بس بس بس۔ اس وقت دوزخ بھر جائے گی۔ پھر اس کو سمیٹا جائے گا۔ اور اس کے بعض حصوں کو بعض حصوں میں ملا دیا جائے گا۔ اور خداوند تعالے اپنی مخلوق

يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اب وہی جنت (اگر وہ خالی رہ جائے گی) تو اس کے لئے خداوند تعالےٰ اور نئی مخلوق کو پیدا کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

دوزخ و جنت کو بھرا جائے گا

۵۲۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں برابر لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا۔ اور وہ کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہے یہاں تک کہ خداوند بزرگ و برتر اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ اس وقت دوزخ کے بعض اجزاء بعض میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی دوزخ سمٹ جائیگی۔ اور پھر دوزخ یہ کہے گی۔ بس بس۔ تیری عزت اور تیری بخشش کی قسم میں بھر گئی۔ اسی طرح جنت کے اندر مکانات میں زیادتی اور وسعت ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ خداوند تعالےٰ ایک نئی مخلوق کو پیدا کرے گا اور جنت کے خالی مکانات کو اس سے بھر دیگا۔ (بخاری و مسلم) اور انس رضؓ کی حدیث "حفت الجنۃ بالمکارہ الخ"، کتاب الرقاق میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

جنت کو مکروہات نفس سے اور دوزخ کو خواہشات نفس سے گھیر دیا گیا

۵۲۵۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھو چنانچہ وہ گئے جنت کو دیکھا اور اس تمام سامان پر نظر ڈالی جو خدا نے جنتیوں کے لئے تیار کیا اور پھر واپس آ کر کہا۔ اے پروردگار تیری عزت کی قسم! جو شخص اس جنت کا حال سنے گا۔ وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کریگا۔ پھر خداوند تعالےٰ نے بہشت کے چاروں طرف شرعی تکالیف کا احاطہ قائم کیا۔ اور اس کے بعد جبرئیل سے فرمایا جبرئیل جاؤ۔ اور جنت کو دوبارہ دیکھو۔ چنانچہ جبرئیل گئے اور جنت کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب شاید کوئی بھی جنت کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ جب خداوند تعالےٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو فرمایا اے جبرئیل! جاؤ دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور دوزخ کو دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ کبھی اس میں داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا۔ اس کے بعد خداوند تعالےٰ نے دوزخ کے گرد خواہشات نفسانی اور شہوات کا احاطہ لگایا اور پھر

اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

فرمایا! جبرئیل جاؤ۔ اب دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ جبرئیل گئے اور دوزخ کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ اسی میں داخل ہونے کی خواہش کریگا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

فصل سوم

آنحضرتؐ کو جنت و دوزخ کا مشاہدہ

۵۲۵۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ میں نے ابھی ابھی تم کو نماز پڑھاتے پڑھاتے اس دیوار کے آگے جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل و صورت میں دیکھا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ آج تک میں نے جس قدر اچھی بری چیزیں دیکھی ہیں وہ جنت و دوزخ کی اچھائی و برائی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت و حقیقت نہیں رکھتیں۔ (بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان

فصل اوّل

پہلے اللہ کے سوا کچھ نہ تھا

۵۲۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ

حضرت عمران بن عمران ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ بنو تمیم کی ایک جماعت حاضر ہوئی آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا بنو تمیم میری بشارت کو قبول کرو (یعنے تم مجھ سے ایسی چیز کو حاصل کرو جو سعادت دارین کی موجب ہو) بنو تمیم نے کہا آپ نے ہم کو دین کے معاملہ میں) بشارت دی (ہم نے اس کو قبول کر لیا) اب ہم کو کچھ دنیا بھی عطا فرمائیے۔ پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ بنو تمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا۔ یمن والو! تم میری بشارت کو قبول کر لو یمن والوں نے عرض کیا۔ ہم نے حضور کی بشارت کو قبول کر لیا اور ہم اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی معلومات آپ سے حاصل کریں سب سے پہلی بات ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِی الذِّکْرِ كُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ یَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

اور اس سے پہلے کیا چیز موجود تھی۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تھا اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی چیز موجود نہ تھی اور خدا کا عرش پانی کے اوپر تھا خداوند تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا۔ عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ (حضورؐ یہ بیان فرما رہے تھے کہ) ایک آدمی آیا اور مجھ سے کہا۔ عمرانؓ اپنی اونٹنی کو تلاش کر وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کو ڈھونڈنے کے لئے چل دیا اور میں اب خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کاش میں نہ اٹھتا خواہ وہ اونٹنی چلی جاتی۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے ابتدائے آفرینش سے روز قیامت تک کے احوال بیان فرما دیئے تھے

۵۴۵۴ (۲) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہو کر آغاز پیدائش سے جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا ذکر فرمایا جس شخص نے اس بیان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی محفوظ رکھا اور جس نے کوشش نہیں کی وہ بھول گیا۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے

۵۴۵۵ (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی جس میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے گئی ہے۔ پس یہ الفاظ خدا کے ہاں عرش پر لکھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ملائکہ، جنات اور انسان کا جوہر تخلیق

۵۴۵۶ (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے دھواں ملے ہوئے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تم سے بیان کر دی گئی ہے یعنی جس کا ذکر قرآن مجید میں تمہارے سامنے موجود ہے (یعنی خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ) (آدم کو مٹی سے پیدا کیا) (مسلم)

پیکر آدم کے بارے میں شیطان کا اظہار خیال؟

۵۴۵۷ (۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب خداوند تعالیٰ نے آدم کی صورت تیار کی تو جب تک اس نے چاہا اس کو جنت کے اندر رکھا اس عرصہ میں شیطان آدمؑ کے پتلے کے گرد پھرتا اس کو دیکھتا اور کہتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے پھر جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو خیال کیا کہ یہ ایک غیر مضبوط مخلوق ہے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیمؑ کا ختنہ

۵۴۵۸ (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا یا یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے مقام قدوم میں اسی برس کی عمر میں ختنہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹ

۵۲۵۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلَّا ثَلَاثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْهُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَیْنَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَہٗ امْرَاَۃٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَعْلَمْ اَنَّکِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْکِ فَاِنْ سَاَلَکِ فَاَخْبِرِیْہِ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَاِنَّکِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُکِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا فَاُتِیَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِیْمُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا دَخَلَتْ ذَهَبَ یَتَنَاوَلُهَا بِیَدِہٖ فَاُخِذَ وَیُرْوٰی فَغُطَّ حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُدْعِیْ اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰہَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِیَۃَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِیْ اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَدَعَتِ اللّٰہَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِہٖ فَقَالَ اِنَّکَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْہُ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ مَهْیَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰہُ کَیْدَ الْکَافِرِ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لئے بولے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے حکم کو بجالانے کیلئے) ایک مرتبہ تو انھوں نے یہ جھوٹ بولا کہ میں بیمار ہوں (اور یہ اس وقت جب کہ ان کی قوم اپنی عید میں ان کو شریک کرنے کے لئے لیجانا چاہتی تھی جہاں بتوں کو پوجا جاتا تھا۔ اور وہ جانا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہدیا کہ میں بیمار ہوں) اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ یہ کام بڑے بت نے کیا ہے (اور یہ اس وقت جب کہ کفار کی عدم موجودگی میں انہوں نے انکے بتوں کو توڑ ڈالا تھا اور جب کافروں نے پوچھا کہ ابراہیم یہ کام تم نے کیا ہے۔ تو انھوں نے کہا۔ میں نے نہیں کیا بڑے بت نے یہ کام کیا ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (تیسرے جھوٹ کی بابت یہ) فرمایا کہ ابراہیمؑ اور ان کی بیوی سارہؓ (شام کی طرف) جارہے تھے کہ ان کا گذر ایک ظالم کے شہر پر ہوا اس ظالم حاکم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ایک نہایت حسین عورت ہے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابراہیم کو طلب کیا اور پوچھا تمہارے ساتھ کونی عورت ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا میری بہن ہے۔ اس کے بعد ابراہیمؑ نے واپس آکر سارہؓ سے کہا کہ اگر اس شہر کے ظالم حاکم کو یہ معلوم ہوگیا کہ تو میری بیوی ہے تو تجھ کو مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے۔ اس لئے کہ تو حقیقت میں میری دینی بہن ہے۔ اس وقت دنیا کے پردہ پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اور اس اعتبار سے ہم دونوں دینی بہن اور بھائی ہیں۔ پھر اس ظالم حاکم نے سارہؓ کو طلب کیا۔ وہ اس کے پاس پہنچیں۔ اور ادھر ابراہیمؑ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ سارہؓ جب اس ظالم حاکم کے سامنے آئیں تو اس نے دست درازی شروع کی اور ظالم کو پکڑ لیا گیا۔ (یعنی خدا نے اس کو روک دیا یا اس کو بے حس وحرکت بنا دیا گیا) یا اسکا گلا گھونٹ گیا (کہ اسکا سانس رک گیا) اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ پھر اس ظالم نے سارہؓ سے کہا خدا سے میرے لئے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس تکلیف سے نجات

هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دے) میں تم کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت سارہؓ نے دعا کی اور اس ظالم کو چھوڑ دیا (یعنی اسکی تکلیف دور کی گئی) اس نے دوبارہ اس کو اسی طرح پکڑ لیا گیا۔ یا اس کا گلا گھونٹا گیا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ سخت۔ اس نے پھر یہی کہا کہ خدا سے میری خلاصی کی دعا کرو۔ میں تم کو کوئی اذیت نہ دونگا۔ چنانچہ سارہؓ نے پھر دعا کی اور وہ اچھا ہوگیا پھر اس ظالم نے اپنے دربانوں میں سے کسی کو بلایا اور کہا تو میرے پاس انسان کو نہیں لایا ہے۔ بلکہ کسی جن کو لے آیا ہے۔ پھر اس ظالم نے سارہؓ کی خدمت کے لئے ایک لونڈی ہاجرہ نامی دی۔ اور ان کو واپس بھیج دیا، سارہؓ واپس آئیں تو ابراہیمؑ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ابراہیمؑ نے نماز ہی میں اشارہ سے پوچھا کیا حال ہے۔ اور کیونکر گذری، سارہؓ نے کہا خداوند تعالیٰ نے اس کافر کے مکر کو اسکے سینے میں لوٹا دیا۔ اور اس نے خدمت کیلئے ہاجرہؓ کو دیا۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے (آسمان کے پانی سے مراد پاک نسب ہے۔) (بخاری ومسلم)

حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت یوسفؑ سے متعلق بعض اہم واقعات کا ذکر

۵۲۶۰/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کے مستحق ہیں۔ جب کہ انھوں نے یہ کہا تھا کہ اے پروردگار! تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے مجھ کو دکھادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ کیا تو میری اس قدرت پر یقین نہیں رکھتا؟ کہا ضرور لیکن میرے قلب کو علم الیقین کے مرتبہ سے فوق عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہونے سے سکون وچین ہوجائے جب ہم کو شک نہیں تو ابراہیم بدرجۂ اتم شک کے مستحق نہیں اور خدا لوطؑ پر رحم کرے جو ایک سخت جماعت کی پناہ تلاش کرتے تھے (یعنی جب لوگوں نے لوط کے مہمانوں کو ستایا۔ تو انھوں نے یہ آرزو کی کہ کاش مجھ میں اتنی قوت ہوتی جن کی مدد سے میں ان لوگوں کی مدافعت کرسکتا) اور میں اگر قیدخانہ میں اتنی طویل مدت تک رہتا جتنی مدت یوسفؑ رہے تھے۔ تو میں بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف نو برس قیدخانہ میں رہے۔ پھر جب بادشاہ مصر نے ان کو نجات دینے کے لئے طلب کیا تو حضرت یوسف نے انکار کر دیا اور کہہ دیا جب تک عورتوں سے میری پاکیزگی کی شہادت نہ لے لی جائے میں قیدخانہ سے باہر نہ آؤں گا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت موسیٰؑ اور ایذاءِ بنی اسرائیل

۵۲۶۱/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَتَسَتَّرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ أَوْ أُدْرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے موسےٰ علیہ السلام ایک نہایت شرمیلے اور پردہ دار آدمی تھے اس قدر حیادار کہ ان کے جسم اور جلد کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پس بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ان کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ موسےٰ اپنے بدن کو اس قدر احتیاط سے صرف اسلئے ڈھانکتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) ہے یا خصیئے پھولے ہوئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ جو عیب ان پر لگایا جا رہا ہے اس سے ان کو پاک وصاف کرکے دکھادے۔ چنانچہ ایک روز موسےٰ علیہ السلام کسی تنہائی کے مقام پر نہانے کیلئے گئے اور کپڑے

مُوسٰى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَاوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اتار کے انہوں نے پتھر پر رکھ دئے۔ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے! اے پتھر میرے کپڑے دے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام دوڑتے دوڑتے بنو اسرائیل کی ایک بڑی جماعت تک پہنچ گئے۔ اس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ جسم دیکھا اور خدا کی مخلوق میں ایک بہترین جسم کا انسان آپ کو پایا۔ اور سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ خدا کی قسم موسےٰ میں کوئی عیب نہیں ہے آخر موسےٰ نے کپڑوں کو لے لیا اور پتھر کو لاٹھی سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم اس پتھر پر موسےٰ کے مارنے کے نشان موجود ہیں۔ تین نشان یا چار۔ یا پانچ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ایوبؑ کا ایک واقعہ

۵۲۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں اور ایوب علیہ السلام نے ان کو سمیٹ سمیٹ کر کپڑے میں بھرنا شروع کیا خداوند تعالےٰ نے انکو فرمایا۔ اے ایوبؑ! کیا ہم نے تجھ کو اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے (یعنی سونے اور مال و دولت سے کہ تو ان ٹڈیوں کو جمع کر کے بھر رہا ہے) ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں تیری عزت کی قسم تو نے مجھ کو سونے سے بے پروا بنا دیا ہے لیکن میں تیری رحمت و برکت کی زیادتی سے بے پروا نہیں۔ (بخاری)

ایک نبیؑ کو دوسرے نبیؑ کے مقابلہ پر بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی ممانعت

۵۲۶۳ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کے درمیان بد کلامی ہوئی۔ مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو ساری دنیا کے لوگوں پر مبعوث فرمایا۔ یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو ساری دنیا کے لئے برگزیدہ فرمایا (یعنی دونوں میں سے ہر شخص اپنے نبی کی برگزیدگی کو درست و صحیح کہتا تھا۔) مسلمان کو اس پر غصہ آگیا اور اس نے یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ عرض کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلایا۔ اور اس سے واقعہ پوچھا اس نے حقیقت حال سے آپ کو آگاہ کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فریقین کے بیانات سن کر فرمایا مجھ کو موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو اس لئے کہ قیامت کے دن (صور پھکنے پر) لوگ بیہوش ہو کر گر پڑیں گے) اور ان کے ساتھ میں بھی بیہوش ہو کر گر پڑوں گا پھر سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ جس کو ہوش آئے گا پس دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں۔

بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر گرے تھے اور مجھ سے پہلے ان کو ہوش آگیا تھا۔ یا خداوند تعالےٰ نے ان کو بیہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ طور پر بیہوش ہو کر گر پڑنا آج کے دن حساب میں شمار ہوگیا (اور وہ بیہوش ہو کر نہیں گرے) یا بیہوش ہو کر گرے تھے۔ لیکن مجھ سے پہلے ان کو ہوش آگیا تھا پھر آپ نے فرمایا تھا میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس ؑ بن متیٰ سے افضل ہے اور ابوسعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انبیاء ؑ میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دو (بخاری ومسلم) اور ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ خدا کے انبیاء علیہ السلام کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دو۔

حضرت یونس ؑ سے متعلق ایک ہدایت

۵۲۶۴ (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّیْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔

حضرت خضر ؑ کا ذکر

۵۲۶۵ (۱۳) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا لَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ وہ کفر کی فطرت پر پیدا کیا گیا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو کفر وطغیان میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری ومسلم)

خضر ؑ کی وجہ تسمیہ

۵۲۶۶ (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے۔ کہ یکایک وہاں سبزہ پیدا ہوگیا اور لہلانے لگا۔ (بخاری)

حضرت موسیٰ اور موت کا فرشتہ؟

۵۲۶۷ (۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَقَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِیْ قَالَ فَرَدَّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت (فرشتہ موت) موسےٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو (یعنی خداتعالےٰ کے حکم سے میں تمہاری جان قبض کرنے آیا ہوں۔) موسیٰ علیہ السلام نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ ملک الموت خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ پروردگار تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ رسول خدا

اللّٰہِ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرِہٖ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِھَا سَنَۃً قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَہٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا نے ملک الموت کی آنکھ پھیری اور فرمایا دوبارہ میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کیا تو زیادہ زندگی چاہتا ہے۔ اگر اس کی خواہش ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھ جس قدر بال تیرے ہاتھ کے نیچے آجائیں اسی قدر تیری زندگی بڑھادی جائے گی (یعنی تیری زندگی میں بالوں کے برابر سال بڑھا دیئے جائیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیام سن کر کہا پھر کیا ہوگا (یعنی اتنے سال گزر جانے کے بعد کیا ہوگا) ملک الموت نے کہا پھر تم کو مرنا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو میں موت کو ابھی قبول کرتا ہوں اے پروردگار مجھ کو ارض مقدس سے قریب کردے (یعنی بیت المقدس سے) اگرچہ ایک پھینکے ہوئے پتھر کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کرکے فرمایا خدا کی قسم! اگر میں بیت المقدس کے قریب ہوتا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا جو سر راہ ریت کے ایک سرخ تودہ کے قریب واقع ہے۔ (بخاری و مسلم)

انبیاء کے حلیئے

۵۲۶۸ (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (معراج میں) انبیاء میرے سامنے لائے گئے میں نے دیکھا موسیٰ نحیف اور دبلے ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے آدمیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے عیسےٰ کو دیکھا۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سے عروہ بن مسعودؓ ان سے بہت مشابہ ہیں اور میں نے ابراہیمؑ کو دیکھا جو تمہارے دوست (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) سے بہت مشابہ ہیں۔ اور میں نے جبرئیلؑ کو دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ رضہ سے مشابہ ہیں۔ (مسلم)

۵۲۶۹ (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو دراز قد گندم گون تھے اور جس کے بال گھونگریالے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک آدمی ہیں اور میں نے عیسےٰ علیہ السلام کو دیکھا جو پیدائش کے اعتبار سے متوسط قد و قامت۔ ان کا رنگ سرخ و سفید تھا اور سر کے بال سیدھے تھے اور میں نے دوزخ کے داروغہ (مالک) کو دیکھا اور دجال کو دیکھا۔ اور ان دونوں کو ان علامات میں دیکھا جو خداوند تعالےٰ نے آپ کو دکھائیں اس لئے اے مخاطب ان کے دیکھنے اور ان سے ملنے میں تو کوئی شک نہ کر (آخری جملہ راوی کا ہے) (بخاری و مسلم)

شب معراج میں انبیاء سے ملاقات اور آنحضرتؐ کا پیالۂ شراب قبول کرنے سے انکار

۵۲۷۰ (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہے۔ شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یہ فرما کر آپ نے موسیٰؑ کی صفت بیان کی اور فرمایا وہ ایک مضطرب (خوف خدا سے کانپنے والے) آدمی ہیں۔ سر کے بال گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسے علیہ السلام سے ملاقات کی جو متوسط قامت اور سرخ رنگ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی اولاد میں میں ان سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر مجھ کو دو برتن دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب اور مجھ سے کہا گیا ان میں جس کو پسند کرو لے لو۔ میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا پھر مجھ سے کہا گیا۔ تجھ کو فطرت کی راہ دکھائی گئی (یعنی خدا نے تجھ کو دین اسلام کی ہدایت کی) اگر تو شراب کو لے لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی (بخاری و مسلم)

انبیاء اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اعمال خیر کرتے ہیں

۵۴۷۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوْا هَرْشٰى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہم جب ایک جنگل میں پہنچے تو رسول اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون جنگل ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی اور کہا۔ میں گویا دیکھ رہا ہوں موسےٰ اس جنگل سے کانوں کے اندر انگلیاں دیئے ہوئے۔ لبیک لبیک بلند آواز سے کہتے ہوئے گذر رہے ہیں۔ یہاں سے ہم آگے بڑھے اور ثنیہ پر پہنچے (ثنیہ وہ راستہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کونسی ثنیہ ہے تو لوگوں نے عرض کیا ہرشیٰ ہے یا لفت ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی مہار کھجوروں کے درخت کے پوست کی ہے اور اس وادی سے لبیک کہتے گذر رہے ہیں۔ (مسلم)

حضرت داؤد کا ذکر

۵۴۷۲/۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا وہ اپنے جانور پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے زبور پڑھ لیتے (یعنی تمام وکمال) اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کسب کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

ایک قضیہ میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ کے الگ الگ فیصلے

۵۷۲۳ / ۲۱ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ قَالَتِ الْأُخْرٰی إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ أَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰہُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو عورتیں تھیں اور دونوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں عورتوں میں اس پر جھگڑا ہوا۔ ایک نے کہا تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ اور دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ دونوں عورتیں اپنا معاملہ داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے لڑکا بڑی عمر والی کو دلوایا۔ پھر یہ دونوں عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور قضیہ بیان کیا سلیمان نے کہا ایک چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر دوں چھوٹی عمر کی عورت نے کہا خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ لڑکا بڑی عورت ہی کو دے دیجئے اسی کا ہے۔ آپ نے لڑکا چھوٹی عورت کو دلوادیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سلیمان کا ایک واقعہ

۵۷۲۴ / ۲۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَأَةً وَفِیْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِیْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک روز) سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات میں نوے عورتوں سے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں سے جماع کروں گا اور ان میں سے ہر عورت ایک سوار جنے گی جو خدا کی راہ میں لڑے گا۔ فرشتہ نے سلیمان علیہ السلام سے کہا۔ انشا اللہ تم کہو لیکن انہوں نے انشا اللہ نہیں کہا اور (فرشتہ کے یاد دلانے پر بھی بھول گئے۔ اور عورتوں سے جماعت کی لیکن ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی آدھا مرد جنی اور قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر سلیمانؑ انشا اللہ کہہ لیتے (تو ساری عورتیں لڑکے جنتیں اور وہ) البتہ سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ (بخاری و مسلم)

کمانا انبیاء کی سنت ہے

۵۷۲۵ / ۲۳ وَعَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت ذکریا علیہ السلام بڑھئی یعنی لکڑی کا کام کرنیوالے تھے۔ (بخاری)

حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرتؐ کا باہمی قرب و تعلق

۵۷۲۶ / ۲۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَی النَّاسِ بِعِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ فِی الْأُوْلٰی وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریمؑ سے میں بہت قریب اور متصل ہوں۔ (دونوں کے درمیان کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے اور آخر میں حضرت عیسیٰ آپ کے نائب ہوں گے) اور انبیاء سوتیلے بھائی ہیں (یعنی سب کے

وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

باپ ایک ہیں) اور مائیں مختلف ہیں۔ اور تمام انبیاء کا ایک دین و مذہب ہے اور ہمارے (یعنی حضرت عیسٰیؑ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عیسیٰ کی فضیلت

۵۲۷۷/۲۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَھَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کے پہلو میں شیطان اپنی دو انگلیوں سے کچوکے دیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ سوائے عیسٰیؑ بن مریم کے اس نے ان کو کچوکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ پردہ میں کچوکا دے سکا۔ (بخاری و مسلم)

باکمال عورتوں کا ذکر

۵۲۷۸/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرًا وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ یَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ۔

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مردوں میں بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہؓ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور دوسری عورتوں پر عائشہؓ کو فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو دوسرے کھانوں پر (بخاری و مسلم) اور انسؓ کی حدیث یاخیر البریۃ الخ اور ابوہریرہ کی حدیث ای الناس اکرم الخ ابن عمر کی حدیث مفاخرۃ اور عصبیت کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

خدا کے بارے میں ایک سوال

۵۲۷۹/۲۷ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ ھَوَاءٌ وَمَا فَوْقَہٗ ھَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ۔

حضرت ابو رزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا۔ آپ نے فرمایا عماء میں تھا (یعنی باریک ابر) نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اوپر اور پیدا کیا خدا نے اپنا عرش پانی پر (ترمذی) یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ عماء سے یہ مراد ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

آسمانوں کا ذکر

۵۲۸۰/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْبَطْحَاءِ فِیْ عِصَابَۃٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْھِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَۃٌ فَنَظَرُوْا اِلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ ھٰذِہٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کہتے ہیں کہ وہ مقام بطحا میں لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس جماعت میں شامل تھے کہ ابر کا ایک ٹکڑا گزرا۔ لوگوں نے اس ابر کی طرف دیکھا سوا۔ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا یہ سحاب (ابر) ہے۔ فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اور عنان بھی کہتے ہو۔ عرض کیا۔ ہاں عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ تم کو معلوم ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ آسمان او

قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَ سَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَ وَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ۔

زمین کے درمیان اکہتر یا بہتر (راوی کا شک ہے) برس کی مسافت ہے اور اس کے اوپر جو دوسرا آسمان ہے۔ وہ بھی اس آسمان سے اسی قدر دور ہے۔ اسی طرح آپ نے ساتوں آسمان کا حال بیان کیا۔ پھر فرمایا۔ ساتویں آسمان کے اوپر ایک بڑا دریا ہے۔ اور اس دریا کی تہ اور پانی کی سطح کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکریوں کے مانند ہیں ان کے کھروں اور کولھوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے پھر ان فرشتوں کی پشت پر عرش ہے اور عرش کے نیچے کے حصے اور اوپر کے حصے کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے اور اس عرش کے اوپر خدا تعالیٰ ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

عرش الٰہی کا ذکر

۵۲۸۱/۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَ نُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَ نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ اللّٰهَ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰتِهِ هٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا جانیں تکلیف میں ڈالی گئیں۔ عیال بھوکے مر رہے ہیں۔ مال برباد اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ خدا سے بارش کی دعا فرمایئے۔ ہم آپ کو خدا کے ہاں اپنا شفیع مقرر کرتے اور آپ کی عظمت و بزرگی کو وسیلہ قرار دیکر بارش چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کو آپ کے پاس شفیع مقرر کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا خداوند تعالےٰ پاک ہے۔ بار بار آپ یہی الفاظ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرہ کے تغیر کو محسوس کر کے صحابہؓ کے چہرے بھی متغیر ہو گئے۔ پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ خدا کے ساتھ کسی کے ہاں شفاعت نہیں کی جاتی اور نہ خدا کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ خدا کی شان اس سے بزرگ و برتر ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔ تو جانتا ہے خدا کی عظمت کیا ہے اس کا عرش اس کے آسمانوں کو محیط ہے۔ اس طرح سے یہ فرما کر آپ نے ہاتھ کو قبہ کی صورت میں بنایا اور دکھایا جس طرح یہ ہاتھ کسی چیز کو گھیر لیتا ہے۔ اسی طرح اس کا عرش آسمانوں کو گھیرے ہوئے ہے اور پھر فرمایا کہ عرش باوجود اس قدر بڑا ہونے کے اس طرح بولتا ہے جس طرح اونٹ کا کجاوہ بولتا ہے جب اس پر کوئی سوار ہوتا ہے (ابو داؤد)

وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں

۵۲۸۲/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو اجازت دی گئی ہے کہ میں خدا کے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس فرشتہ کی کان

حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

کی لو سے کندھے تک کا درمیانی فاصلہ سات سو برس کی مسافت ہے۔ (ابوداؤد)

دیدار الٰہی اور حضرت جبرائیلؑ

۵۲۸۳ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ

حضرت زرارہ ابن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا آپ نے پروردگار کو دیکھا ہے یہ سنکر جبرئیل کانپنے لگے۔ اور کہا محمدؐ! میرے اور خدا کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان پردوں میں سے کسی کے قریب ہوجاؤں تو جل جاؤں (مصابیح)

حضرت اسرافیلؑ کا ذکر

۵۲۸۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْا مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے جس روز سے اسرافیل کو پیدا کیا ہے وہ اپنے دونوں قدموں کو اپنی جگہ پر رکھے کھڑے ہیں۔ (یعنی صور کو منہ میں لئے ہوئے تیار کھڑے ہیں) نظر کو اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور خدا کے درمیان ستر پردے نور کے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پردہ کے قریب بھی اسرافیل نہیں جا سکتے اگر جائیں تو جل جائیں۔ (ترمذی)

انسان کی فضیلت

۵۲۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے۔ نکاح کرتی ہے۔ اور سوار ہوتی ہے تو اس کو دنیا دیدے اور ہم کو آخرت مرحمت فرما۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور جس میں میں نے اپنی روح پھونکی ہے۔ وہ اس جیسی مخلوق نہیں ہو سکتی جس کو میں نے کن کہہ کر پیدا کیا۔ اور وہ پیدا ہوگئی (یعنی آدمؑ اور ان کی اولاد کو میں نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور باقی مخلوق فرشتے وغیرہ کن سے پیدا ہیں دونوں میں مساوات نہیں ہو سکتی ہے) (بیہقی)

فصل سوم

فرشتوں پر انسان کی فضیلت

۵۲۸۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مومن خدا کی نظر میں بعض فرشتوں سے بزرگ و برتر ہے"۔ (ابن ماجہ)

مخلوقات کی پیدائش کے دن

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میر

وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ وَآخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو سنیچر کے دن پیدا کیا (مٹی سے مراد زمین ہے) اور پھر زمین میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن اور بری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جانوروں کو زمین کے اندر جمعرات کے دن پھیلایا اور آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا (اور یہ) آخری پیدائش دن کی آخری ساعت میں ہوئی یعنی عصر سے رات تک ۔ (مسلم)

زمین و آسمان کا ذکر

۵۴۸۸/۳۶ **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللّٰهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابر کا ایک ٹکڑا گذرا۔ حضورؐ نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے ۔ فرمایا یہ عنان ہے یہ ابر زمین کو سیراب کرنے والے اونٹ ہیں (یعنی جس طرح تمہارے اونٹ پانی کھینچ کر زمین کو سیراب کرتے ہیں) خداوند تعالیٰ اس ابر کو اس قوم کی طرف ہانک دیتا ہے (یعنی بھیجتا ہے) جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتی اور نہ خدا کو یاد کرتی ہے (پھر فرمایا ۔ اور تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے ۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے ۔ فرمایا تمہارے اوپر رقیع ہے یعنی آسمان دنیا ایک محفوظ چھت اور ایک موج جس کو گرنے سے روکا گیا ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ۔ فرمایا تمہارے اور آسمان کے درمیان پانچسو برس کا راستہ ہے ۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اوپر کیا ہے ۔ عرض کیا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا دو آسمان ہیں (یکے بعد دیگرے) اور ان دونوں کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے ۔ اسی طرح حضورؐ نے سات آسمان گنائے اور ہر دو آسمان کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا ۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو ۔ ان آسمانوں کے اوپر کیا ہے ۔ عرض کیا خدا اور اس کا خوب جانتے ہیں ۔ فرمایا ان آسمانوں کے اوپر عرش الہٰی ہے ۔ اور ان آسمانوں اور عرش کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے ۔ جتنا کہ دو آسمانوں کے درمیان ہے ۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے ۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں ۔ فرمایا ۔ زمین ہے ۔ پھر فرمایا ۔ تم جانتے ہو زمین کے نیچے کیا ہے ۔ عرض کیا خدا اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں ۔ فرمایا ۔ اس زمین کے نیچے اور زمین ہے اور دونوں زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے ۔ اسی طرح سات

مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ الْهَبْطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِىْ كِتَابِهٖ۔

زمینیں گنائیں۔ اور ہر زمین سے دوسری زمین کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا۔ اور پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر تم زمین کے اندر رسی پھینکو اور سب کی سب نیچے پہنچ جائے۔ تو وہ خدا پر جا پڑے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (یعنی وہی خدا اول ہے۔ وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے) (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو پڑھنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر رسی کے جا پڑنے سے یہ مراد لی کہ وہ رسی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے علم اور اسکی قدرت اور اس کی حکومت پر جا پڑے گی۔ کیوں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت اور اسکی حکومت ہر جگہ ہے۔ اور بذات خود عرش عظیم پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں اپنا وصف بیان کیا ہے

حضرت آدمؑ کا قد

۵۲۸۹/۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِىْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدم کے قد کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور جسم کا عرض سات ہاتھ تھا (احمد)

انبیاء کی تعداد

۵۲۹۰/۳۸ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلُ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُّكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا۔

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے۔ فرمایا۔ آدم۔ پھر میں نے پوچھا کیا آدم نبی تھے۔ فرمایا آدم نبی تھے۔ اور خدا نے ان سے کلام فرمایا تھا۔ (یعنی ان پر صحیفہ نازل ہوا تھا) پھر میں نے پوچھا رسول کتنے ہوئے ہیں۔ فرمایا ایک بڑی جماعت تین سو دس سے کچھ زیادہ اور ابو امامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو ذر نے پوچھا یارسول اللہ! کل انبیاء کتنے ہیں۔ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تین سو پندرہ ہوئے ہیں۔ ایک بڑی جماعت۔ (احمد)

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

۵۲۹۱/۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِى الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی چیز کی خبر آنکھ سے دیکھنے کے برابر نہیں ہوسکتی خداوند تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو گوسالہ کے متعلق ان کی قوم نے جو کچھ کیا تھا اس کی خبر دی اور اس سے متاثر ہو کر موسےٰ نے تورات کی تختیوں کو نہ پھینکا (یعنی غیظ وغضب میں آکر) لیکن جب موسیٰ قوم میں آئے اور اپنی آنکھوں سے اپنی قوم کے کرتوت دیکھے تو غضب ناک ہو کر تختیوں کو پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گئیں۔ (احمد)

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ

سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کا خاندانی و نسبی فضل و شرف

۵۲۹۲ (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن میں) پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس قرن سے کہ میں ہوں۔ (بخاری)

آنحضرتؐ کی برگزیدگی

۵۲۹۳ (۲) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اولاد اسمٰعیل میں سے خاندان کنانہ کو انتخاب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو انتخاب کیا۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں مجھ کو انتخاب کیا ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اولاد ابراہیم میں سے اسمٰعیل کو انتخاب کیا اور اولاد اسمٰعیل میں سے بنی کنانہ کو انتخاب کیا۔

قیامت کے دن آنحضرتؐ کی سرداری

۵۲۹۴ (۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

امت محمدیہؐ کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی

۵۲۹۵ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد میرے تابعین کی ہوگی اور میں سب سے پہلا شخص ہونگا جو جنت کا دروازہ کھلواؤں گا۔ (مسلم)

جنت کا دروازہ سب سے پہلے آنحضرتؐ کے لئے کھولا جائے گا

۵۲۹۶ (۵) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن جنت پوچھے گا تم کون ہو۔ میں کہوں گا محمدؐ! خازن کہے گا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ کے سوا کسی کے لئے پہلے دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم)

سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے

۵۲۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت میں سفارش کروں گا۔ یعنی اپنی امت کو جنت میں داخل کرنے کی سفارش کروں گا۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی ہے جتنی میری (یعنی میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے، اور انبیاء میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔) (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

۵۲۹۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس قصر کی سی ہے جس کی عمارت یا دیواریں نہایت عمدہ ہوں۔ لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو، پھر لوگوں نے اس کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھا (اور اس کی خوبی سے خوش ہوئے) لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر تعجب و حیرت میں رہ گئے۔ اس اینٹ کی جگہ کو بھرنے والا ہوں اور میں اس عمارت کو پورا کرنے والا ہوں اور میں ہی انبیاء کا خاتم ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے

۵۲۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء میں سے ہر ایک نبی کو معجزات میں سے صرف اتنا دیا گیا ہے جتنا کہ اس پر انسان ایمان لا سکے (یعنی ہر ایک نبی کو اس کے زمانہ کی حالت کے مطابق معجزہ دیا گیا۔ اور اس کا اعجاز ختم ہو گیا) اور مجھ کو وحی کا معجزہ دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کلام وحی کے ذریعہ مجھ پر نازل کیا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ دائمی معجزہ ہے۔ اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعین کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کے خصائص

۵۵۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک تو مجھ کو فتح دی گئی رعب سے ایک مہینہ کی راہ کی دوری پر۔ (یعنی دشمن ایک ماہ کی راہ کی دوری پر ہوتا ہے اور اس کے دل

مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں میرا رعب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے) دوسرے ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ یعنی میری امت میں سے جو شخص جہاں نماز کا وقت پائے (اگر پانی نہ ہو تو تیمم کر کے) نماز پڑھ لے۔ تیسرے میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھا۔ چوتھے مجھ کو شفاعت کا مرتبہ دیا گیا۔ پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ساری دنیا اور تمام قوموں کے لئے بھیجا گیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۰۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوسرے انبیاء پر میں چھ خصلتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ یعنی مجھ کو ایسی چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) میں جامع کلمے دیا گیا ہوں (یعنی جو الفاظ میں کہتا ہوں وہ مختصر و جامع ہوتے ہیں) (۲) رعب سے مجھ کو فتح عطا کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنایا گیا (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا گیا (۶) انبیاء کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کے لئے خزانوں کی کنجیاں

۵۵۰۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ يَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو جامع کلموں کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ رعب سے مجھ کو فتح دی گئی ہے۔ اور میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ (بخاری و مسلم)

امتِ محمدیہ کے تئیں خصوصی عنایات ربّانی

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا (یعنی سمیٹ کر مثلاً ہتھیلی کے برابر کر کے دکھایا) میں نے زمین کے مشرق کو دیکھا اور مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت اس حد تک پہنچ جائیگی جس قدر زمین کہ سمیٹ کر مجھ کو دکھائی گئی ہے۔ (یعنی مشرق سے مغرب تک) اور مجھ کو دو خزانے دیئے گئے یعنی سرخ اور سفید (یعنی سونا اور چاندی) اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کیلئے سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط میں نہ مارے (یعنے ایسا قحط نہ ہو کہ میری امت ساری ہلاک ہو جائے) اور یہ سوال کیا کہ وہ میری امت پر مسلمانوں کے سوا کسی اور کو مسلط نہ کرے کہ وہ غیر مسلم

وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ان کے رہنے کی جگہ کو جائز قرار دے اور ان سے چھین لے (یعنی ان کو ہلاک کر ڈالے) اور میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمدؐ میں جب کسی بات کا حکم کر دوں تو پھر میرا وہ حکم نہیں لوٹتا اور میں نے تجھ کو تیری امت کے لئے یہ عہد دیا ہے کہ میں اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کروں گا۔ اور نہ غیر مسلم کو اس پر مسلط کروں گا کہ وہ (اس کو ہلاک کرکے) ان کے مکانات کو چھین لے اگرچہ مسلمانوں کے مقابلہ پر زمین کے تمام کافر جمع ہو جائیں (تب بھی وہ ان کو ختم نہ کرسکیں گے) البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہیں گے اور ہلاک کرتے رہیں گے اور قید کرتے رہیں گے۔ (مسلم)

اپنی امت کے حق میں آنحضرتؐ کی دعا جو قبول نہیں ہوئی

۵۵۰۴ وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے اور اس میں داخل ہو کر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے اپنے پروردگار سے طویل دعا کی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ دو چیزیں مجھ کو عطا فرما دیں۔ اور ایک سے منع کر دیا ایک تو میں نے اپنے پروردگار سے یہ چاہا تھا کہ وہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے۔ (یعنی ساری امت کو) یہ چیز تو خدا نے مجھ کو عطا فرما دی۔ دوسرے میں نے اپنے پروردگار سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ میری امت کو پانی میں غرق کرکے ہلاک نہ کرے یہ بات خدا نے قبول کر لی۔ تیسری بات جس کی میں نے خواہش کی تھی یہ ہے کہ میری امت میں باہم لڑائی اور فساد نہ ہو۔ (یعنی وہ آپس میں نہ لڑیں) خدا نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔ (مسلم)

تورات میں آنحضرتؐ کے اوصاف کا ذکر

۵۵۰۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ الْمَوْصُوفُ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي

عطاء بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے ملا اور پوچھا کہ تورات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو صفات مذکور ہیں ان سے مجھ کو آگاہ کرو۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا ہاں! (میں تم کو آگاہ کرتا ہوں) خدا کی قسم! تورات میں آپ کی بعض وہی صفات درج ہیں جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان آیات میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ (یعنی اے نبی ہم نے تجھ کو امت کے حال پر شاہد بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری دینے والا (ثواب کی) اور ڈرانے والا (عذاب سے) اور امیوں کی پناہ (أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ (یعنی تو میرا بندہ اور میرا رسولؐ ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل

الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ وَنَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ۔

رکھا ہے نہ تو بدخو ہے نہ سخت گیر، اور نہ بازاروں میں شور مچانیوالا) وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحَ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا (یعنی اور وہ برائی کو برائی کے ساتھ دور نہیں کرتا بلکہ درگزر کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہ کریگا جب تک کہ گمراہ قوم کو خدا اس کے ذریعہ راہ راست پر نہ لے آئے اس طرح سے کہ وہ لوگ اس کا اعتراف نہ کرلیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس وقت تک اس کی روح خدا قبض نہ کرے گا جب تک کہ اندھی آنکھوں۔ بہرے کانوں اور بے حس دلوں کو اس کلمہ کے ذریعہ درست نہ کردیں۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلعم کی تین دعائیں

۵۵۰۶/۱۵ عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اِثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت خباب بن ارت رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک طویل نماز پڑھائی۔ صحابہ رضی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے آج تو اتنی لمبی نماز پڑھی کہ کبھی اتنی دراز نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس لئے کہ یہ نماز رغبت اور خوف کی نماز تھی۔ میں نے اس نماز میں خدا سے تین باتیں طلب کی ہیں جن میں سے دو مجھ کو عطا کردی گئیں اور ایک سے انکار کردیا گیا۔ میں نے خدا سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے۔ یہ مطالبہ پورا کردیا گیا۔ پھر میں نے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں پر ایسے دشمن کو مسلط نہ کرے جو غیر مسلم ہو۔ یہ سوال بھی پورا کردیا گیا۔ تیسری بات میں نے یہ چاہی تھی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو تکلیف و اذیت نہ دیں یعنی آپس میں نہ لڑیں۔ اس سے انکار کردیا گیا۔ (ترمذی، نسائی)

مسلمان تین چیزوں سے محفوظ رکھے گئے ہیں

۵۵۰۷/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَّاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلٰلَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت ابو مالک اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانو خدا نے تم کو تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لئے بددعا نہ کرے، کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ باطل و گمراہ لوگ اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ میری ساری امت گمراہی پر جمع نہیں۔ (ابوداؤد)

مسلمان آپس کے افتراق و انتشار کے باوجود اپنے مشترک دشمن کے خلاف متحد ہونگے

۵۵۰۸/۱۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عوف بن مالک رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّجْمَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ سَیْفَیْنِ سَیْفًا مِّنْھَا وَسَیْفًا مِّنْ عَدُوِّھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

نے فرمایا ہے اس امت پر خداوند تعالیٰ دو تلواروں کو جمع نہ کریگا یا ایک تلوار اس امت کی اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں کی (یعنی خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو ایسا موقع نہ دیگا کہ وہ آپس میں بھی لڑیں۔ اور ان کا دشمن ان سے لڑے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کی نسلی و نسبی فضیلت

۵۵۰۹/۱۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّہٗ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مسلمانوں کو بنو ہاشم پر طعن کرتے سُنا۔ اور وہ غصہ میں بھرے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں محمدؐ ہوں، عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان) کے اندر مجھ کو پیدا کیا۔ پھر اس بہترین مخلوق یعنی انسان کے خدا تعالیٰ نے دو حصے کئے (یعنی عرب اور عجم) اور ان دونوں حصوں میں سے بہترین حصہ (عرب) میں مجھ کو پیدا کیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس بہترین حصہ (عرب) کے قبائل بنائے اور ان قبائل میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر مجھ کو پیدا کیا پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے اور ان گھروں میں سے بہترین گھر (ہاشم) میں مجھ کو پیدا کیا۔ پس میں ذات حسب میں بھی تمام لوگوں سے بہتر ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کی نبوت حضرت آدمؑ کے وجود پذیر ہونے سے پہلے ہی تجویز ہو گئی تھی

۵۵۱۰/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! نبوت کے لئے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ فرمایا اس وقت جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی آدمؑ کا صرف پتلا تیار ہوا تھا۔ اور روح جسم کے اندر داخل نہ کی گئی تھی۔) (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت

۵۵۱۱/۲۰ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ

حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کے ہاں میں اس وقت خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب کہ آدم اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ (یعنی آدم کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا) اور میں تم کو بتاؤں میرا پہلا (یعنی میری نبوت کا پہلا اظہار) حضرت ابراہیم کی دعا تھی (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ، اور پھر حضرت عیسٰیؑ کی بشارت (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَمُبَشِّرًا

الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ۔

بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) اور پھر میری ماں کا خواب جو انھوں نے مجھ کو جننے کے وقت دیکھا تھا، اور میری ماں کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا۔ (یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت) جس سے شام کے محل ان کو نظر آئے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرتؐ کے خصائص

۵۵۱۲ (۲۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں گا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور میرے ہاتھ میں (قیامت کے دن) حمد کا جھنڈا ہوگا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور قیامت کے دن آدمؑ اور ان کے سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ خدا کے حبیب ہیں

۵۵۱۳ (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسَى رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ تشریف لے آئے اور آپ نے ان کو یہ باتیں کرتے سنا۔ ایک شخص نے کہا۔ خدا تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا۔ دوسرے نے کہا موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے باتیں کیں۔ تیسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح تھے۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام کو خداوند تعالےٰ نے برگزیدہ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کی باتیں سنکر فرمایا میں نے تمہاری باتوں کو سنا اور تمہارے اس تعجب کو محسوس کیا کہ ابراہیم خلیل اللہ خدا تعالےٰ کے دوست ہیں۔ اور حقیقت میں وہ خدا تعالےٰ کے دوست ہی ہیں۔ اور موسیٰؑ خدا تعالےٰ کے ہمراز و ہم کلام ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰؑ خدا کی روح اور کلمہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں اور آدمؑ کو خدا تعالےٰ نے انتخاب کیا ہے اور حقیقت میں وہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ ہیں۔ لیکن تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا تعالےٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں، جس کے نیچے آدم اور تمام دوسرے پیغمبر ہوں گے۔ اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو بہشت کے دروازہ کو حرکت دوں گا۔ اور خداوند تعالےٰ جنت کے دروازہ کو

اللّٰہُ لِی فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

میرے لئے کھول دے گا۔ اور مجھ کو اس میں داخل کریگا۔ اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک میں اگلے اور پہلے تمام لوگوں میں بہتر و برتر ہونگا۔ (ترمذی۔ دارمی)

امت محمدی کی خصوصیت

۵۵۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِنِّیْ قَائِلٌ قَوْلًا غَیْرَ فَخْرٍ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَمُوْسٰی صَفِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَعِیَ لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِنَّ اللّٰہَ وَعَدَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ وَاَجَارَھُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا یَعُمُّھُمْ بِسَنَۃٍ وَلَا یَسْتَاْصِلُھُمْ عَدُوٌّ وَلَا یَجْمَعُھُمْ عَلٰی ضَلٰلَۃٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

حضرت عمرو بن قیسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظہور کے اعتبار سے ہم آخر میں ہیں (یعنی پچھلے ہیں) لیکن قیامت میں ہم سابق و اول ہیں۔ اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم خداوند تم کے دوست ہیں۔ موسےٰ برگزیدہ ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے ساتھ حمد کا عَلَم ہوگا۔ اور خداوند تعالےٰ نے مجھ سے میری امت کے لئے خیر کثیر کا وعدہ کیا ہے "اور میری امت کو خدا تعالےٰ نے تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ وہ اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے گا۔ دوسرے یہ کہ دشمن ان کا استیصال نہ کر سکے گا۔ یعنی دشمنان اسلام سارے مسلمانوں کو ہلاک نہ کر سکیں گے۔ تیسری یہ کہ ساری اسلامی دنیا گمراہ نہ ہو سکے گی۔ (دارمی)

حضورؐ قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

۵۵۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں رسولوں کا افسر و سردار ہوں گا (یعنی تمام رسول قیامت میں یا جنت کے اندر داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے ہوں گے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور میں انبیاء کا ختم کرنیوالا ہوں (یعنی نبوت مجھ پر ختم ہو گئی ہے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں جو شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ (دارمی)

قیامت کے دن آنحضرتؐ کی عظمت و برتری

۵۵۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا یَئِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائیگا تو سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں نکلوں گا اور جب لوگ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہونگے۔ انکا قائد و افسر ہوں گا۔ اور جب لوگ خاموش ہوں گے میں کلام کروں گا (یعنی ان کی شفاعت کروں گا۔ اور جب لوگوں کو روک لیا جائے گا۔ میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب لوگ ناامید و مایوس ہو جائینگے میں ان کو خوش خبری دوں گا۔ بزرگی اور کنجیاں اس وقت میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور حمد کا جھنڈا

يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

اس روز میرے قبضہ میں ہوگا۔ اور آدمؑ کے بیٹوں میں خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا بزرگ ہوں گا میرے گرد اس روز ہزار خادم پھرتے ہونگے گویا وہ خادم چھپے ہوئے انڈے ہیں (یعنی نہایت محفوظ اور صاف ستھرے موتی غلاموں اور خادموں کو سفید انڈوں اور بکھرے ہوئے موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔ یہ تشبیہ نفاست وصفائی کے اعتبار سے ہے)۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضورؐ عرش الٰہی کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے

۵۵۱۷/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھ کو جنت کے حلّوں میں سے ایک حلّہ پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش الٰہی کے داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اور اس مقام پر مخلوق میں سے میرے سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ (ترمذی) اور جامع الاصول کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی (قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا) پھر مجھے حلہ پہنایا جائے گا۔

آنحضرتؐ کے لئے وسیلہ طلب کرو

۵۵۱۸/۲۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے لئے خدا تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وسیلہ کیا؟ فرمایا جنت میں بڑا درجہ ہے جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور مجھ کو امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔ (دارمی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے امام ہوں گے

۵۵۱۹/۲۸ وَعَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں نبیوں کا امام و خطیب ہوں گا۔ اور ان کی سفارش کروں گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۲۰/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّيْ أَبِيْ وَخَلِيلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہؓ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر نبی کا کوئی نبی دوست رہا ہے اور انبیاء میں سے میرے دوست میرے باپ میرے پروردگار کے دوست ابراہیم ہیں اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنی ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکا اتباع کیا۔ اور یہ نبی یعنی محمد اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا تعالےٰ مسلمانوں کا دوست اور کارساز ہے) (ترمذی)

آنحضرتؐ کی بعثت کا مقصد

۵۵۲۱/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ

لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

نے مجھ کو خوبیوں اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کیلئے بھیجا ہے (شرح السنۃ)

تورات میں آنحضرتؐ اور امت محمدی کے اوصاف کا ذکر

۵۵۲۲ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ۔

کعبؓ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے۔ محمدؐ خدا تعم کا رسول اور میرا یعنی خدا تعالیٰ کا بندہ مختار ہے وہ نہ درشت خو ہے نہ سخت گو، اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) اور اسکی حکومت شام میں ہے اور اسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے جو خوشی اور غمی یا راحت و تکلیف دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتی اور تعریف کرتی ہے وہ جہاں ٹھہریں گے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی کریں گے یعنی اللہ اکبر کہیں گے ہر زوال پر چاند اور سورج کی رعایت و نگہبانی کریں گے (یعنی اس کے طلوع و غروب اور زوال کا بھی خیال رکھیں گے۔ جب نماز کا وقت ہو گا نماز پڑھیں گے ملا اپنی کمر پر ازار باندھیں گے اور اپنے جسم کے حصوں کو دھوئیں گے۔ انکا منادی کرنے والا (یعنی اذان دینے والا) آسمان و زمین کے درمیان ندا کرے گا۔ (یعنی بلند مقام پر کھڑے ہو کر اذان دے گا) جنگ میں اور نماز میں ان کی صف بندی مساوی ہو گی، رات کو ان کی آواز پست ہے جیسی کہ شہد کی مکھی کی آواز (یعنی رات کو خفیہ عبادت کرینگے)۔ (مصابیح۔ دارمی)

۵۵۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ تورات میں محمدؐ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپؐ کی قبر میں عیسٰے بن مریم بھی دفن ہوں گے (قبر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے) ابو مودود راوی کا بیان ہے کہ جس حجرہ میں رسول اللہ کی قبر ہے اس میں قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

انبیاء اور آسمان والوں پر آنحضرتؐ کی فضیلت کی دلیل

۵۵۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خداوند تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے پوچھا اے ابو عباسؓ! آسمان والوں پر کس بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی گئی ہے ابن عباسؓ نے کہا خداوند تعالےٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ (یعنی فرشتوں میں سے جو یہ کہے کہ میں خدا تعالےٰ کے سوا

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَأَرْسَلَهٗ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

معبود ہوں ہم اس کو اس کے بدلہ میں جہنم دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں) اور محمدؐ سے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (یعنی ہم نے تیرے لئے برکتوں کے دروازے کھول دئے (یعنی فتوحات عطا فرمائیں) اور خداوند تعالیٰ نے تیرے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا) پھر لوگوں نے دریافت کیا اور انبیاء پر (نبی صلعم کو) کیوں فضیلت و بزرگی عطا کی گئی۔ ابن عباس رضؓ نے کہا خداوند تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کی نسبت فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ (یعنی ہم نے جس پیغمبر کو بھیجا اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ ان کے سامنے خدا تعالیٰ کے احکام بیان کرے۔ پھر جس کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس کو گمراہ کرتا ہے) اور خداوند تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (یعنی ہم نے تجھ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے) یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو جن اور انسان دونوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (دارمی)

آنحضرتؐ نے اپنی نبوت کو کیسے جانا

۵۵۲۵ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِيْ مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ أَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِأُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپؐ نے یہ کیوں کر جانا کہ آپ نبی ہیں؟ اور پھر آپ کو اپنی نبوت کا کیونکر یقین ہوا؟ آپ نے فرمایا۔ ابوذرؓ! میں بطحا مکہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا، ہاں، پہلے نے کہا اچھا ایک آدمی سے اس کا وزن کرو! چنانچہ میرا وزن کیا گیا اور میں اس آدمی سے بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب دس آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں دس آدمیوں کے مقابلہ میں بھی بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا اچھا اب سو آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں سو آدمیوں پر بھی بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرلو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں اس پر بھی بھاری رہا گویا کہ میں ان ہزار آدمیوں کو (اب بھی) دیکھ رہا ہوں۔ کہ جس پلڑے میں وہ تھے وہ اس قدر اوپر اٹھ گیا تھا کہ وہ مجھ پر گرنے ہی والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم اس کو اس کی ساری امت کے ساتھ بھی تولو تو یہ ساری امت پر بھاری رہے گا۔ (دارمی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر حالت میں قربانی فرض تھی

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر ہر حال میں قربانی فرض کی گئی ہے (یعنی امارت وغربت دونوں حال میں) اور مجھ کو چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا اور تم کو حکم نہیں دیا گیا۔ (دارقطنی)

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمار مبارک اور صفات کا بیان

فصل اول

اسماء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُّ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میرے بہت سے نام ہیں۔ یعنی میں محمدؐ ہوں میں احمدؐ ہوں میں محو کرنے والا (ماحی) ہوں۔ یعنی میرے ذریعہ خداوند تعالےٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں، کہ (قیامت کے دن) لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے (یعنی قبر سے میرے نکلنے کے بعد دوسرے لوگ قبروں سے باہر آئیں گے۔) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۲۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے اتنے نام بیان فرمائے تھے یعنی یہ کہ میں محمدؐ ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں مقفی ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا) میں حاشر ہوں (یعنی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرنے والا) میں نبی توبہ ہوں (آپ توبہ بہت فرمایا کرتے تھے) اور میں نبی رحمت ہوں (جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔) (مسلم)

آنحضرتؐ اور کافروں کی گالیاں

۵۵۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ خداوند تعالےٰ نے مجھ کو کیونکر قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے بچایا۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں محمدؐ ہوں (مشرکین قریش نے آپکا نام محمد کے مقابلہ میں مذمم رکھ لیا تھا اور وہ مذمم کہہ کر گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ گالیاں محمدؐ پر نہیں، مذمم پر پڑیں) (بخاری)

چہرۂ اقدس، بال مبارک اور مہر نبوّت کا ذکر

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفَيْهِ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے اگلے حصہ کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپ بالوں میں تیل لگاتے تو یہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی اور جس وقت آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں زیادہ بال تھے (یعنی آپؐ کی داڑھی گھنی تھی ہلکی نہ تھی۔ جابرؓ نے جب یہ بیان کیا تو ایک شخص نے کہا۔ آپؐ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔ (یعنی چمک اور رنگ میں، لیکن چونکہ اس تشبیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا کہ آپ کا چہرہ مبارک لمبا ہوگا) اس لئے جابرؓ نے کہا بلکہ آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی مانند تھا۔ اور آپؐ کا چہرہ مبارک گول تھا۔ اور میں نے آپؐ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند (گول) تھی اور رنگ اسکا آپؐ کے جسم مبارک کا سا رنگ تھا۔ (مسلم)

مہر نبوّت کہاں تھی

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا۔ یا میں نے آپؐ کے ساتھ ثرید کھایا پھر میں آپؐ کے پیچھے گیا اور مہر نبوت کو دیکھا جو دونوں شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مٹھی کی مانند تھی اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔ (مسلم)

بچّوں پر شفقت

۵۵۳۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ أَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ام خالدؓ بنت خالد بن سعیدؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر بھی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام خالدؓ کو میرے پاس لاؤ! چنانچہ ام خالدؓ جو بچہ ہی تھیں اٹھا کر لایا گیا آپؐ نے چادر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ام خالدؓ کو اڑھا دیا اور پھر فرمایا پرانا کر تو اس کو اور پھر پرانا کر (یعنی جب آپؐ نیا کپڑا پہنتے یا پہناتے تو یہ دعا فرماتے اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے کپڑے پرانے کر اور بہت جی) اور اس چادر میں سبز یا زرد نشان تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ام خالدؓ! یہ بہت اچھا کپڑا ہے ام خالدؓ کہتی ہیں کہ پھر میں (آپؐ کے پیچھے چلی) گئی اور مہر نبوت سے کھیلتی رہی۔ میرے باپ نے مجھ کو جھڑک دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو (کھیلنے دو منع نہ کرو) (بخاری)

آنحضرت ؐ کے قد و قامت وغیرہ کا ذکر

۵۵۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو حد اعتدال سے زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد اور آپ نہ تو بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ گندم گوں (بلکہ سرخ و سفید اور گندم گوں تھے) اور آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگریالے) اور نہ بالکل سیدھے تھے بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں سال کے آخر میں مبعوث فرمایا (یعنی رسول بنایا) آپ مکہ میں دس سال رہے، اور مدینہ میں دس سال۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے آخر میں وفات دی، آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس بال سفید تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم قوم میں میانہ قد تھے نہ لانبے اور نہ ٹھگنے۔ صاف اور چمکدار رنگ تھا۔ اور آپ کے سر کے بال آدھے کانوں تک تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کانوں اور شانوں کے درمیان تک بال تھے۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انس رض نے کہا۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں پر گوشت تھا۔ اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا۔ اور آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انس رض نے کہا کہ حضور ؐ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔

۵۵۳۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

حضرت براء رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کشادگی تھی (یعنی دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت فرق تھا) آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا (یعنی آپ سرخ تہ بند باندھے اور سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے) میں نے دنیا میں حضور ؐ سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براء رض نے کہا میں نے کوئی بالوں والا آدمی سرخ لباس میں آنحضرت ؐ سے بہتر نہ دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ دونوں مونڈھے کشادہ تھے نہ آپ لمبے تھے اور نہ ٹھگنے۔

۵۵۳۵ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ

سماک بن حرب رح جابر بن سمرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے (عرب میں مرد کے لئے کشادہ دہنی

الْعَيْنِ مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قابل تعریف ہے جو آپؐ کی آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی تھی۔ ایڑیاں چھوٹی اور کم گوشت تھیں۔ (مسلم)

۵۵۳۶ وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوالطفیل رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ سفید ملیح رنگ کے تھے اور تمام اوصاف واعضا میں مناسب۔ (مسلم)

آنحضرتؐ نے خضاب استعمال نہیں کیا

۵۵۳۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِیْ لِحْيَتِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِیْ رَأْسِهٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِی الصُّدْغَيْنِ وَفِی الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ انس رضؓ سے حضورؐ کے خضاب کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ خضاب لگاتے اگر میں آپؐ کی ڈاڑھی کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تھا تو گن لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں ان سفید بالوں کو گننا چاہتا جو آپ کے سر مبارک میں تھے تو میں گن لیتا (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سفیدی آپ کی ڈاڑھی کے نیچے کے حصہ میں اور کن پٹیوں میں تھی اور کچھ سر مبارک میں۔

آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں حریر و دیباج سے زیادہ ملائم اور آپؐ کا پسینہ مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا

۵۵۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روشن اور چمکتا ہوا رنگ تھا۔ اور آپکا پسینہ گویا موتی تھے۔ جب آپؐ راستہ چلتے تو آپ آگے کی طرف جھکے رہتے اور میں نے دیبا اور کسی ریشم کے کپڑے کو آپؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہ پایا اور میں نے کوئی مشک وعنبر ایسا نہیں سونگھا جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی سی خوشبو ہو۔ (بخاری ومسلم)

پسینۂ مبارک

۵۵۳۹ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِی الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِیْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ

حضرت ام سلیم رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور دوپہر کو استراحت فرماتے تھے (یعنی قیلولہ کیا کرتے تھے) وہ آپ کے لئے چمڑے کا بستر کرتیں اور آپؐ اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ کو پسینہ زیادہ آیا کرتا تھا وہ آپ کے پسینہ کو جمع کرتیں اور اپنے عطر میں ملالیتیں۔ ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان کو جمع کرتے ہوئے دیکھا تو) پوچھا یہ کیا کرتی ہو ام سلیمؓ؟ انھوں نے کہا یہ آپ کا پسینہ ہے۔ ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور آپؐ کا پسینہ بہترین خوشبو ہے۔ اور

بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ایک روایت میں ہے کہ ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس پسینہ کو چھوٹوں کے لئے باعث برکت خیال کرتے ہیں۔ (یعنی آپ کے پسینہ کو ان کے جسموں پر ملتے ہیں) آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اور اچھا کیا۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کے ساتھ پیار

۵۵۴۰ (۱۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپؐ اپنے گھر میں جانے کے لیے مسجد سے نکلے اور میں بھی مسجد سے باہر آیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند لڑکے آ گئے آپؐ نے ہر ایک کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپؐ کے ہاتھ کو ٹھنڈا اور خوشبودار پایا گویا اس کو ابھی عطر کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

فصل دوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا

۵۵۴۱ (۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قامت تھے اور نہ پستہ قد آپ کا سر بڑا تھا اور داڑھی گنجان تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فربہ اور پر گوشت تھے۔ رنگ آپؐ کا سرخ و سفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی دھاری یا لکیر تھی جب آپؐ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے گویا آپؐ نشیب میں جا رہے ہیں۔ نہ آپؐ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد میں نے کوئی شخص آپ جیسا دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ (ترمذی)

۵۵۴۲ (۱۶) وَعَنْهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ

حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو لانبے تھے اور نہ پستہ قد بلکہ متوسط قامت کے تھے آپ کے بال نہ تو گھونگر یالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ بل کھائے ہوئے تھے آپ نہ بہت موٹے تھے اور نہ بالکل نحیف و دبلے۔ آپؐ کا چہرہ گول تھا۔ اور سفید سرخی لیے ہوئے آپ کی آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں لمبی اور آپ کی ہڈیوں کے سرے یعنی جوڑ موٹے تھے، آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک دھاری یا لکیر بالوں کی تھی جو سینہ سے ناف تک چلی گئی تھی ہاتھ اور پاؤں پر گوشت تھے جب آپ چلنے کے لیے قدم اٹھاتے گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں اور جب آپ اِدھر اُدھر دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے آپ لوگوں میں نہایت کشادہ دل، درسخی اور زبان کے نہایت سچے۔ آپ نہایت صاف الفاظ میں گفتگو فرماتے تھے

عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

آپ طبیعت کے نہایت نرم اور قوم کے لحاظ سے نہایت شریف بزرگ تھے جو شخص آپ کو یک دیکھتا اس کی ہیبت طاری ہو جاتی اور جو شخص آپکو شناخت کر کے آپ سے محبت و اختلاط رکھتا آپ سے محبت کرتا۔ حضورؐ کی صفات بیان کرنیوالے یعنی حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضور کی وفات سے پہلے اور آپؐ کی وفات کے بعد میں نے آپ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (ترمذی)

حضورؐ کے جسم کی خوشبو گزرگاہ کو معطر کر دیتی تھی

۵۵۴۳ [17] وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی راہ سے گزرتے تو آپ کے بعد جو شخص اس راہ سے گزرتا معلوم کر لیتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لے گئے ہیں یعنی آپ کے جسم کی یا پسینہ کی خوشبو سے۔

آپؐ کا چہرہ اور وجود آفتاب کی طرح تھا

۵۵۴۴ [18] وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَهٗ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہم سے بیان کرو انہوں نے کہا بیٹا! اگر تو آپ کو دیکھتا تو اس طرح دیکھتا کہ گویا آفتاب نکلا ہوا ہے (یعنی آپ کے چہرہ کی آب و تاب اور رعب و دبدبہ آفتاب کے مانند تھا)۔ (دارمی)

چہرۂ مبارک کی وہ تابانی کہ مہتاب بھی شرمائے

۵۵۴۵ [19] وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا تھا۔ اور کبھی چاند کی طرف آپ اسوقت سرخ لباس پہنے ہوئے تھے اور میرے نزدیک آپ کا حسن و جمال چاند سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

آنحضرتؐ کی رفتار

۵۵۴۶ [20] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں جاری تھا اور نہ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار پایا گویا زمین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لپیٹا جاتا تھا آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے تھے لیکن آپ بے پروا چال سے چلتے تھے۔ (ترمذی)

حضورؐ کی پنڈلیاں، آنکھیں اور مسکراہٹ

۵۵۴۷ [21] وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں سبک و نازک تھیں آپ کبھی (قہقہہ لگا کر) نہ ہنستے بلکہ مسکرایا کرتے تھے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو اپنے دل میں کہتا آپ

وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ آپ سرمہ لگائے نہ ہوتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضورؐ کے دندان مبارک

۵۵۴۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانت کشادہ تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپؐ کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

حضورؐ کی خوشدلی چہرہ سے نمایاں ہو جاتی تھی

۵۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ وَجْهُهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کسی واقعہ یا کسی بات سے خوشی طاری ہوتی تو آپ کا چہرہ مبارک کھل اٹھتا گویا کہ آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس سے واقف و آگاہ تھے (بخاری مسلم)

حضورؐ کی صفات و خصوصیات کا تورات میں ذکر

۵۵۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَتَوَلَّوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک دفعہ وہ بیمار ہوا تو آپ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تورات پڑھ رہا ہے آپ نے اس کے باپ سے فرمایا میں تجھ کو اس خدا کے بزرگ و برتر کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل فرمائی ہے کیا تورات کے اندر میرے اوصاف میری صفات اور میرے مبعوث ہونیکا حال بھی پاتا ہے اس نے کہا نہیں اس کے لڑکے نے کہا ہاں خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم آپ کی صفات آپ کے اوصاف اور آپ کے پیدا ہونیکا حال تورات میں پاتے ہیں اور میں اس امر کی شہادت دیتا اور اعتراف کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں نبیؐ نے یہ سنکر صحابہ سے فرمایا اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اٹھا دو اور تم اپنے بھائی کے والی و محافظ بنو (یعنی اس کی تجہیز و تکفین کرو۔) (بیہقی)

آنحضرتؐ کی بعثت رحمت خداوندی کا ظہور ہے

۵۵۵۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا ہے میں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔ (دارمی۔ بیہقی)

بَابٌ فِی اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا بیان

فصل اول

بے مثال حسن اخلاق

۵۵۵۱/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہؐ کی خدمت کی مجھ سے آپ نے کبھی اُف بھی نہیں کہا (یعنی کبھی زجر وتوبیخ نہیں کی) اور نہ آپنے کبھی یہ فرمایا۔ کہ یہ کام تو نے کیوں کیا اور یہ کام تو نے کیوں نہیں کیا (بخاری مسلم)

شفقت ومروّت

۵۵۵۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق کے اعتبار سے تمام لوگوں میں بہتر تھے ایک روز آپنے مجھ کو کسی کام سے بھیجنا چاہا میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرا ارادہ جانے کا تھا یعنی اس کام کے کرنے کو جس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا پھر میں گھر سے باہر آیا اور ان لڑکوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی میں نے (مڑ کر) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے، آپنے فرمایا انسؓ کیا تو (وہاں) گیا تھا جہاں میں نے تجھ کو بھیجا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اب میں جا رہا ہوں۔ (مسلم)

بے مثال تحمل اور خوش اخلاقی

۵۵۵۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور آپ نجران (نام مقام) کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے تھے راستہ میں آپ کو دیہاتی ملا جس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر اس قدر سختی سے اپنی طرف کھینچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سینہ کے قریب کھینچ کر آگئے میں نے دیکھا تو آپ کی چادر کے کنارے نے آپ کی گردن پر نشان ڈالدیا تھا پھر اس دیہاتی نے کہا محمدؐ! تمہارے پاس خدا کا مال ہے اس میں مجھ کو کچھ دلوایئے آنحضرتؐ نے اس کی طرف دیکھا۔ مسکرائے اور پھر آپنے اس کو کچھ دیئے جانے کا حکم دے دیا۔

(بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کی اکملیت وجامعیت

۵۵۵۴/۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ لوگوں میں بہترین شخص تھے

وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(یعنی حسن وجمال، فضل وکمال اور صفات حمیدہ کے اعتبار سے) اور لوگوں میں آپ نہایت سخی اور دلیر وشجاع تھے ایک روز رات کے وقت مدینہ کے لوگ چوروں یا دشمنوں سے ڈر گئے اور اضطراب پیدا ہوگیا لوگ آواز کی طرف دوڑے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے وہاں موجود تھے اور فرما رہے تھے ڈرو نہیں آپ اس وقت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑے پر زین نہ تھی ننگی پیٹھ تھی اور آپ کی گردن میں تلوار پڑی تھی آپ نے فرمایا میں نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا (یعنی نہایت تیز رفتار پایا)۔ (بخاری ومسلم)

کبھی کسی سائل کو انکار نہیں کیا

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی چیز مانگی گئی آپ نے منع نہیں فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

عطاء وبخشش کا کمال

۵۵۵۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریاں مانگیں کہ جو دو پہاڑوں کے درمیانی نالہ کو بھر دیں آپ نے اس کو اتنی ہی بکریاں دے دیں پھر وہ شخص اپنی قوم میں آیا اور کہا، اگر مسلمان ہوجاؤ خدا کی قسم محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر افلاس کا ڈر نہیں رہتا (مسلم)

خلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم کہتے ہیں کہ غزوۂ حنین سے واپسی میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے ہیں کہ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے اور مال غنیمت مانگنے لگے اور یہاں تک آپ کو تنگ کیا کہ آپؐ کو کیکر کے ایک درخت کے نیچے لے گئے کیکر کے درخت نے آپؐ کی چادر کو اچک لیا، یعنی آپکی چادر کانٹوں میں الجھ گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا مجھ کو میری چادر دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چارپائے (جانور ہوتے تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اس وقت تم مجھ کو بخیل ورجھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ (بخاری)

مخلوق خدا کے تئیں شفقت وہمدردی

۵۵۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو مدینہ والوں کے نوکر چاکر برتنوں میں پانی ڈال کر حاضر ہوتے آپ ہر ایک کے برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے آپ کے پاس وہ لوگ اکثر ٹھنڈی صبح کو آتے تو اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

غریب پریشان حال لوگوں کے ساتھ آنحضرتؐ کا معاملہ

۵۵۶۰ وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اُمَّۃٌ مِنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ والوں کی ایک لونڈی تھی جو رسول خدا م کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی، اور جہاں اس کا جی چاہتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتی تھی۔ (بخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَھَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی جس کی عقل میں خلل تھا (یعنی اس کا دماغ خراب تھا) ایک روز اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے میرا ایک کام ہے (یعنی خفیہ طور پر عرض کرنے کی بات ہے) آپ نے فرمایا فلانے کی ماں! جس کوچہ میں تو چاہے چلوں اور تیرا کام کر دوں (یعنی جس خفیہ مقام پر تو بات کرنا چاہے میں تیرے ساتھ چلوں چنانچہ آپ اسکے ساتھ کسی کوچہ میں تشریف لیگئے اور اسکا کام کر دیا (مسلم)

آنحضرتؐ کے اوصاف حمیدہ

۵۵۶۲ وَعَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَالَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے (لعنت والے اور نہ بد کلام جب آپ کو کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرمانے کیا کرتا ہے، تیری پیشانی خاک آلود ہو۔ (بخاری)

اپنے دشمنوں کے حق میں بھی بد دعا نہیں فرماتے تھے

۵۵۶۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ م ہمیں کافروں کے حق میں بد دعا فرمایئے آپ نے فرمایا مجھ کو لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

آنحضرتؐ کا شرم و حیاء

۵۵۶۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت حیادار تھے، ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار جو پردہ میں ہوں اور جب کوئی بات آپ کے خلاف مزاج ہوتی تو ہم آپ کے چہرے سے آپکی ناگواری کو محسوس کر لیتے۔ (بخاری ومسلم)

آپؐ منہ کھول کر نہیں ہنستے تھے

۵۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا سارا منہ کھل گیا ہو آپ جب ہنستے تو مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضورؐ کی گفتگو کا بہترین انداز

۵۵۶۶ وَعَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بات نہ کرتے جس طرح تم باتوں میں بات کرتے چلے جاتے ہو آپ! ایک بات کو علیحدہ

يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

علیحدہ کرتے اگر کوئی شخص آپ کے جملوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری و مسلم)

گھر کے کام کاج خود کرتے تھے

۵۵۶۷/۱۶ وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ. قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اسود رض کہتے ہیں، میں نے عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا، تو نماز کو چلے جاتے۔ (بخاری)

کبھی کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے

۵۵۶۸/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرما لیتے۔ اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا سبب ہوتا تو آپ اس سے دور ہو جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر اس کو حلال کیا گیا تو آپ ضرور خدا تعالیٰ کے لیے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلعم نے کبھی کسی کو نہیں مارا

۵۵۶۹/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم کو مگر جب کہ آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے (تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے تھے) اور جب آپ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی کسی سے اذیت و تکلیف جسمانی یا روحانی)، تو آپ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا تو آپ اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم

خدام کے ساتھ آنحضرت صلعم کا برتاؤ

۵۵۷۰/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ أُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَإِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ أَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور دس سال تک آپ کی خدمت کرتا رہا ہوں لیکن آپ نے کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر بھی مجھ کو ملامت نہیں کی، اور آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بھی اگر مجھ کو ملامت کرتا تو آپ فرما دیتے۔ اس کو چھوڑ دو (ملامت نہ کرو) جب کوئی بات ہونے والی ہوتی ہے، ضرور ہو کر رہتی ہے (بیہقی)

آنحضرت صلعم کے اوصاف حمیدہ

۵۵۷۱/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

تھے (یعنی فطرتاً وطبعاً) اور نہ تکلف فحش گوئی کرتے تھے اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے اور درگزر کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضورؐ میں تواضع وانکساری

۵۵۷۲/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ یُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت انسؓ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صفات اس طرح بیان کرتے تھے کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے، جنازہ کے ساتھ جاتے مملوک (غلام) کی دعوت قبول فرما لیتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے، خیبر کے دن میں نے آپکو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی ناک کی مہار کھجور کے پوست کی تھی (ابن ماجہ)

اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے

۵۵۷۳/۲۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم اپنی جوتیاں خود ٹانک لیتے تھے اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اس طرح کام کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو، نیز عائشہؓ نے یہ کہا کہ حضورؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے، اپنے کپڑوں کی جوئیں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کر لیتے تھے (ترمذی)

آنحضرتؐ کا عوامی تعلق

۵۵۷۴/۲۳ وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَہٗ حَدِّثْنَا اَحَادِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ جَارَہٗ فَکَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ بَعَثَ اِلَیَّ فَکَتَبْتُہٗ لَہٗ فَکَانَ اِذَا ذَکَرْنَا الدُّنْیَا ذَکَرَھَا مَعَنَا وَاِذَا ذَکَرْنَا الْاٰخِرَۃَ ذَکَرَھَا مَعَنَا وَاِذَا ذَکَرْنَا الطَّعَامَ ذَکَرَہٗ مَعَنَا فَکُلُّ ھٰذَا اُحَدِّثُکُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

خارجہ بن زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت زید بن ثابتؓ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ زید بن ثابت نے کہا میں رسول اللہؐ کا ہمسایہ تھا، جب آپ پر وحی نازل ہوتی۔ تو آپؐ مجھ کو بلا بھیجتے، میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپؐ کی وحی کو لکھتا۔ اور حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ آخرت کا تذکرہ کرتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے، تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر کرتے یہ تمام باتیں میں تم کو رسول اللہ صلے علیہ وسلم کی بتا رہا ہوں (ترمذی)

مصافحہ ومواجہہ اور مجلس میں نشست کا طریقہ

۵۵۷۵/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ علیحدہ کرتے جب تک وہ شخص آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اس کی جانب سے منہ نہ پھیرتے جب تک وہ منہ موڑ کر نہ چل دیتا اور رسول اللہؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کرکے بیٹھے ہوں۔ (ترمذی)

اپنی ذات کے لئے کچھ بچاکر نہ رکھتے تھے

۵۵۷۶/۲۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم گوئی کا ذکر

۵۵۷۷/۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش رہتے۔ (شرح السنۃ)

حضورؐ کی گفتگو کا انداز

۵۵۷۸/۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بات کرتے تھے تو ایک ایک جملہ علیحدہ علیحدہ ادا کرتے اور ٹھیر ٹھیر کر بات کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۵۷۹/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنِهٖ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح کہ تم مسلسل و پیہم باتیں کرتے ہو، بلکہ اس طرح سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا الگ الگ ہو جاتا تھا۔ کہ جو شخص آپؐ کے پاس بیٹھا ہو وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

مبارک لبوں پر اکثر مسکراہٹ رہتی تھی

۵۵۸۰/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

وحی کا انتظار

۵۵۸۱/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے، تو آپؐ کی نگاہ اکثر آسمان کی طرف رہتی یعنی آپ وحی کا انتظار فرماتے رہتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

اہل و عیال کے تئیں شفقت و محبت

۵۵۸۲/۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ اِبْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ

عمرو بن سعید رضہ انس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اہل و عیال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیمؑ مدینہ کی بلندی کی جانب کسی گاؤں میں دودھ پیتے تھے اور آپؐ اس گاؤں میں ان کو دیکھنے تشریف لے جایا کرتے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپؐ گھر کے اندر تشریف لے جاتے تھے جہاں دھواں گھٹا ہوتا تھا اس لیے کہ دایہ کا شوہر لوہار تھا، آپ صاحبزادے کو گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرتے اور پھر واپس چلے آتے۔ عمرو بن سعید رضہ راوی کا بیان ہے، کہ جب آپؐ کے صاحبزادے

فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابراہیم نے وفات پائی تو آپ نے فرمایا - یہ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی کی حالت میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں جو اس کی مدت شیر خوارگی میں اس کو دودھ پلائیں گی۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا حسن اخلاق اور ایک یہودی

۵۵۸۳ / ۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ فُلَانُ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی تھا جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا۔ اس کے رسول اللہؐ پر چند دینار چاہیئے تھے۔ اس نے آپؐ پر تقاضا کیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا۔ اے یہودی۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ کہ میں تجھ کو دوں اس نے کہا، محمدؐ میں اس وقت تک آپ سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک آپؐ میرا قرض ادا نہ کردیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا! میں تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی مقام پر آپؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور پھر صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ اس یہودی کو دھمکاتے تھے اور نکال دینے کا خوف دلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو محسوس کیا۔ کہ صحابیؓ اس کو دھمکاتے ہیں تو آپؐ نے ان کو منع فرمایا صحابہؓ نے عرض۔ یا رسول اللہؐ! کیا ایک یہودی آپ کو روک سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھ کو منع فرمایا ہے، کہ میں اس شخص پر ظلم کروں، جو ہماری پناہ و ذمہ میں ہے یا اس پر جو ہماری پناہ میں نہیں ہے پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں، اور میرے مال کا آدھا حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قسم میں نے آپ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ محض اس لیے کیا ہے کہ میں دیکھوں کہ جو صفات تورات میں مذکور ہیں آپؐ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ تورات میں لکھا ہے محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہو گا طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت شام میں ہو گی وہ بد زبان سنگدل نہ ہو گا، اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ فحش گوئی اس میں ہو گی اور نہ وہ بیہودہ بات کہنے والا ہو گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپؐ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں، یہ میرا مال موجود ہے جو حکم آپؐ مناسب سمجھیں فرمائیں یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کو جہاں چاہیں خرچ فرمائیں راوی کا بیان ہے، یہ یہودی بہت مالدار تھا۔ (بیہقی)

غریب و لاچار لوگوں کے ساتھ حسن سلوک

۵۵۸۴ / ۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

علیہ وسلم ذکر (الٰہی) زیادہ فرماتے ہیں اور فضول باتیں بہت کم کرتے نماز کو طویل پڑھتے اور خطبہ مختصر پڑھتے اور حضور بیوہ اور مساکین کے ساتھ چلنے میں عار نہ کرتے تھے اور ان کا ہر ایک کام کر دیتے تھے۔ (نسائی۔ دارمی)

قریش مکہ آنحضرت کی تکذیب کیوں کرتے تھے

۵۵۸۵/۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم تم کو جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کو تم لائے ہو (یعنی جس کو تم وحی الٰہی بتاتے ہیں خدا وندتعالیٰ نے ابوجہل وغیرہ کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (یعنی وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم (خدا تعالےٰ سے تجاوز کرنیوالے) ہیں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (ترمذی)

حضورؐ نے اپنے لئے دولت مندی کو پسند نہیں فرمایا

۵۵۸۶/۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال و دولت چاہوں تو البتہ میرے ساتھ سونے کی پہاڑ چلا کریں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا (دراز قدم) جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تم چاہو تو بندہ پیغمبر ہو (یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور فقر کی صفت سے متصف ہو) اور چاہو تو بادشاہ پیغمبر ہو جاؤ۔ میں نے جبرئیل (یعنی اس فرشتہ) کی طرف دیکھا (یعنی ان سے مشورہ چاہا) انہوں نے کہا۔ آپ اپنے کو پست کر دو۔ (یعنی بندگی اور فقر اختیار کرو) اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ، فرشتہ کے الفاظ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کی طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا جبرئیلؑ نے اشارہ سے بتایا کہ تواضع اختیار کرو (یعنی پست ہو) میں نے کہا میں بندہ پیغمبر بننا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں اس طرح کھاتا ہوں۔ جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان

فصل اوّل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں خلعتِ نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

۵۵۸۷ (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ کو چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنایا گیا اس کے بعد تیرہ برس آپؐ مکہ میں رہے اور اس عرصہ میں وحی آتی رہی پھر آپکو ہجرت کا حکم دیا گیا۔ اور ہجرت کے بعد آپؐ دس برس تک مدینہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

نزولِ وحی کی ابتداء

۵۵۸۸ (۲) وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (نبوت عطا ہونے کے بعد) پندرہ سال مکہ میں قیام فرمایا اس عرصہ میں سات برس تک آپ (جبرئیلؑ کی) آواز سنتے تھے اور تاریکی میں روشنی کو دیکھتے تھے اور اس کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی، سات برس تک یہی حال رہا پھر آٹھ برس تک وحی بھیجی جاتی رہی۔ اور مدینہ میں دس سال تک قیام فرمایا اور ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

حضورؐ نے کتنی عمر میں وفات پائی

۵۵۸۹ (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ اور خلفاء اربعہ کی عمر

۵۵۹۰ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم)

آغاز وحی کی تفصیل

۵۵۹۱ (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع کی گئی وہ سوتے میں سچے خوابوں کا نظر آنا تھا۔ آپؐ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی مانند نظر آجاتی۔ اس کے بعد آپ کو تنہائی پسند آنے لگی۔ اور آپ غار حرا کے اندر گوشہ نشین رہنے لگے۔ غار حرا میں آپؐ عبادت فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں

ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود لذالک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم فرجع بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ ابن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یالیتنی کنت فیھا جذعا یالیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ھم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک

مشغول رہتے تھے اور یہ اس وقت جب آپؐ کی خواہش گھر کے لوگوں کی طرف نہ ہوتی تھی آپؐ کھانا لے جاتے (اور جب وہ ختم ہو جاتا) تو خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کے پاس آتے اور جتنے دن غارِ حرا میں قیام کا ارادہ ہوتا اتنے دن کا سامان پھر لے جاتے، یہاں تک کہ آپؐ کے پاس حق آیا (یعنی حق کا پیام) آپؐ اس وقت غار حرا میں تھے فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور کہا پڑھ (یعنی جو کچھ یاد ہو) آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ پھر فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب دبایا یعنی سینہ سے لگا کر خوب دبایا، یہاں تک کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا۔ فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے کہا، میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (یعنی میں پڑھ نہیں سکتا) اس نے مجھ کو پھر پکڑ لیا۔ اور تیسری مرتبہ سینے سے لگا کر مجھ کو خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (یعنی اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کو، ہاں جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ و برتر ہے۔ وہ پروردگار جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھائے اور انسان کو وہ چیز سکھائی جس کو وہ جانتا تھا) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتوں کو لے کر مکہ کی طرف لوٹے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کے پاس پہنچ کر آپؐ نے فرمایا مجھ کو (کپڑا) اڑھا دو مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ چنانچہ۔ آپؐ کو کپڑا اڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپؐ نے خدیجۃ الکبریٰ سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔ اور کہا، مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہ رضؓ نے کہا۔ تم ہرگز نہ ڈرو۔ (ایسا نہ ہوگا) قسم ہے خدا تعالیٰ کی وہ تم کو کبھی ذلیل و رسوا نہ کرے گا۔ تم رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو۔ سچ بولتے ہو۔ غریبوں یتیموں کی خبر گیری کرتے ہو مسکینوں کے لیے کماتے ہو۔ مہمانوں کی مہمانی اور خاطر و مدارات کرتے ہو۔ اور قدرتی حوادث میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ آپؐ کو (اپنے چچا زاد بھائی) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا، چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے (یعنی حضرت رسول اللہ) سے سن! ورقہ نے آپ سے کہا بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہؐ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر

أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ
أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ
الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا
كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ
فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذَرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ
مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَالِكَ
جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ ـ

کہا یہ وہی ناموس (فرشتہ ہے) جس کو خداوند تعالیٰ نے موسیٰؑ پر نازل فرمایا
تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا (جبکہ تم اپنی دعوت کی تبلیغ کرو گے)
یا کاش میں اس وقت زندہ رہتا جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا میری قوم مجھ کو نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا!
ہاں دا اور اس کا سبب یہ ہے کہ جس چیز کو تم لائے ہو یعنی نبوت و رسالت
جو شخص بھی اس کو لایا ہے۔ اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر میں ان
ایام میں موجود ہوا تو میں تمہاری معقول مدد کروں گا"۔ اس واقعہ کے
بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا (بخاری و مسلم) اور بخاری نے اتنے الفاظ زیادہ
لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا
ہے وحی کا سلسلہ منقطع کر دیا جانے سے بہت غمگین اور رنجیدہ ہوئے اتنے غمگین اور رنجیدہ کہ کئی مرتبہ آپؐ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر
گئے کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں جب آپ کسی چوٹی پر پہنچے تاکہ اپنے آپ کو نیچے گرا دیں۔ تو جبرئیلؑ ظاہر ہوتے۔ اور
فرماتے، محمدؐ! بلاشبہ تو خدا تعالیٰ کا رسولؐ ہے"۔ ان الفاظ کو سن کر آپ کا اضطراب و قلق رفع ہوتا اور دل مطمئن ہو جاتا۔

انقطاع کے بعد پہلی وحی

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ
قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ
بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى
كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا
حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ
زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَ
رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ ـ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے انقطاعِ وحی کا حال اس طرح سنا ہے کہ میں جا رہا تھا کہ آسمان سے
میں نے ایک آواز سنی، نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھ کو وہ فرشتہ نظر آیا۔
جو حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ یہ فرشتہ آسمان و زمین کے درمیان
ایک کرسی (تخت) پر بیٹھا تھا۔ میرے دل میں اس سے رعب
و خوف پیدا ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنے گھر
آیا۔ اور کہا مجھ کو (کپڑا) اڑھا دو۔ چنانچہ کپڑا اڑھا دیا گیا اور خداوند تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے
اُٹھ اور مخلوق کو (خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا۔ اپنے پروردگار کو
بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو (نجاست سے) پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ
دے۔ اس کے بعد وحی گرم ہو گئی، یعنی پیہم آنے لگی (بخاری و مسلم)

وحی کس طرح آتی تھی

۵۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ
سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ
صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حارث بن ہشامؓ نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کیوں کر آتی
ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو اس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوتی ہے اور یہ
وحی مجھ پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہو جاتی ہے
اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہوتا ہے میں اس کو یاد و محفوظ رکھتا

وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سنتا ہوں اس کو یاد کر رکھتا ہوں عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے سردی کے دنوں میں آپؐ پر وحی اترتی اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا۔ تو میں دیکھتی کہ آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری ومسلم)

نزولِ وحی کے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت وحالت

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُؤُسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پریشان ورنجیدہ سے ہو جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نبیؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ اپنا سر جھکا لیتے اور آپکے صحابہ بھی اپنا سر جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے۔ (مسلم)

خدا کے دین کی پہلی دعوت

۵۵۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الاقربین (اپنے قریب تر لوگوں کو ڈرا) تو نبیؐ کوہ صفا پر پہنچے اور پکارنا شروع کیا، اے فہر کی اولاد، اے عدی کی اولاد! اسی طرح تمام قبائل قریش کو آپؐ نے نام لے لیکر پکارا، یہانتک کہ سب جمع ہو گئے قاعدہ یہ تھا کہ اگر قبیلہ کا بڑا آدمی کسیوجہ سے خود نہ جا سکتا تھا تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو بھیجد یا کرتا تھا۔ غرض ابولہب اور قریش کے تمام لوگ جمع ہو گئے، آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کی ایک جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ اس جنگل میں سے سوار نکلے ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم اس کو سچ مان لو گے اور مجھ کو سچا سمجھو گے؟ ان لوگوں نے کہا ہمارے تجربہ میں تم ہمیشہ سچے ثابت ہوئے ہو۔ اس لیے ہم تمہاری خبر کو درست سمجھیں گے، آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے سن کر کہا۔ تو تباہ و ہلاک ہو گیا اسی لیے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی تبت یدا ابی لہب و تب یعنی ابولہب ہلاک ہوا اور وہ ہلاک ہوا۔ بخاری ومسلم

دعوتِ حق کی پاداش میں عمائدینِ قریش کی بدسلوکی اور ان کا عبرتناک انجام

۵۵۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے، اور قریش کی ایک

قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جماعت کعبہ کے گرد اپنی مجلس کا حلقہ باندھے بیٹھی تھی، کہ ناگہاں ایک شخص نے کہا، تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد میں جائے جس نے اونٹ ذبح کیا ہے اور اس کی نجاست دا وجھ، خون اور پوست کو لائے پھر انتظار کرے جب یہ سجدہ میں جائے تو ان سب چیزوں کو کو وہ اس کے شانوں کے درمیان رکھ دے! ان میں سے ایک بدبخت (جس کا نام عقبہ بن معیط تھا) اٹھا اور ان چیزوں کو لے آیا) اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے ان کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا، رسول اللہ سجدہ ہی میں پڑے رہ گئے، وہ بدبخت یہ دیکھ کر خوب ہنسے اسقدر ہنسے کہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گر گئے پھر ایک شخص حضرت فاطمہ رض کے پاس گیا (اور واقعہ سے آگاہ کیا) حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی آئیں۔ رسول خدا اسی طرح سجدہ میں پڑے تھے حضرت فاطمہؓ نے اوجھ وغیرہ آپ کی پشت سے اٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف متوجہ ہو کر ان کو برا بھلا کہا پھر جب رسول خدا نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ تو قریش کو سختی کے ساتھ پکڑ! تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے آپ کی عادت تھی کہ جب آپؐ دعا کرتے یا خدا تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار ان الفاظ کو کہتے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو عمرو بن ہشام کو سخت پکڑ اے اللہ تعالیٰ تو عقبہ بن ربیعہ کو سختی کے ساتھ پکڑ اے اللہ تعالیٰ تو شیبہ بن ربیعہ کو سخت پکڑ اے اللہ تعالیٰ تو ولید بن عقبہ امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط اور عمارۃ بن الولید کو سخت پکڑ عبد اللہ بن مسعود رضی صحابی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں نے ان سب لوگوں کو جن کے لیے رسول خدا نے بددعا کی تھی، بدر کی جنگ میں پچھڑے ہوئے دیکھا یعنی زمین پر مردہ پڑے ہوئے! پھر ان کو میدان سے کھینچا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا! اور رسول خدا نے ان کو کنوئیں میں ڈالدئے جانے کے بعد فرمایا اس جماعت کو جو کنوئیں میں ڈالی گئی ہے لعنت مل گئی ہے (بخاری و مسلم)

عقبہ کے سخت ترین مصائب اور آپؐ کا کمال تحمل و ترحم

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن آپؐ پر کوئی گزرا ہے فرمایا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو احد سے بھی زیادہ سخت ہے اور سب سے زیادہ سخت دن جو مجھ پر گزرا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم سے ایسی تکالیف اٹھائی ہیں جو تمام عمر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا دن اور عقبہ کے مصائب ہیں (عقبہ ایک مقام ہے جہاں ایام حج میں کنکریاں مارتے ہیں اس کو جمرہ عقبہ بھی کہتے ہیں) میں نے اپنے آپؐ کو (یعنی اپنی دعوت اسلام کو) ابن عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا

بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ بِهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ اَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تھا۔ اور جو چیزیں میں نے اس کے سامنے پیش کی تھی اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے غمگین اور رنجیدہ چل دیا (یعنی جدھر میرا منہ اٹھا چل دیا) مقام قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھ کو ہوش ہوا (یعنی سراسیمگی کی حالت دور ہوئی) میں نے سر اٹھایا تو مجھ کو ابر کا ایک ٹکڑا نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا پھر میں نے اس پر جبرئیل کو دیکھا۔ جبرئیل نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ خداوند بزرگ و برتر نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور آپکی بات کا اس نے جو جواب دیا تھا اس کو بھی سنا (یعنی آپؐ کو آپ کی قوم کا برا کہنا اور جھٹلانا خدا کو سب معلوم ہے) اب خدا نے آپکے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو جو حکم دیں وہ بجالائے حضور نے فرمایا، کہ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ کو مخاطب کر کے سلام کیا اور پھر کہا اے محمدؐ! خداتعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور مجھ پہاڑوں کے فرشتہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، تاکہ میں آپ کا حکم بجالاؤں اگر آپ فرمائیں تو اخشبین کے دونوں پہاڑوں کو (یہ پہاڑ مکہ کے قریب واقع ہیں) میں ان کفار پر الٹ دوں رسول اللہؐ نے فرمایا (میں ان کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا) بلکہ مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا کردے جو یکتا و تنہا خدا کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

غزوہ اُحد میں آنحضرتؐ کے زخمی ہونے کا ذکر

۵۵۹۸ (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے چار دانتوں میں آپ کا ایک دانت توڑ دیا گیا اور سر مبارک زخمی کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے وہ قوم کیوں کر فلاح حاصل کر سکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کا سر زخمی کیا اور اس کا دانت توڑ ڈالا۔ (مسلم)

رسول اللہؐ کے ہاتھوں مارا جانے والا خدا کے سخت عذاب میں مبتلا ہوگا

۵۵۹۹ (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس قوم پر خدا سخت غصے ہوا جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا (یہ فرما کر آپ نے اپنے اگلے دانتوں کی طرف اشارہ کیا (جن میں سے ایک دانت کفار نے احد کی جنگ میں شہید کر دیا تھا) اور خدا اس شخص پر بہت غضبناک ہوا جس کو اسکے رسول نے خدا کی راہ میں قتل کیا (بخاری و مسلم)

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

(فصل دوم) اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

۵۶۰۰/۱۴ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ لِي فَقَالَ لِي جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ عبدالرحمٰن سے پوچھا قرآن میں سے کون سی چیز سب سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ نازل ہوئی ہے۔ ابو سلمہؓ نے کہا میں نے اس کے متعلق جابرؓ سے سوال کیا اور میں نے بھی ان سے یہی الفاظ کہے تھے جو تم نے ابھی مجھ سے کہے ہیں جابرؓ نے جواب دیا کہ میں نے تم سے وہی بیان کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تھا یعنی آپ نے یہ فرمایا کہ میں غار حرا میں ایک ماہ تک خلوت گزیں رہا جب میرے اعتکاف کی رات پوری ہو گئی تو پہاڑ سے اترا مجھ کو پکارا گیا۔ میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا ادھر بھی کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو میں نے ایک چیز دیکھی یعنی فرشتہ اس کے بعد میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ پھر مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا (تاکہ جو بیہوشی مجھ پر طاری تھی وہ رفع ہو جائے) پھر یہ سورت یعنی یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ نازل ہوئی اور یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے (بخاری و مسلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی علامتوں کا بیان

فصل اوّل

شق صدر کا واقعہ

۵۶۰۱/۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا (بچپن میں) بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے اور آپ کو پکڑ لیا چت لٹایا اور پھر آپ کے سینہ کو دل کی طرف سے چاک کیا اور آپ کے دل میں سے خون بستہ کا ایک سیاہ ٹکڑا نکالا اور کہا یہ تمہارے جسم کے اندر شیطان کا حصہ ہے یہ کہہ کر جبرئیل علیہ السلام نے اس کو سونے کے طشت میں ڈال کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو اس کے مقام پر رکھ کر سینے کو ملا دیا بچے جو آپ کے ساتھ کھیل رہے تھے دوڑے ہوئے آپ کی ماں یعنی دایہ کے پاس گئے اور کہا کہ محمدؐ کو مار ڈالا گیا۔ لوگ آپ کی تلاش میں آئے اور آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ پر سلائی کا نشان دیکھا کرتا تھا (مسلم)

پتھر کا سلام

۵۶۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے نبی ہونے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم)

شق قمر کا معجزہ

۵۶۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر تم نبی ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) دکھاؤ آنحضرت نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دکھا دیئے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں چاند معلق ہوا۔ یعنی درمیان سے اس کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی طرف رسول اللہ نے (یہ معجزہ دکھا کر کافروں سے فرمایا میری نبوت یا میرے اس معجزہ کی شہادت دو۔ (بخاری و مسلم)

قدرت کی طرف سے ابوجہل کو تنبیہ

۵۶۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ابوجہل نے (کفار مکہ یا قریش سے) کہا کہ کیا محمد تمہارے درمیان اپنے منہ کو خاک آلودہ کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) کہا گیا۔ ہاں اس نے کہا۔ لات وعزیٰ (بتوں کے نام ہیں) کی قسم اگر میں اس کو ایسا کرتا دیکھوں گا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا چنانچہ وہ (اس ارادہ سے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کی گردن پر قدم رکھنے کے خیال سے آگے بڑھا۔ جونہی اس نے قدم بڑھایا تھا کہ وہ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا۔ اس سے کہا گیا کیا ہے (یعنی تجھ کو کیا ہوا کہ پیچھے ہٹ رہا ہے اس نے کہا کہ میں نے دیکھا میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق ہے آگ کی اور خوف ہے اور بازو ہیں (یعنی بہت خطرناک منظر ہے اور فرشتے حفاظت کر رہے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ابوجہل میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا کر کے لے جاتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

۵۶۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ

حضرت عدی رض بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر

رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ایک اور شخص آیا اس نے لٹ جانے کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ ڈاکوؤں نے اس کو لوٹ لیا ہے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدیؓ! تو نے شہر حیرہ کو دیکھا ہے (حیرہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے) اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا۔ کہ عورت حیرہ سے (تنہا) سفر کرے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گی۔ اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ کسریٰ (شاہ فارس) کے خزانے کھولے جائیں گے (یعنی غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو ملیں گے) اور اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ آدمی مٹھی بھر کر سونا یا چاندی نکالے گا۔ اور اس شخص کو تلاش کرے گا جو اس کی اس خیرات کو قبول کرے اور اس کو ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ اور البتہ قیامت کے دن تم میں سے کوئی شخص اس حال میں خدا سے ملے گا۔ کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہ ہوگا۔ جو خدا سے اس کا حال بیان کرے پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس رسول کو نہیں بھیجا تھا تاکہ وہ تجھ کو دین کے احکام پہنچا دے۔ کہے گا ہاں پھر خدا کہیگا کہ میں نے تجھے مال بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا وہ کہیگا ہاں مال بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا پھر وہ شخص اپنے داہیں جانب دیکھے گا۔ تو اس کو دوزخ نظر آئے گی! ور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو دوزخ نظر آئے گی (یعنی اس کے اعمال بد کے سبب) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو! دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا بھی خیرات کر کے بچاؤ اور جس شخص کے پاس یہ بھی نہ ہو تو سائل سے نرمی اور اخلاق کے ساتھ بات کرو۔ عدی بن حاتم راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کے ارشاد کے مطابق حیرہ سے خانہ کعبہ تک عورت کو سفر کرتے دیکھا اس حال میں کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی۔ اور پھر میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں کو کھولا (اور یہ خزانے مسلمانوں کو ملے) اور اگر تم زندہ رہے تو حضور کے تیسرے ارشاد کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے یعنی لوگ مٹھی بھرے سونا چاندی لیے پھریں گے اور کوئی شخص اس کو لینے والا نہ ملے گا۔ (بخاری)

دین کی راہ میں سخت سے سخت اذیت سہنا ہی اہل ایمان کا شیوہ ہے

۵۶۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ

حضرت خباب بن ارت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے لیٹے تھے کہ ہم نے کفار کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مشرکوں سے ہم کو سخت اذیت و تکلیف پہنچتی ہے پھر ہم نے عرض کیا آپؐ کافروں کے لئے خدا سے بددعا نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ اٹھ بیٹھے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور پھر آپ نے فرمایا۔ تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا

فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ
رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ
عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ
لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ
ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ
حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَ
مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ
عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ۔

پھر اس گڑھے میں آدمی کو بٹھایا یا کھڑا کیا جاتا تھا اور پھر آرہ لاکر سر پر
رکھا جاتا تھا اور آرہ سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن
یہ عذاب اس کو دین سے منحرف ہونے نہ دیتا تھا اور وہ اپنے دین پر ثابت
قدم رہتے تھے اور لوگوں کے جسم پر لوہے کی (تیز) کنگھی چلائی جاتی تھی۔
جس سے ان کا گوشت اور ہڈی تک کٹ جاتی تھی اور وہ اپنے دین سے
نہ ہٹتے تھے قسم ہے خدا کی یہ دین (یعنی اسلام) کامل ہوگا اور اس درجہ
ترقی کرے گا کہ ایک سوار صنعاء (واقع یمن) سے حضرموت تک تنہا
سفر کرے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا۔ اور بکریوں والا سوائے
بھیڑیئے کے اپنی بکریوں کے متعلق کسی سے خوف زدہ نہ ہوگا۔ لیکن تم جلدی
کرتے ہو (یعنی صبر و استقامت سے کام نہیں لیتے) (بخاری)

ایک خواب اور دعا

۵۶۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ
وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهٗ فَنَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ
وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى
الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا
لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ
يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ
قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ
الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ
فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ
فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خداﷺ ام حرامؓ بنت ملحان کے
ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ ام حرامؓ عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں آپ
حسب معمول ایک روز ام حرامؓ کے ہاں تشریف لائے۔ ام حرامؓ نے آپ
کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر میں جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں (دریں اثناء) رسول اللہﷺ سو گئے
پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے۔ ام حرامؓ نے پوچھا آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔
آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت (خواب میں) اس طرح میرے
سامنے لائی گئی کہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتی ہے۔ اور دریا میں سوار
ہے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے یا مانند بادشاہوں کے جو اپنے تخت
پر جلوہ گر ہوتے ہیں ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم! خدا سے دعا فرمایئے کہ وہ ان مجاہدوں میں مجھ کو شامل کر دے آپ نے
دعا کر دی اس کے بعد آپ نے (تکیہ پر) سر رکھ لیا اور سو گئے اور پھر ہنستے
ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنستے ہیں
فرمایا میری امت میں سے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑتے دکھائے گئے
(جیسا کہ پہلی مرتبہ آپ نے فرمایا اسی طرح اب کی مرتبہ فرمایا) میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! دعا کیجئے خدا مجھ کو بھی ان میں شامل کر دے آپ نے
فرمایا تو پہلی جماعت میں ہے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں ام حرامؓ دریا میں سوار
ہوئیں اور دریا سے اتر کر جب جانور پر سوار ہوئیں تو گر پڑیں اور مر گئیں۔
(بخاری و مسلم)

زبان رسالت کا اعجاز

۵۶۰۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ
وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ شنوہ کی شاخ ازد کا ایک شخص جس
کا نام ضماد تھا مکہ میں آیا ضماد منتر پڑھتا اور آسیب و جن کے لئے

هٰذَا الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدِيْ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْاٰخَرُ لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

پھونک پھانک کیا کرتا تھا اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ محمدؐ دیوانہ ہوگیا ہے یہ سن کر اس نے کہا کہ اگر میں اس شخص (محمدؐ) کو دیکھوں (تو علاج کردوں) ممکن ہے میرے علاج سے خدا اس کو شفا عنایت فرمائے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ضماد رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا اے محمدؐ! میں آسیب اور جن وغیرہ کا منتر پڑھتا ہوں اگر چاہو تو میں تمہارا علاج کردوں رسول اللہؐ نے اس کے جواب میں فرمایا تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں وہ جس کو سیدھا راستہ دکھائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا اور میں اس امر کا اعتراف کرتا اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں اس امر کا اعتراف کرتا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ رسول اللہؐ نے اس کے بعد خطبہ دینا چاہا تھا لیکن آپؐ خاموش ہوگئے اور جو کچھ فرما چکے تھے اسی کو کافی سمجھا (ضماد نے آپ کے الفاظ سن کر عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کو دوبارہ فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اور تین مرتبہ فرمایا ضماد نے کہا۔ میں نے کاہنوں کے اقوال کو سنا ہے اور میں نے ساحروں کے کلمات کو سنا ہے۔ اور میں نے شاعروں کے اشعار کو سنا ہے۔ لیکن آپؐ کے ان کلمات کے مانند کوئی کلام نہیں سنا۔ آپ کے یہ کلمے (فصاحت و بلاغت) میں دریا کی گہرائی تک پہنچ گئے ہیں۔ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں تمہارے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ضماد نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور مسلمان ہوگیا (مسلم) ابوہریرہؓ اور جابر بن سمرہؓ کی حدیثیں یهلك كسرى الخ اور لتفتحن الخ باب الملاحم میں بیان کی گئی ہیں۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

فصل دوم اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

قیصر روم کے دربار میں ابوسفیان کی گواہی

۵۶۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ اس زمانہ میں جب کہ میرے اور رسول اللہ کے درمیان صلح تھی (صلح حدیبیہ) میں نے سفر کیا میں شام میں مقیم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل کے نام آیا اس خط کو دحیہ کلبی لائے تھے۔ دحیہ کلبی نے اس خط کو امیر بصری کے پاس پہنچایا اور امیر بصری نے اس خط کو ہرقل کی

وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ
جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ
عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ
هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ
مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا
الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو
سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ
يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا
بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ عَنْ هٰذَا
الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ
كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ
وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ
الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ
سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ
فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاءُ
هُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ
أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ
مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ
لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا
هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ
كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ •

خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے کہا کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے
جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے لوگوں نے کہا ہاں ہے۔ چنانچہ قریش کی ایک
جماعت کیساتھ مجھے بلایا گیا ہم ہرقل کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیٹھ گئے
اس نے پوچھا تم میں سے کون اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے؟ جو اپنے آپکو نبی کہتا
ہے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے کہا میں قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل
نے اپنے قریب مجھے بٹھالیا اور قریش کے دوسرے لوگ میرے
پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو طلب کیا اور اس سے کہا تم ان
لوگوں سے کہدو کہ میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کا حال دریافت کرتا ہوں
اگر ابوسفیان رضی اللہ عنہ کوئی جھوٹ بات بیان کرے تو تم اس کو جھٹلا دینا اور سچی بات
سے مجھ کو آگاہ کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اگر مجھ کو اس کا ڈر نہ ہوتا
کہ لوگ مجھ کو جھٹلا دینگے تو میں ضرور جھوٹی باتیں کر دیتا۔ اس کے بعد ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے پوچھو کہ تمہارے درمیان
اس شخص کا حسب کیسا ہے؟ ابوسفیان نے جواب میں کہا وہ شخص ہم میں
صاحب حسب ہے یعنی حسب میں اچھا ہے) پھر ہرقل نے پوچھا اس شخص
کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر
اس نے پوچھا کیا۔ دعویٰ نبوت سے پہلے تم اس شخص کو جھوٹا پاتے تھے
اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ پھر
ہرقل نے پوچھا اس پر کون لوگ ایمان لائے ہیں شریف لوگ یا کمزور و
ضعیف؟ میں نے کہا ضعیف و کمزور لوگ اس پر ایمان لائے ہیں ہرقل
نے پوچھا اس کے تابعداروں کا حلقہ بڑھتا چلا جاتا ہے یا کم ہوتا جاتا ہے۔
میں نے کہا کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا اس
کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو
جاتا ہے میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم اس سے
لڑتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ ہرقل نے پوچھا تم اس سے کیونکر لڑتے ہو
یعنی لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے) میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمیان
جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب آجاتا ہے ہم پر اور کبھی ہم اس پر غالب
آجاتے ہیں کبھی وہ ہم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور کبھی اس کی طرف سے
ہم کو مصیبت پہنچتی ہے۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ اپنے عہد کو توڑ دیتا ہے (یعنی
صلح کے بعد عہد کو پورا نہیں کرتا عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں) میں نے کہا عہد شکنی نہیں
کرتا۔ آج کل ہمارے اور اس کے درمیان صلح ہے ہم نہیں کہہ سکتے اس صلح
کے معاملہ میں اس کی روش کیا رہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے۔ کہ ان تمام

قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ
لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ
عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ
ذُوْحَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ
فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ
اَضُعَفَاءُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ
ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ
بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ
يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَ
كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ
اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ
بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ
قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ

باتوں میں بجز آخری بات کے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکا (یعنی رسول اللہ کے خلاف اس بات کے سوا کہ موجودہ صلح کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوا اور کچھ میں نہیں کہہ سکا) ہرقل نے پوچھا اس قسم کی بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہے (یعنی تمہاری قوم میں سے کسی نے اس شخص سے پہلے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟) میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے سوالات کی توضیح شروع کی اور مترجم سے کہا! ابوسفیان سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص کے حسب کو دریافت کیا تھا تم نے بتایا کہ وہ تمہاری قوم میں صاحب حسب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نبی قوم کے اشرف ہی میں سے ہوتے رہے ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اسکے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ وہ اپنی خاندانی حکومت کا طالب ہے پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس کے تابعدار کون لوگ ہیں؟ اشرف یا ضعیف و کمزور، تم نے کہا ضعیف و کمزور لوگ اس کے پیرو ہیں۔ اور رسول کے پیرو حقیقت میں یہی اور ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا تم اس کو جھوٹا جانتے ہو اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو۔ یعنی اس دعوٰی نبوت سے پہلے تم نے کہا۔ نہیں میں نے سمجھ لیا کہ وہ شخص جو انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ کیونکر خدا پر جھوٹا بہتان باندھ سکتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا تھا کیا اس کے دین سے کوئی پھر گیا ہے۔ یعنی اس کا مذہب قبول کر لینے کے بعد کوئی شخص اس سے یا اسکے مذہب سے ناراض ہو کر مرتد ہو گیا ہے تم نے کہا نہیں اور یہی حال ایمان کا ہے جب کہ وہ دلوں میں جگہ پکڑ لے اور دل اسکی لذت سے آشنا ہو جائیں۔ اور میں نے پوچھا تھا کہ اسکے اتباع کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے یا گھٹ رہی ہے تم نے ظاہر کیا کہ وہ برابر بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ تم اس سے لڑتے ہو۔ تم نے کہا ہاں لڑتے ہیں اور جنگ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب ہو جاتا ہے اور کبھی ہم۔ وہ تم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور تم اس سے اور واقعہ یہ ہے کہ رسولوں کا اسی طرح سے امتحان کیا جاتا ہے اور پھر ان کو فتح و کامرانی نصیب ہوتی ہے پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے۔ تم نے کہا وہ عہد شکن نہیں ہے اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں یعنی عہد شکنی نہیں کرتے پھر میں نے پوچھا تھا کہ تمہاری قوم میں اس شخص سے پہلے بھی کسی نے ایسا دعوٰی کیا

وَالْعِفَافِ قَالَ اِنْ یَکُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِیٌّ وَقَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَیْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَائَهٗ وَلَوْ کُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَیْهِ وَلَیَبْلُغَنَّ مُلْکُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَیَّ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِیْ بَابِ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ۔

ہے تم نے ظاہر کیا کہ نہیں۔ میں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اگر کسی نے اس سے پہلے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا۔ کہ اس نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہرقل نے مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے میں نے کہا وہ ہم سے کہتا ہے کہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو صلہ رحمی و رشتہ داروں سے محبت وسلوک کرو اور حرام سے بچو۔ ہرقل نے کہا اگر تمہارا بیان درست ہے تو یقیناً وہ شخص نبی ہے اور میں جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونیوالا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تمہاری قوم میں پیدا ہوگا۔ اگرچہ میں ان کے پاس نہ پہنچ سکتا تو انکو دیکھنا اور ان سے ملنا مجھ کو بہت مرغوب تھا اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو میں ان کے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے دھوتا۔ اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس کی حکومت اس زمین تک پہنچے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے (یعنی جو ممالک اس وقت میرے تصرف اور میرے قبضہ میں ہیں ان سب پہ اس کی حکومت ہو جائے گی) پھر ہرقل نے آپ کا نامہ مبارک منگایا اور اس کو پڑھا۔ (بخاری ومسلم)

بَابٌ فِی الْمِعْرَاجِ　　معراج کا بیان

فصل اوّل

واقعہ معراج کا ذکر

۵۶۱۱/۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ یَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِیْمَانًا وَّحِکْمَةً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ یَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

قتادہ رض کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رض نے بیان کیا اور انس کہتے ہیں کہ ان سے مالک بن صعصعہ رض نے بیان کیا کہ نبی ؐ نے اس رات کا حال صحابہ رض سے بیان فرمایا جس میں آپ کو (آسمان پہ) لیجایا گیا تھا چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ میں حطیم یا حجر (کعبہ) میں تھا یعنی لیٹا ہوا تھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو چیرا مالک رض نے کہا کہ رسول اللہ ؐ نے گردن کے گڑھے سے ناف تک اشارہ کرتے فرمایا کہ یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو شق کیا اور پھر فرمایا کہ پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسمیں میرے دل کو دھویا پھر دل میں (خدا کی محبت) بھری گئی اور پھر دل کو سینہ کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر میرے پیٹ کو دھویا گیا زمزم کے پانی سے پھر اس میں ایمان وحکمت کو بھرا گیا اور پھر سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا (یعنی بجلی کی طرح دوڑنیوالا) اس کا ایک قدم حد نظر تک اٹھتا تھا پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا پھر جبرئیل

قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيْسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

مجھ کو لیکر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا کے نیچے پہنچا جبرئیل نے دروازہ کو کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ کو مرحبا آنے والا اچھا ہے۔ اس کا آنا مبارک ہو اس کے بعد آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جب میں آسمان کے اندر داخل ہوا تو میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بیٹے اور نبی صالح مرحبا۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لیکر آگے بڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اور اس کو کھولنے کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ۔ پھر پوچھا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا۔ آنے والے کا آنا مبارک ہو اسکے بعد دروازہ کھولا گیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یحیٰی اور عیسٰی علیہما السلام کھڑے ہیں جو ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ یحیٰی ہیں اور یہ عیسٰی ہیں ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیکبخت بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ اس کے بعد جبرئیلؑ مجھ کو آگے لے چلے یعنی تیسرے آسمان کی طرف اور اس کے دروازے پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا ان کا آنا مبارک ہو۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا اور میں تیسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یوسف علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ یوسفؑ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیکبخت بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر جبرئیل مجھ کو لیکر چلے اور چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا محمدؐ کا آنا مبارک ہو۔ بہترین آنے والا ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور میں چوتھے آسمان میں داخل ہوا تو دیکھا ادریس علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى
أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قَالَ هٰذَا مُوسٰى
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهٗ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ
إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ
قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا أَرْبَعَةُ
أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ أَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ
ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی مرحبا
پھر جبرئیل مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے چلے دروازہ پر پہنچ کر دروازہ
کھولنے کے لیئے کہا پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پھر
پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا
گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا۔ ہاں فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا
بہترین آنے والا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور ہم پانچویں
آسمان پر پہنچے تو وہاں ہارونؑ کھڑے تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ ہارونؑ
ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا
اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر
جبرئیل مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھلوانے
کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا اور
تمہارے ساتھ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا ان کو بلایا گیا
ہے۔ جبرئیل نے کہا۔ ہاں۔ فرشتوں نے کہا ان کا آنا مبارک ہو اچھا آنے
والا آیا اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ اور میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو وہاں
موسیٰؑ کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
انہوں نے سلام کا جواب دے کر فرمایا خوش نصیب بھائی اور نبی صالح کو مرحبا!
جب میں یہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰؑ رو پڑے پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں
موسیٰؑ نے کہا ایک نوجوان لڑکا میرے بعد بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ
میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو
ساتویں آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھلوایا۔ پوچھا گیا
کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں، پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون
ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں
فرشتوں نے کہا محمدؐ کو مرحبا۔ اچھا آنیوالا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھولا
گیا تو دیکھا ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے
والد ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب
دیا اور فرمایا نیک نصیب بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر مجھ کو
سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پھل
(یعنی بیر) مقام ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں
کے برابر ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے میں نے دیکھا کہ وہاں چار
نہریں تھیں دو نہریں پوشیدہ اور دو نہریں ظاہر ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے
پوچھا یہ دو قسم کی نہریں کیسی ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ دونوں جو مخفی ہیں بہشت

كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کی نہریں ہیں۔ (یعنی کوثر و سلسبیل اور یہ دو نہریں جو ظاہر ہیں یا نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ بیت معمور دکھایا گیا (یعنی وہ خانہ خدا جو بالکل خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں ہے) پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ میں نے ان میں سے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا دودھ فطرت ہے یعنی وہ فطرت جس پر آپ اور آپ کی امت ہے (اس سے مراد دین اسلام ہے) اسکے بعد مجھ پر نماز فرض کی گئی یعنی رات اور دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس آیا موسیٰ نے پوچھا تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا مجھ کو رات دن میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات دن میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی قوت نہیں رکھتی خدا کی قسم! میں تم سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح و معالجہ میں کافی کوشش کر چکا ہوں۔ لیکن وہ اصلاح پذیر نہ ہوئے تم اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر دربار الٰہی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور دس اور کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسےؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں رات دن میں باقی رہ گئیں میں پھر موسے علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر یہی کہا میں واپس چلا اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا اور رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا میں موسیٰؑ کے پاس واپس ہوا تو انہوں نے پھر یہی کہا کہ تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا اب مجھ کو رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات دن میں پانچ نمازیں بھی ادا نہ کر سکے گی میں تم سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج کر چکا ہوں تم اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور مزید تخفیف چاہو میں نے کہا میں نے بار بار اپنے پروردگار سے تخفیف کا سوال کیا ہے اب مجھ کو شرم آتی ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ اور خدا کے اسی حکم کو تسلیم کرتا ہوں اس کے بعد منادی نے ندا دی کہ میں نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب اگرچہ بندوں کی آسانی کے لیے ان میں تخفیف کر دی ہے لیکن ان کو پچاس نمازوں ہی کا ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

اسراء اور معراج کا ذکر

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ثابت بنانیؒ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس براق لایا گیا یہ ایک سفید رنگ کا

أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ

چوپایہ تھا گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا۔ اس کا قدم حد نظر تک اٹھتا تھا میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس میں آیا اور میں نے براق کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاء براقوں کو باندھتے تھے پھر میں مسجد (اقصیٰ) میں داخل ہوا دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے باہر آیا اور جبرئیل میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا لائے میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت (دین اسلام) کو اختیار کر لیا اور پھر جبرئیل مجھ کو آسمان کی طرف لے چلے۔ اس کے بعد انس نے حدیث سابق کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ رسول خدا نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا انہوں نے مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی اور تیسرے آسمان کا حال بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں مجھ کو یوسف نظر آئے جن کو (دنیا کا) آدھا حسن قدرت نے عطا فرمایا ہے انہوں نے بھی مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی انس نے اس سلسلہ میں حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ناگہاں وہاں حضرت ابراہیم ملے جو اپنی پشت بیت معمور سے لگائے ہوئے تھے اور بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتے ایکبار داخل ہو چکتے ہیں ان کو دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں دیا جاتا (یعنی بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور فرشتوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو جماعت ایکبار داخل ہو چکتی ہے اسکو دوبارہ داخل ہونیکا موقع نہیں ملتا بلکہ روزانہ نئے فرشتے آتے ہیں) پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے (یعنی بیر کے درخت کے پاس) اس درخت کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند ہیں اور اسکے پھل (یعنی بیر) مٹکوں کے برابر۔ سدرۃ المنتہیٰ کو خدا کے حکم سے اس چیز نے ڈھک دیا ہے جس سے خدا نے اسکو ڈھانکنا مناسب سمجھا (اور جس کا علم خدا ہی کو ہے) اس کے بعد سدرۃ المنتہیٰ کی حالت بدل گئی اور اب کوئی شخص خدا کی مخلوقات میں سے اسکا وصف بیان نہیں کر سکتا پھر خداوند تعالیٰ نے میرے پاس وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں یعنی رات دن میں واپس ہو کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا ہے۔ میں نے کہا کہ رات دن میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو اس لیے کہ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہیں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اس کا امتحان لیا ہے، واپس گیا اور عرض کیا اے پروردگار میری امت

لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پر آسانی کرو اور نمازوں میں تخفیف کر دے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دیں میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور کہا مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی تم پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان اسی طرح آتا جاتا رہا اور تخفیف کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ! یہ پانچ نمازیں رات دن میں فرض کی گئی ہیں اور ان میں سے ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کا ہے اس طرح یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس کے برابر ہیں پھر جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو کسی عذر کے سبب نہ کر سکا تو اسکے حساب میں صرف ارادہ ہی سے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جب اس نیکی کو کر لیا تو اسکے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص بُرے کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کر سکے یا نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس بُرے کام کو کر لیا تو صرف ایک برائی اس کے حساب میں لکھی جاتی ہے اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بارگاہ خداوندی سے واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس پہنچا اور حقیقت حال سے ان کو آگاہ کیا انہوں نے پھر بھی یہی مشورہ دیا کہ اپنے پروردگار کے پاس جا کر اس میں تخفیف چاہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا میں بار بار درگاہ خدا خداوندی میں حاضر ہوا ہوں اور اب مجھ کو وہاں جاتے شرم آتی ہے (مسلم)

معراج کا ذکر

٥٦١٣ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى

ابن شہابؒ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور اس میں سے جبرئیلؑ نازل ہوئے جنہوں نے میرے سینے کو چاک کیا اور اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ کے اندر الٹ دیا گیا اور اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا گیا پھر جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف مجھ کو لے چلے جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل نے آسمان کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا جبرئیلؑ داروغہ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ داروغہ نے پھر پوچھا کیا انکو بلوایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں جب دروازہ کھلا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر پہنچے ناگہاں ایک شخص پر نظر پڑی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے دائیں بائیں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے اور بائیں طرف نظر ڈالتے تو روتے انہوں نے مجھ سے کہا نبی صالح اور نیکبخت بیٹے مرحبا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں

فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى حَتّٰى عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ اٰدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذَالِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ

نے کہا یہ آدم ہیں اور یہ لوگ جو ان کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں ان میں سے جو لوگ دائیں جانب بیٹھے ہیں وہ جنتی ہیں اور وہ لوگ جو بائیں جانب ہیں دوزخی ہیں آدمؑ جب دائیں جانب دیکھتے ہیں. تو خوش ہوتے ہیں اور ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہو جاتے اور روتے ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو دوسرے آسمان پر لے گئے اور اسکے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے وہی سوالات کئے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں آدمؑ۔ ادریسؑ موسٰیؑ. عیسٰیؑ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملنے کا ذکر فرمایا۔ لیکن انکے مقامات و منازل کی کیفیت بیان نہیں کی صرف آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر ملنے کا ذکر کیا اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیمؑ کا پایا جانا ظاہر کیا۔ ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھ کو ابن حزمؒ نے بتایا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو حبہ انصاریؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر مجھ کو پہنچایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ہموار و بلند مکان پر پہنچا جہاں قلموں کے لکھنے کی آوازیں آ رہی تھیں ابن حزمؒ اور انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خدا تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں اور میں ان نمازوں کا حکم لیکر بارگاہ الٰہی سے واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا انہوں نے پوچھا تمہارے ذریعہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری امت پر کیا چیز فرض کی ہے۔ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسٰیؑ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ پچاس نمازیں ادا کر سکے چنانچہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا اور ان میں سے کچھ نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسٰیؑ کے پاس آیا اور کہا ان کا کچھ حصہ معاف کر دیا گیا ہے موسٰیؑ نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت کو اتنی طاقت نہیں دی گئی ہے کہ وہ اتنی بھی ادا کر سکے۔ میں پھر واپس گیا اور کچھ اور معاف کر دیا گیا۔ میں اس کے بعد پھر موسٰی علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت بھی نہیں رکھتی۔ میں پھر گیا۔ اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں جو ثواب میں پچاس کے برابر ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوتا (یعنی میں پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا اگرچہ ان کی تعداد میں تخفیف کر دی گئی) اس کے بعد میں پھر موسٰیؑ کے پاس آیا انہوں نے پھر مجھ کو لوٹانا چاہا۔ میں نے کہا اب مجھ کو اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سدرۃ المنتہٰی پر پہنچایا گیا اس پر اس طرح کے رنگ چھائے ہوئے تھے (یعنی انوار) میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا وہاں میں نے موتیوں کے قبوں (گنبدوں کو) دیکھا

اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور جنت کی مٹی مشک تھی۔ (بخاری و مسلم)

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

۵۶۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جایا گیا تو آپؐ کو سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے اور زمین سے جو چیز اوپر لے جائی جاتی ہے وہ اسی سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتی ہے اور یہاں سے اسکو بلا واسطہ اوپر لیا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس سے آگے نہیں لے جاتے) اسی طرح جو زمین پر اتاری جاتی ہے وہ بھی اسی سدرۃ المنتہیٰ پر بھیجی جاتی ہے یہاں سے فرشتے اس کو لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى (یعنی اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرۃ کو جس چیز نے کہ ڈھانک لیا) اور کہا کہ وہ چیز جس نے سدرہ کو ڈھانکا ہے سونے کے پروانے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول خدا کو تین چیزیں عطا کی گئیں (۱) پانچ نمازیں دی گئیں (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عنایت ہوئیں (۳) اور اس شخص کے گناہ کبیرہ معاف کئے گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (مسلم)

قریش کے سوالات پر بیت المقدس آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا

۵۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ يَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَإِذَا عِيْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں دیکھا اس حال میں کہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میرے شب معراج میں لے جانے کا حال دریافت کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی چیزیں اور نشانیاں دریافت کرنی شروع کیں جو مجھ کو یاد نہ تھیں میں اس سبب بہت غمگین اور پریشان ہوا اتنا غمگین و پریشان کہ کبھی نہ ہوا تھا پس خداوند تعالیٰ نے بیت المقدس کو بلند کیا اور وہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا میں اس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھ سے جو سوال کرتے جاتے تھے اس کا جواب میں ان کو دیتا جاتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو (شب معراج میں) انبیاءؑ کی جماعت کے اندر پایا میں نے ناگہاں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے دیکھا موسیٰؑ ایک مرد ہیں متوسط قد کے کسی قدر دبلے۔ گول بدن یا بل کھائے بال گویا کہ وہ قبیلہ شنوءۃ کے ایک مرد ہیں پھر ناگہانی میری نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑی جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ شکل و صورت میں ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ثقفیؓ ہیں۔ پھر میں نے اچانک ابراہیمؑ کو نماز پڑھتے دیکھا جن سے تمہارا دوست (یعنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم) بہت مشابہ ہے۔ پھر نماز کا وقت آگیا اور میں ان سب کا امام بنا جب

مُسْلِمٌ۔

میں نماز پڑھ چکا تو ایک شخص نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا اے محمدؐ! یہ دوزخ کا داروغہ موجود ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے سلام میں پہل کی (یعنی پہلے اس نے مجھ کو سلام کیا (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

(فصل دوم) اس میں باب کوئی نہیں ہے

فصل سوم

بیت المقدس کا آنحضرتؐ کے سامنے لایا جانا

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب قریش نے (معراج کی بابت) مجھ کو فرار دیا تو میں (ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے) مقام حجر (حطیم) میں کھڑا ہوا اور خداوند تعالے نے بیت المقدس کو میری نگاہوں کے سامنے کر دیا میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان کو جواب دے رہا تھا (بخاری ومسلم)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ معجزات کا بیان

فصل اوّل

غارِ ثور کا واقعہ

۵۶۱۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے (ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے غار میں چھپنے کا حال بیان کیا اور کہا) کہ میں نے غار کے اوپر کی جانب دیکھا تو مجھ کو مشرکوں کے قدم نظر آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر اس میں سے کسی ایک کی نظر بھی اپنے قدموں پڑ گئی تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا ابوبکرؓ! تمہارا خیال ان دو شخصوں کی نسبت کیا ہے جن کا تیسرا ساتھی خدا ہے۔ (بخاری ومسلم)

سفر ہجرت کے دوران دشمن کے خلاف معجزہ کا ظہور

۵۶۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ

حضرت براء بن عازبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکرؓ جب تم رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے تھے تو تم نے کیا کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ (غار سے نکل کر) ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرتے رہے جب دوپہر ہو گئی اور آفتاب ٹھہر گیا اور راستہ (آنے جانے والوں سے) خالی ہو گیا تو ہم کو ایک پتھر نظر آیا بہت لمبا جس کے نیچے سایہ تھا۔ اور آفتاب اس پر نہ آیا تھا (یعنی اس کے گوشوں میں دھوپ نہ تھی) ہم اس کے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے

عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوْا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہاتھوں سے ایک جگہ صاف وہموار کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو رہیں پھر میں نے پوستین بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سو رہیے میں ادھر ادھر دیکھتا رہوں گا۔ اور آپ کی حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور میں وہاں سے اٹھا تاکہ ادھر اُدھر دیکھتا رہوں اور آپ کی حفاظت کروں۔ ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو ادھر چلا آ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے! اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہ دیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جس میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی بھر رکھا تھا جسکو آپ پیتے بھی تھے اور اس سے وضو بھی فرماتے تھے میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے میں نے جگانا مناسب نہ جانا! ور خود بھی سو رہا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا اور وہ ٹھنڈا ہو گیا! اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے۔ آپ نے پی لیا! اور میں بہت خوش ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ وقت آگیا۔ چنانچہ دن ڈھلے ہم نے کوچ کیا اور ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آیا (جس کو مکہ کے کافروں نے آپ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمن آگیا آپ نے فرمایا غم نہ کرو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لیے بد دعا کی۔ سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک سراقہ کو لیکر زمین میں دھنس گیا سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بد دعا کی ہے۔ تم میری نجات دخلاصی کی دعا کرو میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں کفار کو تمہارا پیچھا کرنے سے روک دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا۔ اور پھر جو شخص سراقہ کو راستہ میں ملا اس سے کہہ دیا تمہارے لیے میرا تجسس کافی ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی ملا اس کو اس نے یہی کہہ کر واپس کر دیا۔ (بخاری ومسلم)

عبد اللہ بن سلام کے ایمان لانے کا واقعہ

۵۶۱۹/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام رض ایک جگہ درختوں کے پھلوں کو اکٹھا کر رہا تھا کہ اس نے رسول خدا م کے مکہ سے مدینہ میں تشریف لے آنے کا حال سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں جن کو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا ایک تو یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہو گی۔ دوسرے

السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرَئِيلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا إِنَّهُ خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہ کہ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا جس کو جنت میں داخل ہو کر کھائیں گے، تیسری یہ کہ کونسی چیز ہے جو بیٹے کو باپ یا ماں کی طرف مشابہت کی طرف کھینچتی ہے۔ رسول خدا نے فرمایا جبرئیل نے ابھی ابھی ان باتوں سے مجھ کو آگاہ کیا ہے۔ قیامت کی پہلی علامت وہ آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف کھینچ کرلے جائیگی اور جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے کلیجہ کی زیادتی ہوگی (یعنی جگر کا وہ ٹکڑا جو جگر سے علیحدہ لٹکا ہوا ہے) اور بچے میں ماں باپ کی مشابہت کا سبب یہ ہے اگر مرد کا پانی (منی) عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو باپ بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے (یعنی اسکی صورت پر پیدا ہوتا ہے) اور اگر عورت کا پانی مرد پر غالب ہوتا ہے تو ماں بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے (اسکی صورت پہ پیدا ہوتا ہے) یہ سن کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہود بڑی افترا پرداز قوم ہے اس کو جب میرا مسلمان ہونا معلوم ہوگا تو مجھ پہ جھوٹے بہتان باندھیں گے اس لیے بہتر یہ ہے کہ میرے اسلام کا حال معلوم ہونے سے پہلے آپ میری بابت ان سے دریافت کرلیں۔ چنانچہ یہود کو بلایا گیا (اور عبداللہ بن سلام کہیں چھپ گئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہترین آدمی کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا خدا اس کو اسلام سے بچائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام ان کے سامنے آگئے اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں۔ اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ یہ سن کر یہود نے کہا ہم میں سے یہ شخص بہت بُرا ہے اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور ان پہ طرح طرح کے عیب لگانے لگے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہی وہ بات ہے جس سے یارسول اللہ میں ڈرتا تھا۔ (بخاری)

جنگ بدر کے متعلق پیش خبری کا معجزہ

۵۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابوسفیان کے (شام سے واپس) آنے کی خبر سنی تو مدینہ والوں سے مشورہ کیا۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو یہ حکم دیں کہ ہم اپنی سواری کے جانوروں کو دریا میں ڈال دیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ اور اگر آپ فرمائیں گے کہ ہم اپنی سواریوں (اونٹوں اور گھوڑوں) کے جگر کو برک غماد تک ماریں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ (برک غماد یمن کا ایک شہر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر آپ حکم دیں کہ برک غماد تک اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑاتے

بِحَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

چلے جائیں تو ہم کو انکار نہ ہوگا) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (جنگ کیلئے) تیار کیا اور لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بدر کے مقام پر پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو دیکھو) یہ جگہ فلاں شخص کی نعش کی ہے (یعنی وہ یہاں ہلاک ہو کر رہے گا) اور یہ جگہ فلاں شخص کے قتل کی ہے (یعنی اسی طرح آپ نے ستر کفار کی جگہ مقرر کی) پھر جو جو مقامات آپ نے متعین کئے تھے ان میں سے ایک بھی متجاوز نہ ہوا۔ جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

جنگ بدر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۵۶۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ یَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُكَ عَھْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَکْرٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ حَسْبُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّكَ فَخَرَجَ وَھُوَ یَثِبُ فِی الدِّرْعِ وَھُوَ یَقُوْلُ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن خیمہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ تم! میں تجھ سے تیری امان اور تیرے وعدہ کا (جو تو نے ہم سے کیا ہے) ایفاء چاہتا ہوں۔ اگر تو اے اللہ تم! یہ چاہتا ہے (کہ مومن ہلاک ہو جائیں) تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ آپ اتنا ہی فرماتے جاتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ! بس اتنا کافی ہے۔ آپ نے دعا میں اپنے پروردگار سے بہت مبالغہ کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ خیمہ سے باہر آئے حالانکہ آپ زرہ پہنے ہوئے تھے (اور بلند آواز میں) یہ آیت پڑھی سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کفار کو عنقریب شکست دیجائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ (بخاری)

جنگ بدر میں جبرائیل کی شرکت

۵۶۳۲ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر (یعنی باگ) پکڑے ہوئے ہیں اور لڑائی کا سامان لیے ہوئے ہیں۔ (بخاری)

آسمانی کمک کا کشف و مشاہدہ

۵۶۳۳ وَعَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِكِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْھُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کہ اس روز (جنگ بدر کی دن) ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا ناگہاں اس نے چابک کی آواز سنی جو اس کے سامنے بھاگا جا رہا تھا۔ پھر اس نے ایک سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا حیزوم آگے بڑھ (حیزوم حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام ہے) پھر اس مسلمان نے جو اس مشرک کا پیچھا کر رہا تھا دیکھا کہ وہ اسکے سامنے چت پڑا ہوا ہے۔ اس کی ناک پر نشان ہے اور اس کا منہ پھٹ گیا ہے (یعنی کوڑے کی ضرب سے) اور جہاں کوڑا پڑا تھا تمام جلد نیلی ہو گئی ہے وہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ

ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وسلم نے فرمایا، تو سچ کہتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فرشتہ (جس نے اس مشرک کے کوڑا مارا تھا) تیسرے آسمان کی امدادی فوج کا فرشتہ تھا۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں ستر آدمی کافروں کے مسلمانوں نے قتل کئے اور ستر کو گرفتار کیا۔ (مسلم)

جنگ احد میں فرشتوں کی مدد کا معجزہ

۵۶۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دشمنوں سے نہایت سختی کے ساتھ لڑ رہے تھے ان آدمیوں کو میں نے نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں دیکھا اور یہ دونوں آدمی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام فرشتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

دستِ مبارک کے اثر سے ایک صحابیؓ کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہو گئی

۵۶۲۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع[عہ] کے پاس بھیجا (اس جماعت میں سے) عبد اللہ بن عتیکؓ رات کے وقت ابو رافع کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ سو رہا تھا اور اسکو مار ڈالا۔ عبد اللہ بن عتیکؓ کا بیان ہے کہ میں نے ابو رافع کے پیٹ پر تلوار رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پشت سے نکل گئی میں نے سمجھ لیا کہ اس کو مار ڈالا پھر میں نے (اس کے قلعہ کے) دروازے کھولنا شروع کئے (تاکہ باہر نکل جاؤں) یہاں تک کہ میں ایک زینہ پر پہنچا۔ چاندنی رات تھی۔ جونہی میں نے پاؤں نیچے رکھا کہ میں گر پڑا۔ اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے پنڈلی کو باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا اور وہ اچھا ہو گیا گویا اس میں چوٹ ہی نہ لگی تھی۔ (بخاری)

غزوۂ احزاب میں کھانے کا معجزہ

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا (جو کسی طرح نہ ٹوٹا) صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق کے اندر نکل آیا ہے آپ نے فرمایا میں خندق میں اتر کر دیکھوں گا۔ یہ فرما

عہ ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا جس نے کئی بار عہد شکنی کی تھی اور بہت سے فتنے برپا کئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور اپنے قلعہ میں پناہ گزین ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کے لیے یہ جماعت روانہ کی تھی۔

مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَاْتُ اِلٰى اِمْرَاَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اُدْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کر آپ کھڑے ہو گئے۔ اور حالت یہ تھی کہ شدت بھوک سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہماری حالت یہ تھی کہ ہم نے چکھنے کی کوئی چیز نہیں چکھی تھی (یعنی تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال ہاتھ میں لیا اور پتھر پر مارا وہ سخت پتھر پھسلنے ریت کے مانند ہو گیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا۔ کیا تمہارے ہاں کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا میری بیوی نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے (یعنی ساڑھے تین سیر کے قریب) اور ہمارے پاس ایک گھر کا پلا ہوا بھیڑ کا بچہ تھا۔ میں نے اس بچہ کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ پھر میں نے ہانڈی میں گوشت ڈال کر اس کو چڑھا دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بھیڑ کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ تشریف لے چلئے۔ رسول اللہ نے یہ سن کر بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ خندق والو! چلو جابرؓ نے کھانا کھلانے کے لیئے تیار کیا ہے۔ ہاں جلدی چلو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تم اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا جب تک کہ میں نہ آجاؤں چنانچہ آپ تشریف لائے اور میں گندھا ہوا آٹا حضور کے روبرو لے آیا۔ آپ نے آٹے میں آب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف بڑھے اور اس میں بھی دہن مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور سالن ہانڈی میں سے نکال اور ہانڈی کو چولہے پر رہنے دو۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ خندق والے ایک ہزار آدمی تھے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھا لیا اور باقی چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہانڈی بدستور بھری ہوئی تھی جیسی کہ کھانا کھانے سے پہلے تھی اور آٹا پکایا جا رہا تھا جیسا کہ وہ شروع میں تھا۔ (بخاری و مسلم)

عمار بن یاسرؓ کے بارے میں پیش گوئی

۵۶۲۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضؓ خندق کھود رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا سمیہؓ کے بیٹے اس قدر محنت و مشقت تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی (چنانچہ جنگ صفین میں مارے گئے) (مسلم)

ایک پیش گوئی جو پوری ہوئی

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

نے اس وقت جبکہ جنگ احزاب میں کفار متفرق ہو کر منتشر ہو گئے فرمایا اب ہم ان سے جنگ کرینگے اور وہ ہم سے جنگ کرینگے۔ ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے (یعنی اب تک تو کفار ہم پر حملہ آور ہوتے رہے اور ہم مدافعت کرتے رہے ہیں۔ آئندہ ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ جنگ کی ابتدا ہماری طرف سے ہوگی۔ اور ان کی طرف ہم جائیں گے۔) (بخاری)

حضرت جبرائیل اور فرشتوں کی مدد کا معجزہ

۵۶۲۹/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب سے واپس آکر ہتھیار اتارے اور غسل کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ جبرئیل تشریف لائے اس حال میں کہ وہ (رسول خدام) گرد و غبار کو سر سے جھاڑ رہے تھے۔ اور کہا آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھ دیئے اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ چلئے کافروں کی طرف چلئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کدھر۔ جبرئیل نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف بڑھے اور فتح حاصل کی (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا ہے کہ گویا میں اس غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو قبیلہ بنو غنم کی اگلی صف میں اڑ رہا تھا۔ اس سواروں کی جماعت سے جو جبرئیل کے ہمراہ تھی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے۔

انگلیوں سے پانی نکلنے کا معجزہ

۵۶۳۰/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهِ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیاسے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل تھی جس سے آپ نے وضو کیا تھا۔ پھر ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ اور صرف یہی پانی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے (جو کافی نہیں ہو سکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھ لیا اور پانی اسکے اندر سے ابلنے لگا یعنی انگلیوں میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم سب لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ جابرؓ سے پوچھا گیا تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری و مسلم)

آپ دہن کی برکت سے خشک کنواں لبریز ہو گیا

۵۶۳۱/۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ

حضرت براءؓ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کے اندر سے پانی کھینچا

مِائَتًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی کا برتن منگایا اور وضو کیا۔ وضو کے بعد آپ نے منہ میں پانی پی لیا دعا کی اور پھر کنوئیں میں کلی کر دی اور پھر فرمایا تھوڑی دیر کنوئیں کو چھوڑ دو اس کے بعد لوگوں نے اور ان کی سواری کے جانوروں نے کنوئیں سے خوب پانی پیا اور پھر وہاں سے کوچ کیا۔ (بخاری)

پانی میں برکت کا معجزہ

۵۶۳۲ (۱۶) وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقُوا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْئَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

عوف ابو رجا سے اور وہ عمران بن حصین رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے لوگوں نے ایک موقع پر پیاس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکایت سن کر اترے اور ابو رجا کو طلب فرمایا اور حضرت علیؓ کو بھی بلایا اور پھر دونوں سے فرمایا تم جا کر پانی تلاش کرو۔ چنانچہ دونوں پانی کی تلاش میں روانہ ہوگئے ایک مقام پر ایک عورت ملی جو پانی کی پکھال اونٹ پر لادے بیٹھی تھی دونوں اس عورت کو (معہ پکھال کے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس عورت کو اور پانی کی پکھال کو لوگوں نے اونٹ سے اُتارا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا اور حکم دیا کہ پکھال کے دہانہ سے اس برتن میں پانی ڈالو پھر لوگوں کو آواز دی گئی کہ پانی پیو اور پلاؤ چنانچہ تمام لوگوں نے پانی پی لیا اور خوب سیر ہو کر پیا عمران بن حصین کا بیان ہے کہ ہم چالیس آدمی تھے ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی مشکیں اور چھاگلیں پانی سے بھر لیں قسم ہے خدا کی جب ہم کو پانی سے علیحدہ کر دیا اور روک دیا گیا تو ہم نے محسوس کیا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہے (بخاری ومسلم)

درختوں کی اطاعت کا معجزہ

۵۶۳۳ (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک افتادہ وادی (میدان) میں ہم ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن پردہ کی کوئی جگہ آپ کو نہ ملی۔ اچانک آپ کی نظر میدان کے کنارے دو درختوں پر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری فرماں برداری کر اس درخت نے فوراً اطاعت کی اور نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند جو اپنے ہانکنے والے کی اطاعت کرتا ہے اپنی شاخوں کو جھکا لیا پھر آپ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری

فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اطاعت کراس نے بھی اسی طرح اطاعت کی اور اپنی شاخوں کو زمین پر جھکا لیا پھر آپ دونوں درختوں کے درمیان تشریف لائے اور فرمایا خدا کے حکم سے میرے لیے تم دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مل گئے اور آپ نے درختوں کی آوٹ میں قضاء حاجت کرلی۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ میں اس واقعہ کو دیکھ کر حیران تھا اور اپنے دل سے اس عجیب واقعہ پر باتیں کر رہا تھا۔ اچانک میری نظر ایک طرف پڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور ان درختوں کو دیکھا تو وہ دونوں پھر علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک درخت جداجدا اپنی جگہ کھڑا ہے۔

زخم سے شفایابی کا معجزہ

٥٦٣٤/١٨ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یزید ابن ابی عبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا اور کہا اے سلمہؓ! یہ چوٹ کیسی ہے سلمہؓ نے کہا خیبر کے دن یہ چوٹ آئی تھی۔ لوگوں نے کہا سلمہؓ مارا گیا (چوٹ زیادہ آئی تھی۔ اس لئے لوگوں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ مر گیا) پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے چوٹ کی جگہ پر تین بار دم کیا (یعنی پھونکا) پھر اس وقت سے مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی (بخاری)

ان دیکھے واقعہ کی خبر دینے کا معجزہ

٥٦٣٥/١٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو پہلے سے دے دی تھی (یعنی اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے)، چنانچہ آپ نے (اس سلسلہ) میں فرمایا (یعنی ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ) زیدؓ نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا۔ پھر علم کو جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا۔ پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈے کو لیا اور وہ بھی مارا گیا آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر آپؐ نے فرمایا اس کے بعد نشان کو اس شخص نے لیا جو خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یعنی خالد بن ولیدؓ نے یہاں تک کہ خداوند تم مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی۔ (بخاری)

غزوۂ حنین کا معجزہ

٥٦٣٦/٢٠ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا جب مسلمان اور کافر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے تو مسلمان پشت دیکر بھاگ کھڑے ہوئے (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو ایڑھ لگائی اور کفار کی طرف بڑھے۔ اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا اور

أَخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا الْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس خیال سے اس کو روک رہا تھا کہ کہیں وہ تیزی کے ساتھ کافروں میں نہ جا گھسے اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامے ہوئے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عباس رضی اللہ عنہ۔ اصحاب رضی اللہ عنہ سمرہ کو آواز دو (سمرہ کیکر کے درخت کو کہتے ہیں حدیبیہ کے موقعہ پر متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک کیکر کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی لڑنے مرنے پر اس بیعت کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں) عباس بلند آواز تھے انہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہا۔ اصحاب سمرہ کہاں ہیں۔ عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میری آواز کو سن کر اصحاب سمرہ اس طرح دوڑے جیسے گائیں اپنے بچوں کو دیکھ کر ان کی طرف دوڑتی ہیں۔ اور کہا اے قوم ہم حاضر ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مسلمان کافروں سے بھڑ گئے اور انصاریوں نے اپنی جماعتوں کو اس طرح پکارنا شروع کیا۔ اے گروہ انصار۔ اے جماعت انصار! (مدد کرو دشمنوں سے لڑو) پھر یہ پکارنا صرف قبیلہ بنو حارث بن خزرج پر موقوف ہو گیا (یعنی صرف اولاد حارث کو پکارا جانے لگا۔ اس لیے کہ انصار میں یہ سب سے بڑا قبیلہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے اور گردن اونچی کر کے لڑائی دیکھ رہے تھے) پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا یہ وقت جنگ کے گرم ہونے کا ہے پھر آپ نے چند کنکریاں ہاتھ میں لیں۔ اور ان کو کافروں کے منہ پر پھینک مارا اس کے بعد فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! کافروں نے شکست کھائی۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شکست صرف آپ کے کنکریاں پھینکنے کے سبب کافروں کو ہوئی۔ آپ کے کنکریاں پھینکنے کے بعد آخر وقت تک میں دیکھتا رہا کہ کافروں کی تلواریں اور نیزے جھوٹے پڑ گئے تھے اور ذلیل و خوار ہو گئے تھے۔ (مسلم)

غزوہ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و پامردی

٥٦٣٧ وَعَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا لَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَأَقْبَلُوْا هُنَاكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا اے عمارہ رضی اللہ عنہ! کیا حنین کے دن تم کافروں کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں دکھائی واقعہ صرف اتنا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند نوجوان جن کے پاس زیادہ ہتھیار نہ تھے تیر انداز کافروں سے بھڑ گئے یہ کافر ایسے تیر انداز تھے کہ ان کافروں کا کوئی تیر زمین پر نہ گرتا تھا (یعنی نشانہ خالی نہ جاتا تھا) ان تیر انداز کافروں نے ان نوجوانوں پر تیر برسائے جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا۔ یہ نوجوان یہاں

بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهٖ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیانؓ بن حارث خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نوجوانوں کو دیکھ کر اپنے خچر سے اترے اور خدا سے مدد اور فتح طلب کی اور فرمایا میں نبی ہوں، یہ بات جھوٹی نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جمع کر کے آپ نے صف بندی کی (مسلم) اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ براء بن عازب نے کہا کہ خدا کی قسم! جب لڑائی سخت ہو جاتی تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پناہ ڈھونڈھتے تھے اور ہم میں سب سے زیادہ شجاع وبہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا تھا۔

کنکریوں کا معجزہ

۵۶۳۸/۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی میں غزوۂ حنین میں شرکت کی اور بعض صحابہؓ کفار کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے پھر جب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ خچر سے نیچے اترے اور زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھائی پھر اس خاک کو کافروں کے منہ کے مقابل کیا اور اس کے بعد کافروں کے منہ پر خاک ڈالتے ہوئے فرمایا بُرے ہوئے ان کے منہ یا بُرے ہوں ان کے منہ پھر خدا نے ان میں سے جن انسانوں کو پیدا کیا تھا (یعنی جو کافر وہاں خدا کی مخلوق میں سے موجود تھے) ہر ایک کی آنکھ خاک سے بھر گئی یعنی اس ایک مٹھی خاک سے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور خدا نے ان کو شکست دی اور ان کے مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (مسلم)

ایک حیرت انگیز پیش گوئی جو بطور معجزہ پوری ہوئی

۵۶۳۹/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا یہ فرمایا کہ وہ شخص دوزخی ہے پھر جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب لڑا اور بہت سے زخم اس کے جسم پر آئے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے جس شخص کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو خدا کی راہ میں خوب لڑا اور بہت سے زخم اس نے کھائے آپ نے فرمایا۔ یاد رکھو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں اس واقعہ سے شکوک وشبہات پیدا ہو جائیں اور وہ

بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ إِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

آپ کے بیان کو سچا قرار نہ دیں یکایک اس شخص نے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخی ہونے کا حکم لگایا تھا زخموں کی تکلیف سے بے چین ہو کر اپنے ہاتھ کو اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اسکو سینہ میں پیوست کر لیا (یعنی خودکشی کر لی) یہ دیکھ کر بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ نے آپکی بات کو سچا کر دیا فلاں شخص نے خودکشی کر لی اور اپنے آپ کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر میں شہادت دیتا ہوں کہ میں خدا کا بندہ اور خدا کا رسول ہوں اے بلال کھڑا ہو اور لوگوں کے درمیان اعلان کر دے کہ جنت کے اندر صرف مومن داخل ہوگا اور یہ کہ خداوند تعالیٰ اس دین کو مرد فاجر کے ذریعہ بھی قوی کرتا ہے۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیے جانے کا واقعہ

۵۶۴۰/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا حتیٰ کہ آپکی حالت یہ ہوگئی کہ آپ یہ خیال کرتے تھے ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا (یعنی آپ پر نسیان غالب آگیا تھا) انہیں ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے کہ آپ نے خدا سے دعا کی اور پھر دعا کی (یعنی مکرر دعا کی) پھر آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھ کو معلوم ہے میں نے خدا سے جو بات دریافت کی تھی وہ خدا نے مجھ کو بتادی (اور وہ اس طرح) کہ دو شخص (دو فرشتے) میرے پاس آئے ایک ان میں سے میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا۔ لبید بن اعصم یہودی نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑتے ہیں اور درخت خرما کے تازہ شگوفہ میں۔ پہلے نے پوچھا وہ جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں۔ یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کا سا سرخ پانی تھا اور درخت خرما کے شگوفے (جو کنوئیں میں دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (چیزوں) کو کنوئیں سے نکال لیا (اور جادو کا اثر جاتا رہا) (بخاری)

فرقہ خوارج کے بارے میں پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

۵۶۴۱/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (مقام جوانہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ (غزوہ حنین

وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذِنْ لِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يُحَقِّرُ أَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ إِلٰى رِصَافِهِ إِلٰى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ

کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں قبیلۂ بنو تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! عدل و انصاف سے کام لیجئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا (یعنی میں بے انصافی کروں گا تو دوسرا کون انصاف کرے گا) بیشک تو ناامید اور ٹوٹے میں رہا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا۔ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے اور تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (اس لئے کہ وہ لوگ ریاکار اور طالب شہرت ہوں گے اور دکھانے کے لیے اچھی نمازیں پڑھیں گے اور روزے رکھیں گے) یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا (یعنی دل پر اثر نہ ہوگا) اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے۔ جب تیر شکار کے جسم سے گزر جائے اور باہر آجائے تو اس کے پیکان سے پر تک صاف ہوتا ہے اور کوئی چیز اس کے کسی حصہ میں لگی نظر نہیں آتی حالانکہ وہ نجاست اور خون میں سے نکل کر آتا ہے (یعنی یہ لوگ اسی طرح دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ اور ان میں اسلام کی ایک بات بھی باقی نہ رہے گی جس طرح اس تیر میں کچھ لگا نہیں ہوتا جو شکار کے اندر سے گزر جاتا ہے) اور اس شخص کے بعض تابعداروں کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا جس کے ایک بازو میں عورت کے پستان کے مانند (ابھرا ہوا گوشت) یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہوگا جو ہلتا ہوگا (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال لوگوں میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کی یہ علامت ہوگی) اور یہ لوگ (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال و اتباع) لوگوں کے ایک بہترین فرقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابوسعید خدری رضی کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور پھر میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی سے ان لوگوں (یعنی خوارج) کی ایک جماعت لڑی اور میں اس جنگ میں حضرت علی رضی کے ساتھ تھا جب حضرت علی رضی نے فتح پائی تو ایک شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا جس کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ نعشوں میں تلاش کر کے اس کی نعش کو لایا گیا میں نے اس کو دیکھا اس کی جو صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی وہ اس

الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں موجود تھی اور روایت میں ذوالخویصرہ کے حاضر ہونے کے بجائے۔ یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ گنجان ڈاڑھی تھی۔ رخسارے اٹھے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اور آپ سے یہ فرمایا کہ اے محمدؐ! خدا سے ڈر (اور اس کی اطاعت کر) آپ نے فرمایا اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کروں گا تو کون اس کی اطاعت کرے گا (اور تو مجھ کو اطاعت گزاری کا کیا سبق دیتا ہے) خدا مجھ کو امین جانتا ہے اور زمین کے لوگوں میں امین سمجھتا ہے تم مجھ کو امین نہیں جانتے اور مجھ پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس کو قتل کر دیا جائے آپ نے منع فرما دیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو انکے حال پر چھوڑ دیں گے (یعنی ان سے جنگ نہ کریں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں (یعنی یہ لوگ میرے زمانہ میں ہوں) تو انکو اس طرح ہلاک کر دوں جس طرح عاد ہلاک کئے گئے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کی والدہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۵۶۴۲/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو جو مشرکہ تھی ہمیشہ اسلام کی طرف بلایا کرتا تھا (یعنی ان سے مسلمان ہو جانے کی خواہش کیا کرتا تھا) ایک روز حسب معمول میں نے مسلمان ہو جانے کو کہا۔ تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار ہوئی میں روتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے خوش ہو کر واپس آیا اور اپنی ماں کے گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا۔ ابوہریرہؓ ذرا ٹھہرو پھر میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی یعنی غسل کرنے کی میری ماں نے غسل کیا اور کرتہ پہنا اور اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) اوڑھنے نہ پائی تھی کہ دروازہ کھول دیا اور کہا ابوہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ میں پھر واپس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشی کے آنسو گراتا ہوا حاضر ہوا رسول اللہؐ نے خدا کی تعریف کی اور میری ماں کے اسلام پر خدا کا شکر ادا کیا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کا کثیر الروایت ہونا اعجاز نبوی کا طفیل ہے

۵۶۴۳/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ

حضرت ابوہریرہؓ نے تابعین وغیرہ کو مخاطب کر کے کہا تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حدیثیں نقل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا وعدہ گاہ ہے (یعنی قیامت کے دن ہم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے

كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حاضر ہوتا ہے اگر میں نے حدیث کرنے میں کوئی خیانت کی ہوگی تو مجھ کو خدا سزا دے گا واقعہ یہ ہے کہ) میرے مہاجر بھائی تو بازار میں کاروبار کرتے تھے اور ان کا یہ شغل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ حاضری سے باز رکھتا تھا اور انصاری بھائی مالی کاموں میں مشغول رہتے تھے ان کو بھی حاضری کا زیادہ موقع نہ ملتا تھا اور میں ایک مسکین شخص تھا جو پیٹ بھر کر کھانا مل جانے پر قناعت کر کے حضورؐ کی خدمت میں پڑا رہتا تھا ۔ اور ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلائے (یعنی میری حدیث کو سننے کے لیے دامن دراز کرے) اور اسوقت تک پھیلائے رہے جب تک کہ میں اپنی بات کو تمام کروں اور پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ کر سینہ سے لگا لے اور پھر میری حدیث کو بھول جائے (یعنی جو شخص پوری توجہ سے میری بات کو سنے اور آخر تک سنے اور پھر اس کو سینہ میں محفوظ کرے وہ کبھی میری بات کو نہیں بھول سکتا۔ یہ آپ نے اپنے صحابہؓ کے حق میں دعا کی تھی) چنانچہ میں نے اپنی کملی کھولی اس لئے کہ اور کوئی کپڑا میرے پاس نہ تھا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو پورا کر لیا پھر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں حضورؐ کی حدیثوں میں سے اسوقت تک کچھ نہیں بھولا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جریرؓ کے حق میں دعا

٥٦٢٣/٢٨ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو ذوالخلصہ کو توڑ کر مجھ کو آرام نہیں دیتا؟ (ذوالخلصہ ایک بتخانہ تھا حضور کو اس سے بہت روحانی اذیت ہوتی تھی) میں نے عرض کیا ہاں میں اس کو توڑ کر آپ کو خوش کر دوں گا۔ میری حالت یہ تھی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکتا تھا اور کبھی کبھی گر پڑتا تھا۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے میرے سینہ پہ ہاتھ مارا کہ اثر میرے دل تک پہنچا اور پھر فرمایا اے اللہ تو اس کو ثابت رکھ اور اس کو راہ راست دکھانے والا راہ راست پانے والا بنا جریرؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہ گرا اور پھر میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر ذوالخلصہ کو توڑنے کے لئے روانہ ہوا یہ سوار قبیلہ احمس (قریش) کے تھے جریرؓ نے ذوالخلصہ کو جلا دیا اور توڑ ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

زبان مبارک سے نکلا ہوا لفظ اٹل حقیقت بن گیا

٥٦٢٤/٢٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتا تھا۔ (جو ایک نصرانی تھا اور مسلمان ہو گیا تھا) پھر وہ

عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مرتد ہوگیا اور مشرکوں سے جاملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نسبت فرمایا کہ زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔ انس کا بیان ہے کہ مجھ سے طلحہؓ نے کہا کہ میں اس زمین پر پہنچا جہاں وہ شخص مرا تھا میں نے دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے قبر سے کیوں باہر پڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ زمین کے اندر دفن کیا لیکن زمین نے اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری)

قبور یہود کے احوال کا انکشاف

۵۶۲۵/۳۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ آفتاب غروب ہوگیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا آواز یہودیوں کی ہے جن کو قبر کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری ومسلم)

آندھی دیکھ کر ایک منافق کے مرنے کی خبر دینے کا معجزہ

۵۶۲۶/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے تشریف لائے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو سخت آندھی آئی اس قدر کہ سوار کو گرا کر زمین میں دفن کر دے۔ آپ نے فرمایا یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے۔ پھر جب مدینہ میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا فاسق مرگیا ہے۔ (مسلم)

مدینہ کی حفاظت کے بارے میں معجزانہ خبر

۵۶۲۷/۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی جانب) روانہ ہوئے جب ہم عسفان پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کئی دن قیام فرمایا بعض لوگوں (یعنی منافقوں) نے کہا ہم یہاں کیا کرتے ہیں (یعنی کیوں بیکار پڑے ہیں) حالانکہ ہمارے اہل وعیال ہمارے پیچھے ہیں (یعنی گھروں میں) اور ہم ان کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا قسم ہو اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کا کوئی راستہ اور کوئی کوچہ ایسا نہیں ہے جس پر فرشتے مقرر نہ ہوں یعنی ہر ایک راستہ اور ہر ایک کوچہ پر دو فرشتے حفاظت کے لئے موجود ہیں اور اسوقت تک رہیں گے جب تک کہ تم مدینہ پہنچو۔ اس کے بعد آپ نے کوچ کا حکم دیا اور ہم روانہ ہوئے اور مدینہ پہنچے قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے کہ ہم نے ابھی اپنے اونٹوں کے کجاوں کو بھی نہ اتارا تھا اور مدینہ میں داخل ہی ہوئے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان ہمارے اوپر چڑھ آئے اور ہمارے آنے سے پہلے کسی بات نے انکو جنگ پر نہ ابھارا تھا۔ (مسلم)

بارش سے متعلق قبولیت دعا کا معجزہ

۵۶۴۸/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةٌ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط پڑا۔ ایک مرتبہ انہی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور بچے بھوکے مر رہے ہیں خدا سے ہمارے دعا فرمایئے آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ختم کر کے ہاتھ نہ چھوڑے تھے کہ پہاڑوں کی مانند ابر اٹھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نہ اترے تھے کہ بارش کا پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر ٹپکنے لگا اس روز برسا دوسرے روز برسا تیسرے روز برسا یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے جمعہ کو وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مکان گر پڑے اور مال (مویشی وغیرہ) ڈوب گئے خدا سے ہمارے لیے دعا فرمایئے آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور فرمایا اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا (یعنی کھیتوں وغیرہ میں) ہمارے اوپر (یعنی آبادی میں) نہ برسا آپ جس طرف اشارہ کرتے جاتے تھے ابر اس جانب سے کھلتا جاتا تھا۔ اور مدینہ کے اوپر سے ابر صاف ہو کر گڑھے کے مانند آسمان نظر آتا تھا اور نالہ برابر ایک ماہ تک جاری رہا اور اطراف سے جو شخص بھی آیا۔ اس نے کثرت سے بارش ہونے کی اطلاع دی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ تعالیٰ ٹیلوں پر۔ پہاڑوں پر۔ نالوں کے اندر اور درختوں کے کھیتوں کے اگنے کی جگہ برسا۔ انسؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد ابر کھل گیا۔ اور ہم باہر نکلے اس حال میں کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اسطوانہ حنانہ کا معجزہ

۵۶۴۹/۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں (جمعہ کے روز) خطبہ پڑھتے تو کھجور کے اس تنہ پر جو ستون کے طور پر مسجد میں کھڑا تھا کمر لگا لیتے۔ پھر جب منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو وہ ستون جس سے کمر لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے چلایا (یعنی فراق نبی میں) اور قریب تھا کہ وہ (فراق کی اذیت کی شدت سے) پھٹ جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ستون کو ہاتھوں سے پکڑا پھر اس ستون نے بچوں کی طرح رونا اور نالہ کرنا شروع کیا ہاں ان بچوں

الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کی طرح جن کو تسلی دے کر خاموش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس ستون کو سکون حاصل ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستون اس لیے رویا کہ جو بیان وہ سنا کرتا تھا اس کو اس نے نہ سنا یا وہ اس سے محروم ہو گیا۔ (بخاری)

جھوٹا عذر بیان کرنے والا اپنے ہاتھ کی توانائی سے محروم ہو گیا

٥٦٥٠/٣٥ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اس نے عرض کیا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپؐ نے فرمایا تو داہنے ہاتھ سے کھانے پر قدرت نہ پا سکے اس نے جھوٹا عذر کیا تھا اور بائیں ہاتھ سے صرف تکبر و غرور کی وجہ سے کھاتا تھا راوی کا بیان ہے کہ حضورؐ کی بددعا سے وہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکتا تھا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کی سواری کی برکت سے سست رفتار گھوڑا تیز ہو گیا

٥٦٥١/٣٦ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ (چوروں یا دشمنوں کے خوف سے) اہل مدینہ والے گھبرا اٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا (یعنی کشادہ قدم اور تیز رفتار) پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ (بخاری)

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

٥٦٥٢/٣٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ قرض کے بدلے ہماری ساری کھجوریں لے لیں انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا میں نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور کو معلوم ہے میرا باپ احد کی جنگ میں شہید ہو گیا ہے اس نے بہت سا قرض چھوڑا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو میرے پاس دیکھیں (یعنی کوئی ایسی صورت ہو کہ آپ کی موجودگی میں قرض خواہ میرے پاس آئیں) آپؐ نے فرمایا جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضور صلعم کو بلایا۔ قرض خواہوں نے جس وقت آپ کو دیکھا قرض کا سختی کے ساتھ مطالبہ کیا گویا وہ مجھ پر دلیر بنائے گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرض خواہوں کے طرز عمل کو دیکھا تو آپؐ اٹھے اور کھجوروں کے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھیرے پھر ڈھیر پر بیٹھ کر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا (چنانچہ وہ آئے) اور حضور کے حکم سے کھجوروں کو ناپنا شروع کیا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرے والد کا تمام قرضہ ادا کرا دیا اور میں

اللہُ الْبَیَادِرَ کُلَّہَا وَحَتّٰی اَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّہَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

پر راضی تھا کہ خداوند تعالیٰ ان کھجوروں سے میرے والد کا قرضہ ادا کرادے خواہ میری بہنوں کو ایک کھجور نہ ملے (خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سارا قرض ادا کرا دیا اور) کھجوروں کے ڈھیر جوں کے توں باقی رہے۔ جس ڈھیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ (بخاری)

گھی کی کپّی کے متعلق ایک معجزہ

۵۶۵۳/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُکَّۃٍ لَّھَا سَمْنًا فَیَاْتِیْھَا بَنُوْھَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ تُھْدِیْ فِیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَھَا اُدْمَ بَیْتِھَا حَتّٰی عَصَرَتْہُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ام مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ کے طور پر کپّی میں گھی بھیجا کرتی تھیں اس کے پاس اس کے بیٹے آتے اور سالن مانگتے حالانکہ ان کے پاس سالن کی قسم میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ آخر ام مالکؓ اس کپی کی طرف متوجہ ہوتیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھیں اور اس میں گھی کو موجود پاتیں اور ہمیشہ ام مالکؓ کے گھر کا سالن یہی گھی ہوتا تھا پھر جب ام مالکؓ نے اس گھی کو نچوڑ لیا (یعنی اس کا سارا گھی نکال لیا) تو اس کی برکت جاتی رہی ام مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اس گھی کو نچوڑا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس کے حال پر اس کو چھوڑ دیتیں (یعنی گھی نہ نچوڑتیں) تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔ (مسلم)

کھانے میں برکت کا معجزہ

۵۶۵۴/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ یَدِیْ وَلَاثَتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے خاوند) نے ام سلیم (یعنی انسؓ کی ماں) سے کہا کہ میں نے (آج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کمزور و سست پایا ہے۔ میرے خیال میں آپ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے۔ ام سلیم نے کہا۔ ہاں ہے یہ کہہ کر ام سلیمؓ نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور میرے ہاتھ کے نیچے ان کو چھپا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اور چند لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں پھر پوچھا کیا کھانا دے کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ان لوگوں سے جو وہاں موجود تھے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ (یعنی چلو) یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ تمام لوگوں کے ابوطلحہؓ کے گھر چلے میں بھی آپ کے آگے آگے چلا اور ابوطلحہؓ کے پاس پہنچ کر آپ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ اور انکے ساتھ صحابہؓ بھی ہیں ہمارے پاس اتنا سامان نہیں کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ ام سلیمؓ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابو طلحہ رضی (استقبال کے لیے) گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلیم رضی وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی کو حکم دیا کہ وہ روٹیوں کے ٹکڑے کریں چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ام سلیم رضی نے کپے میں سے گھی نچوڑا جو سالن ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا (یعنی دعا کی) اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمیوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی گئی۔ اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا پھر جب یہ اٹھ گئے تو دس کو اور بلایا گیا۔ اس کے بعد پھر دس آدمیوں کو بلایا گیا یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھا لیا۔ یہ سب ستر یا اسّی آدمی تھے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ابو طلحہ رضی سے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے فرمایا کھاؤ اور خدا کا نام لے کر کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا۔ اسی طرح اسّی آدمیوں کے ساتھ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر کے آدمیوں نے کھایا اور جھوٹا کھانا باقی رہ گیا اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمیوں کو میرے ساتھ لا۔ اسی طرح چالیس آدمیوں کو شمار کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا کھانے میں سے کچھ کم ہوا ہے یا نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ رضی نے باقی کھانے کو جمع کیا اور پھر دعا کی تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا (یعنی اتنی ہی مقدار میں) پھر آپ نے فرمایا اس میں سے کھاؤ۔

انگلیوں سے پانی اُبلنے کا معجزہ

۵۲۵۵ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بازار کے پاس زوراء میں یا موضع زوراء میں تشریف رکھتے تھے آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو گیا اور لوگوں نے اس سے وضو کر لیا قتادہ رضی نے انس رضی سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا تین سو یا تین سو کے قریب۔ (بخاری ومسلم)

انگشتہائے مبارک سے پانی نکلنے اور کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا معجزہ

۵۲۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہ رضی)

نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اُطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَہُوَ یُؤْکَلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

آیات قرآن یا معجزات نبوی کو برکت کا سبب قرار دیتے تھے اور تم لوگ ان کو کافروں کے ڈرانے کا سبب سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھے کہ پانی کم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ کہیں سے تھوڑا بہت بچا ہوا پانی لاؤ۔ چنانچہ صحابہؓ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا۔ آؤ۔ پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف متوجہ ہو۔ اور برکت خدا ہی کی طرف سے ہے میں نے دیکھا کہ پانی حضور کی انگلیوں سے جاری ہے اور ہم اس کھانے کی تسبیح بھی سنا کرتے تھے جو کھایا جاتا تھا۔ (بخاری)

پانی کا ایک اور معجزہ

۵۶۵۷ / ۲۳ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتَّی ابْہَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَہْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاءَۃٍ کَانَتْ مَعِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْہَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاءَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَہَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَہَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّہَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ہُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاءَۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ یَسْقِیْہِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاءَۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ کُلُّکُمْ

حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا جس میں بیان کیا کہ تم اس رات کے اول حصے میں اور آخر حصے میں سفر کروگے اور کل انشاءاللہ تم ایک پانی پر پہنچوگے چنانچہ لوگ بے تحاشا چلنے لگے اس طرح کہ ایک دوسرے کی پرواہ نہ تھی ابوقتادہ کا بیان ہے کہ اس رات کے اول حصہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جارہے تھے کہ آدھی رات گزری اور آپ راستہ سے ہٹ کر ایک جگہ لیٹ گئے اور پھر فرمایا ہماری نماز کی حفاظت کرنا (صبح کی نماز کے وقت جگا دینا) سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی جبکہ دھوپ آپکی پشت مبارک پر پہنچ گئی تھی۔ آپنے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ۔ چنانچہ ہم سب سوار ہوگئے اور سفر کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک آفتاب اونچا نہ ہوگیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور وضو کرنے کا برتن منگایا۔ جو میرے پاس تھا (یعنی ابوقتادہ رضؓ کے) اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا۔ مختصر وضو (یعنی مثلاً تین تین بار اعضا دھونے کے بجائے ایک ایک دفعہ دھوئے) ابوقتادہ رضؓ کا بیان ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا سا پانی اس برتن میں رہ گیا۔ آپ نے فرمایا اپنے وضو کے برتن کو ہمارے لیے محفوظ رکھ دے یا اس کے پانی کو محفوظ رکھ اس لیے کہ عنقریب اس سے ایک نو ظہور پذیر ہوگا۔ اس کے بعد بلال نے نماز کے لیے اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز فرض کے دو رکعت ادا کئے اس کے بعد آپؐ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی (اور آگے روانہ ہوئے) اور جب آفتاب خوب گرم ہوگیا اور ہر چیز میں گرمی پیدا ہوگئی۔ اسوقت ہم (ان) لوگوں کے پاس پہنچے (جو ہم سے پہلے روانہ ہوچکے تھے) ان لوگوں نے آپؐ کو دیکھتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو گرمی اور پیاس کی شدت سے ہلاک ہوگئے۔ آپ نے فرمایا تم پر ہلاکت نہیں ہے (یعنی تم ہلاک

سَيُرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا۔

نہ ہوگے) اس کے بعد آپ نے وضو کا برتن منگوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلاتے جاتے تھے جب لوگوں نے برتن میں پانی کو دیکھا تو ایک دم ٹوٹ پڑے اور اژدحام کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مخلوق کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرو (یعنی اژدحام کرکے لوگوں کو تکلیف نہ دو) تم سب کے سب اس پانی سے سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہ کا بیان ہے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اخلاق سے کام لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی ڈالا اور میں نے لوگوں کو پانی پلانا شروع کیا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہ رہا (سب نے پانی پی لیا) آپ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے کہا پی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ نہ پی لیں گے میں نہ پیوں گا۔ آپ نے فرمایا جماعت کا ساقی جماعت کے بعد پیا کرتا ہے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی پانی پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگ پانی پر پہنچے اس حال میں کہ وہ سیراب اور راحت سے تھے۔ (مسلم)

تبوک میں کھانے کی برکت کا معجزہ

۵۷۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں کو بہت ستایا عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوائیے پھر خدا سے اس توشہ پر ان کے لیے برکت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہاں (یعنی منگوالو) اس کے بعد آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوایا۔ اور پھر بچا ہوا کھانا منگوایا گیا چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں کوئی مٹھی بھر لوبیا یا باقلا لایا۔ کوئی مٹھی بھر کھجور لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہوگئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا جتنا تمہارا جی چاہے اس میں سے اپنے برتن میں بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں جو برتن بھی موجود تھا اس کو بھر لیا گیا تھا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ اور کھانا باقی رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور یہ کہ میں خدا کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ خدا سے جا کر ملے اور اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت سے نہ روکا جائے گا۔ (مسلم)

ام المومنین حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں برکت کا معجزہ

۵۷۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا ہی تھا کہ میری ماں ام سلیمؓ نے کھجور گھی اور پنیر کا مالیدہ سا بنایا اور پیالے میں بھر کر مجھ کو دیا اور کہا! انس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وسلم کے پاس لے جا اور عرض کر کہ میری ماں نے یہ حقیر ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ یا رسول اللہ! یہ ایک ہدیہ ہماری طرف سے قبول فرمایئے۔ چنانچہ میں گیا اور جو کچھ میری ماں نے کہا تھا عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ اور فلاں فلاں اشخاص کو جن کے نام آپ نے بتائے بلالا؟ اور راستہ میں جو شخص ملے۔ اس کو بھی بلالا۔ چنانچہ میں ان شخصوں کو جن کے نام آپ نے بتائے تھے اور جو لوگ مجھ کو راستہ میں ملے تھے۔ ان کو بلا لایا! جن سے سارا گھر بھر گیا انس سے پوچھا گیا تم سب کتنے لوگ ہو گئے؟ انسؓ نے کہا تین سو کے قریب پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مالیدہ یا حلوے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی جو خدا نے چاہی پھر دس دس آدمیوں کو اس میں سے کھانا شروع کیا اور کھانے والوں سے فرمایا خدا کا نام لے کر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ جب آدمی کھا چکے اور خوب پیٹ بھر گیا تو وہ اٹھ گئے اور دوسری جماعت آ گئی یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا۔ انسؓ پیالہ کو اٹھا لو میں نے پیالہ کو اٹھا لیا میں نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں نے پیالہ کو رکھا تھا اس وقت اس میں مالیدہ زیادہ تھا یا اس وقت جب کہ اس کو اٹھایا۔ (بخاری ومسلم)

اونٹ سے متعلق معجزہ

۵۶۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں غزوہ کیا (یعنی دشمنوں سے جہاد کیا) میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملے اور دریافت فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا تھک گیا ہے یہ سن کر آپ میرے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اس کو ہانکا اور اس کے لیئے دعا کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں سے آگے رہتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا! تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے عرض کیا۔ آپ کی برکت سے اب خوب چلتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو چالیس درہم کے بدلے اس کو بیچتا ہے۔ میں نے اس شرط پر اونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ تک اس پر سوار ہونگا۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو صبح کو میں اونٹ آپ کے پاس لے گیا آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت مرحمت فرما دی اور اونٹ بھی مجھ کو ہی دے دیا۔ (بخاری ومسلم)

غزوۂ تبوک کے موقع کے تین اور معجزے

۵۶۶۱ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ (مدینہ سے غزوۂ تبوک کیلئے)

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّئٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اندازہ کیا آپ نے فرمایا کہ دس وسق پھل ہونگے اسکے بعد اس عورت سے آپ نے فرمایا (جب پھل اتریں تو) وزن کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے چل کر ہم تبوک پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تم پر تیز و تند ہوا چلے گی۔ کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کے پاؤں کو مضبوط باندھ دے۔ چنانچہ سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھڑا ہوگیا جسکو ہوا نے اٹھا کر طے کے پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وادی قریٰ میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس وسق۔ (بخاری و مسلم)

فتح مصر کی پیش گوئی

۵۶۶۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور مصر ایک زمین (ملک) کا نام ہے جس میں ایک سکہ کا نام قیراط رکھا جاتا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا اس لیے کہ مصر والوں کے لیے امان اور قرابت ہے یا یہ فرمایا کہ مصر والوں کے لیے امان ہے۔ اور ان سے سسرال کا رشتہ ہے پھر جب تم دیکھو کہ دو شخص ایک اینٹ کے مقام پر جھگڑا کرتے ہیں تو اس سے نکل جا۔ ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ اور انکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا اور میں مصر سے چلا آیا (مسلم)

منافقوں کے عبرتناک انجام کی پیش خبری

۵۶۶۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری اُمت میں بارہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے داخل ہونا کیا جنت کی بو بھی نہ پائیں گے جب تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے ان میں سے آٹھ منافقوں کے شر اور فتنہ کو دبیلہ دفع کر دے گا (دبیلہ پیٹ کا پھوڑا یا طاعون ہو چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود اسکی تشریح فرماتے ہیں) وہ ایک آگ کا شعلہ ہوگا جو انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا (مسلم) اور عنقریب سہل بن سعد کی حدیث "لاعطین" الخ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث "من یصعد" الخ جامع المناقب میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

ع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کی ماں ماریہ قبطیہ مصری قوم کی تھیں اور قرابت حضرت ہاجرہ کی وجہ سے ہے جو حضرت اسمٰعیل ع کی والدہ تھیں ۱۲۔ مترجم

فصل دوم

بحیرا راہب کا واقعہ

۵۶۶۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِیْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَیْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰی رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ ابو طالب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) شام کی طرف گئے ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور قریش کے چند سردار بھی جب راہب کے پاس پہنچے تو وہاں قیام کیا (یہ راہب مسیحی عالم تھا اور اس کا نام بحیرا تھا) اور اپنے کجاوے کھول دئے۔ راہب ان لوگوں سے ملاقات کے لیے آیا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ ملنے آیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے وہ کسی قافلہ والوں سے جو ادھر سے گزرتے رہتے نہ ملا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ ہے تمام جہانوں کا سردار یہ ہے تمام جہانوں کے پروردگار کا رسول جس کو خداوند تم جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا"۔ قریش کے بعض سرداروں نے پوچھا تو اس کا حال کہاں سے جانتا ہے۔ (یعنی اس کا حال تجھ کو کیوں کر معلوم ہوا) راہب نے کہا جب سے تم دو پہاڑوں کے درمیان سے نکلے ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو اور یہ چیزیں نبی کو سجدہ کرتی ہیں اور پھر میں نے ان کو اس مہر نبوت سے شناخت کیا جو انکے شانہ کی ہڈی کے نیچے سیب کے مانند واقع ہے۔ اس کے بعد راہب چلا گیا اور قافلے والوں کیلئے کھانا تیار کرا کر لایا۔ جس وقت وہ کھانا لایا ہے۔ اس وقت رسول اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا انکو بلاؤ چنانچہ آپؐ تشریف لائے اس حال میں کہ ابر کا ایک ٹکڑا آپکے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا جب آپ لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ لوگ سایہ پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ جب آپ بیٹھے تو درخت کی شاخیں آپؐ کی طرف جھک آئیں۔ راہب نے یہ دیکھ کر کہا درخت کے سایہ کو دیکھو جوان پر جھک آیا ہے۔ اس کے بعد راہب نے کہا میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کہ تم میں سے ان کا سرپرست کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں۔ راہب نے ان کو سمجھایا اور قسمیں دیں اور کہا کہ انکو مکہ واپس بھیجدو۔ چنانچہ ابو طالب نے آپکو مکہ بھیج دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کے ساتھ بلال کو واپس کر دیا اور راہب نے آپ کے لئے ڈبل روٹی یا موٹی روٹی اور روغن زیت کا ناشتہ ہمراہ بھیجا۔ (ترمذی)

درخت اور پتھر کے سلام کرنے کا معجزہ

۵۶۶۵ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ

حضرت علیؓ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپؐ کے ساتھ گرد و نواح میں جاتے تو جو پہاڑ پتھر

يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

اور درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا السلام علیک یا رسول اللہ (ترمذی۔ دارمی)

براق کے متعلق معجزہ

٥٦٦٦ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ معراج کی شب میں براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام چڑھی ہوئی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سوار ہونیکا ارادہ فرمایا تو وہ شوخیاں کرنے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر چڑھنا دشوار ہوگیا جبرئیل نے براق سے کہا کیا محمدؐ کے ساتھ تو شوخیاں کرتا ہے تجھ پر آجتک ان سے بہتر شخص خدا کی نظر میں کوئی سوار نہیں ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے)

معراج سے متعلق ایک اور معجزہ

٥٦٦٧ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ہم (شب معراج میں) بیت المقدس پہنچے تو جبرئیل نے انگلی کے اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اور اس سوراخ سے براق کو باندھ دیا (ترمذی)

اونٹ کی شکایت، درخت کے سلام اور ایک لڑکے کے اثر بد سے نجات کا معجزہ

٥٦٦٨ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی کہتے ہیں کہ تین چیزیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے معجزات میں) سے دیکھیں ایک تو یہ کہ ہم آپؐ کے ہمراہ سفر میں چلے جا رہے تھے کہ ہم نے پانی کھینچنے والے ایک اونٹ کو دیکھا یہ اونٹ آپ کو دیکھ کر بولا اور پھر اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ آپ اس اونٹ کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ وہ حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے فرمایا تو اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیچنا نہیں۔ آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اس کے سوا ان کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں آپؐ نے فرمایا جب حالت یہ ہے جو تو نے بیان کی (تو میں اس کو لینا نہیں چاہتا) اونٹ نے کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تھی بس تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، دوسرے یہ کہ ہم آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے ایک منزل پر قیام کیا اور نبیؐ سو رہے۔ بس ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا اور آپؐ پر سایہ کر لیا۔ اور اسکے بعد پھر وہ اپنی جگہ پر چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک درخت ہے جس نے اپنے پروردگار سے اسکی اجازت چاہی تھی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے خدا نے اس کو اجازت دے دی وہ سلام کرنے آیا تھا راوی کا بیان ہے کہ تیسری بات یہ ہے کہ ہم پھر آگے چلے اور ایک پانی کے قریب گذرے (یعنی ایسی آبادی سے جہاں پانی تھا ایک عورت آپؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوئی جس کو جنون کا عارضہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کی ناک پکڑی اور فرمایا نکل میں محمد خدا کا رسول ہوں اس کے بعد ہم پھر آگے بڑھے اور جب واپس لوٹے اور اسی پانی پر سے گزرے تو اس لڑکے کی ماں سے آپ نے لڑکے کا حال پوچھا۔ اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے پھر ہم نے اس لڑکے میں کوئی بات تشویش کی نہیں دیکھی۔ (شرح السنۃ)

ایک لڑکے کے شیطانی اثر سے نجات پانے کا معجزہ

۵۶۶۹/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹے کو جنون ہے جس کا دورہ صبح و شام پڑتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعا کی اس لڑکے کو قے ہوئی اور اسکے پیٹ سے کالے پلے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑتی تھی (ترمذی)

درخت کا معجزہ

۵۶۷۰/۵۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین بیٹھے تھے اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے کیونکہ مکہ والوں نے آپ کو اذیت پہنچائی تھی کہ اسی حال میں جبرئیل آئے اور فرمایا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو ایک معجزہ دکھاؤں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے اس درخت کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے تھا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس درخت کو بلاؤ چنانچہ آپ نے بلایا وہ درخت آیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا پھر جبرئیل نے کہا اب اس کو حکم دیجئے واپس چلا جائے چنانچہ آپ نے حکم دیا وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ مجھ کو کافی ہے۔ مجھ کو کافی ہے۔ (دارمی)

آنحضرت صلعم کی رسالت کی گواہی کیکر کے درخت کی زبانی

۵۶۷۱/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں دیہاتی نے کہا اور کوئی اس کی شہادت دیتا ہے جو تم نے کہا آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت گواہی دے گا یہ کہہ کر آپ نے اس درخت کو بلایا آپ وادی کے کنارہ تھے وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے پاس آگیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

الْاَرْضَ حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاسْتَشْہَدَھَا ثَلٰثًا اَنَّہٗ کَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ۔

تین بار گواہی طلب کی اس درخت نے تین بار گواہی دی اور کہا کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔ (دارمی)

کھجور کے خوشہ کی گواہی

۵۶۷۲/۵۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ھٰذِہِ النَّخْلَۃِ یَشْہَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَۃِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو اس کا یقین کیوں کر ہو کہ آپ نبی ہیں آپنے فرمایا کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاتا ہوں وہ میرے پاس آ کر اس کی گواہی دے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشہ کو بلایا وہ خوشہ کھجور سے اترنے لگا اور رسول اللہ کے قریب زمین پر آ کر گرا۔ پھر آپؐ نے فرمایا واپس چلا جا چنانچہ وہ خوشہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (ترمذی)

بھیڑیے کے بولنے کا معجزہ

۵۶۷۳/۵۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْہَا شَاۃً فَطَلَبَہُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَہَا مِنْہُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْہِ اللّٰہُ اَخَذْتُہٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَہٗ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰہِ اِنْ رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ ھٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا ھُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَہُوْدِیًّا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا اَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ قَدْ اَوْشَکَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْرُجَ فَلَا یَرْجِعُ حَتّٰی یُحَدِّثَہٗ نَعْلَاہُ وَسَوْطُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیا آیا اور چرواہے کے ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور بکری کو اس سے چھین لیا۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں اپنی وضع پر بیٹھ کر کہا میں نے (اپنے) رزق کا ارادہ کیا تھا جو مجھ کو خدا نے دیا۔ میں نے اس پر قبضہ کیا تھا لیکن تو نے (اے چرواہے) اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم! ایسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے کہ بھیڑیا بولتا ہے بھیڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب اس شخص کا حال ہے جو درختوں میں ہے وہ کھجور کے درخت جو دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہیں وہ شخص گذری ہوئی باتوں کی خبریں دیتا ہے اور جو واقعات تمہارے بعد ہونے والے ہیں ان کو بتاتا ہے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی تھا۔ بھیڑیے سے یہ بات سن کر وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سے آگاہ کیا اور مسلمان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو درست تسلیم کیا اور پھر فرمایا یہ واقعہ اور اسی قسم کی دوسری علامات قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی باہر جائے اور اسکے واپس ہونے پر اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا وہ تمام باتیں بیان کرے جو اس کی عدم موجودگی میں گھر کے اندر ہوئی ہوں گی۔ (شرح السنۃ)

برکت کہاں سے آتی تھی؟

۵۶۷۴/۵۹ وَعَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ

ابوالعلاء سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

بڑے پیالہ میں سے صبح سے شام تک نوبت بہ نوبت یعنی دس دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے یعنی دس دس کھا کر اُٹھ جاتے تھے اور دس کھانے بیٹھتے تھے ہم نے (سمرہؓ سے) پوچھا پیالہ کس چیز سے مدد کیا جاتا تھا (یعنی پیالہ میں کھانے کی زیادتی کیوں کر ہوتی تھی) آپ نے کہا تم کس چیز پر تعجب کرتے ہو اس میں آسمانی برکت شامل ہوجاتی تھی اور کھانا بڑھ جاتا تھا۔ (ترمذی۔ دارمی)

جنگ بدر میں قبولیت دعا کا معجزہ

۵۶۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَانْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ آدمیوں کو لے کر نکلے اور یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ! یہ لوگ (یعنی مجاہدین) ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اے اللہ تعالیٰ! یہ برہنہ جسم ہیں ان کو کپڑا عطا کر۔ اے اللہ تعالیٰ یہ بھوکے ہیں۔ ان کو پیٹ بھر کر کھانا دے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک دو اونٹ نہ ہوں۔ اور کپڑے بھی پہنے اور پیٹ بھر کر کھایا۔ (ابوداؤد)

ایک بشارت ایک ہدایت

۵۶۷۶ / ۶۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری مدد کی جائے گی (خدا کی جانب سے) اور تم (مال غنیمت) پاؤ گے اور تمہارے لیے (بہت سے شہر) فتح کئے جائیں گے پس جو شخص تم میں سے ان چیزوں کو پائے اس کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور بری باتوں سے روکے۔ (ابوداؤد)

زہر آلود گوشت کی طرف سے آگاہی کا معجزہ

۵۶۷۷ / ۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هٰذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور اس کو ہدیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک دست لیا اور خود بھی کھایا اور آپ کے ساتھ صحابہؓ نے بھی کھایا (کھاتے کھاتے) رسول اللہ ؐ نے صحابہؓ سے کہا اپنے ہاتھ روک لو (یعنی اس کو نہ کھاؤ) پھر اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے فرمایا کیا تو نے اس میں زہر ملایا ہے۔ اس نے پوچھا آپ سے کس نے کہا آپ نے فرمایا۔ مجھ کو اس دست نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے کہا۔ ہاں۔ میں نے زہر ملایا ہے۔ اور اس خیال سے ملایا ہے اگر آپ نبیؐ ہوں گے تو زہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ اگر آپؐ نبی نہ ہوں گے تو ہم کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو معاف کر دیا۔ اور

يُعَاتِبُهَا وَتُوُفِّيَ أَصْحَابُهُ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي بَيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ ۔

سزا نہ دی۔ اور صحابہؓ میں سے جن لوگوں نے اس بکری میں سے کھایا تھا وہ مر گئے۔ اور اس گوشت کے کھانے کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھوں کے درمیان سینگیاں کھنچوائیں اور ابو ہند نے سینگیاں کھینچیں جو بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ (ابو داؤد، دارمی)

غزوہ حنین میں فتح کی پیش گوئی کا ذکر

۵۶۷۸/۶۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلِيَّةَ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ ۔

حضرت سہل بن حنظلیہ کہتے ہیں کہ حنین کی جنگ کے دن صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور لمبا سفر کیا کہ چلتے چلتے شام ہوگئی ایک سوار حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ایسے ویسے پہاڑ پر چڑھا تھا (پہاڑ کی کیفیت بیان کی) میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے باپ کے اونٹ پر آیا ہے (یہ ایک محاورہ ہے جس سے مراد تمام قبیلہ ہوتی ہے) اسکے ساتھ اس کی عورتیں اور اونٹ بھی اور یہ سب حنین کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ اگر خدا نے چاہا تو کل کے دن یہ سب چیزیں مسلمانوں کا مال غنیمت ہوں گی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ آج کی رات ہماری حفاظت کون کرے گا۔ انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس خدمت کو انجام دوں گا آپ نے فرمایا اچھا سوار ہو جاؤ۔ انسؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم اس پہاڑی راستہ پر جاؤ اور پہاڑ کی بلندی پر پہنچ جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور پھر پوچھا کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا یا اس کی آواز سنی (ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نہ ہم نے دیکھا نہ ہم نے آواز سنی۔ اس کے بعد تکبیر کہی گئی۔ اور نماز شروع ہوئی) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کن انکھیوں سے (نماز کے اندر) سوار کو دیکھنا شروع کیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آرہا ہے ہم نے درختوں کے درمیان سے پہاڑ کے درہ کی طرف دیکھا سوار آرہا تھا سوار نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں یہاں سے روانہ ہوا۔ اور درہ کی اس بلندی پر پہنچا۔ جہاں جانے کا حضور نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو پہاڑ کے درہ میں آیا اور وہاں میں نے کسی کو نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن ابی مرثد (یعنی اس سوار سے فرمایا کیا تم رات کو گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے کہا صرف نماز کے لیے اترا تھا یا استنجا کرنے کے لیے۔ آپؐ نے فرمایا خیر کچھ حرج نہیں آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (ابو داؤد)

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

٥٦٧٩ / ٦٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھوڑی سی کھجوریں لایا (یعنی اکیس کھجوریں) اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! خدا سے ان میں برکت کی دعا فرما دیجئے آپ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں لے لیا اور پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ ان کو لے جا اور اپنے توشہ دان میں رکھ لے جب تو ان میں سے کچھ لینا چاہے تو توشہ دان کے اندر ہاتھ ڈال اور نکال لے اور توشہ دان کو خالی کر کے کبھی نہ جھاڑ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق (پیمانے) خدا کی راہ میں خرچ کر دیئے ہم ان کھجوروں میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے تھے اور یہ توشہ دان کبھی میرے پاس سے الگ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے دن وہ توشہ دان ضائع ہو گیا۔ (ترمذی)

فصل سوم

شبِ ہجرت کا واقعہ اور غار ثور کے محفوظ ہونے کا معجزہ

٥٦٨٠ / ٦٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ اَخْرِجُوْهُ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِیٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رات کے وقت قریش نے مکہ میں مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی اس کو رسی سے مضبوط باندھ لو۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض نے یہ رائے دی کہ مار ڈالو اور بعض نے کہا جلاوطن کر دو۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو کفار کے اس مشورہ سے آگاہ کر دیا (وہ) رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر علیؓ نے گزار دی اور نبیؐ مکہ سے نکل کر غار ثور میں جا چھپے (ادھر کفار رات بھر (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں) حضرت علیؓ کی نگرانی کرتے رہے اور آپؐ کے بستر پر پہنچ کر (بخیال خویش) آپؐ پر حملہ کیا۔ لیکن جب انہوں نے آپؐ کی جگہ حضرت علی رضؓ کو دیکھا تو خدا نے انکے مکر کو انہیں پر لوٹا دیا (اور وہ حیران کھڑے کے کھڑے رہ گئے) پھر انہوں نے پوچھا تمہارا دوست کہاں ہے (یعنی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم) علیؓ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں یہ سن کر کفار آپ کے نشان قدم پر تلاش میں دوڑ پڑے جب جبل ثور پر پہنچے تو نشان قدم مشتبہ ہو گئے پھر وہ پہاڑ کے اوپر گئے اور غار ثور کے دروازہ پر پہنچے اور دروازہ پر مکڑی کا جالا دیکھ کر کہا کہ اگر وہ اس کے اندر داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا دروازہ پر نہ ہوتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رات دن اس غار کے اندر رہے۔

خیبر کے یہودیوں سے متعلق معجزہ

٥٦٨١ / ٦٦ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ

فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ خیبر کے اندر جو یہودی ہوں سب کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ تمام یہودیوں کو جمع کر لیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں تم اس کا جواب دو اور ساتھ ہی تم سے یہ بھی کہ اگر تم نے غلط جواب دیا اور میں نے اس کی تردید کی تو کیا تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم (ہم تصدیق کرینگے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا باپ (یعنی تمہارے قبیلہ کا دادا) کون ہے انہوں نے کہا فلاں شخص۔ آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا تمہارا باپ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا آپنے سچ فرمایا۔ اور بجا فرمایا۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا۔ اگر میں تم سے کوئی بات دریافت کروں تو تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا۔ ہاں اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو معلوم کریں گے جیسا کہ آپنے ہمارے باپ کے معاملہ میں معلوم کر لیا ہے آپ نے ان سے فرمایا دوزخی کون ہے انہوں نے کہا کہ دوزخ میں تھوڑے دن ہم لوگ رہیں گے اور پھر تم ہمارے جانشین ہو گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامردو۔ دور ہو تم جھوٹے ہو خدا کی قسم ہم کبھی دوزخ میں تمہارے جانشین نہ ہوں گے۔ پھر آپنے فرمایا اگر میں تم سے ایک بات اور دریافت کروں تو کیا تم میرے بیان کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپنے دریافت کیا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپنے پوچھا تم نے زہر کس خیال سے ملایا تھا۔ انہوں نے کہا ہمارا یہ خیال تھا کہ آپ کا دعوئی نبوت جھوٹا ہے تو ہم کو آپ سے نجات مل جائیگی اور زہر آپکا خاتمہ کرے گا اور اگر آپ اپنے دعوئی میں سچے ہیں۔ تو زہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ (بخاری ومسلم)

قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم وقائع اور حوادث کی خبر دینے کا معجزہ

۵۶۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمرو بن اخطب انصاری کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے وعظ فرمایا جس کا سلسلہ ظہر کی نماز کے وقت تک جاری رہا۔ پھر آپ منبر سے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اس وعظ میں آپنے ان تمام باتوں کا ذکر کیا جو قیامت تک ہونے والی ہیں عمرو بن اخطبؓ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے (آج) وہ شخص عقلمند تر ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔ (مسلم)

جنّات کی آمد کی اطلاع درخت کے ذریعہ

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت معن بن عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ

عَنْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اِسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہتے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کس نے اس رات کو جنوں کی خبر دی تھی جبکہ انہوں نے قرآن مجید کو سنا تھا مسروق نے بتایا کہ مجھ سے تیرے باپ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔ (بخاری ومسلم)

جنگ سے پہلے ہی مقتول کافروں کے نام بتلانے اور ان کی لاشیں گرنے کی جگہوں کی نشاندہی کا معجزہ

۵۶۸۴/۶۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ وَيَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطابؓ کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تمام لوگوں میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھ لیا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو چاند نظر آیا ہو میں نے عمر بن خطابؓ کو چاند دکھانا شروع کیا۔ اور کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے (وہ کیا ہے) لیکن ان کو نظر نہ آیا۔ انہوں نے کہا میں ابھی اس کو دیکھ لوں گا جب کہ اپنے بستر پر لیٹوں گا۔ اس کے بعد عمر بن خطابؓ نے بدر کے واقعات بیان کرنا شروع کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ سے ایک روز پہلے ہم کو وہ تمام مقامات دکھا دیئے تھے جہاں مشرک قتل کئے جائینگے یعنی جہاں جہاں ان کی نعشیں پڑی ہوں گی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا (دیکھو) کل انشاء اللہ تعالیٰ یہاں فلاں شخص مرا پڑا ہوگا۔ اور کل انشاء اللہ تعالیٰ یہاں فلاں کافر کی نعش پڑی ہوگی اور کل انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ فلاں مشرک مردہ پڑا ہوگا۔ عمرؓ کا بیان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو مقامات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر و معین فرمائیے تھے ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا (یعنی وہ کافر اُسی جگہ مارے گئے جس جگہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا) پھر ان کافروں کو کنوئیں کے اندر ایک کے اوپر ایک ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں پر پہنچکر فرمایا اے فلاں بن فلاں۔ اے فلاں بن فلاں (یعنی ان کافروں کے نام لے لیکر فرمایا) کیا تم نے اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا تم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا میں نے تو اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا مجھ سے میرے خدا نے وعدہ فرمایا تھا عمرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کن سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ وہ تو ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کو وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں۔ لیکن جواب دینے کی قدرت وہ نہیں رکھتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی کے حرف بحرف صادق آنے کا معجزہ

۵۶۸۵/۷۰ وَعَنْ اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

انیسہ رضؓ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ زید بن ارقمؓ بیمار تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے

عَلٰی زَیْدٍ یَعُوْدُہٗ مِنْ مَرَضٍ کَانَ بِہٖ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْ مَرَضِکَ بَأْسٌ وَلٰکِنْ کَیْفَ لَکَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِیْ فَعَمِیْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِیَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ ۔

اور فرمایا تیری بیماری خوفناک نہیں ہے لیکن اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ میرے بعد تیری عمر دراز ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا۔ زید بن ارقمؓ نے عرض کیا۔ میں خدا سے ثواب کا طالب ہوں گا اور صبر کروں گا۔ آپ نے فرمایا تب تو بے حساب جنت میں داخل ہوگا راوی کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن ارقمؓ کی بینائی جاتی رہی اور کچھ عرصہ بعد خداوند تعالیٰ نے پھر اس کو اس کی بینائی عطا فرما دی اور اس کے بعد وہ مر گیا۔ (بیہقی)

جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کے بارے میں وعید

۵۷۸۶/۴۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا فَکَذَبَ عَلَیْہِ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَیِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُہٗ وَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے نہ کہا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کر لے۔ اور آپ کا یہ فرمانا ایک واقعہ پر مبنی ہے آپ نے ایک شخص کو کسی شخص یا جماعت کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہہ دی آپ نے اس کے لئے بددعا کی۔ پھر وہ مردہ پایا گیا۔ اس حال میں کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ اور زمین نے اس کو قبول نہ کیا تھا۔ (بیہقی)

برکت کا معجزہ

۵۷۸۷/۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَہٗ رَجُلٌ یَسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَامْرَاَتُہٗ وَضَیْفُھُمَا حَتّٰی کَالَہٗ فَفَنِیَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کھانا طلب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو آدھا وسق جو دیئے جن میں سے وہ اسکی بیوی اور اسکے مہمان ہمیشہ کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک روز اس شخص نے ان جو کو ناپا اور پھر وہ بہت جلد ختم ہو گئے وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی، آپ نے فرمایا اگر انکو نہ ناپتا تو تم لوگ ہمیشہ ان میں سے کھاتے رہتے اور وہ جوں کے توں رہتے۔ (مسلم)

مشتبہ کھانا حلق سے نیچے نہیں گیا

۵۷۸۸/۴۳ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْقَبْرِ یُوْصِی الْحَافِرَ یَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَہٗ دَاعِیْ امْرَاَتِہٖ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ یَدَہٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَکَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْکُ لُقْمَةً فِیْ فِیْہِ ثُمَّ

عاصم بن کلیبؓ اپنے والد سے اور وہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کی نماز کو گئے پھر میں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہیں اور قبر کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں یعنی یہ کہ پائینتی کی طرف سے قبر کو کشادہ کرو سر کی جانب سے اور کشادہ کرو جب آپ دفن سے فارغ ہو کر لوٹے تو میت کی بیوی کی طرف سے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنے آیا۔ آپنے دعوت کو قبول فرمایا اور ہم آپکے ساتھ کھانے گئے۔ کھانا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپنے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لوگوں نے کھانا شروع کیا ناگہاں کھانا کھاتے کھاتے لوگوں نے دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صرف لقمہ کو چبا رہے ہیں یعنی منہ کے اندر ہی اندر پھیر رہے ہیں اور نگلتے

قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِىَ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِّىْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَىَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِلَىَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِىْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

نہیں اسکے بعد آپ نے فرمایا میں اس گوشت کو ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جس کو اسکے مالک کی اجازت کے بغیر لے لیا گیا ہے گھر کی مالکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر کہلوایا کہ یا رسول اللہ! میں نے نقیع (ایک جگہ کا نام ہے وہاں بکریاں فروخت ہوتی ہیں) میں نے ایک آدمی کو بکری خریدنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں بکری نہ ملی پھر میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا جس نے ایک بکری خرید کی تھی اور یہ کہلوایا کہ جس قیمت پر وہ بکری اس نے خرید کی ہے اس قیمت پر وہ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دے لیکن وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر نہ ملا پھر میں نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ اس نے وہ بکری میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔ (ابو داؤد۔ بیہقی)

اُمِّ معبد کی بکری سے متعلق ایک معجزہ کا ظہور

۵۷۸۹/۲۴ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُوْ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِىُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَىْ اُمِّ مَعْبَدٍ نَسْاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِىْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِىَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِىْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اِنْ رَاَيْتَ حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِىْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ

حزام بن ہشام رض اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ ابوبکر رض۔ ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی رض راستہ بتانے والے تین آدمی تھے مدینہ کے راستے میں چاروں کا گزر ام معبد کے دو خیموں پر ہوا۔ خیمہ والوں سے انہوں نے دریافت کیا کہ اگر ان کے پاس گوشت اور کھجوریں ہوں تو ان سے خرید لی جائیں لیکن وہاں ان میں سے کوئی چیز نہ ملی اس زمانہ میں لوگ فاقہ زدہ اور قحط کے مارے ہوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک جانب تھی آپ نے دریافت فرمایا۔ ام معبد! اس بکری کو کیا ہوا۔ ام معبد نے کہا۔ دبلا ہونے کی وجہ سے یہ بکری ریوڑ میں نہیں جاتی۔ آپ نے پوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے ام معبد نے کہا جس مصیبت میں یہ مبتلا ہے وہ اس میں کہاں آپ نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں۔ ام معبد نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر آپ کو اس کے تھنوں میں دودھ نظر آئے تو شوق سے دوہ لیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کو منگوایا اسکے تھنوں پر ہاتھ پھیرا بسم اللہ پڑھی اور برکت کی دعا کی بکری نے اپنے پاؤں کو دودھ دوہنے کیلئے آپکے سامنے کشادہ کر دیا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو بہت سے لوگوں کو سیراب کر دے اور اس میں دودھ دوہا جو خوب بہتا ہوا تھا اور اسکے اوپر جھاگ آ گئے تھے اس کے بعد وہ دودھ آپ نے ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا اور پھر سب کے آخر میں خود پیا پھر تھوڑی دیر بعد

ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

دوبارہ آپ نے اس برتن میں دودھ دوھا یہاں تک کہ برتن دودھ سے بھر گیا وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا اور ام معبد کو مسلمان کرلیا اور پھر آگے روانہ ہوئے (شرح السنۃ استیعاب۔ کتاب الوفا)

بَابُ الْكَرَامَاتِ — کرامتوں کا بیان

فصل اوّل

دو صحابیوں کی کرامت

۵۶۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر ایک روز بڑی رات تک اپنی کسی حاجت کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے۔ یہ رات نہایت تاریک تھی۔ پھر دونوں اپنے گھروں کو روانہ ہوئے دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی اور پھر دونوں کو راستہ صاف نظر آنے لگا پھر جب دونوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور ہر شخص اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گیا۔ (بخاری)

جو کہا تھا وہی ہوا

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ جنگ احد پیش آئی تو میرے والد نے رات کو مجھے بلایا اور کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جنگ کے اندر سب سے پہلا مقتول میں ہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں تجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ مجھ پر جو قرض ہے اسکو ادا کردینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا چنانچہ صبح کو جنگ ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے اور میں نے ان کو رسول اللہ کی ہدایت کے مطابق ایک اور شخص کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

کھانے میں اضافہ کا کرشمہ

۵۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس و فقیر لوگ تھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا جس شخص کے ہاں دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اصحاب میں سے تیسرے شخص کو لے جائے اور جس شخص کے ہاں تین آدمیوں کا کھانا ہو، وہ چوتھے کو لے جائے اور جس شخص کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں کو اور اس سے زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول خدا دس آدمیوں کو لے گئے اس رات ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھانا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَا يَطْعَمُوْهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

کھایا اور آپ ہی کی خدمت میں حاضر رہے یہانتک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز پڑھ کر بھی آپکے ساتھ آپکے گھر چلے آئے اور اس وقت تک حاضر رہے جبتک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کا کھانا کھایا اسکے بعد ابوبکرؓ اپنے گھر واپس آئے یعنی کافی رات گذر جانے کے بعد انکی بیوی نے ان سے کہا کس چیز نے تم کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے روکا۔ ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے ابھی انکو کھانا نہیں کھلایا۔ انکی بیوی نے کہا انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا جب تک کہ تم نہ آجاؤ ابوبکرؓ نے غضبناک ہو کر کہا خدا کی قسم! میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا انکی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ بھی اس کھانے کو نہ کھائے گی اور مہمانوں نے قسم کھائی کہ وہ بھی نہ کھائیں گے اس کے بعد ابوبکرؓ نے کہا میرا غصہ ہونا اور قسم کھانا شیطان کی طرف سے ہے یہ کہہ کر انہوں نے کھانا منگایا اور سب کے ساتھ کھانا شروع کیا جو لقمہ وہ برتن سے اٹھاتے تھے تو برتن کی اتنی جگہ خالی نہ ہوتی جتنی کہ کھانے سے پُر ہو جاتی تھی (یعنی جس جگہ سے یہ لوگ کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے کی بجائے کھانے سے بھر جاتی تھی اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا۔ اے بنو فراس کی بہن یہ کیا (بات) ہے۔ انہوں نے کہا۔ قسم ہے اپنی ٹھنڈی آنکھ کی یہ کھانا تو پہلے سے زیادہ ہے سہ چند زیادہ غرض سب نے کھانا کھالیا اور پھر اس برتن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس برتن میں سے کھایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نجاشی کی قبر پر نور

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب نجاشی (شاہ حبش) مرگیا تو ہم آپس میں اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی دیتا ہے (یعنی یہ بات عام طور پر مشہور تھی) (ابوداؤد)

جسد اطہر کو غسل دینے والوں کی غیب سے راہنمائی

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح برہنہ کریں جس طرح ہم اپنے مردوں کو کرتے ہیں یا آپ کو کپڑوں کے اندر غسل دیدیں جب اس پر اختلاف بڑھا تو خداوند تعالے نے ان لوگوں پر نیند کو مسلط کر دیا یہانتک کہ کوئی شخص وہاں ایسا نہ تھا جس کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو (یعنی سب پر نیند کی غفلت

مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَّلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

طاری ہوگئی تھی) پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے جس سے وہ لوگ واقف نہ تھے گھر کے ایک گوشے میں سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے اندر ہی غسل دو۔ چنانچہ وہ سب لوگ یہ سن کر کھڑے ہوگئے اور آپ کے جسم مبارک کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اس وقت قمیص تھی۔ جس پر پانی ڈالتے جاتے تھے۔ اور قمیص ہی سے بدن کو ملتے جاتے تھے۔ (بیہقی)

آنحضرت ؐ کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضؓ کی کرامت

٥٦٩٥ / ٦ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِيْ

ابن منکدر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ نامی رومی زمین میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کر لئے گئے پھر وہ کافروں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے بھاگے اچانک ان کا سامنا ایک شیر سے ہوگیا انہوں نے شیر سے کہا اے ابوحارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے یعنی میں راستہ بھول گیا ہوں یا کافروں نے مجھ کو گرفتار کر لیا تھا شیر دم ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوا جب شیر کوئی خوفناک آواز سنتا فوراً اس طرف متوجہ ہو جاتا (یعنے اس کے ضرر کو دفع کرنے کے لئے اور پھر واپس آجاتا اور سفینہ کے پہلو میں ان کے ساتھ ساتھ چلتا یہاں تک کہ سفینہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور شیر واپس چلا گیا۔ (شرح السنۃ)

قبر مبارک کے ذریعہ استسقاء

٥٦٩٦ / ٧ وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتِ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

ابوالجوزاء کہتے ہیں کہ مدینہ والے سخت قحط میں مبتلا کئے گئے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جاؤ اور حجرۂ قبر کی چھت میں کئی روشندان کھول دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ گھاس اگ آئی اور اونٹ فربہ ہوگئے یعنی زیادہ چرنے سے اونٹوں کا پیٹ اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سال فتق رکھا گیا (یعنی ارزانی کا سال) (دارمی)

ایک معجزہ ایک کرامت

٥٦٩٧ / ٨ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

سعید بن عبدالعزیز رضؓ کہتے ہیں کہ جب حرہ[1] کا واقعہ پیش آیا تو تین روز تک مسجد نبوی میں اذان کہی گئی اور نہ تکبیر پڑھی گئی (یعنی ان ایام میں

---

[1] حرہ کا واقعہ سخت ترین واقعات میں سے ہے حضرت معاویہؓ کے بیٹے یزید نے مدینہ پر لشکر کشی کی تھی اور مدینہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ حرہ مدینہ کے باہر ایک زمین کا ٹکڑا ہے یہ لشکر اسی جانب سے آیا تھا۔ ١٢۔ مترجم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقِمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

مسجد کے اندر کوئی شخص نہیں آسکتا تھا) سعید بن مسیب ان ایام میں مسجد نبوی کے اندر تھے اور وہیں رہے باہر نہ نکلے ان ایام میں سعید بن مسیب نماز کا وقت صرف اس آواز سے شناخت کرتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے آتی تھی (یعنی نہایت مخفی آواز جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (دارمی)

حضرت انسؓ کی کرامت

۵۶۹۸/۹ وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو خلدہ کہتے ہیں میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کیا انسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنی ہیں ابوالعالیہ نے کہا کہ انسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے دعا کی تھی (یعنی آپکی عمر اور مال میں برکت کی دعا تھی) انسؓ کا ایک باغ تھا جس میں سال کے اندر دو دفعہ پھل آتے تھے اور اس باغ میں پھولوں کے درخت تھے جن کے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت سعید بن زیدؓ کی کرامت

۵۶۹۹/۱۰ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ سعید بن زید عمرو بن نفیل اور اروی بنت اوس کے درمیان ایک زمین پر جھگڑا ہوا اور اروی سعید بن زید کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی (جو مدینہ کا حاکم تھا) اور اروی نے یہ دعوٰی کیا کہ سعید بن زیدؓ نے میری زمین کا کچھ حصہ دبا لیا ہے سعیدؓ نے اس دعوٰی کو سن کر کہا۔ کیا میں اس زمین کا کوئی ٹکڑا زبردستی لے سکتا ہوں۔ جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعید سن لی ہے مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سعید نے کہا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی زبردستی کسی سے لیگا۔ اس زمین کے ساتوں طبقے (قیامت کے دن) اس کے گلے میں طوق کے مانند پڑے ہوں گے۔ مروان نے یہ سن کر کہا۔ اس دلیل کے بعد میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا سعیدؓ نے یہ سن کر کہا اے اللہ! اگر جھوٹی ہے تو تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی زمین میں موت دے (جس کا یہ دعوٰی کرتی ہے) عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ مرنے سے پہلے وہ عورت اندھی ہوگئی اور ایک روز اسی متنازعہ زمین پر جا رہی تھی کہ وہ ایک گہرے غار میں گر گئی اور مر گئی (بخاری ومسلم) کی ایک روایت میں جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اس روایت کے ہم معنی منقول ہے۔ اس میں یوں ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو اندھا دیکھا جبکہ وہ دیوار کو ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ سعیدؓ کی بددعا نے مجھ پر اثر کیا ہے

فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

پھر ایک دن وہ اسی متنازعہ زمین کے گھر میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں یا گڑھے میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔

حضرت عمرؓ کی کرامت

۵۷۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمر نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف) بھیجا اور اس پر ساریہ کو مقرر کیا ایک روز عمرؓ (مسجد نبوی میں) جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے بلند آواز سے کہا، ساریہ! پہاڑ کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ امیر المومنین! ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ! پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر خداوند تعالے نے دشمنوں کو شکست دی۔

کعب احبارؓ کی کرامت

۵۷۰۱ وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

نبیہہ بن وہب کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں (یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کیلئے بازوؤں کو قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد ہونگے اور ستر ہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تم کے پاس چلے جائیں گے۔ (دارمی)

بَابُ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

فصل اوّل

جب اہل مدینہ کے نصیب جاگ گئے تھے

۵۷۰۲ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَیْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَجَعَلَ یُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرَحَھُمْ بِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْیَانَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فِیْ سُوَرٍ مِّثْلِھَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

اصحاب میں سے جو لوگ سب سے پہلے (مدینہ میں ہجرت سے پہلے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن مکتوم تھے یہ دونوں صحابی ہم کو (یعنی انصار کو) قرآن پڑھاتے تھے ان حضرات کے بعد عمار اور بلال اور سعد آئے اور پھر عمر بن خطاب بیس صحابہ کے ساتھ تشریف لائے اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ والوں کو میں نے آپکی تشریف آوری پر جس قدر خوش دیکھا اس قدر مسرور کسی چیز سے نہیں پایا یہاں تک کہ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپکے تشریف لانے سے پہلے میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اسی قسم کی اور سورتیں سیکھ لیں تھیں۔ (بخاری)

وہ رمز جس کو صرف صدیق اعظمؓ نے پہچانا

۵۷۰۳/۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَاءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ قَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَہٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض وفات کے ایام میں) منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا خداوند تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اس کا اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو اس دنیا کی ان نعمتوں کو جو خداوند نعم دینا چاہے یا جس قدر بندہ [illegible] کرے اور یا خدا کی قربت کو اختیار کرے، بندہ نے خدا کی قربت کو اختیار کر لیا (یعنی اس چیز کو جو خدا کے پاس ہے پسند کر لیا) ابوبکرؓ یہ سن کر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ماں باپ سمیت قربان ہو جائیں (اگر ہمارا قربان ہونا کچھ مفید ثابت ہو) ہم لوگ یعنے صحابہؓ ابوبکرؓ کے اس کلام کو سن کر تعجب میں رہ گئے (کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں) چنانچہ بعض لوگوں نے کہا۔ اس بوڑھے شخص کی طرف دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندہ کا حال بیان کر رہے ہیں جس کو خدا نے دنیا کی تروتازگی اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اور ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابوبکرؓ اس حقیقت سے ہم لوگوں سے زیادہ واقف تھے۔ (بخاری و مسلم)

(وداعی نماز اور وداعی خطاب)

۵۷۰۴/۳ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِیْنَ کَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَیْکُمْ شَھِیْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْہِ

حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر آٹھ برس کے بعد نماز پڑھی (یعنے انکے دفن ہونیکے آٹھ برس بعد) گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو رخصت کر رہے ہیں اسکے بعد آپ منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا میں تمہارے آگے اس طرح جا رہا ہوں جس جس طرح قافلہ کا میر منزل روانہ ہو جاتا ہے اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی تمہارے حالات یا اعمال میرے سامنے پیش ہوتے رہیں گے اور میں ان سے آگاہ ہوتا

وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِکُوْا کَمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

رہوں گا) اور تم سے ملاقات کا مقام حوض کوثر ہے (یعنی کوثر پر تم سے ملاقات ہوگی) اور اپنی اس جگہ پر کھڑا ہوا میں اس وقت بھی حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور البتہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں (یعنی میری امت شہروں کو فتح کر کے خزانوں کی مالک بنے گی) اور میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم سب میرے بعد مشرک و کافر ہو جاؤ گے بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے اور دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے اور بعض راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر تم آپس میں قتال کرو گے اور ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے (بخاری و مسلم)

حیات نبویؐ کے آخری لمحات

٥٧٠٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَبِیَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ فِیْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی ان نعمتوں میں سے جو میرے لئے مخصوص کی گئیں ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میری باری کے دن وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ اور میری گردن کے درمیان وفات پائی (یعنی اس حال میں کہ آپ میرے سینہ کا تکیہ بنائے ہوئے تھے) اور ایک نعمت خاص خدا کی مجھ پر یہ ہوئی کہ خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو جمع کیا جس کا واقعہ یہ ہوا کہ (عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ (یعنی حضرت عائشہ کے بھائی) انکے پاس آئے اسوقت انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمٰن یا مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں میں جانتی تھی کہ آپ مسواک کو بہت پسند کرتے ہیں میں نے عرض کیا کیا آپ کیلئے میں عبدالرحمٰن سے مسواک لے لوں. آپنے سر کے اشارہ سے ظاہر کیا کہ ہاں لے لو۔ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے کر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس مسواک کا چبانا دشوار معلوم ہوا اس لئے کہ وہ سخت تھی میں نے عرض کیا کیا میں مسواک کو نرم کر دوں آپ نے اجازت دے دی چنانچہ میں نے مسواک کو نرم کر دیا اور آپ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرا اور اس طرح میرا تھوک وفات کے وقت مل گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالتے اور انکو چہرے پر پھیر لیتے اور فرماتے تھے لاالہ الا اللہ اور موت کے وقت سختیاں ہیں۔ (یعنی موت کے وقت انسان پر سکرات کی حالت طاری ہوتی ہے) اس کے بعد حضور نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یعنی دعا کیلئے یا آسمان کی طرف) اور فرمانا شروع کیا مجھ کو رفیق اعلےٰ سے ملا دے آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور آپ کے ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

انبیاء کو موت سے پہلے اختیار

٥٧٠٦ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَامِنْ نَبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ فِیْ شَکْوَاہُ الَّذِیْ قُبِضَ اَخَذَتْہُ بُحَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ خُیِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے (یعنے اگر وہ چاہے تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کرے اور چاہے تو عالم عقبےٰ کی طرف متوجہ ہو جائے) اور آپ کی آخری بیماری نے جو سخت شکایت پیدا کی تھی (یعنی بلغم یا سانس کی وجہ سے آپ کی آواز بھاری ہو گئی تھی) میں نے اس حالت میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مجھ کو ان لوگوں میں شامل کر دے جن پر اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنا فضل کیا یعنے نبیوں صدیقوں شہدا اور صالحین میں نے آپ کی یہ آواز سن کر معلوم کر لیا کہ آپ نے سفر آخرت کو اختیار کر لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت فاطمہؓ کا غم و حزن

۵۷۰۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ لَھَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ نَنْعَاہُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی علالت کی سختی اس حد تک پہنچ گئی کہ مرض کی شدت نے آپ پر غشی طاری کر دی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا۔ آہ میرے باپ پر کس قدر سختی اور تکلیف ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا آج کے دن کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی اور شدت نہیں ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپ نے خدا کی دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے۔ اے میرے باپ۔ اے وہ شخص جس کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ اے میرے باپ ہم آپ کی وفات کی خبر جبرئیل کو پہنچاتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہؓ نے کہا اے انسؓ اور اے صحابہؓ تم کو یہ کیونکر گوارا ہوا کہ تم خدا کے رسول پر مٹی ڈال دو۔ (بخاری)

فصل دوم

مدینہ غم و اندوہ میں ڈوب گیا

۵۷۰۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ لَعِبَتِ الْحَبَشَۃُ بِحِرَابِھِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَارَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ کَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَیْتُ یَوْمًا کَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ یَوْمٍ مَاتَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حبشیوں نے نیزوں کے کھیل دکھائے (یعنی تمام لوگوں کی طرح انہوں نے اسطرح اظہار مسرت کیا) (ابو داؤد) اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ حسین اور روشن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے اور اس دن سے برا دن اور تاریک دن میں نے کوئی نہ دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا کہ جب وہ دن آیا جس روز کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپکی تشریف آوری سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی پھر جب وہ دن آیا کہ حضور صلے اللہ

فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

علیہ وسلم نے وفات پائی تو تمام چیزوں پر تاریکی چھا گئی تھی اور آپ کے دفن کے بعد ہم نے ابھی (مٹی بھرے) ہاتھوں کو جھاڑا ابھی نہ تھا کہ ہم نے اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے ناآشنا پایا۔

تدفین کے بارے میں اختلاف اور حضرت ابوبکر رض کی صحیح رہنمائی

۵۷۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپکے دفن کے مقام میں اختلاف واقع ہوا۔ ابوبکر رض نے فرمایا کہ اس معاملہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ جس نبی کی روح قبض کرتا ہے وہاں کرتا ہے جہاں وہ اپنا دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو آپکے بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہئے (ترمذی)

فصل سوم

وفات سے پہلے ہی نبی کو جنت میں اس کا مستقر دکھا دیا جاتا ہے

۵۷۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھا دیا جاتا جب وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اس کو اختیار دیدیا جاتا ہے (یعنی وہ خواہ دنیا میں رہے یا عالم آخرت میں چلا جائے) عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موت کو بھیجا گیا اسوقت آپکا سر مبارک میری ران پر تھا کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی پھر آپکو ہوش آیا اور آپنے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کریں گے عائشہ رض کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ سن کر مجھ کو وہ حدیث یاد آگئی جو آپنے تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھا دیا جاتا اور پھر اس کو اس کا اختیار نہیں دے دیا جاتا کہ خواہ وہ دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالم آخرت کو چلا جائے عائشہ فرماتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ الفاظ تھے اللھم الرفیق الاعلیٰ۔ (بخاری ومسلم)

زہر کا اثر

۵۷۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں فرمایا کرتے تھے اے عائشہ میں اس کھانے کی تکلیف کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا (یعنی زہر آلود بکری کا گوشت) اب وہ وقت ہے کہ اس زہر کے اثر سے میری رگ جان کاٹی

اِنْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

جائے۔ (بخاری)

مرض الموت میں ارادۂ تحریر کا قصہ

۵۷۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَانُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ موت حاضر ہوا اس وقت گھر میں بہت سے آدمی تھے جن میں عمرؓ بن الخطابؓ بھی تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اسکے بعد (یعنی اس کی موجودگی میں) تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ اور شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے یعنی خدا کی کتاب تمہارے لئے کافی ہے جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا بعض نے کہا لکھنے کا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نوشتہ لکھ دیں اور بعض نے وہی الفاظ کہے جو حضرت عمرؓ نے فرمائے تھے آخر جب لوگوں نے بہت شور وغل مچایا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبد اللہ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا مصیبت اور پوری مصیبت وہ حالت تھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ لکھنا چاہتے تھے اور یہ حالت آپس کے اختلاف اور شور وشغب سے پیدا ہوئی اور سلیمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن اور آہ جمعرات کا دن کیا عجیب غریب دن ہے، یہ کہہ کر ابن عباس رو پڑے اور اتنا روئے کہ انکے آنسوؤں نے ان سنگریزوں کو جو وہاں پڑے تھے تر کر دیا میں نے کہا اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے اس روز جب شدت اختیار کی تو آپنے فرمایا میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو پس لوگوں نے نزاع و اختلاف کیا اور نبیؐ کے حضور میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے بعض صحابہؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کہ آپ دنیا کو ترک فرماتے ہیں حضور سے دریافت کرو (آپکا کیا منشا ہے) چنانچہ بعض صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کرنا شروع کیا آپ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو۔ مجھ کو چھوڑ دو اس حالت میں جس میں کہ میں ہوں اسلئے کہ میری یہ حالت اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھ کو بلا رہے ہو اسکے بعد آپنے تین باتوں کا حکم دیا ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو دوسرے یہ کہ ایلچیوں اور قاصدوں کا احترام کیا کرو اور ان سے احسان کرو جیسا کہ میں احسان کیا کرتا تھا اور تیسری بات ابن عباسؓ نے بتائی نہیں یا یہ فرمایا

قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ میں اس کو بھول گیا ہوں۔ سفیان کا بیان ہے۔ کہ آخری قول سلیمان راوی کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نزول وحی منقطع ہو جانے کا غم

۵۷۱۳/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک روز ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا چلو ام ایمنؓ[1] کے ہاں چلیں اور ان سے ملاقات کریں جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم تینوں ان کے ہاں پہنچے تو وہ رو دیں۔ ابوبکر و عمر رضؓ نے کہا کہ ام ایمنؓ تم روتی کیوں ہو تم کو معلوم نہیں کہ خدا کے پاس جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے وہ بہتر ہی بہتر ہے۔ ام ایمنؓ نے کہا میں اسلئے نہیں روتی کہ مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ خدا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ وحی آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ام ایمن کے ان الفاظ نے ابوبکر رضؓ عمرؓ پر رقت طاری کر دی اور وہ بھی انکے ساتھ خوب رو دئے۔ (مسلم)

مسجد نبویؐ کے منبر پر آخری خطبہ

۵۷۱۴/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابوسعید رضؓ خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس حالت میں جس میں آپنے وفات پائی گھر سے باہر تشریف لائے ہم لوگ اس وقت مسجد میں تھے اور اپنے سر پر کپڑا باندھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر کا رُخ کیا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں منبر پر بیٹھے ہوئے حوض کو دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا خدا کا ایک بندہ جس کے سامنے دنیا اور دنیا کی زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کر لیا ابو سعید رضؓ کا بیان ہے کہ آپ کے اس ارشاد کو سوائے ابوبکرؓ کے کوئی نہ سمجھا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ رو پڑے پھر عرض کیا۔ بلکہ ہم آپ پر اپنے باپوں کو اپنی ماؤں کو اور اپنے مالوں کو یارسول اللہ قربان کر دیں گے ابوسعید رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور پھر آپ اس وقت تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (دارمی)

حضرت فاطمہ رضؓ سے وفات کی پیش بیانی

۵۷۱۵/۱۴ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر رو پڑیں۔ حضور نے فرمایا

---

[1] ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی اور اسامہ بن زید رضؓ کی ماں تھیں ۱۲۔ مترجم

قَالَ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَاهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ اِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

فاطمہؓ! رو؟ نہیں! میرے اہلبیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر فاطمہؓ ہنسنے لگیں حضرت فاطمہؓ کو ہنستا ہوا دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے فاطمہؓ سے پوچھا۔ اول ہم نے تم کو روتے دیکھا اور پھر ہنستے ہوئے (اس کا کیا سبب ہے) فاطمہؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آگاہ کیا تھا کہ آپکو آپکی موت کی خبر دی گئی ہے یہ سن کر میں رونے لگی۔ آپ نے فرمایا رو؟ نہیں میرے اہلبیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر میں ہنسنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کی مدد پہنچ چکی اور مکہ فتح ہوگیا اور یمن کے لوگ آئے۔ وہ اہل یمن جن کے دل نہایت نرم ہیں اور جن کے ایمان یمنی (یعنی نہایت مضبوط) اور جن کا علم و حکمت بھی یمنی ہے۔ (دارمی)

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارہ میں وصیت

۵۷۱۶/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلَيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلَلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درد کی شدت کی حالت میں کہا۔ آہ میرا سر (دکھتا ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ وہ (یعنی موت) اگر واقع ہوئی اور میں زندہ ہوا تو تیرے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔ اور تیرے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہ نے عرض کیا۔ آہ مصیبت و ہلاکت قسم ہے خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپ میری موت کو پسند فرماتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا (یعنی میں مرگئی) تو آپ اس دن کے آخر ہی میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باشی فرمائیں گے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! اپنے درد سر اور اپنی موت کا ذکر چھوڑو اور میرے درد سر اور میری موت کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے میرا منشار یہ تھا کہ میں نے قصد کیا تھا یا میں نے اس کا ارادہ کیا تھا کہ کسی شخص کو بھیج کر ابوبکر اور انکے بیٹے کو بلاؤں اور انکے لئے (خلافت کی) وصیت کر دوں تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہ کہیں اور آرزو نہ کریں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ خداوند تعالیٰ ابوبکر کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا انکار کردے گا اور مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے۔ یا خداوند تعالےٰ ابوبکرؓ کی خلافت کے سوا دوسرے کی خلافت کی مدافعت کرے گا اور مسلمان انکار کرینگے۔ (بخاری)

مرض وفات کی ابتداء

۵۷۱۷/۱۶ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَاْسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَاْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک روز بقیع کے قبرستان میں ایک جنازہ کو دفن کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس تشریف لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں درد سر کی تکلیف میں پڑی تھی اور کہہ رہی تھی آہ میرا سر آپ نے یہ سن کر فرمایا عائشہؓ! بلکہ میرا سر درد کرتا اور دکھتا ہے پھر آپ نے فرمایا اور اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ۔ میں

غَسَلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ
قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ
إِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

تم کو کفن دوں گا۔ میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ اور میں تم کو دفن کروں گا۔ میں نے عرض کیا گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں قسم ہے خدا کی قسم اگر آپ نے ایسا کیا (یعنی تجہیز و تکفین وغیرہ کی) تو آپ گھر واپس آتے ہی اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باش ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اسی وقت سے آپ کی اس علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

وصالِ نبویؐ کے بعد حضرت خضرؑ کی تعزیت

٥٧١٨/١٧ **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَأَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ إِسْمٰعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلٰى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَأَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِيْ أَنْ أَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِيْ أَنْ أَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ أَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ

جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک قریشی شخص ان کے والد علی بن حسین رحؒ کے پاس آیا اور علی بن حسین رحؒ نے اس سے کہا کیا تمہارے سامنے رسول اللہؐ کی حدیث بیان کروں۔ اس شخص نے کہا ہاں ہمارے سامنے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرو علی بن حسینؒ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرئیل آپکی خدمت میں آئے اور کہا اے محمدؐ! خدا نے مجھ کو آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے خصوصیت کے ساتھ اور وہ آپ سے اس بات کو دریافت کرتا ہے جسکو وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے یعنی خداوند تعالےٰ آپ سے پوچھا ہے کہ تم اپنے آپکو کیسا پاتے ہو آپنے فرمایا۔ جبرئیل! میں اپنے آپ کو رنجیدہ و غمگین پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل میں اپنے آپ کو مضطرب و پریشان پاتا ہوں۔ دوسرے دن جبرئیل پھر آپکے پاس آئے اور وہی الفاظ کہے جو پہلے دن کہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا تیسرے دن پھر جبرئیل آئے اور وہی سوال کیا جو پہلے دن کیا تھا اور آپنے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا آج جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ اور تھا جس کا نام اسمٰعیل تھا اور جو ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا افسر تھا جن میں سے ہر ایک فرشتہ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا افسر تھا۔ اسمٰعیل فرشتہ نے حاضری کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے اس کا نام پوچھا اور پھر اسکو حاضری کی اجازت دے دی) اسکے بعد جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ یہ فرشتہ موت حاضر ہے۔ حاضری کی اجازت چاہتا ہے اور آج سے پہلے نہ تو اس نے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ اسکے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو بلالو۔ چنانچہ جبرئیل نے اس کو بلالیا۔ اس نے حاضر ہوکر سلام کیا اور پھر عرض کیا۔ اے محمدؐ! خدا نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم دیں گے۔ تو میں آپ کی روح کو قبض کر لوں گا۔ اور منع فرمائیں گے تو روح کو آپکے جسم میں چھوڑ دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو میری

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيْلَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِمْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللهِ فَاتَّقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

مرضی کے مطابق عمل کرے گا۔ فرشتہ موت نے عرض کیا ہاں مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ آپ فرمائیں میں انکی اطاعت کروں۔ راوی کا بیان ہے یہ سُن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے محمدؐ! خداوند تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ موت کو حکم دیا کہ جس بات کا تجھ کو حکم دیا گیا ہے اس کو عمل میں لا۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ جب آپ نے وفات پائی اور ایک شخص تعزیت کیلئے آیا تو مکان کے گوشہ سے ایک آواز سنائی دی جو گھر والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی۔ پیغمبر کے اہل بیت تم پر سلامتی ہو خدا کی مہربانی ہو اور خدا کی برکتیں تم پر نازل ہوں۔ خدا کی کتاب میں یا خدا کے دین میں ہر مصیبت کے اندر تسکین و تسلی کا سامان موجود ہے اور خداوند تعالیٰ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا اور ہر فوت ہونے والی شے کا تدارک کرنیوالا ہے۔ جب صورت یہ ہے تو خدا کی مدد سے تقویٰ اختیار کرو۔ اور اسی سے امید رکھو کہ وہی صبر دینے والا اور ثواب عطا فرمانیوالا ہے، اسلئے کہ کوئی مصیبت زدہ ثواب سے محروم نہیں رکھا گیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطاب کو سن کر کہا کیا تم جانتے ہو یہ تسکین دینے والا شخص کون ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ (بیہقی)

بَابٌ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑا اسکا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ نے کوئی مالی وصیت نہیں فرمائی

۵۷۱۹ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

حضورؐ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا

۵۷۲۰ (۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام چھوڑا نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز مگر ایک سفید خچر اور اپنے ہتھیار اور زمین جسکو آپ نے زندگی میں صدقہ کر دیا تھا۔

حضورؐ کا ترکہ وارثوں کا حق نہیں

۵۷۲۱ (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا (میرے مرنے کے بعد) میرے وارث دینار تقسیم نہ کریں گے عورتوں کے مصارف اور عامل کی اُجرت کے بعد جو چیز چھوڑوں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

نبی کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوتی

۵۷۲۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوبکر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مال کی میراث نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے (بخاری ومسلم)

اُمت مرحومہ کے نبی اور غیر مرحومہ کے نبی کی وفات کے درمیان امتیاز

۵۷۲۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ بندوں میں سے جس قوم پر اپنی مہربانی کا ارادہ کرتا ہے اس کے نبیؑ کو اس قوم سے پہلے وفات دیتا ہے اور پھر اس نبیؑ کو اس قوم کا میر منزل اور پیش رو قرار دیتا ہے۔ اور جب خداوند تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نبیؑ کی زندگی اور موجودگی ہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے وہ نبیؑ اس قوم کو عذاب میں گرفتار دیکھتا اور خوش ہو کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جبکہ وہ قوم اپنے نبیؑ کی نافرمانی کرتی ہے۔ (مسلم)

ذات رسالتؐ سے امت کی عقیدت و محبت کی پیش خبری

۵۷۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے تم پر ایک دن ایسا آئے گا کہ تم مجھ کو ایسا نہ دیکھو گے (یعنی وفات کے بعد) پھر تم کو میرا دیکھنا اس قدر عزیز و محبوب ہوگا کہ تم کو اپنے عزیز اپنے اہل و عیال اور مال بھی نہ ہوں گے۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور فضائل عرب کا بیان

فصل اوّل

قریش کی منقبت

۵۷۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امر دین و خلافت میں لوگ قریش کے تابع ہیں یعنی مسلمان مسلمان قریش کے تابع اور کافر کافر قریش کے۔ (بخاری ومسلم)

قریش ہی سردار ہیں

۵۷۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگ خیر و شر دونوں حالتوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی اسلام اور کفر دونوں حالتوں میں قریش کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ (مسلم)

خلافت اور قریش

۵۴۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ امر (یعنی دین یا امر خلافت) قریش میں رہے گا جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

قریش کا استحقاق خلافت دین کے ساتھ مقید ہے

۵۴۲۸ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (یعنی خلافت یا دین) ہمیشہ قریش میں رہے گا۔ جو شخص ان سے (اس معاملہ میں) عداوت و دشمنی کرے گا خدا اس کو منہ کے بل گرا دے گا۔ (یعنی ذلیل وخوار کر دے گا) جب تک کہ قرشی لوگ دین کو قائم رکھیں گے اگر وہ ایسا نہ کریں گے یعنی شریعت اسلامی پر عمل نہ کریں گے اور اسکے موافق عمل نہ کریں گے تو یہ امر انکے ہاتھ سے نکل جائے گا۔) (بخاری)

قریش میں سے بارہ خلفاء کا ذکر؟

۵۴۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَا وَلِیَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اسلام بارہ خلفاء تک قوی وعزیز رہے گا اور یہ تمام خلیفہ قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کا کام (یعنی دین وخلافت) برابر جاری رہے گا جب تک کہ بارہ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب خاندان قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین قیامت تک ہمیشہ قائم واستوار رہے گا۔ اور لوگوں پر بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

چند عرب قبائل کا ذکر

۵۴۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (قبیلہ) غفار کو خداوند تعالیٰ نے بخشے اور (قبیلہ) اسلم کو خداوند تعالیٰ سلامت رکھے اور (قبیلہ) عصیہ نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

چند قبائل کی فضیلت

۵۴۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قبائل) قریش۔ انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم غفار اور اشجع میرے مددگار اور دوست ہیں اور انکا مددگار اور دوست خدا اور اسکے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

دو حلیف قبیلوں کا ذکر

۵۴۳۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبکرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ مِنْ بَنِي اَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قبائل اسلم غفار مزنیہ۔ اور جھینہ قبائل بنو تمیم اور بنو عامر سے بہتر ہیں اور دونوں حلیفوں یعنی بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بنو تمیم کی تعریف

۵۴۳۳ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں بنو تمیم کو اس وقت سے ہمیشہ عزیز و محبوب رکھتا ہوں جب سے کہ میں نے ان تین خوبیوں کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ بنو تمیم میری امت میں سے دجال پر سب سے زیادہ بھاری اور سخت ثابت ہونگے ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کے صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آئے آپ نے انکو دیکھ کر فرمایا یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں ابوہریرہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم کی ایک لونڈی عائشہ کے پاس تھی آپنے عائشہ سے فرمایا اس کو آزاد کردو (یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قریش کو ذلیل نہ کرو

۵۴۳۴ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سعد رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قریش کی ذلت وخواری کا آرزومند ہو خدا اس کو ذلیل وخوار کردے۔ (ترمذی)

قریش کے حق میں دعا

۵۴۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اے اللہ تو نے قریش کو ابتدا میں عذاب کا ذائقہ چکھایا (یعنی جنگ بدر واحزاب میں) اب ان کو اپنی بخشش وعطا کا ذائقہ چکھا۔ (ترمذی)

دو یمنی قبیلوں کی خوبیاں اور ان کی تعریف

۵۴۳۶ وَعَنْ اَبِي عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ وَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو عامر اشعری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قبیلہ اسد اور قبیلہ اشعر بہت اچھے قبیلے ہیں یہ دونوں قبیلے میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ خیانت کرتے ہیں مال غنیمت میں وہ مجھ سے ہیں (یعنی میرے طریقہ کے پیرو ہیں) اور میں ان سے ہوں (یعنی میں ان کا دوست ہوں۔) (ترمذی)

ازد ازد اللہ ہیں

۵۴۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ اَبِي كَانَ اَزْدِيًّا وَيَالَيْتَ اُمِّي كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قبیلہ ازد زمین پر خدا کا لشکر ہے لوگ اس کو ذلیل وخوار کرنا چاہتے ہیں اور خدا ان کی خواہش کے خلاف انکے درجات کو بلند کرتا رہتا ہے۔ اور ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی یہ کہے گا کہ کاش میرا باپ اور کاش میری ماں قبیلہ ازد سے ہوتے۔ (ترمذی)

تین قبیلوں کے بارے میں اظہار ناپسندیدگی

٥٧٣٨ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ أُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عمران رضؓ بن حصین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ تین قبیلوں سے ناخوش و ناراض تھے قبیلۂ ثقیف قبیلہ بنی حنیفہ اور قبیلۂ بنو امیہ۔ (ترمذی)

بنو ثقیف کے دو شخصوں کے بارے میں پیشی گوئی

٥٧٣٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلۂ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا ہوگا اور ایک شخص مفسد و سفاک عبداللہ بن عصمہ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث میں جس جھوٹے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور جس مفسد و سفاک کا ذکر ہے اس سے مراد حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے جس قدر لوگوں کو قید کرکے مارا ہے اسکی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ (ترمذی)

اور مسلم میں روایت کیا گیا ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک بڑا مفسد و سفاک پس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار کو) اب رہا مفسد و بلا کو وہ میرے خیال میں اے حجاج تو ہی ہے (یہ پوری حدیث تیسری فصل میں درج ہے۔)

قبیلہ ثقیف کے حق میں بددعا کے بجائے دعائے ہدایت

٥٧٤٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کے تیروں نے ہم کو بھون ڈالا انکے لئے خدا سے بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! قبیلۂ ثقیف کو ہدایت دے۔

قبیلۂ حمیر کے لئے دعا

٥٧٤١ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ۔

عبدالرزاق رضؓ اپنے والد سے اور وہ میناء سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جو میرے خیال میں قبیلۂ قیس سے تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمائیے (یعنی بددعا کیجئے) آپ نے یہ سنکر منہ پھیر لیا وہ پھر آپکے سامنے آکھڑا ہوا، آپ نے پھر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ وہ پھر آپکے سامنے آگیا آپ نے پھر ادھر سے منہ پھیر لیا اور فرمایا خدا تعالیٰ حمیر پر رحمت نازل کرے انکے منہ سلام ہیں (یعنی وہ بہت سلام کرتے ہیں) اور انکے ہاتھ کھانا ہیں (یعنی وہ بہت کھانا دیتے ہیں) اور وہ امن و ایمان ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے عبدالرزاق کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا اور وہ میناء سے منکر روایات نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور ان کا قبیلۂ دوس؟

٥٧٤٢ / ١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے عرض کیا قبیلۂ دوس سے آپ نے فرمایا میں خیال نہیں کرتا تھا کہ دوس میں سے کوئی ایسا شخص ہو جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

اہل عرب سے دشمنی آنحضرتؐ سے دشمنی رکھنا ہے

٥٧٤٣ / ١٩ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مجھ سے دشمنی نہ رکھ ورنہ تو دین سے جدا ہو جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں کیونکر آپ سے دشمنی رکھ سکتا ہوں حالانکہ آپ ہی کے ذریعہ خدا نے ہم کو راہ راست دکھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو عرب سے دشمنی رکھے گا تو گویا مجھ سے ہی دشمنی رکھے گا۔ (ترمذی)

اہل عرب سے فریب و دغابازی آنحضرتؐ کی شفاعت خاص سے محرومی کا باعث

٥٧٤٤ / ٢٠ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ۔

حضرت عثمان رضؓ بن عفان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرب سے کینہ رکھے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ میری دوستی کا شرف حاصل ہوگا۔ (ترمذی)

ایک پیشین گوئی

٥٧٤٥ / ٢١ وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوطلحہؓ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام حریر کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آقا (طلحہ بن مالک) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت عرب کا ہلاک ہونا ہے (ترمذی)

خلافت و امارت قریش کو سزا وار ہے

٥٧٤٦ / ٢٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خلافت و حکومت قریش میں ہے اور فقاہت و قضا انصار میں اور اذان قوم حبشہ میں اور امانت ازد میں ہے (یعنی یمن کے قبیلہ ازد میں) (ترمذی)

فصل سوم

قریش کے بارے میں پیشین گوئی

٥٧٤٧ / ٢٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عبداللہ بن مطیع رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آج کے بعد سے قیامت تک کسی قرشی کو حبس و قید کر کے نہ مارا جائے گا۔ (البتہ میدان جنگ میں مارا جائے گا) (مسلم)

حجاج کے سامنے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حق گوئی

۵۴۷۸/۲۴ **وَعَنْ** اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ شَرُّھَا لَاُمَّۃُ سُوْءٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَاُمَّۃُ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِہٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَھُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْھَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَّسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ قَالَتْ رَاَیْتُکَ اَفْسَدْتَّ عَلَیْہِ دُنْیَاہُ وَاَفْسَدَ عَلَیْکَ اٰخِرَتَکَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ لَہٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰہِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکُنْتُ اَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ

ابو نوفل معاویہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کی نعش کو مدینہ کے راستہ پر مکہ کی گھاٹی میں دیکھا پس قریش کے لوگوں نے اس نعش کے پاس سے گزرنا شروع کیا اور دوسرے لوگوں نے بھی یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر آئے اور نعش کے قریب ٹھہر کر کہا۔ السلام علیک اے ابا! خبیب (عبداللہ بن زبیر کی کنیت ہے) السلام علیک اے ابا خبیب ۔ السلام علیک اے ابا خبیب آگاہ ہو قسم ہے خدا کی میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا خبردار خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا (کام سے مراد خلافت ہے) آگاہ ہو خدا کی قسم! میں جانتا تھا کہ تم بہت زیادہ روزے رکھنے والے بہت شب بیدار اور رشتہ داروں سے بہت احسان و سلوک کرنے والے ہو۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ جماعت جس کے خیال و اعتقاد میں تم برے ہو البتہ ایک بری جماعت ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو جماعت تم کو برا خیال کرتی ہے کیا اچھی جماعت ہے۔ تعریض و طعن ہے کہ تم جیسے نیک لوگوں کو یہ جماعت برا سمجھتی ہے) اسکے بعد عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے پھر جب یہ خبر حجاج بن یوسف کو پہنچی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے نعش کے پاس کھڑے ہو کر ایسا ایسا کہا ہے تو اس نے آدمی کو بھیجا اور نعش کو سولی سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں ڈالوا دیا پھر حجاج نے آدمی بھیجکر عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اسماء بنت ابوبکرؓ کو طلب کیا انہوں نے آنے سے انکار کر دیا حجاج نے ان کے پاس دوبارہ آدمی بھیجا اور حکم دیا یا تو فوراً حاضر ہو ورنہ پھر ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تیری چوٹی پکڑ کے کھینچ لائے گا۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ اسماء بنت ابوبکرؓ نے پھر انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس ہرگز نہ آؤں گی اگرچہ تو اس شخص کو ہی بھیجے جو میری چوٹی پکڑ کر کھینچ لے جائے یہ سن کر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ پھر اس نے جوتیاں پہنیں اور اکڑتا اتراتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء بنت ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور کہا۔ تو نے مجھ کو اس دشمن خدا (یعنی ابن زبیرؓ) کے ساتھ سلوک کرنے میں کیسا پایا۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا میں نے یہ دیکھا کہ تو نے اس کی (ابن زبیر) کی دنیا کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور اس نے تیری آخرت کو تباہ کر دیا اور مجھ کو معلوم ہوا کہ تو اس کو (یعنی ابن زبیر کو) دو کمر بند والی عورت کا بیٹا کہا کرتا تھا۔ خدا کی قسم! وہ دو کمر بندوں والی عورت میں ہی ہوں۔ میرا ایک کمر بند تو وہ تھا جس سے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کا کھانا باندھ کر لٹکا دیتی تھی تاکہ وہ جانوروں سے محفوظ رہے اور میرا دوسرا کمر بند وہ کمر بند ہے جس سے کوئی عورت بے پروا نہیں ہو سکتی۔ آگاہ ہو۔

عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ قبیلۂ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا پیدا ہوگا۔ پس اس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے اب رہا وہ مفسد وجلاد پس خیال یہ ہے کہ تو وہی ہے۔ ابو نوفل راوی کا بیان ہے کہ حضرت اسماء کے یہ الفاظ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔ (مسلم)

خلافت کا دعویٰ کرنے سے حضرت عمرؓ کا انکار۔

۵۷۴۹/۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

نافع رضؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ کے ایام میں دو شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا تم دیکھ رہے ہو (یعنی خلافت کے معاملہ میں جو اختلاف وقوع میں آیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے اور تم حضرت عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو۔ پھر کون امر مانع ہے کہ تم خلافت کا دعویٰ نہ کرو۔ عبداللہ بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا کہ خداوند تعالیٰ نے کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا میرے لئے حرام قرار دیا ہے (اور یہی امر مانع ہے۔ کہ میں اس طرف توجہ کروں) ان لوگوں نے کہا کیا خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ (یعنی لڑو تم لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہم نے ان لوگوں سے قتال کیا (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا (یعنی کفر کا خاتمہ ہو گیا اور خالص دین الٰہی رہ گیا) اور تم (اب) یہ چاہتے ہو کہ لڑو تاکہ فتنہ پھیل جائے۔ اور دین الٰہی کے بجائے غیراللہ کا دین قائم ہو جائے (بخاری)

قبیلہ دوس کے حق میں دعا

۵۷۵۰/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا اور اس نے نافرمانی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اس کے لئے بددعا کیجئے لوگوں کا خیال یہی ہے۔ کہ آپ اس کے لئے بددعا کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا خداوند بزرگ و برتر قبیلہ دوس کو راہ راست دکھا اور ان کو مدینہ کی جانب لا۔ ان کے دلوں کو مسلمانوں کے طریقہ کی طرف متوجہ کر۔ (بخاری ومسلم)

عربوں سے محبت کرنے کی وجوہ

۵۷۵۱/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرب سے محبت کرو تین باتوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ میں عرب میں سے ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے تیسرے یہ کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب وفضائل کا بیان

فصل اوّل

صحابہؓ کو برا نہ کہو

۵۷۵۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو سعید رض خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی اسکا ثواب نہ ہوگا (مد ایک پیمانہ ہے جس میں سیر بھر جو آتے ہیں) (بخاری ومسلم)

صحابہ کا وجود امت کے لئے امن وسلامتی کا باعث تھا

۵۷۵۳ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَفَعَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَکَانَ کَثِیْرًا مَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰ رض سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ اور فرمایا۔ ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں جس وقت یہ ستارے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے) جاتے رہیں گے تو آسمان کیلئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی آسمان کا پھٹنا اور لپٹنا) اور میں اپنے اصحاب کیلئے امن کا سبب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ وفساد اور خونریزی) اور میرے اصحاب میری امت کے لئے امن کا سبب ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی خیر کا خاتمہ اور شر کی اشاعت)

صحابہؓ کی برکت۔

۵۷۵۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں بیٹھ کر لوگ پوچھیں گے کیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان لوگوں کیلئے شہر اور قلعہ کو فتح کیا جائے گا (یعنی صحابہ کی برکت سے) پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی تابعی یعنی صحابی کا دیکھنے والا ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس وہ لوگ شہروں اور قلعوں کو فتح کریں گے پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور آپس میں دریافت کرے گی کہ کیا تم میں کوئی تبع تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان کے لئے (اس کی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْھُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ فِیْکُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْکُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْثُ الرَّابِعِ فَیُقَالُ انْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ اَحَدًا رَاٰی مَنْ رَاٰی اَحَدًا رَاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ۔

برکت سے قلعہ اور شہر فتح کیا جائے گا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں کے اندر سے ایک لشکر بنا کر بھیجا جائے گا اور لشکری ایک دوسرے سے کہیں گے تلاش کرو کیا ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو پس ایک شخص ملیگا اور اسکی برکت سے انکو فتح حاصل ہوگی پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا اور لشکری کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو پس ایک شخص پایا جائے گا اور اسکی برکت سے فتح حاصل ہوگی پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا۔ تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر چوتھا لشکر بھیجا جائیگا اور کہا جائے گا دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے شخص کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو چنانچہ ایک شخص پایا جائے گا اور اس کے سبب سے فتح نصیب ہوگی۔

خیر القرون کون کون سے قرن ہیں

۵۷۵۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَھُمْ قَوْمٌ یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْھَرُ فِیْھِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ۔

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے بہترین لوگ میرے قرن[1] کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں پھر ان تین قرنوں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دیگی (یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وہ خود بخود گواہی دے گی) اور ایسے لوگ ہونگے جو خیانت کریں گے اور انکی امانت و دیانت پر بھروسہ نہ کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کرینگے اور ان میں مٹاپا یعنی فربہی پیدا ہوگی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ بغیر قسم ولائے قسم کھائیں گے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہ رض سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فربہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

فصل دوم

صحابہ رض کی تعظیم و تکریم لازم ہے

۵۷۵۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَظْھَرُ الْکِذْبُ

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کی تعظیم و تکریم کرو اسلئے کہ وہ تمہارے بزرگ ترین آدمی ہیں پھر وہ لوگ بہتر اور قابل عزت ہیں جو انکے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ بہتر اور

[1] قرن ایک عہد ہے جس کی تعداد بعض نے چالیس سال بعض نے اسی سال اور بعض نے سو سال مقرر کی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قرن کا محدود زمانہ نہیں بلکہ ایک عہد یا زمانہ مراد ہے جس میں تقریبًا ایک عمر کے لوگ زیادہ تعداد میں موجود ہوں۔ ۱۲ مترجم

حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا مَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبَتٌ ۔

لائق تکریم ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں اسکے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھائے گا اور اس سے قسم کھانے کا مطالبہ نہ ہوگا (یعنی بغیر قسم دلائے قسم کھلائے گا) اور گواہی دے گا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کی جائے گی۔ آگاہ ہو کہ تم میں سے جو شخص جنت کے بالکل درمیان میں رہنے کی خواہش رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے (یعنی جماعت کے ساتھ رہے) اس لئے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ ہے جو جماعت سے علیحدہ اور تنہا ہو اور شیطان دو شخصوں سے بھی (جو متحد ہوں) دور رہتا ہے اور مرد غیر عورت کیساتھ تنہائی میں نہ رہے (یعنی کوئی مرد غیر عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے) اسلئے کہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جو شخص اپنی نیکی سے خوش ہو یعنی نیکی کرنے کے بعد اس کا دل خوش ہو اور بدی سے رنجیدہ و غمگین ہو وہ مومن ہے۔ (نسائی)

صحابہ رض و تابعین کرام کی فضیلت

۵۷۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (ترمذی)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل

۵۷۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن مغفل رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو۔ میرے اصحاب کے معاملے میں ڈرو خدا سے اور پھر خدا سے ڈرو۔ میرے اصحاب کے معاملہ میں (یعنی انکے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو انکی عزت و عظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ انکی تعظیم و تکریم کرو) میرے بعد تم ان کو نشانہ مطاعن نہ بنانا اور توہین و تذلیل نہ کرنا جو شخص ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کے سبب ان کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب انکو دشمن رکھتا ہے (یعنی ان سے محبت و دشمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے) اور جس شخص نے انکو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑے گا۔ (ترمذی)

صحابہ کرام رض اور امت کی مثال

۵۷۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کھانے میں نمک کے مانند ہیں کھانا اسوقت تک خوش ذائقہ نہیں ہوتا جبتک اس میں نمک نہ ڈالا جائے حسن بصری نے یہ حدیث سن کر فرمایا ہمارا نمک جاتا رہا پھر کیونکر اپنے کھانے کو ہم خوش ذائقہ بنائیں (شرح السنۃ)

قیامت کے دن جو صحابی رض جہاں سے اٹھیں گے وہاں کے لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے

۵۷۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ رض بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب میں سے جو شخص جس زمین میں مرے گا وہاں سے اس حال سے اٹھایا جائے گا کہ وہ اس زمین کے لوگوں کو بہشت کی طرف کھینچنے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے لئے نور ہوگا (ترمذی)

فصل سوم

صحابہؓ کو برا کہنے والا مستوجب سزا اور لعنت کا مستحق ہے

۵۷۶۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں کہ تم کہو کہ خدا کی لعنت ہو تمہارے اس بُرے فعل پر۔ (ترمذی)

صحابہؓ کی اقتداء ہدایت کا ذریعہ ہے

۵۷۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی وفات کے بعد صحابہؓ کے درمیان اختلاف کی بابت دریافت کیا (یعنی یہ کہ ان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگا اس میں کیا مصلحت ہے) خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا کہ اے محمدؐ! تیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بعض ان میں قوی ہیں (یعنی ان میں زیادہ روشنی ہے) بعض ایسے ہیں کہ ان میں کم روشنی ہے لیکن بہر حال سب روشن ہیں پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے تم جس کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤ گے۔ (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرؓ کے مناقب و فضائل

فصل اوّل

۵۷۶۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَّخَذْتُ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنیوالے یعنی میری صحبت میں خدمت میں اپنا وقت اور میری رضامندی وخوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیل (خالص دوست) بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلامی

أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اخوت اور اسلامی مودت (یعنی اسلامی برادری و محبت) قائم و باقی ہے (یعنی ابوبکرؓ کے اور میرے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و مودت مساوی درجہ کی برقرار ہے) اور مسجد (نبوی) میں آئندہ کوئی کھڑکی عٰہ یا روشندان باقی نہ رکھا جائے مگر ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی اور روشندان کو بند نہ کیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ افضل صحابہ ہیں

۵۷۶۴/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خالص دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابی ہیں اور البتہ تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں خلافت کی وصیت

۵۷۶۵/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ أَنَا وَلَا وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ أَنَا أَوْلٰى بَدَلَ أَنَا وَلَا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا۔ میری طرف سے اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجو تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں اسلئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں) اور منع کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابوبکرؓ (کی خلافت) کے سوا دوسرے کو۔ (مسلم)

ابوبکرؓ کی خلافت اول کا واضح اشارہ

۵۷۶۶/۴ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی آپ نے اس سے فرمایا۔ پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتا دیجئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ انتقال فرما جائیں) تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (بخاری و مسلم)

مردوں میں سب سے زیادہ محبت آپؐ کو ابوبکرؓ سے تھی

۵۷۶۷/۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا پھر جب میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے۔ فرمایا۔

عٰہ ابتدا میں مسجد نبوی سے ملے ہوئے گھروں کی کھڑکیاں اور روشندان مسجد کی جانب تھے آپ نے مرض وفات میں حکم دیا کہ تمام گھروں کی کھڑکیاں اور روشندان بند کر دیے جائیں، صرف ابوبکرؓ کے مکان کی کھڑکی اور روشندان کھلے رہیں۔ مترجم۔

مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

عائشہ کے والد سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے۔ عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

افضیلت صدیق کی شہادت حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

۵۷۶۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے پوچھا ابوبکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے فرمایا عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا۔ اور یہ پوچھا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں تو صرف ایک مرد مسلمان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

زمانۂ نبویؐ میں تمام صحابہؓ کے درمیان حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت مسلم تھی

۵۷۶۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے (یعنی ان سے بہتر و افضل کسی کو قرار نہ دیتے تھے) اور انکے بعد عمرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو اور عثمانؓ کے بعد ہم صحابہؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور انکے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے (بخاری) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ بہتر ہیں پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ۔

فصل دوم

حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت

۵۷۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے ہم نے اس کو اس کا بدلہ دیدیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دیگا اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے خلیل ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکرؓ صحابہؓ کے سردار ہیں

۵۷۷۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہ کے محبوب ہیں (ترمذی)۔

یارِ غار رسولؐ

۵۷۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ابوبکرؓ سے فرمایا تم میرے یارِ غار ہو (یعنی غارِ ثور کے ساتھی) اور حوض کوثر پر میرے ساتھی ہو۔ (ترمذی)

افضلیت ابوبکرؓ

۵۷۷۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں۔ تو مناسب نہیں کہ انکے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

ابوبکرؓ یہاں بھی سبقت لے گئے

۵۷۷۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔ حسن اتفاق سے اسوقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابوبکرؓ سے بازی لے جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا چنانچہ میں آدھا مال لیکر حاضر خدمت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کیلئے تو نے کتنا چھوڑا میں نے عرض کیا آدھا مال۔ پھر ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا سب لے آئے، رسول اللہ نے ان سے پوچھا ابوبکرؓ گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو، عرض کیا ان کے لئے میں خدا اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں، میں نے دل میں کہا ابوبکرؓ پر میں کبھی سبقت نہ لے جا سکوں گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

"عتیق" نام کا سبب

۵۷۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (یعنی عتیق اللہ من النار) اس روز سے ابوبکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کے بعد سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی قبر سے اٹھیں گے

۵۷۷۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ اور سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں اٹھوں گا پھر ابوبکرؓ کی قبر شق ہوگی اور پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا۔ اور ان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں (ان کے ساتھ) جمع کیا جاؤں گا۔ (ترمذی)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوں گے

۵۵۷۷/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک روز) جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت کے اندر داخل ہوگی۔ ابوبکر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رض! آگاہ ہو کہ میری امت میں سے سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت ابوبکر رض کے دو عمل جو دوسروں کی ساری زندگی کے اعمال پر بھاری ہیں

۵۵۷۸/۱۶ عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِهٖ وَلَیْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَاتَدْخُلُهٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِیَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ یَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَاَمَّا یَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ

حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے ابوبکر رض کا ذکر کیا گیا وہ اس ذکر کو سنکر رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ابوبکر رض نے صرف ایک دن اور ایک رات کے اندر جو اعمال کئے ہیں کاش اس دن اور اس رات کے اعمال کی مانند انکی ساری زندگی کے اعمال ہوتے (یعنی انکے ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے) ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غار ثور پر پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم! آپ اسوقت تک غار میں قدم نہ رکھیں جبتک میں اس کے اندر داخل نہ ہو کر دیکھ لوں کہ اس میں کوئی (موذی) چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہوگی تو اسکا ضرر مجھ کو ہی پہنچے گا اور آپ محفوظ رہیں گے چنانچہ ابوبکر رض غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا پھر ابوبکر رض کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے ایک میں تو انہوں نے اپنے تہبند میں سے چیتھڑا اپھاڑ کر بھر دیا اور دو سوراخوں میں انہوں نے اپنی ایڑیاں داخل کردیں اور اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اندر تشریف لے آیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر آگئے اور ابوبکر رض کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے ابوبکر رض کے پاؤں میں کاٹ لیا لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نہ کھل جائے لیکن شدت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے پوچھا۔ ابوبکر رض کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

مجھ کو کاٹا گیا (یعنی سانپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن انکے پاؤں کے زخم پر لگا دیا۔ اور انکی تکلیف جاتی رہی۔ اس واقعہ کے عرصہ دراز کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپکی موت کا سبب بنا (یعنی اسی زہر سے موت واقع ہوئی۔ اور ابوبکر رضہ کے ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کرینگے۔ ابوبکر رضہ نے کہا اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہوگی) تو ان پر جہاد کروں گا۔ میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت و موافقت کرو اور خلق و نرمی سے کام لو۔ ابوبکر رضہ نے کہا۔ ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت غضب ناک تھے۔ کیا اسلام میں داخل ہو کر ذلیل و خوار (یعنی نامرد و پست ہمت) ہو گئے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور و ناقص ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

حضرت عمر رضہ محدّث تھے

۵۷۷۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِيْ أُمَّتِيْ فَإِنَّهُ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم سے پہلے امتوں میں محدث تھے (یعنی جن کو الہام ہوتا تھا) اگر میری امت میں کوئی محدث (ملہم) ہوا تو وہ عمر رضہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضہ سے شیطان کی خوف زدگی

۵۷۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (یعنی ازواج مطہرات) بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور زور زور سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب عمر رضہ نے اجازت طلب کی (اور ان عورتوں نے انکی آواز سنی) تو وہ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ کی طرف دوڑیں عمر رضہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھ کر کہا خداوند تم آپکے دانتوں کو ہمیشہ ہنسائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہے (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں چلی گئیں۔ عمر رضہ نے ان کو مخاطب کر کے کہا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ (تم سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ) تم عادت کے سخت ہو۔ اور

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْہٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَضْحَکَکَ۔

پھر بخت گو ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا خطاب کے بیٹے اور کوئی بات کرو ان کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تم راستہ پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلتا ہے (بخاری ومسلم) اور حمیدی نے کہا کہ برقانی نے یارسول اللہ کے لفظ کے بعد ما اضحک زیادہ کیا ہے۔

جنت میں عمرؓ کا محل جو حضورؐ نے فرمایا

۵۷۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعَلَیْکَ اَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت میں گیا (یعنی شب معراج میں) تو اچانک میری ملاقات ابوطلحہؓ کی بیوی رمیصاء سے ہوئی اور میں نے قدموں کی چاپ سنی میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے۔ جبرئیل نے بتایا کہ یہ بلال کے قدموں کی آواز ہے پھر میں نے ایک قصر (محل) کو دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ قصر کس کا ہے؟ جنتیوں نے کہا ابن الخطابؓ کا ہے میں نے چاہا اندر داخل ہو کر قصر کو دیکھوں لیکن پھر تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی۔ عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپکے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔ (بخاری ومسلم)

دین کی شان و شوکت سب سے زیادہ حضرت عمرؓ نے دوبالا کی

۵۷۸۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ قُمُصٌ مِنْھَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْھَا مَا دُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ یَجُرُّہٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الدِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ دیکھتا کیا ہوں لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور مجھ کو دکھایا جا رہا ہے۔ یہ سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے جن میں سے بعض کے کرتے اتنے تھے جو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمر بن خطابؓ کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی تعبیر آپؐ نے کیا قرار دی۔ فرمایا۔ دین۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عمرؓ کی علمی بزرگی

۵۷۸۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس دودھ کو پی لیا پھر میں نے اس دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر میں نے پیالہ کا بچا ہوا دودھ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا اس خواب کی تعبیر آپؐ نے کیا قرار دی فرمایا علم۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عمرؓ سے متعلق آنحضرتؐ کا ایک اور خواب

۵۷۸۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سنا ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپکو ایک کنوئیں پر دیکھا جسپر ڈول پڑا ہوا تھا میں نے اس ڈول سے جس قدر خدا نے چاہا پانی کھینچا پھر ابوبکرؓ نے ڈول لیا او کنوئیں سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ابوبکرؓ کے ڈول کھینچنے میں سستی و کمزوری پائی جاتی تھی اور خداوندتعالیٰ ابوبکرؓ کی سستی و کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور عمر بن خطابؓ اسکو لے لیا اور میں نے کسی جوان اور قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح اس چرس کو کھینچتا ہو۔ یہانتک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر لیا اور پانی کی زیادتی کے سبب اس جگہ کو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنا لیا۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس ڈول کو ابوبکرؓ کے ہاتھوں سے عمرؓ نے لے لیا اور ڈول انکے ہاتھوں میں پہنچکر چرس بن گیا میں نے کسی نوجوان اور طاقتور شخص کو نہیں دیکھا جو چرس کھینچنے میں عمرؓ کیطرح کام کرتا ہو۔ یہانتک کہ (انہوں نے) لوگوں کو سیراب کر دیا اور پانی کافی ہو جانے کے سبب اس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنا لیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت عمرؓ کا وصف حق گوئی

٥٨٨٥ / ٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاؤدَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوندتعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر جاری کیا اور دل میں پیدا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں جو ابوذر سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ خداوندتعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھا ہے۔ اور وہ حق بات کہتا ہے۔

حضرت عمرؓ کی باتوں سے لوگوں کو سکینت و طمانیت ملتی تھی

٥٨٨٦ / ٨ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس بات کو بعید از قیاس خیال نہیں کرتے تھے کہ سکینت (طمانیت) عمرؓ کی زبان پر ہوتی ہے (یعنی وہ جو بات کہتے ہیں اس سے سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے (بیہقی)

حضرت عمرؓ کے اسلام کی دعائے نبویؐ

٥٨٨٧ / ٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ اسلام کو عزت و عظمت نصیب فرما۔ ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ یا عمر بن خطابؓ کے ذریعہ۔ اس دعا کے بعد صبح کو عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا اور اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد ترمذی)

حضرت عمرؓ کی فضیلت و برتری

٥٨٨٨ / ١٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ يَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اے

خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

بہترین لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ! تم نے مجھ کو اس خطاب سے مخاطب کیا ہے تو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے۔)

حضرت عمرؓ کی انتہائی منقبت

۵۷۸۹ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عقبہؓ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ (ترمذی)

حضرت عمرؓ کا وہ رعب و دبدبہ جس سے شیطان بھی خوفزدہ رہتا تھا

۵۷۹۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب وہاں سے واپس آئے تو آپ کی خدمت میں ایک سیاہ (حبشی) لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ جب آپ غزوہ سے کامیاب ہو کر واپس تشریف لائینگے تو میں آپ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا۔ چنانچہ اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا وہ دف بجا رہی تھی کہ ابوبکرؓ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے دف بجانا چھوڑ کر دف کو اپنی سرینوں کے نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا عمرؓ! شیطان تم سے ڈرتا ہے (یہاں شیطان سے مراد دف بجانے والی لڑکی ہے) میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لڑکی دف بجا رہی تھی کہ ابوبکرؓ آئے اور یہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجانے میں مشغول رہی۔ اور پھر تم آئے تم کو دیکھتے ہی اس نے دف کو پھینک دیا۔

(ترمذی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

جلالِ فاروقیؓ

۵۷۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰى رَأْسِهٖ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک غیر مفہوم سخت آواز سنی اور پھر بچوں کا شور و غل سنائی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا تو ایک حبشی عورت اچھل کود رہی تھی اور بچے اسکے گرد تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ! ادھر آؤ تم بھی دیکھو۔ چنانچہ میں گئی اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ لی اور میں نے کندھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا ٹھوڑی پر بعد رسول

فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ابھی دیکھنے سے جی نہیں بھرا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر یہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں۔ اور اس سے میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول اللہؐ کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے اور مجھ سے کتنی محبت ہے۔ اچانک عمرؓ آگئے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشا دیکھ رہے تھے وہ ان کو دیکھتے ہی ادھر ادھر یعنی متفرق و منتشر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان عمرؓ کے خوف سے بھاگ گئے ہیں عائشہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں واپس چلی آئی۔

(ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

فصل سوم

موافقاتِ عمرؓ

۵۷۹۲
۱۴
عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے چنانچہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اگر مقام ابراہیم کو ہم طواف نماز کی جگہ مقرر کریں تو بہتر ہو میرے اس مشورہ کے موافق یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی (یعنی مقرر کرو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پھر ایک مرتبہ میں نے رسول اللہؐ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بیویوں کے سامنے ہر قسم کے بھلے اور برے آدمی آتے ہیں اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا۔ میرے اس مشورہ پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ پھر ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں (حضرت عائشہ اور حضرت حفصہؓ) نے اتفاق کیا رشک و رقابتؑ کے جذبہ سے متاثر ہو کر میں نے آپؐ کی بیویوں کے اس رشک کو دیکھ کر ان سے کہا۔ اے بیویو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم کو طلاق دے دیں تو امید ہے کہ آپکا پروردگار تم سے بہتر بیویاں آپ کو دیدے گا میرے اس قول کے مطابق خداوند تعالٰی کی طرف سے آیت نازل ہوئی۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر نے کہا عمرؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ ایک تو مقام ابراہیم کے بارہ میں دوسرے پردہ کے بارے میں۔ اور تیسرے بدر کے قیدیوں کی بابت۔ بخاری و مسلم)

وہ چار باتیں جن سے فاروقِ اعظم کو خصوصی فضیلت حاصل ہوئی

۵۷۹۳
۱۵
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو دوسرے لوگوں پر چار خاص باتوں کے سبب فضیلت دی گئی ہے ایک تو جنگ بدر کے قیدیوں

عہ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت پسند تھا۔ ایک مرتبہ آپکی بیوی حضرت زینب کے ہاں کہیں سے شہد آیا اور انہوں نے آپکو پلایا اس روز وہاں آپ کو دیر ہو گئی حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ انکے پاس حضور آئیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک بدبودار گھاس) کی بو آتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے اپنے اوپر شہد کو حرام کر لیا۔ یہ واقعہ سورۂ تحریم میں مذکور ہے ۱۲۔ مترجم۔

يَقْتُلَهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالىٰ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِ الْحِجَابِ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالىٰ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کی بابت یہ مشورہ دینے کے سبب کہ ان کو قتل کر دیا جائے چنانچہ خداوند تعالے نے انکے مشورہ کے مطابق یہ آیت نازل فرمائی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (یعنی اگر لوح محفوظ یا علم الہی میں یہ بات مقرر نہ ہوتی تو البتہ تم کو فدیہ لینے پر بڑا عذاب پہنچتا واقعہ یہ تھا کہ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان کو قتل کر دیا جائے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر پہلے سے یہ بات نہ لکھ دی گئی ہوتی تو فدیہ لینے پر تم کو بڑا عذاب دیا جاتا) اور دوسرے پردہ کے مشورہ کے سبب (یعنی عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا مشورہ دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی زینبؓ نے سنکر کہا۔ اے خطاب کے بیٹے تم پردہ میں رہنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی ہے۔ اس پر خداوند تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ (یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو) اور تیسرے عمرؓ اس دعا کے سبب فضیلت دی گئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں اس طرح مانگی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! اسلام کو عمرؓ کے ذریعہ تقویت پہنچا اور چوتھے اس اجتہاد کے سبب جو عمرؓ نے ابوبکرؓ کی خلافت کی بابت کیا تھا اور سب سے پہلے ابوبکرؓ کی خلافت پر بیعت کی تھی۔ (احمد)

حضرت عمرؓ جنت میں بلند ترین مقام پائیں گے

۵۷۹۴
۱۶
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذَالِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى بِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص میری امت میں جنت کے اندر بہت بلند مرتبہ والا ہے ابوسعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ ہماری رائے میں وہ شخص جس کا ذکر رسول اللہ نے فرمایا ہے عمر بن خطابؓ تھے اور جب تک انہوں نے وفات پائی ہمارا خیال یہی رہا۔ (ابن ماجہ)

نیک کاموں میں سب سے زیادہ سرگرم کار تھے

۵۷۹۵
۱۷
وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ يَعْنِيْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اسلمؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کے حالات مجھ سے دریافت کئے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے عمرؓ سے زیادہ کسی کو نیک کاموں کی کوشش کرنیوالا اور نیک کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہاں تک کہ عمرؓ آخر عمر کو پہنچے۔ (بخاری)

دین و ملت کی غم گساری

۵۷۹۶
۱۸
وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَاْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ

حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ جب عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا۔ ابن عباسؓ نے ان کے جزع فزع کرنے پر ان کو گویا ملامت کرتے ہوئے کہا۔ امیر المومنینؓ! یہ اظہار تکلیف آپکی شان کے شایاں نہیں ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آپکی صحبت بہت اچھی رہی ہے پھر جب رسول اللہؐ آپ سے رخصت ہونے تو حضور

فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے۔ پھر آپ ابوبکرؓ کی صحبت میں رہے اور انکے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی۔ پھر جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے وہ بھی خوش اور راضی تھے پھر اپنے ایام خلافت میں آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے اور انکے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی اب اگر آپ مسلمانوں سے جدا ہوں گے تو مسلمان آپ سے راضی اور خوش ہوں گے عمرؓ نے یہ سنکر کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو ذکر کیا ہے اور آپ کے راضی اور خوش رخصت ہونے کا تو یہ ایک خدا کا احسان ہے جو خدا نے مجھ پر کیا ہے پھر ابوبکرؓ کی صحبت اور خوشنودی کا تم نے جو ذکر کیا ہے وہ بھی مجھ پر خدا ہی کا ایک احسان ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع و فزع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے (یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد کہیں تم فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ) قسم ہے خدا کی! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کے بدلے میں اسکو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں خدا کو یا اس کے عذاب کو دیکھوں۔ (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

ابو بکرؓ و عمرؓ ایمان و یقین کے بلند ترین مقام پر فائز تھے

۵۷۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيٰى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک شخص ایک گائے کو ہانکے لئے چلا جارہا تھا جب وہ شخص تھک گیا تو گائے کے اوپر سوار ہو گیا گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام (یعنی سواری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشتکاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ گائے ... بولتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اس پر کہ گائے کے بولنے پہ ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور اس وقت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو اٹھالے گیا پھر بکری کا مالک وہاں پہنچا اور بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیے نے چرواہے سے کہا۔ اس بکری کا سبع کے دن کون محافظ ہوگا کہ اس روز میرے سوا

بِہَا اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

بکری کا چرانے والا کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا۔ سبحان اللہ! بھیڑیا اور بات کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے ہیں اور اس وقت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے (بخاری و مسلم)

قدم قدم کے ساتھی اور شریک

۵۷۹۸ / ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعا خیر کی (یعنی ان کی وفات کے دن اس وقت عمرؓ کی نعش کو نہلانے کے لئے تخت پر رکھا گیا تھا پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پیچھے آیا اور اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع کیا۔ عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں دوستوں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ) کے پاس پہنچا دے گا (یعنی تینوں کو ایک جگہ کر دے گا) اسلئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں داخل ہوا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ (یعنی آپ اپنے ہر کام اور فعل میں انکو شریک کہتے تھے) میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کہنے والے علی بن ابی طالب تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ابوبکرؓ و عمرؓ علیین میں بلند ترین مقام پر ہوں گے

۵۷۹۹ / ۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی علیین (بلند مرتبہ کی جگہ) کو اس طرح دیکھیں گے جسطرح تم آسمان کے کنارے میں روشن ستارہ کو دیکھتے ہو اور ابوبکرؓ و عمرؓ علیین والوں میں سے ہیں (یعنی جنت کے اندر وہ مقام علیین میں آئیں گے) بلکہ وہ اس درجہ سے بھی بڑھ گئے۔

(شرح السنۃ)

اہل جنت کے سردار

۵۸۰۰ / ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہونگے ان سب کے سردار ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے (ان کے سردار نہ ہونگے) ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت حکم نبوی ﷺ کے مطابق تھی

۵۸۰۱ / ۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں پس تم میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ

بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

کی اقتدار و متابعت کرو۔ (ترمذی)

ایک اور خصوصیت

۵۸۰۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو سوائے ابو بکر رض و عمر رض کے کوئی شخص سر کو نہیں اٹھا سکتا تھا یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ اور رسول اللہ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

قیامت کے دن ابو بکر رض و عمر رض آنحضرت کے ساتھ اٹھیں گے

۵۸۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریف سے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ ابو بکر رض و عمر رض آپ کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا۔ قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

(ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے)

خصوصی حیثیت و اہمیت

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا۔

حضرت عبداللہ بن حنطب رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رض و عمر رض کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں (مسلمانوں کیلئے) بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں ترمذی نے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

وزراء رسالت

۵۸۰۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں (میرے دو وزیر آسمان کے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے دو وزیر ابو بکر رض و عمر رض ہیں۔ (ترمذی)

خلافت نبوت ابو بکر رض و عمر رض پر منتہی!

۵۸۰۶ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت ابو بکرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری ہے۔ اس ترازو میں آپ کو اور ابو بکر رض کو تولا گیا تو آپ کا وزن زیادہ رہا پھر ابو بکر رض اور عمر رض کو تولا گیا تو ابو بکر رض کا وزن زیادہ رہا پھر عمر رض اور عثمان رض کو تولا گیا تو عمر رض کا وزن زیادہ رہا پھر ترازو کو اٹھا لیا گیا اس خواب کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے۔ یعنی اس خواب نے آپکو رنجیدہ اور غمگین بنا دیا پھر آپ نے فرمایا تو نے جو دیکھا ہے یہ خلافت نبوت ہے (یعنی حضرت عمر رض تک خلافت نبوت ہے) اس کے بعد خداوند تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

فصل سوم　ابوبکرؓ و عمرؓ کے جنتی ہونے کی شہادت

۵۸۰۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا پس ابوبکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا۔ پس عمرؓ آئے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نیکیاں

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں، عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں پھر میں نے پوچھا اور ابوبکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے، آپ نے فرمایا، عمرؓ کی ساری عمر کی نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمانؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھولے لیٹے تھے کہ ابوبکرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ان کو بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عمرؓ نے اجازت چاہی آپ نے انکو بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر عثمانؓ نے اجازت طلب کی آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا (یعنی رانیں یا پنڈلیاں ڈھک لیں) پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا۔ ابوبکرؓ آئے تو آپ نے جنبش نہ کی اور اسی طرح لیٹے رہے عمرؓ آئے تو آپ نے حرکت نہ کی اور لیٹے رہے پھر جب عثمانؓ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا (اس کا کیا سبب ہے) آپ نے فرمایا، کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور

مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَّا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عثمان رض حیادار آدمی ہے مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر اسی حالت میں ان کو بلاؤں تو وہ حیا و شرم سے کہیں واپس چلے نہ جائیں اور جو کچھ ان کو کہنا ہے وہ نہ کہہ سکیں۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت عثمان رض آنحضرت صلعم کے رفیق جنت ہیں

۵۸۱۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہ رض بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق (جنت میں) عثمان رض ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور یہ منقطع ہے۔ (ترمذی)

راہ خدا میں مالی ایثار

۵۸۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبدالرحمن بن خباب رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ جیش عسرۃ[۱] کی مدد کیلئے لوگوں کو جوش ولا رہے تھے عثمان رض آپ کے پر جوش الفاظ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں سو اونٹ معہ جھولوں اور کجاوں کے خدا کی راہ میں پیش کرونگا اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان لشکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا اور امداد کی رغبت دلائی عثمان پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ دو سو اونٹ معہ جملہ سامان کے خدا کی راہ میں نذر کروں گا اس کے بعد آپ نے لوگوں کو سامان کی درستی و فراہمی کی طرف پھر توجہ اور رغبت دلائی اور عثمان نے پھر کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ تین سو اونٹ معہ جھولوں اور کجاؤں کے خدا کی راہ میں میں حاضر کروں گا (یہ سب ملکر چھ سو اونٹ ہوئے) پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمان رض کو وہ چیز نقصان نہ پہنچائے گی جو اسکے بعد کریں گے اب عثمان رض کو وہ عمل کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا جو اسکے بعد کرینگے (یعنی انکی یہ نیکی آیندہ کی تمام برائیوں کا کفارہ ہوگی) اور کوئی برائی ان کو ضرر نہ پہنچائے گی۔ (ترمذی)

ایثار عثمان

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ عثمان رض جیش عسرۃ کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار دینار اپنے کرتے کی آستین میں بھر کر لائے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں ڈال دیا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے

---

[۱] عسرۃ تنگی کو کہتے ہیں جس زمانہ میں یہ لشکر آپ نے تیار کیا تھا وہ زمانہ سخت تنگی کا تھا اس لئے اس لشکر کا نام جیش عسرۃ ہوگیا یہ لشکر جنگ تبوک کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ۱۲۔ مترجم۔

فِيْ حُجْرَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

جاتے تھے آج کے بعد عثمان رض کوئی برا عمل کریں گے (یعنی کوئی گناہ) وہ ان کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (احمد)

حضرت عثمان رض کی ایک فضیلت

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اس وقت عثمان رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر موت کی بیعت کر لی (جب سب بیعت کر چکے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عثمان رض خدا اور خدا کے رسول کے کام پر گئے ہوئے ہیں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا (یعنی عثمان رض کی طرف سے بیعت کی) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رض کے لئے بہتر تھا۔ ان ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت کی تھی۔ (ترمذی)

باغیوں سے جرأت مندانہ خطاب

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ

ثمامہ بن حزن قشیری رض کہتے ہیں کہ میں عثمان رض کے گھر میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ باغیوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا حضرت عثمان گھر کے اندر سے کوٹھے پر آئے اور نیچے جھانک کر ان لوگوں سے جو ان کو قتل کرنا چاہتے تھے مخاطب کر کے کہا۔ میں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ تم کو یہ بات تو معلوم ہوگی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے ہیں اس وقت مدینہ میں رومہ کے کنوئیں کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کون شخص ہے جو رومہ کے کنوئیں کو خریدے اور اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کنوئیں میں ڈالے (یعنی پھر اسکو وقف کردے) اس ثواب کے بدلے میں جو خریدنے والے کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس کنوئیں کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید کیا اور آج تم اس کنوئیں کا پانی پینے سے مجھ کو روکتے ہو یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ اے اللہ تو ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ جب مدینہ کی مسجد نمازیوں کی زیادتی کے سبب تنگ ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد کی زمین کو خریدے اور مسجد میں اس زمین کو شامل کر کے مسجد میں وسعت پیدا کردے اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس زمین کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید کیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) آج

اللّٰہَ وَالْاِسْلَامَ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی ثَبِیْرِ مَکَّۃَ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّکَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُہٗ بِالْحَضِیْضِ فَرَکَضَہٗ بِرِجْلِہٖ قَالَ اُسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِنِّیْ شَھِیْدٌ ثَلَاثًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ۔

تم مجھ کو اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ اے اللہ تعالیٰ ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان رضؓ نے فرمایا میں تم سے بحق خدا و اسلام دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے واقف ہو کہ میں نے جیش عسرۃ کے سامان کو اپنے مال سے درست کیا۔ لوگوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ! ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان رضؓ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں اور یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے آگاہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) مکہ کی پہاڑی ثبیر پر کھڑے تھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضؓ، عمر رضؓ اور میں بھی تھا پہاڑ نے (آپ کے وجود با جود کو اپنے اوپر دیکھ کر خوشی سے) حرکت کرنا شروع کی (یعنی جوش مسرت سے ہلنے لگا) یہاں تک کہ اس کے پتھر زمین پر گرنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ اے ثبیر ٹھہر جا حرکت نہ کر تیرے اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ! یہ صحیح ہے۔ عثمان رضؓ نے کہا۔ اللہ اکبر! لوگوں نے سچی گواہی دی اور قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی)

راست روی کی پیشین گوئی

۵۸۱۵ وَعَنْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَہَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت مرہ رضؓ بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر فرماتے سنا اور انکو بہت قریب بتایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص سر پر کپڑا اڈالے اُدھر سے گزرا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ شخص ان ایام میں راہ راست پر ہوگا۔ مرّہ بن کعب رضؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سنکر میں اٹھا اور اس کی طرف گیا۔ دیکھا تو وہ عثمان رضؓ تھے پھر میں نے حضرت عثمان رضؓ کا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور پوچھا کیا یہ شخص ان فتنوں میں راہ راست پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں (ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

خلافت کی پیشین گوئی اور منصب خلافت سے دستبردار نہ ہونے کی ہدایت

۵۸۱۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عُثْمَانُ اِنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہُ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عثمان رضؓ سے کہا شاید کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے (یعنی خلعت خلافت عطا فرمائے) پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال۔ تو ان کی خواہش سے اس قمیص کو نہ اتارنا (یعنی خلافت کو ترک نہ کرنا) (ابن ماجہ۔ ترمذی کہتے ہیں اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

مظلومانہ شہادت کی پیشین گوئی

۵۸۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَالَ یُقْتَلُ ھٰذَا فِیْھَا

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس فتنہ میں یہ شخص ظلم سے قتل کیا جائے گا۔ یہ کہہ

مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

کہ آپؐ نے عثمانؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بلحاظ سند حسن غریب ہے۔

ارشادِ نبوی ؐ کی تعمیل میں صبر و تحمل کا دامن پکڑے رہے

۵۸۱۸/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابوسہلہ رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمان رضؓ نے اس روز جس روز کہ انکو شہید کیا گیا ہے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک وصیت کی تھی یعنی یہ کہا تھا کہ خلافت کو ترک نہ کرنا) اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں یا اس ظلم و ستم پر صبر کرتا ہوں جو پیش آ رہے ہیں (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

فصل سوم

مخالفین عثمانؓ کو ابن عمرؓ کا مسکت کا جواب

۱۸۱۹/۱۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ

عثمان بن عبداللہ بن موہبؓ کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے ارادہ سے آیا اس نے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا۔ یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے۔ لوگوں نے کہا۔ عبداللہ بن عمر۔ اس شخص نے ابن عمر کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم اس کا جواب دو۔ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ عثمانؓ احد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے (یعنی احد کی جنگ میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے) ابن عمر رضؓ نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر اس شخص نے پوچھا تم کو معلوم ہے عثمانؓ بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا ہاں وہ بدر کے معرکہ میں موجود نہ تھے۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمان بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور اس موقع پر بھی غائب تھے۔ ابن عمر رضؓ نے کہا ہاں وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے۔ اس شخص نے ابن عمرؓ سے تینوں باتوں کی تصدیق سنکر اللہ اکبر کہا۔ ابن عمرؓ نے اس سے کہا ادھر آ۔ میں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں۔ احد کے دن عثمانؓ کا بھاگ جانا اس کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کے اس قصور کو معاف فرما دیا (جیسا کہ قرآن مجید میں اس کے متعلق یہ آیت ہے۔ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) اور بدر کے دن عثمان رضؓ کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت رقیہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور عثمانؓ کی بیوی اس زمانہ میں بیمار تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عثمانؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ عثمان کو بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کا ثواب ملے گا

عُمَرُ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور مالِ غنیمت میں سے بھی ایک شخص کا حصّہ ملے گا اب رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب ہونا۔ اس کی وجہ یہ کہ اگر مکہ میں عثمان رضؓ سے زیادہ ہر دل عزیز و باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن چونکہ عثمان رضؓ سے زیادہ باعزت اور ہر دلعزیز مکہ والوں کی نظر میں کوئی شخص نہ تھا اس لیئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو مکہ روانہ کیا تاکہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے گفتگو کریں چنانچہ عثمان رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکہ چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا۔ اور بیعت رضوان کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا۔ یہ عثمان رضؓ کا ہاتھ ہے۔ پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اور یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد ابن عمر نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو ابھی میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل اور تشفی جواب ہے۔ (بخاری)

جان دے دی مگر آنحضرتؐ کی وصیت سے انحراف نہیں کیا

۵۸۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ۔

حضرت عثمان رضؓ کے آزاد کردہ غلام ابوسہلہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عثمان رضؓ سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہے تھے اور ان باتوں کو سن کر عثمان رضؓ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ پھر جب وہ دن ہوا جبکہ عثمانؓ کو انکے گھر میں لوگوں نے گھیر لیا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ ہم ان لوگوں سے لڑیں تو عثمان رضؓ نے کہا کہ نہیں اس لیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی ہے اور میں اس پر صابر و شاکر ہوں۔ (بیہقی)

عثمانؓ کی اطاعت کا حکم نبویؐ

۵۸۲۱ وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

ابو حبیبہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضؓ کے مکان میں داخل ہوا جب کہ لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور عثمان رضؓ محصور تھے میں نے سنا کہ ابوہریرہ رضؓ عثمان سے کچھ کہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں عثمان نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ابوہریرہ رضؓ نے کھڑے ہو کر اول خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات باہمی سے دوچار ہو گے (یعنی ان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی) یہ سن کر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم! اس وقت ہم کس کی متابعت کریں یا یہ کہ اس زمانے میں ہم کو آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ امیر اور ان کے دوستوں کی اطاعت تم پر لازم ہے امیر کا لفظ فرماتے ہوئے آپ نے عثمانؓ کیطرف اشارہ فرمایا۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

۵۸۲۲ (۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ کوہ احد پر چڑھے احد حرکت کرنے لگا (یعنی جوش مسرت میں جھومنے لگا) آپ نے احد پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

تینوں کو جنت کی بشارت

۵۸۲۳ (۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس پر ابوبکرؓ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر بیہ ادا کیا پھر ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عمرؓ تھے میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو اس آنے والے شخص کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمان تھے میں نے انکو رسول اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا اللہ تم سے ان مصائب پر مدد طلب کی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

زمانۂ نبوت میں ان تینوں کا ذکر کس ترتیب سے ہوتا تھا

۵۸۲۴ (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ کہا کرتے کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان رضی اللہ تعالیٰ ان سب سے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

راضی ہو (یعنی جب ان حضرات کا ہم لوگ ذکر کیا کرتے تھے تو اس ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔) (ترمذی)

فصل سوم

خلفائے ثلاثہ کی ترتیب خلافت کا غیبی اشارہ

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَابَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آج رات ایک مرد صالح (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں یہ دکھایا گیا کہ گویا ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے اور عمرؓ کو ابوبکرؓ کے ساتھ پیوستہ کر دیا ہے اور عثمانؓ کو عمرؓ سے لاحق کر دیا گیا ہے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے تو ہم نے یہ رائے قائم کی کہ مرد صالح سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تینوں حضرات کا ایک دوسرے سے لاحق و پیوست ہونا اس سے مراد اس امر کی ولایت و خلافت ہے جس پر خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مامور کر کے بھیجا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب و فضائل

فصل اوّل

حضرت علیؓ اور حضرت ہارونؑ

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا تو میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ موسےؑ کیلئے ہارونؑ تھے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (جس طرح ہارونؑ پیغمبر تھے تو پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔)

علیؓ سے محبت ایمان کی علامت ہے

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَہْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ علیؓ نے کہا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا (یعنی اُگایا) اور ذی روح کو پیدا کیا کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا اور یہ وصیت کی کہ مجھ سے (یعنی علیؓ سے) صرف وہ شخص محبت کریگا جو مومن ہوگا اور مجھ سے وہ شخص بغض و عداوت رکھے گا جو منافق ہوگا۔ (مسلم)

غزوۂ خیبر کے دن سرفرازی

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

حضرت سہل بن سعد رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ سے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسول ؐ اس سے محبت کریگا جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب رض کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی جا کر ان کو بلا لائے چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ اچھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے (یعنی دشمنوں سے) اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا جاؤ۔ اور اپنی فطری نرمی و آہستگی سے کام لو جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے دشمنوں کو اسلام کی دعوت دو (یعنی اسلام کی طرف بلاؤ) اور پھر بتلاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر خدا کا کیا حق ہے خدا کی قسم! اگر تمہاری تحریک و تبلیغ سے خداوند تعالےٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کمال قرب و تعلق کا اظہار

۵۸۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی رض مجھ سے ہے اور میں علی رض سے ہوں۔ اور علی رض ہر مومن کا دوست و مددگار ہے۔ (ترمذی)

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا میں دوست ہوں علی رض اس کا دوست ہے (یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں علی رض بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علی رض مجھ سے ہے اور میں علی رض سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علی رض۔ (ترمذی۔ احمد)

۵۸۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے درمیان اخوت (بھائی چارہ) قائم کر دیا تھا (یعنی دو دو صحابہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا) پھر علیؓ آئے اس حال میں کہ انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے صحابہؓ کے درمیان اخوت قائم کی اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا (یعنی میرے ساتھ کسی کی اخوت قرار نہ دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں میں تو میرا بھائی ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؓ خدا کے محبوب ترین بندے

۵۸۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا تھا کہ آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تم اتو میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھ کو اپنی مخلوق میں بہت پیارا ہو۔ تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے اس دعا کے بعد آپ کی خدمت میں علیؓ حاضر ہوئے اور آپ کے ساتھ پرندہ کا گوشت کھایا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب منکر ہے)

عطاء و بخشش کا خصوصی معاملہ

۵۸۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو آپ مجھے دیتے اور جب میں خاموش ہوتا اس وقت بھی دیتے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؓ علم و حکمت کا دروازہ ہیں

۵۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا کہ بعضوں نے اس کو شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا ذکر نہیں کیا اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقہ سے نہیں جانتے ہیں۔ (ترمذی)

خاص فضیلت

۵۸۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی (یعنی خفیہ طور پر آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں) جب ان باتوں میں دیر ہوگئی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا میں نے سرگوشی نہیں کی خدا نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

خصوصی فضیلت

۵۸۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

فرمایا میرے اور تیرے سوا کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں اس مسجد کے اندر آئے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا اس حدیث کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ یہ معنی ہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

محبوب رسولِ خدا

۵۸۳۸ [۱۳] وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰی تُرِيَنِي عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ام عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو کہیں بھیجا جس میں علی رضؓ بھی تھے ام عطیہ رضؓ کا بیان ہے کہ علی رضؓ کے چلے جانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ! مجھ کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو مجھ کو علی رضؓ کو نہ دکھاوے۔ (ترمذی)

فصل سوم

علی رضؓ سے بغض رکھنے والا منافق ہے

۵۸۳۹ [۱۴] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی رضؓ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علی رضؓ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔

(احمد، ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بلحاظ سند غریب ہے)

علی رضؓ کو برا کہنا حضور اکرم صلعم کو برا کہنا ہے

۵۸۴۰ [۱۵] وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے علی رضؓ کو برا کہا گویا مجھ کو برا کہا۔ (احمد)

ایک مثال، ایک پیش گوئی

۵۸۴۱ [۱۶] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰی أَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰی بَهَتُوْا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارٰی حَتّٰی أَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَانِي عَلٰی أَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں عیسیٰؑ سے ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیا جو ان کے لئے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے معاملہ میں (یعنی علی رضؓ کے معاملہ میں) دو شخص (یعنی دو جماعتیں) ہلاک ہوں گی (یعنی گمراہی میں مبتلا ہوں گی) ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والا ہوگا اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائے گا جو مجھ میں نہ ہوں گی۔ دوسرے وہ جو میرا دشمن ہوگا اور مجھ سے دشمنی اسکو اس امر پر آمادہ کردے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے۔ (احمد)

غدیر خم کا واقعہ

۵۸۴۲/۱۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حضرت براء رض بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غدیر خم میں قیام پذیر ہوئے (غدیر خم ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) تو علی رض کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز و بہتر ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و پیارا ہوں لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تم! جس شخص کا میں دوست ہوں علی رض اس کا دوست ہے۔ اے اللہ تم! تو اس شخص کو دوست رکھ جو علی رض کو دوست رکھے اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علی رض سے دشمنی رکھے۔ اس واقعہ کے بعد علی رض نے عمر سے ملاقات کی عمر رض نے ان سے کہا ابو طالب کے بیٹے! خوش رہو تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو (احمد)

فاطمہ رض زہراء کا نکاح

۵۸۴۳/۱۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں کہ ابوبکر رض اور عمر رض نے حضرت فاطمہ رض کے لئے اپنا پیام بھیجا (یعنی منگنی کا پیام دیا) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیام کے جواب میں فرمایا۔ فاطمہ رض! ابھی چھوٹی ہے پھر علی رض نے اپنا پیام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض سے نکاح کر دیا۔ (نسائی)

مسجد میں علی رض کا دروازہ

۵۸۴۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی کے اندر) تمام لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند کرا دیا مگر علی رض کا دروازہ مسجد کی طرف باقی رکھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

قربت و بے تکلفی کا خصوصی مقام

۵۸۴۵/۲۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں میرا اتنا مرتبہ تھا کہ مخلوق میں سے اتنا مرتبہ کسی کا نہ تھا میں صبح ہی صبح رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیکم یا نبی اللہ! اگر آپ السلام کے جواب میں کھنکارتے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا اور آپ نہ کھنکارتے تو میں گھر کے اندر چلا جاتا۔ (نسائی)

وہ دعا جو مستجاب ہوئی

۵۸۴۶/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا

حضرت علی رض کہتے ہیں میں بیمار تھا اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تم! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھ کو موت دے کر راحت عنایت فرما اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو میری زندگی میں وسعت بخش اور اگر

فَارْفِقْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

یہ بیماری آزمائش و امتحان ہے تو مجھ کو صبر عطا فرما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا تو نے کس طرح کہا ہے پھر کہنا میں نے دعا کے الفاظ کو پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے مجھ کو ٹھکرا کر فرمایا اے اللہ تو اسکو عافیت فرما یا شفا بخش (راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے یا دوسرے الفاظ) علیؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد پھر مجھ کو یہ شکایت یا مرض کبھی نہ ہوا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

حضرت عمرؓ کے نامزد کردہ مستحقین خلافت

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عمرؓ نے اپنی وفات کے وقت کہا۔ اس امر (یعنی خلافت) کا ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی وخوش گئے (یعنی اپنی وفات کے وقت جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی اور خوش تھے) اسکے بعد عمرؓ نے یہ نام گنائے علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ۔ (بخاری)

حضرت طلحہؓ کی جانثاری

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت قیس بن حازمؓ کہتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو بیکار وشل دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔ (بخاری)

حضرت زبیرؓ کی فضیلت

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن کی خبر کون لائے گا۔ زبیرؓ نے کہا میں لاؤں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں میرا مددگار زبیرؓ ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت زبیرؓ کی قدر و منزلت

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کون ہے جو یہود قریظہ کے پاس جائے اور ان کی خبر میرے پاس لائے یہ سنکر میں روانہ ہوگیا (یعنی زبیرؓ) پھر جب واپس آیا تو رسول

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر فدا۔ (بخاری)

حضرت سعدؓ کی فضیلت

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَیْہِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِکٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لئے ماں باپ کو جمع کرتے نہیں دیکھا مگر سعد بن مالکؓ کیلئے چنانچہ احد کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ سعد تیر چلا۔ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (بخاری ومسلم)

اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر سعدؓ نے چلایا

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عرب میں میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

سعدؓ کی کمال وفاداری

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَھِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی غزوہ سے مدینہ میں واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر (دشمن کے خوف سے) نہ سوئے اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح ہوتا جو میری نگہبانی کرتا یکایک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں سعد ہوں آپ نے پوچھا تم کیوں کر آئے۔ سعد رضؓ نے کہا میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف پیدا ہوا۔ اور میں آپ کی نگہبانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضؓ کے لئے دعا فرمائی اور پھر سو رہے۔ (بخاری ومسلم)

ابوعبیدہؓ کو "امین الامت" کا خطاب

۵۸۵۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر قوم کا ایک امانت دار ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہؓ بن الجراح ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوعبیدہؓ کی فضیلت

۵۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ فَقِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ابن ابی ملیکہ رضؓ کہتے ہیں کہ عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ بناتے تو اپنی زندگی میں کس کو خلیفہ مقرر فرماتے میں نے اسکے جواب میں عائشہ کو یہ فرماتے سنا۔ ابوبکر رضؓ کو پھر پوچھا گیا ابوبکر رضؓ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے۔ عائشہ نے کہا عمر رضؓ کو۔ پھر پوچھا گیا عمر رضؓ کے بعد عائشہ نے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح کو۔ (مسلم)

حرا پہاڑ پر ایک نبی، ایک صدیق اور پانچ شہید

۵۸۵۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ھُوَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حرا پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضؓ، عمر رضؓ، عثمان رضؓ، علی رضؓ اور زبیر رضؓ کھڑے تھے کہ حرا کا وہ

عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَءْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پتھر جس پر سب کھڑے تھے حرکت کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تیرے اوپر کوئی نہیں ایک نبی ہے یا صدیق ہے اور شہید ہیں اور بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہے اور علی رض کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

عشرۂ مبشرہ

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن رض بن عوف کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ابو بکر رض جنت میں ہے عمر رض جنت میں ہے۔ عثمان رض جنت میں ہے علی رض جنت میں ہے طلحہ رض جنت میں ہے۔ زبیر جنت میں ہے عبدالرحمٰن بن عوف رض جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے سعید بن زید رض جنت میں ہے اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہے (یعنی یہ سب لوگ جنتی ہیں اور یہی رسول اصحاب رض عشرۂ مبشرہ کہلاتے ہیں) (ترمذی)

چند صحابہ رض کی خصوصی حیثیتوں کا ذکر

۵۸۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَءُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ابو بکر رض میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور میری امت میں عمر رض خدا کے کاموں میں (یعنی دینی امور میں) سب سے زیادہ سخت ہے اور میری امت میں سچا حیادار عثمان ہے اور میری امت میں فرائض کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت رض ہے اور میری امت میں زیادہ قرآن خوان اور ماہر تجوید ابی بن کعب رض ہے اور حرام و حلال کا زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل رض ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علی رض ہیں۔

طلحہ رض کے لئے جنت کی بشارت

۵۸۵۹ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت زبیر رض کہتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر دو زرہیں تھیں آپ نے (لشکر اور دشمن کی حالت کو دیکھنے کے لئے) ایک پتھر پر چڑھنا چاہا لیکن زرہوں کے بوجھ سے نہ چڑھ سکے طلحہ رض بیٹھ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا طلحہ نے واجب کر لیا (یعنی طلحہ نے جنت کو اپنے لئے واجب کر لیا۔) (ترمذی)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۵۸۶۰ [۱۴] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ایک ایسے شخص کی طرف دیکھے جو زمین پر چلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ مردہ یا موت کے انتظار میں ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص ایسے شہید کو دیکھنا چاہے جو زمین پر چلتا ہے تو طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھے (یعنی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا اس کو پورا کر کے دکھایا۔ یہ لوگ حقیقت میں مردہ اور شہید ہیں زمین پر چلتے ہیں) (ترمذی)

طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۵۸۶۱ [۱۵] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے سنے ہیں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

سعد رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

۵۸۶۲ [۱۶] وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَأَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (سعد بن ابی وقاص کے حق میں) فرمایا اے اللہ تو! اس کی تیراندازی کو قوی و مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ (شرح السنۃ)

۵۸۶۳ [۱۷] وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! سعد رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرما جب کہ وہ تجھ سے دعا مانگے۔ (ترمذی)

سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۵۸۶۴ [۱۸] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهٗ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فَدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا۔ مگر سعد بن ابی وقاص کے لئے چنانچہ۔ احد کے دن ان سے فرمایا سعد رضی اللہ عنہ تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور سعد رضی اللہ عنہ کیلئے آپ نے یہ بھی فرمایا تیر پھینکے جا اے قوی جوان۔ (ترمذی)

۵۸۶۵ [۱۹] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُءٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا۔ یہ میرا ماموں ہے پس چاہئے کہ کوئی شخص اپنا ایسا ماموں مجھ کو دکھائے (ترمذی) ترمذی کا بیان ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے جو قریش کی ایک شاخ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی اس قبیلہ سے تھیں اسی تعلق کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو اپنا ماموں کہا۔

فصل سوم

اسلام میں سب سے پہلا تیر سعدؓ نے چلایا

۵۸۶۶ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَرَاَیْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰی عُمَرَ وَقَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ عرب میں میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے اور ہم نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کھانا نہ ہوتا تھا مگر کیکر کی پھلیاں اور کیکر کی پتی کھاتے اور ہم میں سے لوگ ایسا پاخانہ پھرتے تھے جیسی کہ بکری کی مینگیاں ہوتی ہیں اور اس کے بعض اجزا بعض سے مخلوط نہ ہوتے تھے (یعنی پاخانہ بالکل خشک ہوتا تھا) پھر قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کی باتوں پر مجھ کو زجر و توبیخ کرنے لگے (یعنی بایں ہمہ کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں زندگی گزاری ہے اور میں اس وقت بہت ہی ناامید ہوا اور میرے سارے اعمال گم ہو گئے جب کہ بنو اسد نے عمرؓ سے جا کر میری شکایت کی اور یہ کہا کہ سعدؓ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے (بخاری ومسلم)

حضرت سعدؓ کا افتخار

۵۸۶۷ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَیْتُنِیْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت سعد رضؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح واقف ہوں میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا ہوں (یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد سب سے پہلا مسلمان میں ہوں) اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا مگر اسی روز جس روز کہ میں نے اسلام قبول کیا تھا (یعنی میرے اسلام لانے کے سات دن بعد) اور لوگ مسلمان ہوتے ہیں اور سات روز میں نے اس حال میں گزارے کہ مسلمانوں کی تعداد کا تہائی تھا (یعنی میرے اسلام لانے پر سات روز تک ہم صرف تین مسلمان رہے۔ سات روز کے بعد اور لوگ مسلمان ہوئے) (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی فضیلت

۵۸۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا یُهِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَّصْبِرَ عَلَیْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ یَعْنِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِحَدِیْقَةٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا تمہارے معاملے نے مجھ کو فکر میں ڈال رکھا ہے کہ تمہاری گزر میرے بعد کیونکر ہوگی (یعنی میں نے کوئی میراث نہیں چھوڑی ہے اور تم نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے) اور تمہارے حالات کی تحقیق و تفتیش نہیں کریں گے مگر صرف وہ لوگ جو صابر ہیں اور صدیق (یعنی تمہاری خبرگیری وہی لوگ کریں گے جو اپنے لئے تھوڑے پر قناعت کریں گے اور بقیہ سے دوسروں کی مدد کریں یا وہ لوگ جو معاملہ میں سچے اور ادائے حقوق میں کامل ہیں) عائشہؓ کہتی ہیں کہ صابر و صدیق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں۔ اسکے بعد عائشہؓ نے ابوسلمہؓ بن عبدالرحمٰنؓ سے کہا خدا تمہارے باپ کو (یعنی عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو) جنت کی سلسبیل (ایک چشمہ کا نام ہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے) عبدالرحمٰن بن عوفؓ

نے ازواج مطہرات کے مصارف کیلئے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار (درہم یا دینار) کو بیچا گیا تھا۔ (ترمذی)

خداوندا! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی نہر سے سیراب فرما

۵۸۶۹/۲۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِیْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِیْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِّنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے سنا جو شخص کہ میرے بعد تم کو اپنی لپوں سے دے (یعنی تمہاری اعانت و مدد کرے) وہ صادق الایمان اور صاحب احسان ہے۔ اے اللہ تم! جنت کے چشمہ سلسبیل سے تو عبدالرحمٰن بن عوف کو سیراب کر۔ (احمد)

حضرت ابوعبیدہؓ کی فضیلت

۵۸۷۰/۲۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ہاں ایک شخص حاکم بنا کر بھیجوں گا جو امین ہوگا اور اس لائق ہوگا کہ اس کو امانت دار کہا جائے۔ یہ سنکر امارت کا انتظار کرنے لگے کہ کس کو ملے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے ابوعبیدہ بن الجراح رض کو بھیجا (نجران یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے) (بخاری)

امارت وخلافت کے بارہ میں آنحضرت صلعم سے ایک سوال اور اس کا جواب

۵۸۷۱/۲۵ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِی الدُّنْيَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلعم! آپ کے بعد کس کو ہم اپنا امیر بنائیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ابوبکر رض کو اپنا امیر بناؤ گے تو اس کو امانت دار۔ دنیا سے بے پروا۔ اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر رض کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم اس کو قوی اور امین پاؤ گے۔ وہ احکام خدا میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر تم علی رض کو اپنا امیر بناؤ گے اور میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنا امیر نہ بناؤ گے تو تم اس کو راہ راست دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو پکڑ کر سیدھے راستہ پر لے جائے گا۔ (احمد)

چاروں خلفاء کے فضائل

۵۸۷۲/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تم ابوبکر رض پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور اپنے اونٹ پر سوار کر کے مجھ کو دار ہجرت لے آیا (یعنی مدینہ میں) میرا مصاحب رہا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا اور خداوند تم عمر رض پر رحم فرمائے جو حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ تلخ ہوتی ہے حق گوئی نے اسکو اس حال پر پہنچا دیا کہ اس کا کوئی دوست نہیں اور خداوند تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور خداوند

اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ تعالیٰ! حق کو علیؓ کے ساتھ گردش دے یعنی جدھر علیؓ رہے ادھر ہی حق رہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

آیت مباہلہ اور اہل بیت

۵۸۷۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعدؓ بن وقاص کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی نَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ (یعنی بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں۔ (مسلم)

آیت قرآنی میں مذکورہ "اہل بیت" کا محمول و مصداق

۵۸۷۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر تشریف لائے (اغلباً صحن مکان میں) کہ آپ کی خدمت میں حسن بن علیؓ حاضر ہوئے آپ نے انکو کملی کے اندر بٹھا لیا پھر حسینؓ آئے ان کو بھی آپ نے کملی کے اندر بٹھالیا۔ پھر فاطمہؓ آئیں آپ نے انکو بھی کملی میں بٹھالیا پھر علیؓ آئے اور آپ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (یعنی اہلبیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہوں کی ناپاکی دور کردے اور تم کو پاک وصاف کردے (مسلم)

ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۸۷۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے والی ہے۔ (بخاری)

؎ یہ مباہلہ کی آیت ہے۔ مباہلہ لعنت کرنے کو کہتے یعنی جب دو فریق عرب کے اندر ایک دوسرے کی تکذیب کرتے اور اختلافات رکھتے تھے تو باہر نکل کر ایک دوسرے پر لعنت کرتے تھے۔ یعنی اس طرح کہتے تھے کہ ظالم کاذب پر خدا کی لعنت ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیحیوں کیساتھ مباہلہ کا حکم دیا گیا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی تھی ۔ فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين ۔ اس آیت کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے حسنؓ وحسینؓ۔ فاطمہؓ اور علیؓ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ان سے کہا جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا مسیحیوں نے انکو دیکھ کر مباہلہ نہ کیا اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کر کے جزیہ قبول کر لیا ۱۲۔ مترجم ؎

حضرت فاطمہ رض کی فضیلت

۵۸۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہ رض آئیں (یعنی مرض موت میں) ان کی چال اور ہیئت رفتار مخفی نہ تھی۔ بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض کو دیکھا تو فرمایا میری بیٹی مرحبا۔ اس کے بعد انکو بٹھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں فاطمہ رض رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں جب آپنے انکو رنجیدہ پایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں اوراب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہ رض سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باتیں کہیں۔ فاطمہ رض نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا پسند نہیں کرتی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ رض سے کہا میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ کردو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظاہر کیا۔ فاطمہ رض نے کہا اب اس راز کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ جبرئیل سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اب کی مرتبہ سال میں دوبار دور کیا ہے میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت آگیا ہے پس اے فاطمہ رض! تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کو اختیار کر (خصوصاً میری وفات پر) اس لئے کہ میں تیرے لئے بہترین پیش رو ہوں یہ سنکر میں رونے لگی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہ رض! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سردار بنا دیا جائے یا تو سارے مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو جائے! اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ آپنے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے یہ سنکر میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا کر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔ (بخاری و مسلم)

"جس نے فاطمہ رض کو خفا کیا اس نے مجھ کو خفا کیا"

۵۸۷۷ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِي مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہ رض میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس شخص نے فاطمہ رض کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اضطراب میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہ رض کو اضطراب میں ڈالتی ہے اور تکلیف دیتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہ رض کو تکلیف دیتی ہے۔ (بخاری)

اس عذاب سے ڈرو جو اہل بیت کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کے سبب ہوگا

۵۸۷۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعَىٰ خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَىٰ عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر مقام خم کے چشمہ پارانی پر جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں کو نصیحت کی اور ثواب و عذاب کو یاد دلایا اور اسکے بعد فرمایا حمد و ثنا کے بعد اے لوگو! آگاہ ہو کہ میں تمہارے ہی مانند ایک آدمی ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس وحی آتا ہے) اور وہ وقت قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ (موت) آئے اور میں خدا تم کے حکم کو قبول کر لوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤں) میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو اور اسی پر مضبوطی سے قائم رہو اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرف لوگوں کو کافی رغبت دلائی اور اسکو مضبوط پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے خوب ابھارا پھر فرمایا! دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں۔ میں تم کو خدا سے ڈراتا اور خدا کو یاد دلاتا ہوں کہ تم میرے اہل بیت کو نہ بھولنا میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق کو نہ بھولنا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا جو شخص خدا کی کتاب کی اطاعت کرے گا راہ راست پر رہے گا۔ اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہوگا۔ (مسلم)

حضرت جعفرؓ کا لقب

۵۸۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب وہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کو سلام کرتے تو اس طرح سلام کرتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین (یعنی دو بازوں والے کے بیٹے تجھ پر سلامتی ہو ذوالجناحین جعفر کا لقب تھا) (بخاری)

حسنؓ کے لئے دعا

۵۸۸۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے کاندھے پر تھے اور آپ یہ فرمارہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (بخاری و مسلم)

حسنؓ سے آنحضرتؐ کا تعلق خاطر

۵۸۸۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے۔ کیا یہاں لڑکا ہے (یعنی حسن) تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپکے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اس سے لپٹ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (بخاری و مسلم)

امام حسنؓ کی فضیلت

۵۸۸۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ایک

جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن بن علیؓ کی جانب اور فرماتے جاتے میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کا اختلاف دور کرا دے لیعنی دو فرقوں کے درمیان صلح کرا دے (بخاری)

"حسنؓ و حسینؓ میری دنیا کے دو پھول ہیں"

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

عبدالرحمٰن بن نعمؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حج کا احرام باندھنے والا مکھی کو مار ڈالے تو تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا عراق کے لوگ مجھ سے مکھی کے مار ڈالنے کا حکم دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کو مار ڈالا حالانکہ انکے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ یہ دونوں (یعنی حسن اور حسین) میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

سرکار دو عالمؐ سے حسنینؓ کی جسمانی مشابہت

۵۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہؐ سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی یہ کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ (بخاری)

ابن عباسؓ کے لئے دعاء علم و حکمت

۵۸۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ تو اسکو حکمت عطا فرما اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تو اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے۔ (بخاری)

"خداوندا! ابن عباسؓ کو دینی سمجھ عطا فرما"

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ کو تشریف لے گئے میں نے استنجا و آبدست کے لئے برتن میں پانی بھر کر رکھ دیا جب آپ باہر تشریف لائے اور برتن کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے، آپکو بتایا گیا کہ ابن عباس نے آپنے انکے حق میں دعا کی۔ اے اللہ تو اس کو دینی سمجھ عطا فرما۔ (بخاری و مسلم)

اسامہ بن زیدؓ اور امام حسنؓ کے حق میں دعا

۵۸۸۷ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَأْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّيْ أُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو (یعنی اسامہؓ کو) اور حسنؓ کو اپنی گود میں لیتے یا اپنے پاس بٹھاتے اور کہتے اللہ تو ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (یعنی اسامہؓ کو) گود میں

ع حضور صلعم کی آزاد کردہ لونڈی کے بیٹے زید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا متبنٰی بنا لیا تھا اور زید کے بیٹے اسامہؓ سے محبت کرتے تھے۔ ۱۲ مترجم۔

عَلٰی فَخِذِہٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی فَخِذِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّھُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

لیتے یا اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور پھر دوسری ران پر حسن بن علیؓ کو بٹھاتے اور کہتے اے اللہ تو ان دونوں پر رحم کر اس لئے کہ میں ان پر مہربانی کرتا ہوں۔ (بخاری)

اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ کا امیر لشکر بنانا

۵۸۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ اُوْصِیْکُمْ بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ صَالِحِیْکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس کا سردار اسامہؓ بن زیدؓ کو مقرر کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسامہؓ بن زید کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تو آج سے پہلے تم نے اسکے باپ یعنی زید بن حارثہؓ کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم اس کا باپ امارت و سرداری کے قابل تھا۔ اور اسکا باپ مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز تھا اور یہ اسامہؓ بھی مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز ہے اپنے باپ کے مرنے کے بعد (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اسامہؓ سے بھی بھلائی کرو اس لئے کہ وہ) تمہارے نیک آدمیوں میں سے ہے۔

زید بن محمد کہنے کی ممانعت

۵۸۸۹ وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاکُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ زیدؓ بن حارثہؓ کو ہم زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا زیدؓ کہا کرتے تھے) یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ (پکارو انکو ان کے باپوں کے نام سے (بخاری و مسلم) اور براءؓ کی حدیث قال لعلی انت منی۔ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

۵۸۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَااِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز رسول اللہؐ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ چیز ایک تو خدا کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میں سے میری عترت (یعنی جدی اولاد) (ترمذی)

حضور اکرمؐ کی وصیت

۵۸۹۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَااِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے اور اس پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے

اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اور یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب مانند ایک رسی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے اور دوسری چیز میری عترت ہے میرے اہلبیت میں سے اور خدا کی کتاب اور میری عترت قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ حوض پر آئیں گی پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

چہارتن پاک کا دشمن آنحضرت ﷺ کا دشمن ہے

۵۸۹۲/۲۰ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض۔ فاطمہ رض حسن رض اور حسین رض کی نسبت فرمایا جو شخص ان لوگوں سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں۔ اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے صلح رکھنے والا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت علی رض و حضرت فاطمہ رض کی فضیلت

۵۸۹۳/۲۱ وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

جمیع بن عمیر رض کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شخص سے سب سے زیادہ محبت ہے حضرت عائشہ رض نے کہا فاطمہ رض سے پھر میں نے پوچھا۔ اور مردوں میں انہوں نے کہا انکے شوہر سے۔ (ترمذی)

"جس نے میرے چچا کو ستایا اس نے مجھے ستایا"

۵۸۹۴/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ۔

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عباس رض غصے میں بھرے ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کس چیز نے تم کو غضبناک بنایا عباس رض نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے (یعنی بنو ہاشم کے) اور قریش کے درمیان کیا دبیگانگی) ہے کہ جب وہ (یعنی قریش) آپس میں ملتے ہیں تو نہایت بشاش چہرہ سے ملتے ہیں اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے یہانتک کہ غصہ سے آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جس شخص کے دل میں ایمان پایا جائے گا وہ تم کو (یعنی اہلبیت کو) خدا اور خدا کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دوست رکھے گا۔ یعنی تم سے محبت کریں گے اسکے بعد آپ نے فرمایا لوگو! جو شخص میرے چچا کو ستائے گا اسکے حق میں بُرا ہوگا (اسلئے کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے۔) (ترمذی)

حضرت عباس رض کی فضیلت

۵۸۹۵/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

فرمایا ہے عباس رض مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔ (ترمذی)

عباس رض اور اولاد عباس رض کے لئے دعا

۵۸۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح کے وقت تم اپنی اولاد کو لیکر میرے پاس آنا تاکہ میں تمہارے لئے دعا کروں جو تم کو اور تمہاری اولاد کو نفع دے پھر (پیر کے دن) صبح کے وقت انکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنی چادر اڑھائی اور پھر فرمایا اے اللہ تو عباس رض کو اور اسکی اولاد کو بخشدے ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں انکو پاک کردے اور ان دونوں کا کوئی گناہ نہ چھوڑ۔ اے اللہ تعالیٰ! عباس رض کو اس کی اولاد میں قائم و محفوظ رکھ۔ ترمذی۔ اور رزین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور نے دعا میں یہ بھی فرمایا کہ "خلافت اور امارت کو اس کی اولاد میں باقی رکھ"۔ (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

ابن عباس رض کی فضیلت

۵۸۹۷ وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرئیل کو دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا کی۔ (ترمذی)

ابن عباس رض کو عطاء و حکمت کی دعا

۵۸۹۸ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا کی کہ خداوند تعالیٰ مجھ کو حکمت عطا فرمائے۔ (ترمذی)

حضرت جعفر رض کی کنیت

۵۸۹۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ جعفر بن ابو طالب رض مساکین سے بہت محبت رکھتے تھے ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے مساکین باتیں کرتے اور وہ مساکین سے باتیں کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت (اسی بنا پر) ابوالمساکین مقرر کی تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر رض کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے)۔ (ترمذی)

حضرت جعفر رض کی فضیلت

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے جعفر رض کو (بحالت مکاشفہ میں) جنت کے اندر اڑتے دیکھا ہے جو فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

بہشت کے جوانوں کے سردار

۵۹۰۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

فرمایا ہے یہ حسنؓ اور حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

"حسنؓ و حسینؓ میری دنیا کے دو پھول ہیں"

۵۹۰۲ (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِیْ فَصْلِ الْاَوَّلِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسنؓ اور حسینؓ میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (ترمذی)

حسینؓ سے محبت و تعلق

۵۹۰۳ (۳۱) وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب آپ سے میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا حضورؐ یہ آپ کیا چیز لئے ہوئے ہیں آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسنؓ اور حسینؓ تھے جو آپ کے دونوں کولھوں پر یا بغلوں میں تھے اور آپ ان پر چادر ڈالے تھے اور پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔

شہادت حسینؓ اور ام سلمہؓ کا خواب

۵۹۰۴ (۳۲) وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَہِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت سلمٰیؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہؓ کے پاس آئی وہ اسوقت رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ انہوں نے کہا میں نے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا ہوا۔ آپ خاک آلود کیوں ہیں آپ نے فرمایا ابھی ابھی حسینؓ کے قتل میں موجود تھا (یعنی ان کے شہادت کے واقعہ کو دیکھ رہا تھا) (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

آنحضرتؐ کو اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت حسنؓ و حسینؓ سے تھی

۵۹۰۵ (۳۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَیَشُمُّھُمَا وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہلبیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ، پھر آپ حسنؓ اور حسینؓ دونوں کے جسم کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

حسینؓ سے کمال محبت کا اظہار

۵۹۰۶ (۳۴) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے

[1] یہ روایت قطعاً غلط ہے اسلئے کہ تمام محدثین اور مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ام سلمہ شہادت حسینؓ سے دو سال قبل وفات پا چکی تھیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آگئے جو اس وقت سُرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے۔ اور گر گر پڑتے تھے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے۔ اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھالیا اور پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھاکر فرمایا۔ خداوند تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں) میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کردیا اور ان دونوں کو اٹھالیا (ترمذی ابوداؤد۔ نسائی)

۵۹۰۷ / ۳۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں جس نے حسینؓ سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی اور حسینؓ سبط ہے اسباط میں سے (یعنی بیٹی کا بیٹا ہے۔ (ترمذی)

حسنینؓ کی حضورؐ سے مشابہت

۵۹۰۸ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں (یعنی شکل وصورت میں) سر سے لے کر سینہ تک (حسنؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں) اور حسینؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے زیریں حصّہ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

فاطمہؓ اور حسنینؓ کی فضیلت

۵۹۰۹ / ۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ مغرب کی نماز جاکر پڑھوں اور حضورؐ سے درخواست کروں کہ وہ میرے اور تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی پھر نوافل پڑھے اور اسکے بعد عشاء کی نماز پڑھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا آپنے میرے قدموں کی آواز سنکر پوچھا۔ کون ہے کیا تو حذیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپنے فرمایا کیوں کیا کام ہے خدا تجھ کو اور تیری ماں کو بخشے دیکھ یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے میرے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی چنانچہ اسکو اجازت مل گئی۔ اس فرشتے نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

"اچھی سواری اچھا سوار"

۵۹۱۰/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رض کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے لڑکے! کیسی اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ کی فضیلت

۵۹۱۱/۳۹ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رض کے لئے (بیت المال شاہی خزانہ سے) ساڑھے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا اور عبداللہ بن عمر رض (اپنے بیٹے) کے لئے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔ عبداللہ بن عمر رض نے اپنے والد سے کہا آپ نے اسامہ رض کو مجھ پر کیوں ترجیح دی خدا کی قسم اس نے کسی مشہد (معرکہ جنگ) میں مجھ سے سبقت و بازی حاصل نہیں کی ہے عمر رض نے کہا میں نے اسلئے اسامہ رض کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ محبت تھی اور پھر خود اسامہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا۔ تجھ سے زیادہ پیارا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو (یعنی اسامہ کو) اپنے محبوب (عبداللہ) پر ترجیح دی۔ (ترمذی)

حضرت زید کا آنحضرت صلعم کو چھوڑ کر اپنے گھر جانے سے انکار

۵۹۱۲/۴۰ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت جبلہ بن حارثہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا زید یہ موجود ہے۔ اگر یہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسکو منع نہیں کرتا۔ زید رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں آپ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا (یعنی آپ کی خدمت سے بہتر میں کسی چیز کو خیال نہیں کرتا) جبلہ بن حارثہ رض کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا (یعنی اس نے میرے پاس رہنے کو پسند نہ کیا اور رسول اللہ صلعم کی خدمت کو پسند کیا)۔ (بخاری)

اسامہ کے تئیں شفقت و محبت کا اظہار

۵۹۱۳/۴۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اسامہ بن زید رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی) بہت کمزور ہو گئے تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ میں آئے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رض کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا تھا جو مدینہ کے باہر ٹھہرا تھا آپ اسکو

وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اسامہؓ اور دوسرے لوگ اسی لشکر میں سے مدینہ واپس آئے تھے) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ خاموش تھے (یعنی طاقت گویائی جاتی رہی تھی۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو میرے اوپر رکھا اور پھر انکو بلند کیا میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی رینٹ کو صاف کرنا چاہا میں نے عرض کیا آپ رہنے دیجئے، اس کام کو میں کروں گی۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ رضؓ! تو اسامہؓ سے محبت کر اس لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ (ترمذی)

۵۹۱۵ وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

حضرت اسامہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علیؓ اور عباسؓ حاضر ہونا چاہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اسامہؓ! تجھ کو معلوم ہے یہ دونوں میرے پاس کیوں کر آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں۔ اچھا ان کو بلالو۔ چنانچہ دونوں نے اندر داخل ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے گھر والوں میں کون سب سے پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی مجھ کو سب سے پیاری ہے علیؓ اور عباسؓ نے عرض کیا ہم آپکے گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے ہیں (بلکہ ہمارا سوال اقربا سے ہے) آپ نے فرمایا میرے اہل میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر خدا نے اپنا انعام و فضل کیا ہے اور میں نے بھی اس پر انعام و احسان کیا اور وہ اسامہؓ بن زید ہے۔ علیؓ و عباسؓ نے عرض کیا اور اسامہؓ کے بعد آپ نے فرمایا۔ پھر علیؓ بن ابو طالبؓ۔ عباسؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو اپنے اہلبیت میں آخر میں رکھا۔ آپ نے فرمایا علیؓ نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

حسنؓ آنحضرتؐ سے بہت مشابہ تھے

۵۹۱۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرِنِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ

حضرت عقبہ بن حارث رضؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی (یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپ ٹہلنے کو چلے۔ آپ کے ساتھ علیؓ بھی

فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ قَالَ بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْهًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

تھے کہ ابوبکرؓ نے حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا ان کو آپ نے اٹھا لیا اور اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ اور کہا میرا باپ فدا ہو یہ نبیؐ سے بہت مشابہ ہے علیؓ سے نہیں (علیؓ یہ سن رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔) (بخاری)

شہید اعظمؓ کے سر مبارک کے ساتھ ابن زیاد کا تمسخر و استہزاء

۵۹۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وَقَالَ فِیْ حُسْنِهٖ شَیْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ کَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْئَ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِهٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ کَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا۔ اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبیداللہ سر مبارک کو لکڑی سے جنبش دیتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ ان کے حسن میں ایک بات ہے (یعنی عجیب حسن پایا ہے) انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا خدا کی قسم! اہلبیت میں حسینؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے اس وقت آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ بخاری) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا ابن زیاد آپ کی ناک پر لکڑی مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا تھا اس طرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا میں نے کہا حسینؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے (ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے)۔

ایک خواب جس میں ولادت حسینؓ کی خوشخبری تھی ایک پیشین گوئی جس میں قتل حسینؓ کی پیش خبری تھی

۵۹۱۸ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَیْنَ وَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِیْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَكَ

حضرت ام فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں نے آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا وہ بہت سخت ناگوار خواب ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے۔ اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا انشاء اللہ فاطمہؓ ایک لڑکا جنے گی جو تیری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور حسینؓ کو آپ کی گود میں بٹھا دیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا اے خدا کے نبیؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے عرض کیا اس

قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَءِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا، ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے تھے۔ جہاں قتل کیا جائے گا۔ اور وہ سُرخ مٹی تھی۔ (بیہقی)

شہادت حسینؓ اور ابن عباسؓ کا خواب

۵۹۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِیْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاُحْصِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِیْرَ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے آپ پریشان حال غبار آلود ایک شیشی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور انکے ہمراہیوں کا خون ہے جس کو میں صبح سے اس وقت تک اس شیشی میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خواب میں جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا میں نے اس کو یاد رکھا۔ تو حسینؓ ٹھیک اسی وقت قتل کئے گئے تھے۔ (بیہقی۔ احمد)

اہل بیت کو عزیز و محبوب رکھو

۵۹۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم خدا سے اسلئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہلبیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ (ترمذی)

اہل بیت اور کشتی نوحؑ میں مماثلت

۵۹۲۱ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْكُمْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ کے دروازہ کو پکڑ کر یہ بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آگاہ ہو کہ میرے اہلبیت تمہارے لئے نوح کی کشتی کے مانند ہیں۔ جو شخص کشتی میں سوار ہوا۔ اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

خدیجۃ الکبریٰؓ کی فضیلت

۵۹۲۲ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مریمؑ بنت عمران ساری امت کی عورتوں میں بہتر تھیں

عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

اور خدیجۃ الکبریٰ رض بھی سب سے بہتر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وکیع نے آسمان و زمین کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے رہنے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ آرہی ہیں (یعنی غار حرا میں) جن کے ساتھ برتن ہے کہ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو آپ ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے بھی سلام پہنچانا اور ان کو یہ بشارت دینا کہ جنت کے اندر ان کیلئے ایک موتی کا محل ہے اس محل میں نہ تو شور و غل ہے اور نہ رنج و افسردگی (بخاری و مسلم)

حضرت خدیجہ رض کی خصوصی فضیلت

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَأَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں جتنا رشک مجھ کو خدیجۃ الکبریٰ رض پر ہوتا تھا۔ اتنا کسی بیوی پر نہیں حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے خدیجہ رض کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے میں بعض اوقات آپ سے کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہ رض کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہ رض ایسی تھی اور خدیجہ رض ویسی تھی۔ اور اس کے بطن سے میری اولاد ہے (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رض کی فضیلت

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا أَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابوسلمہ رض کہتے ہیں کہ عائشہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہ رض! یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جن کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبرئیل کو) (بخاری و مسلم)

عائشہ رض کے بارے میں آنحضرت صلعم کا ایک خواب

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ص نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا تم کو فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لاتا اور مجھ سے کہتا یہ آپ کی بیوی ہیں پس تمہارے چہرہ سے کپڑا ہٹاتا اور تم کو پاتا بعینہٖ پھر میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رض کی امتیازی فضیلت

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَ سَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهٖ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کیلئے اس دن کا انتظار کرتے جس روز کہ آپ میرے ہاں تشریف رکھتے ہوتے (یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے تھے) اور اس سے انکا منشا محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں ایک جماعت میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ تھیں اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور باقی بیویاں تھیں۔ ایک دفعہ ام سلمہ کی جماعت نے ام سلمہ سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرمادیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرے وہ ہدیہ پیش کردے خواہ رسول اللہ اسوقت کسی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں چنانچہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلعم سے اسکے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی اس خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہ کے معاملہ میں اذیت نہ دو اس لئے کہ میرے پاس کسی عورت (بیوی) کے کپڑے (چادر یا لحاف) میں وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں۔ ام سلمہ نے یہ سنکر کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہ کی جماعت نے فاطمہ کو بلایا۔ اور انکے ذریعہ اپنی اس خواہش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ فاطمہ نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں فاطمہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو تم عائشہ سے محبت کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خواتین عالم میں سے چار افضل ترین خواتین

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا بھر کی عورتوں میں سے صرف ان چار عورتوں کے فضائل معلوم کر لینا تیرے لئے کافی ہیں یعنی مریم بنت عمران ۔ خدیجہ بنت خویلد ۔ فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رض کی فضیلت

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جبرئیل ان کی شکل وصورت کی کوئی چیز سبز ریشم میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت دونوں میں۔ (ترمذی)

حضرت صفیہ رض کی دلداری

۵۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت صفیہ رض کو خبر پہنچی کہ (رسول

قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیوی) حضرت حفصہ نے انکو یہودی کی بیٹی کہا ہے یہ سنکر وہ رونے لگیں کہ اتنے میں رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اور پوچھا تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا مجھ کو حفصہ رض نے یہودی کی بیٹی کہا آپنے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی نبی تھا (حضرت صفیہ رض حضرت ہارون علیہ السلام کے خاندان سے تھیں) اور اب تو ایک نبی کی بیوی ہے۔ پھر حفصہ رض کس بات میں تجھ پر فخر کرتی ہے اسکے بعد آپ نے حفصہ رض سے کہا۔ حفصہ رض خدا سے ڈر۔ (ترمذی و نسائی)

حضرت مریمؑ بنت عمران کا ذکر

۵۹۳۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد فاطمہ رض کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کیں جنکو سنکر فاطمہ رض رونے لگیں پھر آپنے دوبارہ ان سے گفتگو کی اور وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلعم وفات پا گئے تو میں نے انکے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا فاطمہ رض نے کہا رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اپنی موت سے آگاہ کیا تھا جس کو سنکر میں رونے لگی۔ پھر آپنے مجھ کو فرمایا کہ میں مریم بنت عمران رض کے سوا جنت کی ساری عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت عائشہ رض کی علمی عظمت

۵۹۳۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ ہم اصحاب نبی صلعم پر جب کوئی بات مشتبہ ہوتی یا کسی حدیث کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو ہم نے اس کو عائشہ رض سے دریافت کر لیا اور اسکے متعلق عائشہ رض میں کافی علم پایا (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔)

"عائشہ رض سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا"

۵۹۳۳ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

موسیٰ بن طلحہ رض کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رض سے زیادہ فصیح کسی کو نہ پایا (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

بعض مشہور صحابہ کے مناقب و فضائل کا بیان!

فصل اول

عبداللہ بن عمر رض کی فضیلت

۵۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے

الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدِي سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہاتھ میں ریشم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے اندر جہاں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھ کو لے اڑتا ہے اور وہاں پہنچا دیتا ہے میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہؓ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی صلعم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا بھائی مرد صالح ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہؓ مرد صالح ہے (بخاری ومسلم)

عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

۵۹۳۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ وقار میانہ روی اور راہ راست پر ہونے کی اعتبار سے ہم سب لوگوں میں عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے جس وقت سے کہ وہ گھر سے نکلتے تھے اور اس وقت تک کہ جب وہ گھر میں جاتے تھے اور گھر کے اندر کا حال ہم کو معلوم نہیں کہ وہ تنہائی میں کیا کرتے تھے (یعنی جبتک وہ ہمارے سامنے رہتے تھے انکی یہ حالت تھی گھر کا حال ہمکو معلوم نہیں (بخاری)

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصے تک مدینہ میں قیام کیا ہم ہمیشہ یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اہلبیت نبی صلعم کا ایک آدمی ہے اس لئے کہ ہم عبداللہ ابن مسعودؓ اور انکی ماں کو اکثر نبی صلعم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

وہ چار صحابہؓ جن سے قرآن سیکھنے کا حکم آنحضرتؐ نے دیا

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے چار آدمیوں سے قرآن کو سیکھو یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے، سالم مولی ابو حذیفہؓ سے ابی بن کعبؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ سے۔

(بخاری ومسلم)

ابن مسعودؓ، عمارؓ اور حذیفہؓ کی فضیلت

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ

علقمہؓ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز میں نے پڑھی پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اسکے پاس بیٹھ گیا اچانک ایک بڈھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ ابو درداءؓ ہیں میں نے ان سے کہا میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے آپکو میرے پاس بھیجدیا ابو درداءؓ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں ابو درداءؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتا تھا اور کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا نے نبیؐ کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دلا

السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

دی ہے یعنی عمارؓ۔ اور تم میں وہ شخص نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کے جاننے والا ہے جن سے اسکے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں یعنی حذیفہؓ (بخاری)

حضرت انسؓ کی والدہ اُمِ سلیمؓ اور حضرت بلالؓ کی فضیلت

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَاَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو جنت دکھائی گئی ہیں نے وہاں ابوطلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور اپنے آگے میں نے قدموں کی آہٹ سنی دیکھا تو وہ بلالؓ ہے۔ (مسلم)

جن صحابہ کو قریش نے حقیر جانا ان کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطا فرمائی

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ ھٰؤُلَاءِ لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلَیْنَا قَالَ وَکُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ ھُذَیْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّیْھِمَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ہم چھ آدمی تھے مشرکوں نے (یعنی کفار قریش نے) نبی صلعم سے کہا تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے اٹھا دو (جو غلام اور مفلس ہیں) تاکہ یہ لوگ ہم پر جری و دلیر نہ ہو جائیں سعدؓ کہتے ہیں کہ اس صحبت میں میں تھا، ابن مسعودؓ تھے قبیلہ ہذیل کا ایک شخص تھا اور بلالؓ تھے اور دو شخص اور تھے جن کا نام میں نے نہیں لیا۔ اس مطالبہ کفار سے رسول اللہ صلعم کے دل میں ایک بات پیدا ہوئی یعنی وہ بات جو خدا نے چاہی آپ نے اپنے دل میں سوچا اور غور کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ اور ان لوگوں کو نہ اٹھا جو صبح و شام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنے پروردگار کو یاد کرتے اور پکارتے ہیں۔) (مسلم)

ابو موسیٰ اشعریؓ کی فضیلت

۵۹۴۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوموسےٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوموسیٰؓ تجھ کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی دی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

چار حافظ قرآن صحابہؓ کا ذکر

۵۹۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں نے قرآن کو جمع کیا۔ یعنی ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ نے۔ انسؓ سے پوچھا گیا ابوزیدؓ کون۔ انہوں نے کہا میرے چچا ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مصعب بن عمیرؓ کی فضیلت

۵۹۴۳ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَا یُکَفَّنُ فِیْہِ

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر خدا پر ثابت و قائم ہو گیا پھر بعض لوگ ہم میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے گذر گئے اور دنیاوی اجر میں سے وہ کچھ نہ پا سکے۔ (یعنی مال غنیمت وغیرہ) جیسے مصعب بن عمیرؓ جو احد کے دن شہید ہوئے اور انکے لئے سوائے ایک سفید و سیاہ کملی کے

الْاَنِمْرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کفن کو کوئی کپڑا میسر نہ آسکا اور یہ کملی بھی ایسی تھی کہ جب ہم اس سے سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا سر کو کملی سے ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کا پھل پختہ ہو گیا اور وہ اس پھل کو چن رہے ہیں (یعنی خوب مال غنیمت پایا اور کامیابی حاصل ہوئی۔) (بخاری ومسلم)

سعد بن معاذ رضہ کی فضیلت

۵۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ سعد بن معاذ رضہ کی موت پر عرش الٰہی نے حرکت کی۔ (بخاری ومسلم)

۵۹۴۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت براء رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا آپ کے صحابہ رضہ اس جوڑے کو چھوتے تھے اور اس کی نرمی پر متعجب وحیران تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ رضہ کے رومال ان سے بہت بہتر اور بہت زیادہ نرم ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضہ کے حق میں مستجاب دعا

۵۹۴۶ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ام سلیم رضہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس رضہ آپ کا خادم ہے اس کیلئے خدا سے دعا فرما دیجئے آپ نے یہ فرمائی اے اللہ تعالیٰ! انس رضہ کے مال کو زیادہ کر۔ اس کی اولاد کو بڑھا اور جو چیز تو نے اس کو دی ہے اس میں اس کو برکت دے انس رضہ کا بیان ہے قسم ہے خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار میں سو کے قریب ہیں۔ (بخاری ومسلم)

عبداللہ بن سلام رضہ کی فضیلت

۵۹۴۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص رضہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ وہ زمین پر چلتا ہو اور جنتی ہو مگر عبداللہ بن سلام رضہ کے لئے۔ (بخاری ومسلم)

عبداللہ بن سلام رضہ کا خواب اور ان کو جنت کی بشارت

۵۹۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا

قیس بن عباد رضہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا جس کے چہرہ سے خشوع یعنے سکون و وقار ظاہر تھا لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے، پھر اس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی جن میں ہلکی قرأت پڑھی اور پھر مسجد میں چلا گیا میں اس شخص کے پیچھے ہو لیا اور اس سے کہا جب تم مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! کسی شخص کو یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو کہے جس سے واقف نہ

يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا فِي وَسْطِهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہو، میں تم سے ابھی ابھی اسکا واقعہ بیان کروں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا تھا اس خواب کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیا خواب یہ تھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اس شخص نے اس باغ کی وسعت وکشادگی اور تروتازگی کا بیان کیا اور پھر کہا باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا ایک سرا زمین میں ہے اور دوسرا سرا آسمان میں اور اس ستون کے اوپر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھو میں نے کہا میں چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر میرے پاس ایک خادم آیا جس نے پیچھے سے کپڑے اٹھائے اور میں ستون پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اس حلقہ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا پھر مجھ سے کہا اس کو مضبوط پکڑے رہنا پھر میری آنکھ کھل گئی اس حال میں کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ میں تھا (یعنی آنکھ کھلنے تک) میں نے اس خواب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا، وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ تو اپنی موت تک اسلام پر ثابت قدم رہے گا اور وہ شخص جن کا ذکر اس حدیث میں ہے عبداللہ بن سلام ہیں۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ثابت بن قیس رض کو جنت کی بشارت

۵۹۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس انصار کا خطیب تھا (یعنی فصیح وبلیغ) جب یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو یعنی نبی سے باتیں کرتے وقت اتنا زور سے نہ بولو کہ تمہاری آواز نبی کی آواز پر غالب آجائے) تو ثابت بن قیس رض اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور حضور صلعم کی خدمت میں آنا جانا بند کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ سے دریافت کیا ثابت کا کیا حال ہے، کیا وہ بیمار ہے سعد ثابت کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا ثابت نے کہا یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہے اس لئے میں دوزخی ہوں سعد نے اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔

(مسلم)

حضرت سلیمان فارسی رض کی فضیلت

۵۹۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ہم نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور جب اس سورۃ میں یہ آیت اتری کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (یعنی اس جماعت میں سے جسکی طرف خدا نے اپنے پیغمبر کو بھیجا ہے

مَنْ هٰؤُلَاءِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْكَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کچھ لوگ ہیں جو ابھی اصحاب کی جماعت سے آکر نہیں ملے ہیں) تو اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا توان لوگوں میں سے (یعنی غیر عرب لوگوں میں سے کچھ لوگ پالیتے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کے حق میں دعائے محبوبیت

۵۹۵۱/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اپنے اس چھوٹے سے بندے کو اپنا محبوب قرار دے (یعنی ابوہریرہؓ کو) اور اے اللہ تو اسکی ماں کو مسلمانوں کا محبوب بنا اور مسلمانوں کو ان کا محبوب بنا تاکہ وہ اس کی خبرگیری کرتے رہیں اور مدد دیتے رہیں) (مسلم)

کمزوروں اور لاچاروں کی عزت افزائی

۵۹۵۲/۱۹ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائذ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان رضؓ امیر معاویہ کے والد حالت کفر میں سلمان صہیبؓ اور بلال کے پاس سے گزرے جو صحابہؓ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اس جماعت کے لوگوں نے کہا ابھی خدا کی تلواروں نے اس دشمن خدا کی گردن کو نہیں اتارا ابوبکر رضؓ نے یہ سنکر کہا تم اس قریشی شیخ کی نسبت ایسا کہتے ہو جو قریش کا سردار ہے اسکے بعد ابوبکرؓ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا حضور صلعم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ شاید تونے انکو غضبناک بنادیا۔ خدا کی قسم اگر تونے انکو غصّہ دلایا توگویا تونے اپنے پروردگار کو غضبناک بنایا۔ یہ سنکر ابوبکر رضؓ صحابہ کی اس جماعت کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو غصّہ دلایا اور غضب ناک بنایا انہوں نے کہا نہیں تم نے ہم کو رنجیدہ نہیں کیا ہے میرے بھائی خدا تم کو بخشے۔ (مسلم)

انصار کی فضیلت

۵۹۵۳/۲۰ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کمال) ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے بغض ودشمنی رکھنا ہے۔ (بخاری ومسلم)

انصار کو محبوب رکھنے والا اللہ کو محبوب ہے

۵۹۵۴/۲۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے انصار سے مومن کامل ہی محبت کرے گا اور انصار سے منافق ہی بغض ودشمنی رکھے گا جو شخص انصار کو محبوب رکھے، خدا اسکو محبوب رکھیگا اور جو انصار سے دشمنی رکھے گا خدا اسکو اپنا دشمن قرار دے گا۔ (بخاری ومسلم)

بعض انصار کے شکوہ پر آنحضرت ﷺ کا پُراثر جواب

٥٩٥٥ [٢٢] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَلْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو قبیلہ ہوازن سے غنیمت دلوائی (یعنی قبیلہ ہوازن پر فتح عنایت فرما کر مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت عطا فرمایا) تو رسول اللہ صلعم نے اس مال میں سے بہت سے قریشیوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے انصار کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر عرض کیا خداوند تعالیٰ رسول اللہ صلعم کی مغفرت فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپک رہی ہیں (یہ اشارہ ہے ان جنگوں کی طرف جو مکہ والوں سے لڑی گئی تھیں) حضور صلعم کے پاس انصار کے اس اعتراض کی خبر پہنچائی گئی آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انکو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا گیا اور ان لوگوں کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا (یعنی انصار ہی کو جمع کیا گیا تھا کوئی دوسرا شخص نہیں بلایا گیا تھا) جب سب لوگ آ گئے تو رسول اللہ صلعم انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا یہ بات درست ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچائی گئی ہے انصار کی جماعت میں سے عقلمند لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے اہل الرائے اور سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں کہا البتہ بعض نوجوانوں نے یہ بات ضرور کہی ہے کہ خداوند تعالیٰ رسول اللہ صلعم کو بخشے جو قریش کو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو چھوڑ دیتے ہیں (یعنی مال نہیں دیتے) اور ہماری تلواریں انکے خون سے ٹپکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا بیشک میں اس مال میں سے ان لوگوں کو دیتا ہوں جو نو مسلم ہیں تاکہ اسلام سے انکو الفت ہو جائے اور وہ اسلام پر قائم ہو جائیں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے خیموں اور فرودگاہوں میں مال لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اس حال میں واپس جاؤ کہ رسول اللہ صلعم تمہارے ساتھ ہوں۔ انصار کی جماعت نے آپکا یہ ارشاد سُن کر عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس پر راضی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

انصار کی فضیلت

٥٩٥٦ [٢٣] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ہجرت نہ (دینی امر) ہوتی تو اپنے آپکو میں ایک انصاری مرد خیال کرتا اور اگر لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصاری دوسرے راستہ پر یا دوسری پہاڑی درہ میں تو میں انصار یا انصار کی جماعت کیساتھ چلوں۔ انصار مانند شعار کے ہیں (شعار وہ کپڑا جو جسم کے اوپر بدن یا بدن کے رونگٹوں سے ملا ہوا پہنا جاتا ہے) اور وہ دوسرے لوگ مانند دثار کے ہیں (دثار اوپر کا کپڑا جیسے چادر کمبل وغیرہ مطلب یہ ہے کہ انصار مجھ سے بہت قریب ہیں اور عزیز ہیں مجھ کو عزیز ہیں) انصار! تم میرے بعد ترجیح اور امتیاز کو دیکھو گے (یعنی لوگ اپنے آپکو ترجیح دینگے) یا تم سے

کم درجہ لوگوں کو ممتاز بنائیں گے؛ اس وقت تم صبر کرنا یہانتک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر آکر ملو۔ (بخاری)

انصار سے کمال قرب و تعلق کا اظہار

۵۹۵۷/۲۴ **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْىُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ تھے۔ آپ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں چلا جائے وہ امن میں ہے اور جو شخص ہتھیار ڈالدے وہ بھی امن میں ہے۔ انصار نے یہ سنکر آپس میں کہا اس شخص (یعنی حضور صلعم) پر رحم و مہربانی غالب آگئی جو اپنی قوم اور اپنے شہر کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے چنانچہ اس اعتراض پر وحی نازل ہوئی۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تم یہ کہتے ہو کہ اس شخص نے اپنی قوم پر اور اپنے شہر پر رحم و مہربانی کا سلوک کیا ہے تم ایسا نہ کہو میں نے ہرگز نہیں کیا بیشک میں خدا تعالیٰ کا بندہ اور خدا تعالیٰ کا رسول ہوں میں نے خدا تعالیٰ کے لئے تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہاری زندگی کی جگہ ہے (یعنی میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے ساتھ جیوں گا) اور میری موت تمہاری موت ہے (یعنی تمہارے ہی ساتھ یا تم ہی میں مرونگا) انصار نے یہ سنکر عرض کیا خدا تعالیٰ کی قسم! ہم نے یہ الفاظ صرف اس خیال سے کہے تھے کہ کہیں خدا اور اسکے رسول ہمارے ساتھ بخل نہ کریں) اور جو نعمت (یعنی رسولؐ) ہم کو خدا نے دی ہے اس سے ہم کو محروم نہ کرے اور کہیں رسول اللہ صلعم ہم کو اپنی ذات سے محروم نہ کریں۔ آپ نے فرمایا خدا اور رسول تمہاری راست گوئی کی تصدیق کرتا اور تمہارے عذر قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

انصار کی فضیلت

۵۹۵۸/۲۵ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَىَّ يَعْنِى الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا جو کسی شادی میں جارہے تھے۔ نبی صلعم ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! تو گواہ ہے اے بچو تم تمام لوگوں میں مجھ کو پیارے ہو۔ اے اللہ تعالیٰ! اے بچو اور عورتو تم تمام لوگوں میں مجھ کو عزیز ہو (یعنی انصار مجھ کو بہت عزیز ہیں۔) (بخاری و مسلم)

۵۹۵۹/۲۶ **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِىْ وَعَيْبَتِىْ وَقَدْ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک جماعت یا مجلس پر گذرے جہاں انصاری بیٹھے ہوئے رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو جماعت انصار نے کہا۔ ہم نے اپنی نسبت رسول اللہ صلعم کی مجلس کو یاد کیا یہ سنکر ان میں سے ایک نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے (یعنی عباسؓ) اور رسول اللہ صلعم کو اس سے آگاہ کیا نبی صلعم گھر سے باہر تشریف لائے اسوقت آپکی پیشانی پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر بیٹھ گئے اسکے بعد آپؐ کو منبر پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا اول آپ نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا۔ لوگو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ انصار کے ساتھ رعایت و احسان اور سلوک کرنا اس طرح کہ وہ گویا میرا معدہ اور میرا بقچہ ہیں (یعنی انصار میرے دلی دوست اور میرے

قَضَوُا الَّذِی عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِی لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِیْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

اصحاب میں اور انصار پر جو حق تھا انہوں نے اسکو ادا کر دیا ہے اور باقی رہا وہ ثواب جو ان کے لئے خدا کے ہاں ہے پس ان کے نیکوں کے عذر کو تم قبول کرو اور بدکاروں کو معاف کرو۔ (بخاری)

۵۹۶۰ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِیْهِ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ یَكْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَكُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِیَ مِنْكُمْ شَیْئًا یَضُرُّ فِیْهِ قَوْمًا وَیَنْفَعُ فِیْهِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما کر اول خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا کہ لوگوں کی تعداد بڑھے گی (مسلمان کثرت سے ہوں گے اور مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں گے) اور انصار کی تعداد کم ہو گی یہاں تک کہ دوسرے لوگوں میں انصار کی تعداد اتنی رہ جائیگی جتنی کہ کھانے میں نمک کی تعداد ہوتی ہے پس جو شخص اے مہاجر و تم میں سے کسی چیز کا حاکم ہو اور وہ کسی قوم کے بدکاروں کو ضرر پہنچائے اور دوسرے لوگوں (یعنی نیکو کاروں) کو نفع پہنچائے اسکو چاہیئے کہ وہ انصار کے نیکو کار لوگوں کے عذر قبول کرے اور بدکاروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

انصار اور ان کی اولاد در اولاد کے حق میں دعا

۵۹۶۱ / ۲۸ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ تم! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بخش دے۔ (بخاری)

انصار کے بہترین قبائل

۵۹۶۲ / ۲۹ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابی اسیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے انصار کے بہترین گھر (یعنی بہترین قبائل) بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھر (ہر قبیلہ) میں بھلائی اور نیکی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ

۵۹۶۳ / ۳۰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِیَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو زبیرؓ کو اور مقداد کو (اور ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام آیا ہے) حکم دیا کہ تم روضہ خاخ پر جاؤ! (یہ مقام مدینہ کے قریب مکہ اور مدینہ کے راستہ پر واقع ہے) وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر کجاوے میں سوار ہے اسکے پاس ایک خط ہے وہ خط تم اس سے لے آؤ! پس ہم اپنے گھوڑوں کو تیزی سے دوڑا کر چلے یہاں تک کہ روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہ عورت ہم کو وہاں مل گئی ہم نے اس سے کہا خط نکال کر ہم کو دیدے (یہ خط مدینہ والوں نے مکہ والوں کے نام لکھا تھا) اس عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو خط کو تو خود نکال دے ورنہ ہم پھر تیرے کپڑے اتار لیں گے آخر وہ خط اس نے اپنی چوٹی سے نکال کر دیدیا۔ ہم اسکو لیکر نبیؐ کی خدمت میں حاضر

بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہوئے اور دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطبؓ بن بلتعہؓ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام اس خط میں رسول اللہ ؐ کے متعلق کچھ خبریں درج تھیں یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حاطب یہ کیا بات ہے حاطبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ! میرے معاملہ میں عجلت سے کام نہ لیجئے میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے لپٹایا گیا ہوں (یعنی ان کا حلیف ہوں) لیکن میں ان میں شامل نہیں ہوں اور جو لوگ مہاجرین میں سے آپ کے ساتھ ہیں مکہ والوں سے ان کی قرابت ہے اور مکہ کے مشرک اس قرابت کے لحاظ سے انکے جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں پس میں نے یہ پسند کیا کہ چونکہ میری نسبی قرابت قریش میں نہیں ہے اس لئے میں کوئی ایسا کام کروں جس سے وہ مجھ سے خوش رہیں اور وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں جو مکہ میں ہیں میں نے یہ کام اسلئے نہیں کیا ہے کہ میں کافر یا منافق ہوں۔ یا دین اسلام سے پھر گیا ہوں اور نہ یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ اسلام لانے کے بعد میں کفر سے خوش اور راضی ہوں۔ رسول اللہ نے یہ سنکر فرمایا۔ حاطبؓ تم نے بلاشبہ سچ بات کہہ دی۔ عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ؐ! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ حاطبؓ بدر کے معرکہ میں شریک رہا ہے اور تم حقیقت حال کو جانو ممکن ہے خداوند تم نے بدر والوں پر نظر رحمت فرمائی ہو اور انکی مغفرت کی ہو اسلئے کہ خداوندؐ نے فرمایا ہے تم جو چاہو کرو! تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے تم کو بخش دیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو تم اپنا دوست نہ بناؤ) یعنی کافروں سے تعلق نہ رکھو اس آیت میں حاطب وغیرہ کے لئے زجر و توبیخ ہے۔م (بخاری و مسلم)

اصحاب بدر کا مرتبہ

۵۹۶۴/۳۱ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا۔ آپ بدر کے معرکہ میں شریک ہونے والوں کو کیا مرتبہ دیتے ہیں (یعنی آپ کے خیال میں بدر والوں کا کیا مرتبہ ہے) رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے ہم ان کو مسلمانوں سے بہتر و افضل لوگ سمجھتے ہیں یا آپ نے اسی قسم کا اور جواب دیا جبرئیلؑ نے کہا بدر میں جو فرشتے حاضر ہوئے تھے ہم بھی ان کو ایسا ہی خیال کرتے ہیں۔ (بخاری)

اصحاب بدر و حدیبیہ کی فضیلت

۵۹۶۵/۳۲ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ لنَّارَ اِنْ شَاءَ اللهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ لْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى نْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ لنَّارَ اِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو دوزخ پر وارد نہ ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں میں سے کوئی آدمی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

اہل حدیبیہ کی فضیلت

۵۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر ہماری تعداد ایک ہزار اور چار سو تھی۔ ہماری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا آج کے دن تم زمین کے بہترین لوگ ہو۔ (بخاری و مسلم)

اصحاب بدر کا مرتبہ

۵۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی حدیبیہ کے سفر میں) کون ہے جو ثنیۃ المرار پر چڑھے، (مرار ایک گھاٹی ہے پہاڑ کی جو مکہ اور مدینہ کی راہ میں واقع ہے) اسکے گناہ اس طرح دور کئے جائیں گے جسطرح بنو اسرائیل کے گناہ دور کئے گئے تھے، چنانچہ سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی مدینہ کے قبیلۂ خزرج کے گھوڑے اس کے بعد لوگوں کے چڑھنے کا سلسلہ شروع ہوگیا (یعنی سب لوگ گھاٹی پر چڑھ گئے) رسول اللہ ؐ نے فرمایا تم سب کو بخشا گیا مگر اس شخص کو نہیں جس کا سُرخ اونٹ ہے۔ ہم اس شخص کے پاس گئے جسکا اونٹ سُرخ تھا اور اس سے بھی کہا ہمارے ساتھ چل تاکہ تیرے لئے بھی رسول اللہ ؐ سے بخشش طلب کریں۔ اس نے کہا میرا اپنی گم شدہ چیز کو پالینا تمہارے دوست کی بخشش سے بہتر ہے (مسلم) اور انسؓ کی حدیث فضائل قرآن کے بعد کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل دوم

شیخین اور ابن مسعودؓ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد تم میرے اصحابؓ میں سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرو اور عمار کی سیرت و روش اختیار کرو اور ام عبد کے بیٹے ابن مسعود کے عہد و قول کو مضبوط پکڑو اور ایک روایت میں جو حذیفہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن مسعودؓ

نَصَحَ لِأُمَّتِهٖ بَدَلٌ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

تم سے جو بات یا حدیث بیان کرے اس کی تصدیق کرو۔ (ترمذی)

عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

۵۹۶۹/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر و حاکم بنانا چاہتا تو میں تمہارا سردار و حاکم ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رضؓ) کو بناتا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

چند مخصوص صحابہ رضؓ کے فضائل

۵۹۷۰/۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ ابْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهٗ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيْلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

خیثمہ بن ابی سبرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ مجھ کو کوئی نیک ہمنشین عطا فرما۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضؓ کی صحبت مجھ کو میسر آئی اور میں ان کے پاس بیٹھا اور ان سے کہا میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپکی صحبت سے مجھ کو مستفید ہونیکا موقع دیا ابو ہریرہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا۔ میں کوفہ سے آیا ہوں نیکی کا جویاں ہوں (نیک صحبت کا خواستگار ہوں اور اپنے لئے نیکی کا طالب ہوں ابو ہریرہؓ نے کہا۔ کیا تمہارے ہاں (یعنی کوفہ میں) سعد بن مالکؓ نہیں ہے جو مستجاب الدعوۃ ہے (یعنی سعد بن ابی وقاص جنکی دعا قبول ہوتی تھی) اور کیا تمہارے ہاں عبداللہ بن مسعودؓ نہیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا پانی اور نعلین مبارک اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور کیا تمہارے ہاں حذیفہ رضؓ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے۔ اور کیا تمہارے ہاں عمار رضؓ نہیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ وامن دی ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ عمار رضؓ کو خداوند تعالیٰ شیطان سے محفوظ رکھے) اور کیا تمہارے ہاں سلمان رضؓ نہیں ہیں جو دو کتابوں (یعنی انجیل و قرآن) کے جاننے والے ہیں۔ (ترمذی)

چند صحابہ رضؓ کی فضیلت

۵۹۷۱/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر رضؓ اچھا آدمی ہے حضرت عمرؓ اچھا آدمی ہے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے حضرت اسید بن حضیر رضؓ اچھا آدمی ہے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضؓ اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح اچھا آدمی ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

وہ تین صحابہ رضؓ جنت جن کی مشتاق ہے

۵۹۷۲/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ حضرت علی رض کی، حضرت عمار رض کی حضرت سلمان رض کی۔ (ترمذی)

حضرت عمار کی فضیلت

۵۹۷۳/۴۰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ حضرت عمار رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت طلب کی نبی نے فرمایا اس کو اجازت دیدو اور پاک آدمی کو خوشخبری ہو۔ (یعنی عمار رض کو) (ترمذی)

۵۹۷۴/۴۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ ص نے فرمایا ہے کہ عمار رض کو جب کبھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے ہمیشہ سخت ترین اور مشکل کام کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

حضرت سعد بن معاذ کی فضیلت

۵۹۷۵/۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رض کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے (از راہِ طعن) کہا اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے؟ اور ہلکے ہونے کی وجہ وہ حکم ہے جو سعد نے بنو قریظہ کی نسبت دیا تھا۔ (گویا انہوں نے جنازہ کی سبکی کو بُرا خیال کیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا (سعد کا جنازہ اس لئے ہلکا معلوم ہوتا ہے کہ) فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابوذر رض کی فضیلت

۵۹۷۶/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ص کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نیلگوں آسمان نے کبھی کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ غبار آلودہ زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا جو حضرت ابوذر رض سے زیادہ سچا ہے۔ (ترمذی)

۵۹۷۷/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّھْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی ایسے شخص کو جو ابوذر رض سے زیادہ سچ بولنے والا اور حقوق کا ادا کرنے والا ہو (یعنی وہ ابوذر جو عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ یعنی زہد میں۔ (ترمذی)

علمی بزرگی رکھنے والے چار صحابہ رض

۵۹۷۸/۴۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں کہ جب انکی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا علم کو چار آدمیوں سے حاصل کرو یعنی عویمر سے جنکی کنیت ابودرداء ہے اور سلمان رض سے اور ابن مسعود رض سے اور عبداللہ بن سلام سے اور عبداللہ بن سلام رض جو یہودی تھے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے رسول اللہ ص کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ (یعنی عبداللہ بن سلام) دسواں شخص

إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ہے ان دس آدمیوں میں سے جو جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی)

حذیفہ اور ابن مسعودؓ کی فضیلت

۵۹۷۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِذَا اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنے سامنے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو تمہارے اوپر خلیفہ مقرر کردوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن (اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھو کہ حذیفہؓ تم سے جو کچھ کہے یا جو حدیث بیان کرے اسکو سچا جانو اور عبداللہ جو کچھ تمکو

حضرت محمد بن مسلمہؓ کی فضیلت

۵۹۸۰ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کو فتنہ گھیرے گا تو کوئی شخص اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے گا مگر محمد بن مسلمہؓ کہ انکی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ تجھ کو فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

عبداللہ بن زبیرؓ

۵۹۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ (ایک رات کو خلاف معمول) رسول اللہ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلتے دیکھا۔ آپنے فرمایا عائشہؓ میرے خیال میں اسماء کے بچہ پیدا ہوا ہے تم لوگ اسکا نام نہ رکھنا جب تک میں نام نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپؐ نے عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اپنے ہاتھ سے اسکے تالو میں ملی۔ (ترمذی)

حضرت معاویہؓ

۵۹۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی اے اللہ اس کو راہ راست دکھانیوالا اور راست پایا ہوا بنا اور لوگوں کو اسکے ذریعہ ہدایت دینے والا بنا۔ (ترمذی)

حضرت عمرو بن العاصؓ

۵۹۸۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے دوسرے لوگ اسلام لائے (کسی غرض سے) اور عمرو بن العاص رضؓ ایمان لائے (اپنی رضا و رغبت سے) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی اسناد قوی نہیں ہیں۔

حضرت جابرؓ کے والد کی فضیلت

۵۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ایک روز مجھ سے ملے اور فرمایا جابرؓ کیا بات ہے میں تجھ کو غمگین و افسردہ پاتا ہوں میں نے عرض کیا میرے والد شہید کئے گئے اور انہوں نے کنبہ اور قرض چھوڑا ہے۔ آپنے فرمایا کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں کہ خدا نے تیرے باپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے آج تک جس شخص سے کلام کیا ہے پردہ کے پیچھے سے کیا ہے تیرے والد کو خداوند تعالیٰ نے

حِجَابٍ وَاَحْيَى اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَارَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

زندہ کیا اور پھر اس کے روبرو (یعنی بغیر پردہ کے) گفتگو کی۔ اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے آرزو کر (یعنی جس چیز کو دل چاہتا ہو مانگ۔) میں تجھ کو دوں گا۔ تیرے باپ نے کہا میرے پروردگار مجھ کو پھر زندہ کر دے تاکہ میں تیری راہ پر شہید ہوؤں۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا میرا یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص دوبارہ دنیا میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ (یعنی جو لوگ خداتعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ہیں تو ان کو مردہ خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں۔ رزق دیے جاتے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کی نعمتوں کو پا کر خوش ہیں۔) (ترمذی)

حضرت جابر رضؓ

۵۹۸۵/۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس[۲۵] مرتبہ مغفرت کی دعا مانگی۔ (ترمذی)

حضرت براء بن مالک رضؓ

۵۹۸۶/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ جو پراگندہ بال خستہ حال غبار آلودہ۔ دو کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور جن کی طرف (ذلیل و خوار سمجھ کر) توجہ نہیں کی جاتی اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دے۔ ان میں سے ایک براء بن مالک بھی ہے۔ (ترمذی۔ بیہقی)

اہل بیت اور انصار

۵۹۸۷/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آگاہ ہو کہ میرے معتمد علیہ اور میرے خاص لوگ جن میں میں ٹھکانا حاصل کرتا ہوں میرے اہلبیت ہیں اور میرے ولی دوست انصار ہیں پس تم انصار کے بدکاروں کی خطاؤں کو معاف کرو اور ان کے نیکوکاروں کے عذر کو قبول کرو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے)

انصار کی فضیلت

۵۹۸۸/۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خداتعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض عداوت نہیں رکھتا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ابو طلحہ رضؓ کی قوم کی فضیلت

۵۹۸۹/۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رضؓ ابو طلحہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اپنی قوم کو میرا اسلام پہنچا اسلئے کہ جہاں تک مجھ کو علم ہے میں تیری قوم کو پاکباز اور صابر جانتا ہوں۔ (ترمذی)

اہلِ بدر کی فضیلت

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حاطبؓ کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حاطبؓ کی شکایت کی یعنی یہ کہا کہ حاطبؓ دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ (مسلم)

سلمان فارسی اور اہلِ فارس

۵۹۹۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صؐ نے اس آیت کو پڑھا اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ (یعنی اگر تم محمدؐ پر) ایمان لانے سے اعتراض کرو گے تو خداوند تعالیٰ تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کر دے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہو گی) تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کرینگے۔ تو انکو ہماری جگہ مقرر کر دے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہونگے رسول اللہ صؐ نے یہ سنکر سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: یہ شخص اور اسکی قوم اگر دین ثریا (آسمان) پر بھی ہو تو فارس کے بہت سے لوگ اس کو وہاں سے حاصل کر لیتے۔ (ترمذی)

اہل عجم پر اعتماد

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ صؐ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

فصل سوم

آنحضرت صؐ کے نجباء و رقباء

۵۹۹۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صؐ نے فرمایا ہے ہر نبیؑ کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اسکے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں، اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دیئے گئے ہیں علیؓ سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علیؓ نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسنؓ و حسینؓ) جعفرؓ، حمزہؓ۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیر، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ۔ ابن مسعودؓ۔ ابو ذرؓ اور مقدادؓ رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

حضرت عمار بن یاسر رضؓ

۵۹۹۴ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ

حضرت خالد بن ولید رضؓ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمار رضؓ سے سخت کلامی کی۔

اہلِ بدر کی فضیلت

۵۹۹۰ [۵۷] وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حاطبؓ کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حاطبؓ کی شکایت کی یعنی یہ کہا کہ حاطبؓ دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ (مسلم)

سلمان فارسی اور اہلِ فارس

۵۹۹۱ [۵۸] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ (یعنی اگر تم محمد پر) ایمان لانے سے اعتراض کروگے تو خداوند تعالیٰ تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کردے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی) تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کرینگے، تو انکو ہماری جگہ مقرر کردے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہونگے رسول اللہ ﷺ نے یہ سنکر سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ شخص اور اسکی قوم اگر دین ثریا (آسمان) پر بھی ہوتا تو فارس کے بہت سے لوگ اس کو وہاں سے حاصل کرلیتے۔ (ترمذی)

اہل عجم پر اعتماد

۵۹۹۲ [۵۹] وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

فصل سوم

آنحضرت ﷺ کے نجباء و رقباء

۵۹۹۳ [۶۰] عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر نبی کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اسکے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں، اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دیئے گئے ہیں علیؓ سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علیؓ نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسنؓ و حسینؓ) جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیر، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہؓ، ابن مسعودؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

حضرت عمار بن یاسر رضؓ

۵۹۹۴ [۶۱] وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ

حضرت خالد بن ولید رضؓ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمار رضؓ سے سخت کلامی کی۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

خریدا ہے (یعنی خداتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے) تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجئے! اور خداتعالیٰ کے لئے عمل کرنے دیجئے۔ (بخاری)

حضرت ابوطلحہؓ

۵۹۹۹/۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا الْمَاءُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں رنج وتکلیف میں مبتلا کیا گیا ہوں (یعنی مفلس وفقیر ہوں) میری کچھ مدد کیجئے۔ آپنے اپنی کسی بیوی کے پاس کسی آدمی کو بھیجا انہوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا اور کوئی چیز نہیں پھر آپ نے دوسری بیویوں کے پاس آدمی بھیجا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا یہاں تک کہ آپ کی تمام بیویوں نے ایسا ہی جواب دیا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے (حاضرین کو مخاطب کرکے) فرمایا۔ جو شخص اس کو کھانا کھلائے گا۔ خداتعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا یہ سنکر انصار میں سے ایک شخص جس کا نام ابوطلحہؓ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ صلعم! میں اس کو اپنا مہمان بناؤں گا چنانچہ وہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے دریافت کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا صرف بچوں کے کھانیکے بقدر ہے **ابوطلحہؓ** نے کہا۔ بچوں کو کسی چیز سے بہلا کر سلا دو اور جب ہمارا مہمان گھر کے اندر داخل ہو تو اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم اسکے ساتھ کھا رہے ہیں اور جب مہمان لقمہ اٹھانے کیلئے ہاتھ پھیلائے اور تم بھی ہاتھ بڑھاؤ تو تم یہ ظاہر کرکے کہ چراغ کو ٹھیک کردوں اٹھنا اور چراغ کو بڑھا دینا تاکہ اندھیرا ہو جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور سب کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ مہمان نے کھانا کھالیا اور دونوں میاں بیوی رات بھر بھوکے رہے، پھر جب صبح ہوئی تو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندتعالیٰ نے تعجب کیا یا خداوندتعالیٰ ہنسا (یعنی خوش ہوا) فلاں مرد اور فلاں عورت کے فعل پر۔ اور ایک روایت میں اسی قسم کا واقعہ ہے لیکن اس میں ابوطلحہؓ کا نام نہیں ہے اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوندتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (یعنی اور وہ لوگ جو اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ حاجت مند اور بھوکے ہوں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت خالد بن ولیدؓ

۶۰۰۰/۶۷ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ ادھر اُدھر سے ہماری طرف آنے جانے لگے اور رسول اللہ صلعم پوچھتے جاتے کہ یہ کون ہے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں آپکے سوال کے جواب میں کہتا جاتا کہ یہ فلاں شخص ہے اور رسول اللہ صلعم

اللّٰہِ ھٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اس کا نام سنکر فرماتے خدا تعالیٰ کا یہ بندہ اچھا ہے اور کبھی فرماتے خدا تعالیٰ کا یہ بندہ بُرا ہے یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ آئے۔ آپؐ نے پوچھا ابوہریرہ! کون ہے میں نے عرض کیا خالد بن ولیدؓ ہیں آپؐ نے فرمایا خالد بن ولیدؓ اچھا آدمی ہے۔ خداوند تعالےٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ (ترمذی)

انصار کے ساتھ شفقت و عنایت

۶۰۰۱/۲۸ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہر نبی کے تابعدار تھے اور ہم نے آپ کی تابعداری کی ہے آپ دعا فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ ہمارے تابع کو بھی ہم ہی میں سے بنائے (یعنی ہمارے حلیف و موالی بھی انصار ہی ہوں بلکہ ہمارے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی تاکہ ان پر وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ صادق آئے) نبیؐ نے انکے لئے دعا کردی۔ (بخاری)

انصار کی فضیلت

۶۰۰۲/۲۹ وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَیًّا مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ اَکْثَرَ شَہِیْدًا اَعَزَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْھُمْ یَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ سَبْعُوْنَ وَیَوْمَ الْیَمَامَۃِ عَلٰی عَھْدِ اَبِیْ بَکْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

قتادہ رضؓ کہتے ہیں ہم عرب میں سے کسی قبیلہ اور قوم کی نسبت اسکا علم نہیں رکھتے کہ اسکے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزیز ہوں۔ انسؓ کا بیان ہے کہ احد کی جنگ میں ستر انصاری شہید ہوئے اور بیر معونہ کے معرکہ میں ستر انصاری شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں ستر انصاری شہید ہوئے۔ جو ابوبکرؓ کے عہد میں ہوئی تھی۔ (بخاری)

اصحاب بدرؓ

۶۰۰۳/۳۰ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ کَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِیِّیْنَ خَمْسَۃَ اٰلَافٍ خَمْسَۃَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّھُمْ عَلٰی مَنْ بَعْدَھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

قیس بن ابی حازم رضؓ کہتے ہیں کہ جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور عمرؓ نے کہا کہ بدر میں شریک ہونے والوں کو دوسرے تمام لوگوں پر ترجیح دونگا۔ (بخاری)

تَسْمِیَۃُ مَنْ سُمِّیَ مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ فِی الْجَامِعِ

جنگ بدر میں شریک ہونیوالوں کے نام جو بخاری کی جامع کتاب میں درج ہیں

مخصوص اہل بدر کے اسماءِ گرامی

(۱) اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْھَاشِمِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَّفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱) حضرت نبی محمدؐ ہاشمی عبداللہ کے بیٹے (صلی اللہ علیہ وسلم) (۲) عبداللہ عثمان کے بیٹے جنکی کنیت ابوبکر صدیق ہے اور قرشی ہیں (۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان بن عفان قرشی (اموی) جن کو رسول اللہ صلعم اپنی بیٹی رقیہؓ کے پاس چھوڑ گئے تھے (جوان کی بیوی تھیں اور اس

عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ (۵)
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ الْهَاشِمِيُّ (۶) إِيَاسُ بْنُ
بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ
(۸) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ
ابْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيُّ
وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ (۱۲) خُبَيْبُ بْنُ
عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (۱۳) خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ
(۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۱۶) الزُّبَيْرُ بْنُ
الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ
(۱۸) أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ
(۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو
بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ
(۲۳) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۴) وَأَخُوهُ (۲۵) عَبْدُ اللهِ
بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ
(۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
الْأَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ
(۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ
رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
(۳۳) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۳۴) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ
الْأَنْصَارِيُّ (۳۵) قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ
النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوعِ -
(۳۸) مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَأَخُوهُ (۴۰) مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ (۴۱) أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ
بَنِي زُهْرَةَ (۴۶) هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

زمانہ میں بیمار تھیں) اور انکے لئے جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مال غنیمت کے اندر حصّہ لگایا تھا (۵) علی بن ابی طالب ہاشمی (۶) ایاس
بن بکیر (۷) بلال بن رباح ابوبکر رض کے آزاد کردہ غلام (۸) حمزہ بن
عبدالمطلب ہاشمی (۹) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابوحذیفہ
بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیعہ انصاری (جو بدر کی لڑائی میں
شہید ہوئے) اور ان کا اصلی نام حارثہ بن سراقہ ہے اور یہ جنگ میں
شریک نہ تھے بلکہ دشمنوں کے حال کی نگرانی پر مامور تھے (۱۲) جبیب
بن عدی انصاری (۱۳) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری
(۱۵) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید
بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۸) ابوزید انصاری (۱۹) سعد بن مالک زہری
(۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲)
سہل بن حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری (۲۴) ظہیر بن رافع
کے بھائی (۲۵) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبدالرحمٰن بن عوف زہری (۲۷)
عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف
بنو عامر بن لوی کے حلیف (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ
عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری
(۳۴) عتبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون (۳۶) قتادہ
نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن الجموع (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹)
معوذ بن عفراء کے بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابواسید انصاری
(۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عبادہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ
بن ربیع انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو
کندی بنو زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری خداتعالیٰ ان
سب سے راضی اور خوش ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ
یمن اور شام کا ذکر اور اویس قرنی کا بیان

فصل اول

حضرت اویس قرنی کی فضیلت

۶۰۰۴/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص یمن سے تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویسؓ ہوگا وہ یمن میں اپنی ماں کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ (یعنی ماں کے سوا اس کا کوئی قریبی عزیز نہ ہوگا) اس کے بدن میں سفیدی (یعنی برص) تھی اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور وہ سفیدی جاتی رہی۔ مگر ایک دینار یا درہم کے بقدر باقی رہ گئی۔ پس جو شخص تم میں سے اس سے ملاقات کرے۔ وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تابعین میں (یعنی ان لوگوں میں جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوگا) ایک بہترین شخص ہوگا جس کو اویس کہا جائے گا۔ اس کی ایک ماں ہوگی اور اس کے جسم پر سفیدی ہوگی تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا۔ (مسلم)

اہل یمن کی فضیلت

۶۰۰۵/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب ابوموسیٰ اشعریؓ اور ان کی قوم کے لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں جن کے دل اور جن کے قلوب بہت نرم ہیں ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہے سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے

۶۰۰۶/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کفر کا سر مشرق کی جانب ہے۔ فخر و تکبر گھوڑے والوں اونٹ والوں اور جنگل کے رہنے والوں (یعنی کاشتکاروں) میں ہے جو بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں اور آرام و سکون بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

فتنوں کی جگہ مشرق ہے

۶۰۰۷/۴ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ

حضرت ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا ہے اس جگہ سے فتنہ آئے گا (مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) اور بدزبانی اور سنگ

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دلی صحرانشین بالوں کے خیموں میں رہنے والوں کے اندر ہے جو اونٹوں اور گایوں کی دموں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور یہ لوگ قبیلۂ ربیع اور مضر کے ہیں۔ بخاری و مسلم

سنگدلی اور بدزبانی مشرق والوں میں ہے

۶۰۰۸/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سنگدلی اور بدزبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں۔ (مسلم)

شام اور یمن کی فضیلت

۶۰۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ تم ہمارے لئے ہمارے (ملک) شام میں برکت دے۔ اور اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ملک یمن میں برکت دے صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تم! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے اور اے اللہ تم! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ رضہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ راوی کا بیان ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ تیسری مرتبہ صحابہ رضہ کے جواب میں آپ نے فرمایا وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے، اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ (بخاری)

فصل دوم

اہل یمن کے بارہ میں دعا

۶۰۱۰/۱ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رضہ زید بن ثابت رضہ سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے اللہ تم ان کے دلوں کو ہماری طرف متوجہ کر اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

اہل شام کی خوش بختی

۶۰۱۱/۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت زید بن ثابت رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خوشخبری ہے شام والوں کے لئے ہم نے عرض کیا رسول اللہ آپنے یہ کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا اسلئے کہ خداوند تم کے فرشتے اپنے بازوں کو شام پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد ترمذی)

حضرموت کا ذکر

۶۰۱۲/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عنقریب حضرموت کی طرف سے (حضرموت یمن کا ایک شہر ہے) ایک آگ نکلے گی

حَضَرَمَوْتَ اَوْمِنْ حَضَرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اور یہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں (یعنی ہم اس وقت کیا کریں؟) آپ نے فرمایا تم شام میں چلے جانا۔ (ترمذی)

شام کی فضیلت

۶۰۱۳/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی (یعنی مدینہ کی ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہو گی۔ اور وہ ملک شام کی طرف ہجرت ہے) پس بہترین شخص وہ ہو گا جو ابراہیم کی ہجرت کی جگہ ہجرت کر کے جائے گا۔ (یعنی ملک شام میں) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زمین کے لوگوں میں بہترین شخص وہ ہو گا جو ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کو اختیار کرے گا۔ اور اس کو لازم پکڑے گا (اس وقت) زمین میں بدترین لوگ ہونگے جن کو انکی زمینیں پھینک دینگی۔ (یعنی بہترین لوگ ہجرت کر جائیں گے اور بدترین لوگ اپنی اپنی جگہ رہ جائیں گے۔ جن کو زمینیں اِدھر سے اُدھر پھینک دیں گی) خدا ان لوگوں کو برا سمجھے گا اور ان کو اپنی رحمت سے دور رکھے گا۔ اور جمع کرے گی انکو آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ اور یہ آگ انکے ساتھ رات گزارے گی (یعنی جہاں وہ رات بسر کرینگے آگ ان کے ساتھ وہیں ٹھہری رہے گی) اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا سونا) کریں گے آگ ان کے ساتھ وہیں رہے گی۔ (ابوداؤد)

شام، یمن اور عراق کا ذکر

۶۰۱۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابن حوالہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عنقریب دینی امور کا یہ نظام ہو جائے گا کہ تم ایک جمع کئے ہوئے لشکر کے مانند ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں۔ ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا اگر میں اس وقت کو پاؤں تو یا رسول اللہ فرمایئے میں کون سے لشکر کو اختیار کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اختیار کر تو شام کو اس لئے کہ شام خدا تعالیٰ کی برگزیدہ اور پسندیدہ زمین ہے۔ اور آخری زمانہ میں خداوند تعالیٰ اس زمین میں اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کو جمع کرے گا۔ پھر اگر تم شام سے انکار کرو تو پھر یمن کو اختیار کرو اور (شام کو اختیار کرنے کی صورت میں) تم اپنے جانوروں کو اور اپنے آپ کو اپنے (مخصوص) حوضوں سے پلاؤ۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ میری وجہ سے شام اور شام کے لوگوں کا کفیل ہوا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

فصل سوم

اہل شام پر لعنت کرنے سے حضرت علیؓ کا انکار

۶۰۱۵ [۱۲] عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

شریح بن عبید رحؒ کہتے ہیں کہ شام کے لوگوں کا علیؓ کے سامنے ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اے امیر المومنین شام والوں پر لعنت کیجئے! علیؓ نے کہا میں شام والوں پر لعنت نہیں کرتا اس لئے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیسؓ مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے (یعنی یہ ہمیشہ چالیسؓ رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایک کے مرنے پر دوسرے کو ابدال کر دیتا ہے) انکے وجود کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی مدد سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کے سبب سے شام والوں سے عذاب کو دفع کیا جاتا ہے۔ (احمد)

دمشق کا ذکر

۶۰۱۶ [۱۳] وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ۔

ایک صحابی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا۔ پس جب تم کو اس کے شہروں میں مکانات بنانے کا اختیار دیا جائے تو تم شہر دمشق کو اختیار کرو۔ اس لئے کہ دمشق مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق شام کا ایک جامع شہر ہے (یعنی جو لوگوں کو جمع کرتا ہے) اور دمشق زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے (احمد)

خلافت مدینہ میں اور ملوکیت شام میں

۶۰۱۷ [۱۴] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خلافت مدینہ میں ہے اور بادشاہت شام میں۔ (بیہقی)

شام کی فضیلت

۶۰۱۸ [۱۵] وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے نور (روشنی) کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے نکلا۔ بلند ہوا اور ملک شام میں جا کر ٹھہر گیا۔ (بیہقی)

دمشق کا ذکر

۶۰۱۹ [۱۶] وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ

حضرت ابو درداء رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جنگ کے دن مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ غوطہ ہے (یعنی دجال سے جنگ

الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

کے دنوں میں) جو اس شہر کے ایک جانب ہے۔ جس کو دمشق کہا جاتا ہے۔ اور دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

(ابوداؤد)

وہ عجمی حکمران جو دمشق پر تسلط نہیں پائے گا

۶۰۲۰/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان رضؓ کہتے ہیں عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو تمام شہروں پر غلبہ حاصل کر لے گا سوائے شہر دمشق کے۔

(ابوداؤد)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان

فصل اول

اس امت پر خصوصی فضل خداوندی

۶۰۲۱/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْ أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيْرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمر اتنی ہے جتنا کہ سارے دن کے مقابلہ میں عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص لوگوں سے مزدوری اور کام کرائے اور یہ کہے کہ کوئی ہے جو آدھے دن تک (یعنی دوپہر تک) میرا کام کرے (میں اتنے وقت کے کام کی اجرت ہر شخص کو) ایک ایک قیراط دوں گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر کے وقت تک کرے میں ہر شخص کو ایک ایک قیراط دوں گا چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پہ کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کرے، میں ہر شخص کو دو دو قیراط دوں گا۔ خبردار ہو کہ تم ہی وہ لوگ جنہوں نے نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک دو دو قیراط پہ کام کیا ہے۔ خبردار ہو تمہارا اجر دوگنا ہے یہ دیکھ کر کہ تمکو دوگنا ثواب ملا ہے اور تم نے تھوڑا عمل کیا ہے یہود و نصاریٰ غضبناک ہوگئے اور کہا کہ ہم نے زیادہ عمل کیا ہے لیکن ہم کو ثواب کم ملا ہے خداوند تعالیٰ

فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِىْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

نے ان کو یہ جواب دیا، کیا میں نے تم پر ظلم کیا ہے یا تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے (یعنی جو اجرت میں نے مقرر کی تھی اس میں سے کچھ کم اجرت دی ہے) یہود و نصاریٰ نے کہا۔ نہیں کوئی کمی نہیں کی۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا پھر یہ میرا فضل و احسان ہے۔ میں جس کو چاہوں زیادہ دوں (بخاری)

بعد کے زمانہ کے اہلِ ایمان کی فضیلت

۶۰۲۲ (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِىْ لِىْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِىْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِىْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و عیال اور مال کو مجھ پر فدا کریں۔ (مسلم)

یہ اُمّت اللہ کے سچے دین پر قائم رہنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہے گی

۶۰۲۳ (۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِىْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حکم الٰہی پر قائم رہے گی اس جماعت کو نہ وہ نقصان پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت چھوڑ دیں گے اور نہ وہ شخص ضرر پہنچا سکے گا۔ جو اسکی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آجائے گا اور وہ اپنے اسی حال پر رہوں گے (بخاری، مسلم) اور انس کی حدیث اِنَّ من عباد اللہ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

اُمّت محمدی کی مثال

۶۰۲۴ (۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت کا حال بارش کے مانند ہے۔ جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا۔ (ترمذی)

فصل سوم

اُمّت محمدی کا حال

۶۰۲۵ (۵) عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ

جعفر صادق رحؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا خوش ہو اور خوش ہو۔ میری امت کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر بہتر ہے یا میری امت کی مثال باغ کے مانند ہے جس سے ایک سال تک ایک جماعت نے فائدہ اٹھایا (یعنی خوب کھایا) پھر دوسرے

عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ ۔ رَوَاهُ رَزِينٌ۔

سال ایک اور جماعت نے فائدہ اٹھایا (اور اس کے پھلوں وغیرہ کو کھایا) ممکن ہے وہ جماعت جس نے آخر میں باغ سے نفع حاصل کیا ہے عرض و عمق میں (یعنی تعداد میں) پہلی جماعت سے زیادہ ہوا اور خوبیوں میں بھی اس سے بہتر ہو۔ وہ امت کیونکر ہلاک ہوگی جس کا اول میں ہوں اور جسکے درمیان میں مہدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے لیکن ان زمانوں کے درمیان میں ایک جماعت کجرو (یعنی گمراہ) ہوگی وہ جماعت میرے طریقہ میں سے نہ ہوگی اور نہ میں ان میں سے ہوں گا۔ (رزین)

ایمان بالغیب کے اعتبار سے تابعین کی فضیلت

۶۰۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالنَّبِيُّونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا نَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا۔

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا ایمان کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ (یعنی تمہارے خیال میں کس مخلوق کا ایمان مضبوط و بہتر ہے) صحابہؓ نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہونا ہی چاہئے اسلئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم پیغمبروںؑ کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان لانا تو ظاہر ہے، کہ ان پر وحی آتی ہے پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپکو (یعنی صحابہؓ کو) بہتر سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے ،اسلئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے وہ صحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے (جن میں احکام الٰہی لکھے ہوں گے) اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔ (بیہقی)

ایک جماعت کے بارہ میں پیش گوئی

۶۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن العلاء حضرمیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے یہ حدیث بیان کی جس نے اس کو نبیؐ سے سنا ہے۔ اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے آخر میں ایک قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اس امت کے پہلے لوگوں کے ثواب کے مانند ہوگا (یعنی صحابہؓ کے ثواب کے مانند) یہ قوم لوگوں کو نیک کام کا حکم دے گی، برے کاموں سے منع کرے گی ۔ اور فتنہ پرداز لوگوں سے لڑے گی۔ (بیہقی)

ان امتیوں کی فضیلت جنہوں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا اور آپؐ پر ایمان لائے

۶۰۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا) اور سات بار خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

(احمد)

زمانۂ رسالت کے بعد کے لوگوں کی فضیلت

۶۰۲۹/۹ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا وَاَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جمعہ رض سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے رسول اللہ ص سے سنا ہو انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند واقعہ بیان کروں گا۔ ایک روز ہم نے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا (چاشت کے وقت کا کھانا) کھایا، ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے، آپ نے فرمایا۔ ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، مجھ کو نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔

(احمد، دارمی)

ارباب حدیث کی فضیلت

۶۰۳۰/۱۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

معاویہ بن قرہ رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب شام والے تباہ و برباد ہو جائیں اور پھر تم میں بھلائی نہ ہوگی۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت (دشمنان اسلام پر) غالب رہے گی۔ اس جماعت کو وہ لوگ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ ابن مدینی کا بیان ہے کہ اس جماعت سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔

(ترمذی)

اس امت سے خطا و نسیان معاف ہے

۶۰۳۱/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میری امت کے خطا و نسیان کو معاف فرما دیا ہے۔ اور اس فعل کو بھی جو اس سے زبردستی کرایا گیا ہو۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

اس امت کی انتہائی فضیلت

۶۰۳۲/۱۲ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں۔ کہ

جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ کے ارشاد کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہو) کے متعلق یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو۔ (یعنی تم نے امتوں کی تعداد کو پورا ستر کر دیا ہے) تم ان سب امتوں سے بہتر و گرامی قدر ہو خداوند تعالیٰ کی نظر میں۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے)

پہلا باب

صحابہ اور تابعین کے بارہ میں

حرف : الف

صحابہ

۱۔ انس بن مالک :۔ یہ انس بن مالک بن نضر ہیں ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ قبیلہ خزرج میں سے ہیں ۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ میں سے بصرہ میں سب سے آخر میں سنہ ۹۱ھ میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ننانوے سال ہوئی ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کا شمار ایک سو ہے اور ایک قول کے مطابق اسّی۔ جن میں اٹھتر مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۔ انس بن مالک الکعبی :۔ یہ انس بن مالک کعبی ہیں، ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔ ان کا نام اس ایک حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر اور حاملہ اور مرضعہ کے روزے کے بارے میں مروی ہے آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان سے ابوقلابہؓ نے روایت کیا ہے۔

۳۔ انس بن النضر :۔ یہ انس بن نضر بخاری انصار سے ہیں، یہ انس بن مالک کے چچا ہیں "احد" کے روز جب یہ شہید ہوئے ہیں تو اس وقت ان کے جسم پر تلوار اور نیزے اور برچھے کے ۸۰ سے زیادہ نشان دیکھے گئے تھے انھیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الخ

۴۔ انس بن مرثد :۔ یہ انس مرثد بن ابی مرثد کے بیٹے ہیں۔ ابی مرثد کا نام کناز بن الحصین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا ابن عبدالبر نے فرمایا کہ یہ قول زیادہ مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ انیس ہیں جو فتح مکہ اور حنین میں حاضر تھے یہ بھی فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ انیس یہی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اغد یا انیس الی امرۃ ھذا الخ (یعنی صبح کو اے انیس اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کیا تو اسکو سنگسار کر دینا) اور ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے انیس تھے واللہ اعلم ۔ آپ کی وفات سنہ ۵۴ھ میں ہوئی اور ان کو اور ان کے والد اور دادا اور بھائی کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے، ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کی ہے کنّاز میں کاف مفتوح ہے اور نون مشدّد اور زائے معجمہ ہے:۔

۵۔ اسید بن حضیر :۔ یہ اُسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے اور عقبہ والی رات میں یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور و محافظ تھے اور دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا، بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ مدینہ میں سنہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے رضی اللہ تعالے عنہ ۔

۶۔ ابواسید :۔ یہ ابواسید مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی کے بیٹے ہیں تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، ان سے ایک کثیر مخلوق نے روایت کی ہے ان کی وفات سنہ ۶۰ھ میں ہوئی جب کہ اس کی عمر اٹھتر سال کی تھی اور بینائی زائل ہو چکی تھی، اور بدریین صحابہ میں ان کی وفات سب سے آخر میں ہوئی، اُسید میں ہمزہ مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور یا ساکن ہے۔

۷۔ اسلم :۔ یہ اسلم ہیں ان کی کنیت ابورافع ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے، ان کا ذکر حرف را میں آئیگا۔

۸۔ اشعث بن قیس :۔ یہ اشعث قیس بن معدی کرب کے

بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد کندی ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ کندہ کا وفد آیا ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی وفد ہو کر آئے تھے، یہ واقعہ ۱۰ھ کا ہے۔ یہ اسلام سے قبل اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے، اسلام میں بھی بہت وجیہہ شخص تھے، جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے، پھر حضرت ابوبکر ؓ کی خلافت کے زمانہ میں مشرف باسلام ہو گئے اور کوفہ میں رہ کر ۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی، حضرت حسن بن علی ؓ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹- اشج :- ان کا نام منذر ہے العائذ العصری العبدی کے بیٹے ہیں۔ اپنی قوم کے سردار اور ان کے اسلام کی طرف لانے والے تھے وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان کا ذکر باب الحذر والتانی میں ہے العصری میں عین مفتوح اور صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے۔

۱۰- اشیم الضبابی :- اشیم الضبابی کا ذکر باب الفرائض تحت حدیث ضحاک میں ہے۔

۱۱- الاسود بن کعب العنسی :- یہ اسود بن کعب ہے اس کا نام عبہلہ عنسی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا دعوی کیا تھا اور آپ ؐ کی حیات میں ہی قتل کر دیا گیا، اس کو فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا فیروز تو اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے تاکہ جنبش نہ نہ کر سکے اور قیس نے قتل کیا اور سر تن سے جدا کر دیا۔ اس کا ذکر باب الرویا میں ہے، عنسی میں عین مہملہ مفتوح اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے اور عبہلہ میں عین مہملہ مفتوح ہے اور باء موحدہ ساکن اور ہا مفتوح اور لام ہے۔

۱۲- ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :- یہ ابراہیم ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے، ماریہ قبطیہ کے بطن سے جو آپ کی مملوکہ تھیں۔ مدینہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے اور سولہ ماہ کی عمر میں وفات ہو گئی اور ایک قول کے مطابق اٹھارہ ماہ زندہ رہے بقیع میں مدفون ہوئے۔

۱۳- الاغر المازنی :- یہ اغر بن مزنی کے بیٹے صحابی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی ہے اغر میں ہمزہ مفتوح اور غین معجمہ مفتوح اور راء مشدد ہے۔

۱۴- ابیض :- حمال کے بیٹے ہیں قوم سبا کے شہر مارب میں سے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور صحبت سے مشرف ہوئے یمن میں رہتے تھے، ان سے کم حدیثیں مروی ہیں حمال میں حا مفتوح اور میم مشدد ہے مارب کے میم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکن اور راء مکسور ہے آخر حرف باء ہے۔ ایک شہر ہے یمن میں صنعا کے قریب السبائی میں سین مہملہ مفتوح اور باء موحدہ پر فتح اور ہمزہ۔

۱۵- الاقرع بن حابس :- یہ اقرع بن حابس تمیمی ہیں۔ وفد بنی تمیم کے ساتھ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں اور یہ قبل از اسلام دونوں زمانوں میں معزز رہے ان کو عبد اللہ بن عامر نے اس لشکر پر حاکم بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ مع لشکر جوزجان (غالباً گورگان کا معرب ہے) میں مصائب میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان سے جابر اور ابوہریرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶- ابو الازہر :- یہ ابو الازہر انماری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے خالد بن معدان نے اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے، ان کا شمار شام والوں میں ہے۔

۱۷- اکیدر دومۃ :- یہ اکیدر عبد الملک کے بیٹے ہیں اور صاحب دومۃ الجندل کے خطاب سے مشہور ہیں ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔ اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ ان کا ذکر باب الجزیہ میں ہے اکیدر اکدر کی تصغیر ہے اور دومۃ میں دال مہملہ پر ضمہ و فتحہ دونوں درست ہیں، دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

۱۸- اوس بن اوس :- اوس بن اوس ثقفی ہیں اور ایک قول ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں ان سے ابو الاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمرو وغیرہما نے روایت کیا ہے

۱۹- **ایاس بن بکیر**:- یہ ایاس بن بکیر لیثی ہیں غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر رہے۔ اور یہ دار الارقم میں اسلام لائے تھے ۳۴ھ میں وفات پائی۔

۲۰- **ایاس بن عبد اللہ**:- یہ ایاس بن عبد اللہ دوسی مدنی ہیں، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، امام بخاریؒ کہتے ہیں ان کا مشرف بصحبت ہونا ثابت نہیں ہو سکا ان سے عورتوں کے مارنے کے بارے میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے ان سے عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔

۲۱- **اسامہ بن زید**:- یہ اسامہ ہیں زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں ان کا نام برکۃ تھا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپؐ کے والد ماجد جناب عبد اللہ بن عبد المطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپؐ کے غلام (حضرت زیدؓ) کے بیٹے تھے۔ اور آپؐ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر بیس سال کی تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القری میں رہنے لگے تھے اور وہیں بعد شہادت حضرت عثمانؓ وفات ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ ۵۴ھ میں وفات ہوئی، اور ابن عبد البرؒ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

۲۲- **اسامہ بن شریک**:- یہ اسامہ بن شریک ذبیانی ثعلبی ہیں اہل کوفہ میں ان کی احادیث زیادہ پھیلیں اور ان کا شمار کوفیین میں ہی ہوتا ہے ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۳- **ابی بن کعب**:- یہ ابی، کعب اکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور چھ اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتوی دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کیے جاتے تھے، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا، حضرت عمرؓ نے سید المسلمین کا۔ آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۱۹ھ میں ہوئی۔ آپ سے کثیر مخلوق نے روایات کی ہیں۔

۲۴- **افلح**:- یہ افلح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام سلمہ کے غلام ہیں۔ ان سے حبیب مکی نے روایت کی ہے۔

۲۵- **ایقع بن ناکور**:- یہ ایقع بن ناکور یمن کے رہنے والے تھے۔ ذی الکلاع (بکاف مفتوح) کے نام سے مشہور ہیں، اپنی قوم کے رئیس تھے جن کی اطاعت اور اتباع کیا جاتا تھا، یہ اسلام قبول کر چکے تھے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی امداد کے بارے میں تحریر فرمایا تھا محاربہ صفین میں ۳۷ھ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ اشتر نخعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

۲۶- **انجشہ**:- یہ انجشہ ایک سیاہ رنگ غلام تھے حدی خواں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بذریعہ نظم ہنکاتے تھے اور عمدہ لے ادا کرتے تھے ان سے ابو طلحہ اور انس بن مالک نے روایت کیا ہے اور یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا رویدک یا انجشۃ رفقا بالقواریر (آہستہ آہستہ چلاؤ اے انجشہ ان نازک شیشوں یعنی عورتوں کی رعایت کرو ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجمہ۔

۲۷- **ابو امامہ الباہلی**:- یہ ابو امامہ ہیں جن کا نام صدی ہے، عجلان باہلی کے بیٹے، مصر میں رہتے تھے پھر حمص منتقل ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا، یہ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات کی جاتی ہیں اہل شام کے یہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۸۶ھ میں انتقال ہوا، جب کہ آپ کی عمر اکیانوے سال تھی، اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں عبد اللہ بن بسر فوت ہوئے، صدی میں صاد برضمہ اور دال مہملہ مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۲۸- **ابو امامہ انصاری**:- یہ ابو امامہ اسعد ہیں، سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے کہا جاتا

ہے کہ آپؐ نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر تجویز فرمائی تھی یہ بوجہ کم عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے اسی لئے بعضوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبدالبر نے ان کو منجملہ صحابہ ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین میں کے بڑے علماء میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابوسعید وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنیں اور ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۱۰۰ھ میں وفات ہوئی۔ اور آپ کی عمر بانوے سال ہوئی۔

۲۹۔ ابوایوب الانصاری :۔ یہ ابوایوب ہیں خالد بن زید انصاری خزرجی اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے، جب کہ ان کے والد (حضرت معاویہؓ) قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ (شریک جہاد ہونے کے لئے) نکلے اور بیمار ہو گئے پھر جب بیماری کا ثقل بڑھ گیا تو اپنے اصحاب کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کو اٹھا لینا، پھر جب تم دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ تو لوگوں نے ایسا ہی کیا آپ کی قبر قسطنطنیہ کی چہار دیواری کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کے وسیلے سے بیمار لوگ خدا سے شفا چاہتے ہیں تو شفا پاتے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایات کی ہیں قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن اور پہلی طا مضموم اور اور دوسری طا مکسور ہے اور اس کے بعد یا ساکنہ ہے، نووی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا اور یہی مشہور ہے اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں ہے بعد نون کے یا مشددہ بھی ہے۔

۳۰۔ ابوامیۃ المخزومی :۔ یہ ابوامیۃ مخزومی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ابو منذر روایت کرتے ہیں

۳۱۔ امیہ بن مخشی :۔ یہ امیہ بن مخشی خزاعی ازدی ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ طعام کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مثنی بن عبدالرحمن ان سے روایت کرتے ہیں، مخشی میں میم مفتوح اور خا ساکن اور شین مکسور اور یا مشدد ہے۔

۳۲۔ امیہ بن صفوان :۔ یہ امیہ بن صفوان ہیں جو امیہ بن خلف جمحی کے بیٹے تھے، یہ اپنے والد صفوان سے روایت کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عمرو وغیرہ سے دربارۂ عاریت روایت کی ہے

۳۴۔ ابواسرائیل :۔ یہ ابواسرائیل صحابہ میں سے ایک شخص تھے، جنہوں نے یہ نذر کی تھی کہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزے سے دھوپ میں کھڑے رہیں گے اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں بھی سایہ میں بھی رہیں اور گفتگو کریں، ان کی حدیث ابن عباس اور جابر بن عبداللہ کے پاس ہے۔

۳۵۔ آبی اللحم خلف بن عبدالملک :۔ یہ خلف بن عبدالملک الغفاری ہیں۔ آبی اللحم کے نام سے مشہور ہیں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے اور ایک قول میں حویرث ہے (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور آبی اللحم کے لقب سے اس لئے مشہور ہوئے کہ گوشت مطلقاً نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (یعنی اسلام لانے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرتے تھے) یوم حنین میں شہید ہوئے۔ ان کے آزاد کردہ عمیر ان سے روایت کرتے ہیں آبی میں ہمزہ پر زبر اور مد ہے اور با موحدہ مکسور اور یا ساکن ہے۔

تابعین

۳۶۔ اویس القرنی :۔ یہ اویس بن عامر ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ قرن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کو نہیں دیکھ سکے ان کے مقبول ہونے کی بشارت دی گئی انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو اور آپ کے بعد دوسروں کو بھی دیکھا یہ زہد اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ صفین کے موقعہ پر ۳۷ھ میں گم (یا شہید) ہو گئے۔

۳۷۔ ابان :۔ ابان بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اہل مدینہ میں سے ہیں: تابعی ہیں اپنے والد عثمان اور دیگر اصحاب سے روایات

کرتے تھے اور ان کی روایات بکثرت ہیں ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ابان میں ہمزہ مفتوح ہے اور باء پر تشدید نہیں ہے۔

۳۸۔ **ایوب بن موسیٰ**:۔ یہ ایوب بن موسیٰ ہیں جو عمرو بن سعید بن العاص اموی کے بیٹے تھے۔ انہوں نے عطاء اور مکحول اور ان کے ہم مرتبہ محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بڑے فقہاء میں سے تھے ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۳۹۔ **امیہ بن عبداللہ**:۔ یہ امیہ ہیں عبداللہ بن خالد بن اسید مکی کے بیٹے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے۔ ثقہ تھے۔ والی خراسان تھے اور ۸۷ھ میں انتقال کیا۔

۴۰۔ **اسلم**:۔ یہ اسلم حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ تھے ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے ۱۱ھ میں مکہ میں خریدا تھا حضرت عمرؓ سے احادیث سنیں، ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایات کی ہیں۔ مروان کی خلافت کے زمانہ میں ایک سو چودہ ۱۱۴ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۴۱۔ **ازرق بن قیس**:۔ یہ ازرق ہیں قیس حارثی کے بیٹے تابعی ہیں اپنے باپ برزہ سے اور ابن عمرؓ سے اور انس بن مالک سے احادیث سنیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۴۲۔ **الاعمش**:۔ یہ اعمش ہیں ان کا نام سلیمان بن مہران کاہلی اسدی ہے۔ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے، بنی کاہل ایک شعبہ بنی اسد خزیمہ کا ہے یہ ۶۰ھ میں رے میں پیدا ہوئے وہاں سے اٹھا کر کوفہ میں لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ اجلہ علماء علم حدیث و قراۃ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفیین کی روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۱۴۸ھ میں وفات ہوئی

۴۳۔ **الاعرج**:۔ یہ اعرج ہیں ان کا نام عبدالرحمٰن ابن ہرمز مدنی ہے۔ آزاد کردہ بنی ہاشم تھے تابعین میں کے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں سے ہیں، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں مشہور تھے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے ۱۱۷ھ میں اسکندریہ میں وفات ہوئی۔

۴۴۔ **الاسود**:۔ یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں، عمرو بن معاذ اور ابن مسعود سے روایت کرتے تھے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۸۴ھ میں وفات ہوئی۔

۴۵۔ **ابراہیم بن میسرہ**:۔ یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں ثقہ تھے اور صحیح احادیث روایت کرتے تھے۔

۴۶۔ **ابراہیم بن عبدالرحمٰن**:۔ یہ ابراہیم ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو اسحاق زہری قرشی ہے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں بچپن میں لائے گئے۔ اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے احادیث سنیں، ان سے ان کے بیٹے سعد اور زہری روایت کرتے ہیں ۹۶ھ میں وفات ہوئی آپ کی عمر ۷۵ سال ہوئی۔

۴۷۔ **ابراہیم بن اسمٰعیل**:۔ یہ ابراہیم ہیں اسماعیل اشہلی کے بیٹے۔ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت لوگوں سے روایت کی ہے اور ان سے قعنبی اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بہت روزے رکھنے والے اور بکثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ ان کو دار قطنی وغیرہ نے متروک کہا ہے ۱۶۵ھ میں وفات ہوئی۔

۴۸۔ **ابراہیم بن الفضل**:۔ یہ ابراہیم ہیں فضل مخزومی کے بیٹے۔ انہوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے وکیع اور ابن نمیر نے اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹۔ **اسحاق بن عبداللہ**:۔ یہ اسحاق بن عبداللہ انصاری ہیں تابعین مدینہ میں کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے انس بن مالک اور ابو مرثد وغیرہ سے احادیث سنیں اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر اور مالک اور ہمام نے اور ان کا ذکر باب الانفاق میں ہے ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۵۰۔ **اسحاق بن راہویہ**:۔ یہ ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم التیمی ہیں، ابن راہویہ سے شہرت رکھتے تھے۔ بڑے درجے کے اہل علم اور ارکان مسلمین میں شمار کئے جاتے تھے اور آپ کی ذات حدیث و

فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی۔ آپ علم کی طلب میں خراسان اور عراق اور حجاز اور یمن اور شام کے شہروں میں پھرے ہیں۔ پھر آپ نے نیشاپور کو وطن بنا لیا یہاں تک کہ وہیں سنہ ۲۳۸ھ میں بعمر ۷۷ سال انتقال کیا ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ اور وکیع بڑے بڑے آئمہ سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ائمہ اعلام کی بڑی جماعت نے روایات کی ہیں۔

۵۱۔ **ابو اسحاق السبیعی**:۔ یہ ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی کوفی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر اصحاب کی زیارت کی ہے اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایات سنیں اور ان سے اعمش اور شعبہ اور ثوری نے روایات کی ہیں، یہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی تھے ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی اور سنہ ۱۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ سبیعی میں سین مہملہ مفتوح اور باء موحدہ مکسور اور عین مہملہ ہے۔

۵۲۔ **ابو اسحاق بن موسیٰ**:۔ یہ ابو اسحاق ہیں موسیٰ انصاری کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، بغداد تشریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اور ان سے مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم سے روایات کی ہیں بڑے معتبر مانے جاتے تھے سنہ ۲۴۴ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ **ابو ابراہیم الاشہلی**:۔ یہ ابو ابراہیم اشہلی انصاری ہیں۔ ان کا اسی قدر حال معلوم ہو سکا ہے کہ اپنے والد سے احادیث سنیں، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ یہ بیان کتاب الکنیٰ میں امام مسلم نے کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے ان ابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

۵۴۔ **ابو اسرائیل**:۔ یہ ابو اسرائیل اسماعیل ہیں۔ خلیفہ الملائی کے بیٹے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابونعیم اور اسید بن جمال وغیرہ نے روایت کی ہے ضعیف راوی ہیں سنہ ۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

۵۵۔ **ابو ایوب المراغی**:۔ یہ ابو ایوب مراغی عتکی ہیں جویریہ اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ نے روایت کی ہے اور یہ معتبر اور ثقہ راوی تھے۔

۵۶۔ **ابو الاحوص**:۔ یہ ابو الاحوص ہیں ان کا نام عوف ہے۔ مالک بن فضلہ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ابن مسعود اور ابوموسیٰ سے احادیث سنیں اور ان سے حسن بصری اور ابو اسحاق اور عطاء بن السائب نے روایات کی ہیں۔

۵۷۔ **احوص**:۔ یہ احوص بن جواب ہیں اور ان کی کنیت ابو جواب ضبی ہے اہل کوفہ میں سے تھے، اہل کوفہ میں سے تھے ان سے علی بن مدینی نے روایت کی ہے۔ سنہ ۲۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور جواب میں جیم مفتوح اور واؤ مشدد اور باء موحدہ ہے۔

۵۸۔ **ابو الاحوص**:۔ یہ ابو الاحوص سلام ہیں۔ سلیم کے بیٹے، حافظ احادیث تھے، آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایات کی ہیں اور ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کو ابن معین نے پختہ اور معتبر کہا ہے سنہ ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی۔

۵۹۔ **اُبی بن خلف**:۔ ابی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ یہ ابی خلف کا بیٹا تھا اور خلف وہب کا بیٹا تھا اور امیہ ابی کا بھائی تھا، اُبی بڑا خبیث مشرک تھا۔ جس کو غزوۂ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور امیہ بحالت شرک بدر کے دن مارا گیا۔

صحابی عورتیں

۶۔ **اسماء بنت ابی بکر**:۔ یہ اسماء ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیٹی۔ اور ان کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے پٹکے کو پھاڑ کر دو حصے کئے تھے، اس کے ایک حصّہ میں توشہ دان کو باندھا اور دوسرے کو مشکیزہ پر باندھا یا اس کا اپنا پٹکا بنا لیا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ میں اسلام لائی تھیں، کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف سترہ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا، یہ اپنی بہن عائشہ سے دس برس بڑی تھیں، جب آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ کی نعش کو (جو بعد قتل ایک لکڑی پر لٹکا دی گئی تھی) لکڑی پر سے اتار کر دفن کر دیا گیا تو اس سے دس دن بعد یا بیس دن بعد بعمر ایک سَو

برس مکہ میں انتقال کیا اس وقت ۴۳ھ تھا ان سے بہت لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۶۱۔ **اسماء بنت عمیس**:۔ یہ اسماء بنت عمیس ہیں انہوں نے اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی وہیں آپ سے محمد یا عبداللہ اور عون پیدا ہوئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو ان سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح اور آپ سے محمد پیدا ہوئے، پھر حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہو گئی تو آپ سے حضرت علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا اور آپ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان سے بہت سے جلیل القدر صحابہ نے روایات کی ہیں۔ عمیس میں عین مضموم اور میم مفتوح ہے اور یاء ساکن ہے اور سین مہملہ ہے۔

۶۲۔ **اُنیسہ بنتِ خُبیب**:۔ یہ انیسہ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہے ان سے ان کے بھانجے خبیب بن بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے انیسہ تصغیر کے صیغہ سے ہے اسیطرح خبیب۔

۶۳۔ **اُمیمہ بنتِ رُقیقہ**:۔ یہ امیمہ ہیں رقیقہ کی بیٹی ان کے والد کا نام عبداللہ ہے اور رقیقہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں۔ ان کا شمار اہلِ مدینہ میں ہے رقیقہ میں راء مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر ہے اور درمیان میں دو نقطوں والی یاء ساکن ہے۔

۶۴۔ **امامہ بنتِ ابی العاص**:۔ یہ امامہ ہیں ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی۔ ان کی والدہ زینب ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ حضرت فاطمہ کی بھانجی تھیں حضرت علی کو انہوں نے اس کی وصیت کی تھی۔ امامہ کا نکاح حضرت علی سے زبیر بن العوام نے کیا کیونکہ ان کے یعنی امامہ کے والد نے ان کو اس کی وصیت کی تھی باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ب صحابہ

۶۵۔ **ابوبکر الصدیقؓ**:۔ یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ یہ عثمان ابو قحافہ کے بیٹے ہیں۔ قحافہ کے قاف پر پیش ہے۔ ابو قحافہ عامر کے بیٹے تھے اور وہ عمرو کے اور وہ کعب کے اور وہ سعد کے اور وہ تیم کے اور وہ مرّہ کے اس طرح ساتویں پشت پر ان کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا آپ کو عتیق سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر (جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو نارِ جہنم سے آزاد اور بے کھٹکے ہو چکا ہے وہ ابوبکر کو دیکھ لے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور آپؐ سے کبھی جدا نہیں ہوئے نہ قبل از اسلام اور نہ بعد از اسلام (بلکہ بعد وفات بھی بجسمہ المبارک آپ کے ساتھ ہی رہے) اور یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے ان کا رنگ سفید تھا لاغر اندام تھے رخسار پتلے تھے چہرے پر گوشت بہت کم تھا۔ آنکھیں اندر کو تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں، آپ مہندی اور وسمہ سے خضاب کرتے تھے، ان کو اور ان کے والدین کو اور ان کی اولاد کو اور پوتے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ صحبت حاصل ہوا۔ اتنی بڑی نعمت تمام اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ واقعۂ فیل کو دو سال چار مہینے سے چند دن کم گذرے تھے جب کہ مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں منگل کی رات میں عشاء اور مغرب کے درمیان جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کے آٹھ دن باقی تھے آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی، آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ اسماء بنتِ عمیس غسل دیں اس لئے انہوں نے آپ کو غسل دیا اور عمر بن خطاب نے نمازہ جنازہ پڑھائی آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے، آپ سے بہت کم حدیثوں کی روایت ہوئی کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تھوڑی سی مدت حیات رہے (اور انصرامِ امورِ خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی)۔

۶۶۔ **ابوبکرہ**:۔ یہ ابوبکرہ نفیع بن حارث ہیں اور یہ غلام تھے حارث بن کلدہ ثقفی کے پھر انہوں نے ان کو اپنے اہلِ بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی بیٹا بنا لیا تھا۔ ان کے نام (نُفیع) سے ان کی کنیت ابوبکرہ زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یوم طائف میں (جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک

گھڑی کے سہارے لٹک کر کود ے تھے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا (بکرہ کے معنی لکڑی کے گھڑی کے ہیں جس پر ڈول کی رسی چلتی ہے) تو آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ کی کنیت سے مخاطب فرمایا اور ان کو آزاد کر دیا، اس لئے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں سے ہیں۔ یعنی آزاد کردہ غلام بصرہ کے باشندہ ہو کر دہیں پر ۴۹ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ نفیع میں نون مضموم اور فا مفتوح اور بار ساکن ہے۔

۶۷۔ **ابو برزہ**:۔ یہ ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی ہیں خروع زمانہ میں اسلام قبول کیا اور یہ وہی ہیں جنہوں نے عبد اللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے پھر بصرہ آکر اقامت گزیں ہوئے پھر خراسان کا غزوہ کیا اور مرو میں ۶۰ھ میں وفات ہوئی۔

۶۸۔ **ابو بردہ**:۔ یہ ابو بردہ ہانی بن نیار ہیں، ستر اصحاب کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اس کے بعد کے محاربات میں بھی شریک رہے اور یہ برا ابن عازب کے ماموں ہیں، ان کے اولاد نہیں ہوئی، معاویہ کے شروع زمانہ میں تمام محاربات میں حضرت علیؓ کا ساتھ دے کر وفات پائی ان نے برا اور جابر نے روایت کی ہے ہانی میں نون مکسور ہے اس کے بعد ہمزہ ہے اور نیار میں نون مکسور اور یا بغیر تشدید کے ہے اور آخر میں را مہملہ (بے نقطہ والی) ہے۔

۶۹۔ **ابو بصیر**:۔ یہ ابو بصیر عتبہ بن اسید ثقفی ہیں ابتدائی زمانہ میں اسلام لانے والے صحابہ میں سے ہیں، ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال ہو گیا، اسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مہملہ مکسور ہے ان کا ذکر حرف عین میں بھی آنے والا ہے۔

۷۰۔ **ابو بصرہ**:۔ اس میں باء پر زبر ہے اور صاد مہملہ ساکن ہے یہ حمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ حمیل حمل کی تصغیر ہے۔

۷۱۔ **ابو بشیر**:۔ یہ ابو بشیر قیس ہیں عبید انصاری مازنی کے بیٹے۔ ابن عبد البر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام پر واقفیت نہیں ہو سکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق و اعتماد ہو کر ان کا نام نہیں بتایا اور ابن مندہ نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے مگر نام نہیں لکھا ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے یوم حرہ کے بعد انتقال ہوا، انہوں نے طویل عمر پائی۔

۷۲۔ **ابو البداح**:۔ یہ ابو البداح ہیں جن کے نام میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب ہے جس سے مشہور ہو گئے اور ان کی کنیت عمر ابو عمر ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے تو بعض نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی حاصل ہوئی اور بعض نے کہا کہ حاصل نہیں ہوئی، البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی ابن عبد البر کے نزدیک صحیح یہ کہ صحابی تھے۔ بداح میں باء موحدہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشدد اور حا مہملہ ہے ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸۴ سال ہوئی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے۔

۷۳۔ **البرا ابن عازب**:۔ یہ برا ابن عازب ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کوفہ میں آئے اور ۲۴ھ میں رے فتح کیا اور جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور مصعب بن زبیر کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال کیا، ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مہملہ مضموم ہے اور میم پر تشدید نہیں ہے۔

۷۴۔ **بلال بن رباح**:۔ یہ بلال بن رباح حضرت ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور آخر وقت میں شام میں رہنے لگے تھے اور ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جب کہ آپ کی عمر ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی، ۲۰ھ میں دمشق میں انتقال کیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حلب میں انتقال ہوا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ پہلا قول صحیح ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اہل مکہ نے اسلام قبول کرنے کی بنا پر سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور بلالؓ کو شدید تکالیف میں مبتلا کرنے میں امیہ بن خلف جمحی بذات خود حصہ

لیتا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی کہ یہ ملعون حضرت بلال ہی کے ہاتھ سے بدر کے دن قتل ہوا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلال کے آزاد کرنے والے ہیں۔

بلال بن حارث :۔ یہ بلال بن حارث ابوعبدالرحمٰن مزنی ہیں اشعر میں رہتے اور مدینہ کو دیکھا تھا، ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی سنہ ۶۰ھ میں بعمر اسی سال وفات پائی۔

۷۶۔ **بریدہ بن الحصیب** :۔ یہ بریدہ بن الحصیب اسلمی ہیں بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ مگر اس میں حاضر نہ ہو سکے اور اور بیعت الرضوان میں شریک تھے۔ یہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے تھے پھر بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے خراسان جہاد کرتے ہوئے پہنچے اور مرو میں بزمانہ یزید بن معاویہ سنہ ۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور حصیب حصب کی تصغیر ہے۔

۷۷۔ **بشیر بن معبد** :۔ یہ بشیر بن معبد ہیں "ابن الخصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ خصاصیہ ان کی والدہ تھیں اور ان کا نام کبشہ تھا لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

۷۸۔ **بسر بن ابی ارطاۃ** :۔ یہ بسر بن ابی ارطاہ ابوعبدالرحمٰن ہیں اور ابوارطاۃ کا نام عمیر عامری قرشی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کم عمری کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اور اہل شام ان کا سننا ثابت کرتے ہیں واقدی کا قول ہے کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے، کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا دماغ صحیح نہیں رہا تھا حضرت معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ عبدالملک کے زمانے میں۔

۷۹۔ **بدیل بن ورقاء** :۔ یہ بدیل بن ورقا خزاعی ہیں قدیم الاسلام ہیں ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں شہید ہوئے اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

۸۰۔ **ابنا بسر** :۔ یعنی بسر کے دونوں بیٹے اس سے مراد عطیہ اور عبداللہ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔ ان دونوں کی ایک حدیث ہے۔ کھجور اور مکھن کھانے کے بارے میں جس میں دونوں ناموں کو ملا کر "ابنا بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹے کہا گیا ہے۔ اور ان کے نام نہیں ذکر کئے گئے۔

۸۱۔ **البیاضی** :۔ منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور ان کا نام عبداللہ بن جابر الانصاری ہے۔ صحابی تھے۔

تابعین

۸۲۔ **بلال بن یسار** :۔ یہ بلال ہیں یسار کے بیٹے، جو زید کے بیٹے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں انہوں نے اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کی ہے ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے ان کی حدیثیں بصرہ والوں میں رائج ہیں

۸۳۔ **بلال بن عبداللہ** :۔ یہ بلال ہیں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی کے بیٹے۔ حدیث میں بڑے سنجیدہ تھے۔

۸۴۔ **بسر بن محجن** :۔ یہ بسر بن محجن دیلی حجازی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے تھے اور ابن مندہ نے ان کا نام صحابہ کے ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی کہا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ محجن میں میم مکسور اور حاء مہملہ ساکن اور جیم مفتوح اور آخر میں نون ہے اور دیلی میں دال مکسور ہے اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔

۸۵۔ **بہز بن حکیم** :۔ یہ بہز ہیں حکیم بن معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے بیٹے ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ وہ اپنے باپ وہ ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی روایت داخل نہیں

کی ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابل انکار ہو۔ حیدہ میں حاء مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یا ر ساکن اور دال مفتوح ہے۔

۸۶۔ بشر بن مروان :۔ یہ بشر ہیں مروان بن حکم اموی قرشی کے بیٹے عبدالملک کے بھائی۔ یہ اپنے بھائی کی طرف سے والیٔ عراق تھے۔ یوم جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بشر میں با مکسور اور شین معجمہ ساکن ہے۔

۸۷۔ بشر بن رافع :۔ یہ بشر بن رافع ہیں یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے، ان کی روایت کو احمد بن حنبل نے ضعیف اور ابن معین نے قوی کہا ہے۔

۸۸۔ بشر بن ابی مسعود :۔ یہ بشر ہیں ابو مسعود بدری کے بیٹے۔ انہوں نے اپنے باپ سے ان سے عروہ اور یونس بن میسرہ اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۸۹۔ بشیر بن میمون :۔ یہ بشیر بن میمون ہیں اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر بن مفضل وغیرہ نے روایات کی ہیں، سچے مانے جاتے ہیں۔

۹۰۔ بجالہ بن عبدہ :۔ یہ بجالہ بن عبدہ تمیمی ہیں، جزء بن معاویہ کے کاتب احنف بن قیس کے چچا ہیں مکی اور ثقہ ہیں اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے عمران بن حصین سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے۔ ۷۰ھ میں مکہ میں زندہ تھے۔ بجالہ میں باموحدہ مفتوح اور جیم مخفف یعنی تشدید کے ہے اور جزء میں جیم مفتوح اور زا ساکن ہے جس کے بعد ہمزہ ہے۔

۹۱۔ ابو بردہ :۔ یہ ابو بردہ عامر ہیں، عبداللہ بن قیس کے بیٹے۔ عبداللہ بن قیس نام ہے ابو موسیٰ اشعری رضؓ کا ابو بردہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی ہیں اپنے والد اور حضرت علی رضؓ [illegible] ہما سے روایت کرتے تھے۔ اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عہدۂ قضا پر کوفہ میں مامور کئے گئے تھے پھر ان کو حجاج بن یوسف نے معزول کر دیا تھا۔

۹۲۔ ابوبکر بن عیاش :۔ یہ ابوبکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں سے تھے ابو اسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے، امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہیں مگر غلطی کبھی کر جاتے ہیں ۱۹۳ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات ہوئی۔ عیاش میں دو نقطوں والی یا مشدد ہے اور شین معجمہ ہے۔

۹۳۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن :۔ یہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن مخزومی ہیں، ابوبکر ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی تابعی ہیں۔ انہوں نے عائشہ اور ابوہریرہ سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں۔

۹۴۔ ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر :۔ یہ ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر حمیدی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔

۹۵۔ ابو البختری :۔ ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث رویت ہلال کے بارے میں ہے۔

صحابی عورتیں

۹۶۔ بریرۃ :۔ بریرہ میں با مفتوح ہے اور پہلی را مکسور اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔ یہ ام المومنین عائشہ رضؓ کی آزاد کردہ ہیں۔ عائشہ اور ابن عباس اور عروہ ابن زبیر سے روایت کرتی ہیں۔

۹۷۔ بسرۃ :۔ یہ بسرہ صفوان بن نوفل کی بیٹی تھیں نسلاً قریشیہ اسدیہ تھیں۔ اور یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

۹۸۔ بہیسہ :۔ یہ بہیسہ فزاریہ ہیں۔ صحابیہ ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی حدیث بیع کے بارے میں ہے۔ بہیسہ میں با مضموم اور ہا مفتوح اور یا ساکن اور سین مہملہ ہے۔

۹۹۔ ام بجید :۔ یہ ام بجید حوا ہیں۔ یزید بن سکن کی بیٹی انصاریہ ہیں اسماء بنت یزید کی بہن، ان کی شہرت کنیت سے زیادہ ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن بجید نے روایت کی ہے بجید بجد کی تصغیر ہے۔

تابعی عورتیں

۱۰۰۔ بناتہ :۔ یہ بناتہ با کے پیش اور نون کی تخفیف کے ساتھ

عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ ہیں یہ عائشہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے ان کی حدیث جلاجل والی ہے، حیان میں حا، مہملہ مفتوح ہے اور دو نقطوں والی یا مشدد ہے۔

ت صحابہ

۱۰۱۔ **تمیم داری**:۔ یہ تمیم بن اوس داری ہیں، پہلے نصرانی تھے پھر ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت کو تمام رات بار بار پڑھتے صبح کر دیتے تھے، محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ داری رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکے تو اپنے نفس کو اس غفلت کی سزا دینے کیلئے ایک سال تک تمام رات نوافل پڑھتے رہے اور بالکل نہیں سوئے مدینہ میں رہتے تھے۔ پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام میں اقامت گزیں ہو گئے اور وقت وفات تک وہیں رہے اور سب سے پہلے مسجد میں انہوں نے چراغ جلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے قصہ دجال اور جساسہ کا بیان کیا ہے۔ اور ان سے بہت لوگوں نے اسکی روایت کی۔

تابعین

۱۰۲۔ **ابو تمیمہ**:۔ یہ ابو تمیمہ طریف بن خالد ہجیمی بصری ہیں۔ ان کی اصل یمن کے عربی لوگوں سے تھی ان کے چچا نے ان کو بیچ دیا تھا۔ اور یہ تابعی ہیں۔ متعدد صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے ۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

ث صحابہ

۱۰۳۔ **ثابت بن قیس بن شماس**:۔ یہ ثابت بن قیس بن شماس انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ احد اور اس کے بعد جس قدر غزوات ہوئے سب میں حاضر ہوئے۔ اور یہ اکابر صحابہ میں سے اور انصار کے بڑے علماء میں سے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور اور یوم الیمامہ یعنی جس دن مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی اس میں ۱۲ھ میں شہید ہو گئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ **ثابت بن ضحاک**:۔ یہ ثابت بن ضحاک ابو زید انصاری خزرجی ہیں۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے (حدیبیہ میں) بیعۃ الرضوان کے موقع پر درخت کے نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جو فتنہ ہوا اس میں شہید ہوئے

۱۰۵۔ **ثابت بن وحداح**:۔ یہ ثابت بن وحداح اور ایک قول کے مطابق ابن وحداحہ انصاری ہیں، غزوہ احد میں شریک ہوئے اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے پار ہو گیا تھا شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ بستر پر ہی انتقال ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے تھے "تشییع الجنازہ" کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۶۔ **ثوبان**:۔ یہ ثوبان بن بجدد ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک سفر اور حضر میں ہمیشہ آپؐ کے ساتھ رہے، پھر شام آ گئے تھے پھر رملہ میں آئے، اس کے بعد حمص میں مقیم ہوئے اور وہیں ۵۴ھ میں وفات ہوئی ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ بجدد میں ایک نقطہ والی با مضموم اور جیم ساکن اور پہلی دال مہملہ مضموم ہے۔

۱۰۷۔ **ثمامہ بن اثال**:۔ یہ ثمامہ بن اثال حنفی ہیں اہل یمامہ کے سردار تھے یہ قید ہو گئے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رہائی بخشی، اس کے بعد یہ گئے اور اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کر کے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے، ثمامہ میں ثا مضموم اور دونوں میم غیر مشدد ہیں اور اثال میں ہمزہ مضموم اور تین نقطوں والی ثا غیر مشدد اور آخر میں لام ہے۔

۱۰۸۔ **ابو ثعلبہ**:۔ یہ ابو ثعلبہ جرہم بن ناشب خشنی ہیں اور یہ اپنی

کنیت سے مشہور ہیں، انہوں نے بیعۃ الرضوان والی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان کو قوم کے لوگوں کے پاس (تبلیغ اسلام کے لئے) بھیجا جو اسلام لے آئے، ابو ثعلبہ شام میں آگئے تھے اور وہیں سنہ ۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ جرہم میں جیم اور ہا دونوں مضموم ہیں۔

تابعین

۱۰۹۔ ثابت ابن ابی صفیہ :۔ یہ ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے محمد بن علی الباقر سے حدیث کو سنا ہے اور وکیع اور ابن عیینہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے ان کی وفات سنہ ۱۴۸ھ میں واقع ہوئی۔

۱۱۰۔ ثابت بن اسلم بنانی :۔ ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم بنانی کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ تابعی ہیں بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور ثقات میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں مشہور ہوئے۔ اور ان کی شاگردی میں چالیس سال گزارے ہیں۔ انہوں نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے اور بڑی جماعت نے ان سے۔ ان کی وفات سنہ ۱۲۳ھ میں واقع ہوئی اور انہوں نے ۸۶ سال کی عمر پائی

۱۱۱۔ ثمامہ بن حزن :۔ یہ ثمامہ حزن قشری کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں کیا جاتا ہے اور ان کی حدیث بصریین روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ کو اور حضرت ابو الدرداء کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حزن کی حاء مہملہ پر زبر ہے زاء اور نون پر جزم ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید :۔ یہ ثور یزید کلاعی شامی کے بیٹے ہیں اور حمص کے رہنے والے ہیں انہوں نے خالد بن معدان سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی وفات سنہ ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ باب ا ا ثم میں آتا ہے۔

ج صحابہ

۱۱۳۔ جابر بن عبداللہ :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ انصار میں سے ہیں۔ قبیلہ سلیم کے رہنے والے ہیں، مشہور صحابہ میں سے ہیں، ان کا شمار ان حضرات صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے حدیث کی روایت کثرت سے کی ہے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ایسے تمام غزوات اٹھارہ ۱۸ ہیں۔ وہ شام اور مصر میں تشریف لائے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی ان سے بڑی جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے سنہ ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۹۴ سال بتلائی جاتی ہے۔ یہ ایک قول میں صحابہ میں سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پانے والے ہیں (ان کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔)

۱۱۴۔ جابر بن سمرہ :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ عامری ہے، یہ سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ہی سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۔ جابر بن عتیک :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے بدر اور بدر کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹوں نے یعنی عبداللہ اور ابو سفیان اور ان کے بھتیجے عتیک بن حارث نے روایت حدیث کی ہے سنہ ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر ۹۱ سال کی ہے۔

۱۱۶۔ جبار بن صخر :۔ یہ جبار صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں بیعت عقبہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے لیلۃ العقبہ میں جو ستر صحابہ شریک تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ شرحبیل بن سعد نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جبّار کی جیم پر زبر ہے۔ اور با مشدد ہے۔

۱۱۷۔ جریر بن عبداللہ :۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ جس سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی سال یہ اسلام لائے جریر نے کہا ہے کہ میں آنحضور کی وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا۔ کوفہ میں تشریف لائے اور ایک زمانہ تک وہاں رہے

پھر وہاں سے قرقیسا کی طرف منتقل ہوئے۔ اور وہاں ہی ۱۵ھ میں وفات پائی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے

۱۱۸۔ **جندب بن عبداللہ**:۔ یہ جندب عبداللہ کے بیٹے سفیان بَجَلِی عَلَقِی کے پوتے ہیں علقہ قبیلہ بَجِیلہ کی ایک شاخ ہے اور بجیلہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قسر کہا جاتا ہے قاف کے زبر، سین کے جزم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبداللہ قسری کا خاندان ہیں۔ فتنہ عبداللہ بن زبیر میں اس سے چار سال کے بعد وفات پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جندب جیم کے ضمہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ دال کا پیش اور زبر دونوں صحیح ہیں۔

۱۱۹۔ **جبیر بن مطعم**:۔ ان کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مدینہ میں تشریف لے گئے اور وہیں ۵۴ھ میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے۔ وہ نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں۔

۱۲۰۔ **جَرہد بن خویلد**:۔ یہ جرہد بن خویلد مدنی اسلمی ہیں، اہل صفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن، سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے جرہد میں جیم اور ہا، دونوں پر زبر ہے۔

۱۲۱۔ **جعفر بن ابی طالب**:۔ یہ جعفر بن ابی طالب ہاشمی حضرت علی ابن ابی طالب کے بھائی ہیں ان کا خطاب ذوالجناحین ہے یہ شروع ہی میں اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اپنے بھائی حضرت علی سے دس سال بڑے ہیں اور آنحضرتؐ کے ساتھ صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے بھائی حضرت علی نے فرمایا کہ ہم جب کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب کے اونٹوں میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک ابوطالب نے ہم کو اوپر سے جھانکا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے محترم چچا نیچے تشریف لے آیئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیئے۔ ابوطالب نے کہا اے میرے پیارے بھتیجے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپؐ حق پر ہیں۔ لیکن میں یہ بات بری سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ کروں۔ اور سرین اوپر کو بلند ہو جائے۔ لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے بازو میں نماز پڑھو حضرت جعفر اترے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے لگے۔ جب آنحضور نے اپنی نماز پوری کی تو حضرت جعفر کو مڑ کر دیکھا اور فرمایا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے دو بازو ملائے گا۔ جن کے ذریعہ سے جنت میں اڑتے پھرو گے جیسے کہ تم ملے ہوا پنے چچا کے بیٹوں کے بازوؤں سے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے، ۸ھ میں جنگِ موتہ میں جام شہادت نوش کیا اور ۴۱ برس کی عمر پائی، ان کے بدن کے سامنے حصہ میں تلوار اور نیزے کے نوے زخم پائے گئے۔

۱۲۲۔ **جارود**:۔ یہ جارود علی عبدی ہیں ان کا نام بشر ہے۔ عمر کے بیٹے ہیں اور جارود ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب ہے۔ اور اس بارہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ ۹ھ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے، اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں ملک فارس میں ۲۱ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۔ **جبلہ بن حارثہ**:۔ یہ جبلہ بن حارث کلبی ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ زید بن حارثہ کے بھائی ہیں یہ جبلہ زید بن حارثہ سے عمر میں بڑے ہیں، ان سے ابو اسحاق سبیعی اور دوسرے محدثین نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۴۔ **ابوجہیم**:۔ یہ ابوجہیم جیم کے پیش، ہا کے زبر اور یاء کے سکون کے ساتھ حضرت شیخ کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبداللہ بن جہیم ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری ہیں صمہ صاد کے زیر اور میم کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۵۔ **ابوجحیفہ**:۔ ان کا نام وہب بن عبداللہ عامر کا ہے یہ کوفہ میں فروکش ہوئے یہ کم سن صحابہ میں سے ہیں جب کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آنحضور سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور آپؐ سے روایت حدیث بھی کی ہے کوفہ میں ۷۴ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے، جحیفہ جیم کے پیش اور حاء مہملہ و فاء کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۶۔ **ابو جمعہ**:۔ یہ ابو جمعہ ہیں ایک قول کے مطابق انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں، ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام جبیب سباع کا بیٹا بتلایا اور دوسرے لوگوں نے اس کے علاوہ اور نام بھی ذکر کیے ہیں۔ ان کو حضورؐ سے شرف صحبت حاصل ہے ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۱۲۷۔ **ابو الجعد**:۔ یہ ابو جعد ضمیری ہیں، یہی ان کا نام ہے۔ اور یہی ان کی کنیت ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام وہب ہے ان سے روایت حدیث عبیدہ بن سفیان نے کی ہے۔ عبیدہ عین کے زبر اور بار کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۸ **ابو جندل**:۔ یہ ابو جندل سہیل بن عمرو قریشی عامری کے صاحبزادہ ہیں، مکہ معظمہ میں اسلام لائے۔ واقعہ حدیبیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیڑیاں پہنے ہوئے بیڑیوں میں چل کر حاضر ہوئے۔ یہ بیڑیاں ان کے باپ نے اسلام لانے کی وجہ سے ان کو پہنا دیں تھی، ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلے میں آتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۲۹۔ **ابو جہم**:۔ ان کا نام عامر ہے۔ یہ حذیفہ عدوی قریشی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں۔ جن کی انبجانیہ (چادر) کو آنحضورؐ نے نماز کے لئے طلب فرمایا تھا۔

۱۳۰۔ **ابو جُری**:۔ یہ ابو جُری جابر سلیم کے بیٹے ہیں یہ بنو تمیم میں سے ہیں بصرہ میں تشریف لائے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں منقول ہے۔ یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان سے زیادہ روایت مروی نہیں ہیں، یہ جُری جیم کے پیش راء کے زیر اور یاء کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۳۱۔ **ابو جمیل**:۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

تابعین

۱۳۲۔ **جعفر صادق**:۔ یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب ہیں صادق ان کا لقب ہے گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کے پوتے ہیں، ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ اہلبیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور دوسروں سے بھی روایات کی ہیں، ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے علماء نے حدیث نقل کی ہے، جیسے یحییٰ بن سعید اور ابن جریج اور مالک بن انس اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور ابو حنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی ان کی عمر اڑسٹھ ۶۸ سال کی ہوئی بمقام بقیع میں ایک ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین تھے۔

۱۳۳۔ **جعفر بن محمد**:۔ یہ جعفر محمد بن ابو عثمان طیالسی کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے حدیث کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے اور ان سے محدثین کے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ہے۔ یہ قابل اعتماد بڑے علماء میں سے ہوئے ہیں ان کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ۲۸۲ھ میں انکی وفات ہوئی۔

۱۳۴۔ **ابو جعفر قاری**:۔ یہ ابو جعفر یزید بن القعقاع قاری مدنی ہیں، مشہور تابعی ہیں۔ عبداللہ بن ایاش کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انسؒ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے القاری ہمزہ کے ساتھ قرأۃ سے ماخوذ ہے، مہموز ہے۔

۱۳۵۔ **ابو جعفر عمیر بن یزید**:۔ یہ ابو جعفر عمیر ابن یزید خطمی ہیں ایک جماعت محدثین سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور حضرت شعبہ اور حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۳۶۔ **ابو الجویریہ**:۔ یہ ابو الجویریہ حطان بن خفاف جرمی ہیں، تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور معن ابن یزید کے حدیث میں شاگرد ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی، جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے حطان میں حاء مہملہ مکسور ہے اور طاء مہملہ مشدد ہے آخر میں نون ہے، خفاف میں خاء معجمہ مضموم

اور پہلی فاء غیر مشدد ہے اور جرم میں جیم پر زبر اور راء مہملہ ساکن ہے۔

۱۳۷۔ ابو الجوزاء :۔ ان کا نام اوس بن عبداللہ ازدی ہے بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمرو بن مالک اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۸۳ھ میں یہ شہید کر دیئے گئے۔

۱۳۸۔ جزء ابن معاویہ :۔ یہ جزء معاویہ تمیمی کے بیٹے ہیں ان سے بجالۃ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ مجوس سے دیت لینے کے بارہ میں آتا ہے۔ جز جیم کے زبر اور زاء کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اہل حدیث جیم کے کسرہ زاء کے سکون اور آخر میں یاء جس کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں اس طرح سے ضبط کرتے ہیں دارقطنی کی بھی یہی رائے ہے اور عبدالغنی نے جیم کے فتح اور زاء کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔

۱۳۹۔ جمیع بن عمیر :۔ یہ جمیع بن عمیر تیمی ہیں۔ کوفہ کے رہنے والوں میں سے ہیں بخاری نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور علاء ابن صالح اور صدقہ بن مثنی نے ان احادیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۰۔ ابن جریج :۔ ان کا نام عبدالملک ہے یہ عبدالعزیز بن جریج کے بیٹے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے ہیں۔ مشہور فقیہہ ہیں۔ پایہ کے علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت مجاہد و ابن ابی ملیکہ اور عطاء سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مسلم حدیث کو جس طرح اور جس مشقت سے میں نے جمع کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا۔ ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

۱۴۱۔ جبیر بن نفیر :۔ یہ جبیر بن نفیر حضرمی ہیں انہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہے۔ یہ شامی علماء میں سے پایہ اعتبار کے عالم ہیں اور اس کی حدیث شامیوں میں مشہور رہے ۸۰ھ میں شام میں وفات پائی۔ حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ نفیر نون کے پیش اور فاء کے فتح اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں اس کے راء ہے۔

۱۴۲۔ ابوجہل :۔ اس کا نام عمرو بن ہشام ہے۔ جو مغیرہ مخزومی کے بیٹے ہیں مشہور کافر ہے۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی اب اس کی یہی کنیت غالب اور مشہور ہو گئی

صحابی عورتیں

۱۴۳۔ جویریہ اُمّ المومنین :۔ یہ جویریہ حارث کی بیٹی ہیں۔ ازواج مطہرات میں ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریسیع میں قید کیا تھا اسی غزوہ کو غزوہ بنی المصطلق کہتے ہیں جو ۵ھ میں ہوا یہ ثابت بن قیس کو ملیں تو ان کو مکاتب بنا دیا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت کو ادا فرمایا اور اسکے بعد ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت کے شرف سے ان کو نوازا۔ ان کا نام برہ تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بجائے جویریہ نام رکھ دیا۔ ربیع الاول ۵۶ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر پینسٹھ سال ہوئی حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۴۴۔ جدامہ :۔ یہ جدامہ اسدیہ وہب کی بیٹی ہیں مکہ میں اسلام لائیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں۔ حضرت عائشہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے جدامہ جیم کے پیش اور دال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے ذال منقوطہ کے ساتھ کہا ہے، حافظ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ تصحیف ہے، (یعنی اصل حرف دال ہے جسکو ذال سے بدل دیا گیا۔)

ح صحابہ

۱۴۵۔ حمزہ بن عبدالمطلب :۔ یہ حضرت حمزہ

رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو
عمارہ ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں اور
اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آنحضور کو اور حضرت
حمزہ کو ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ
پلایا تھا، یہ اللہ کے شیر تھے۔ شروع زمانہ میں ہی بعثت
کے دوسرے سال مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں گئے چھٹے سال میں
آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی عزت اور عظمت
حاصل ہوئی وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ
احد میں شہید کئے گئے! وحشی بن حرب نے آپ کو قتل
کیا تھا، حضرت حمزہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر
میں چار سال بڑے ہیں، حافظ ابن عبد البرؒ نے فرمایا یہ
قول میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک
ہیں مگر یہ کہ ثویبہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت حمزہ کو دو وقتوں میں آگے پیچھے دودھ پلایا ہو۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ حضرت حمزہ آپ سے دو سال بڑے
تھے ان سے حدیث کی روایت حضرت علی عباس زید بن
حارثہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے، عمارہ عین کے پیش کے
ساتھ ہے اور ثویبہ ثا مثلثہ کی پیش اور واؤ کے زبر اور یائے
تحتانی کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۶۔ حمزہ بن عمرو اسلمی :۔ یہ قبیلہ اسلم کے رہنے والے ہیں
اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت نے
حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کا ۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی
عمر اسی سال کی ہوئی۔

۱۴۷۔ حذیفہ بن یمان :۔ یہ حذیفہ بن یمان ہیں اور یمان کا نام
حُسَیل تصغیر کے ساتھ ہے اور یمان ان کا لقب ہے۔ حضرت
حذیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ عَبْسی ہے عین کے فتح اور یاء کے سکون
کے ساتھ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار ہیں۔ ان سے
حضرت علی، حضرت عمر بن خطاب حضرت ابو درداء وغیرہ صحابہ
اور تابعین نے حدیث کو روایت کیا ہے، شہر مدائن میں ان کی
وفات کا واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس
روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں پیش آیا۔

۱۴۸۔ حسن بن علی :۔ یہ حضرت حسن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے
ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے
ہیں اور آپ کے روحانی پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں کے
سردار ہیں۔ رمضان المبارک پندرھویں تاریخ کو ۳ھ میں پیدا
ہوئے یہ قول ان تمام اقوال میں جو حضرت حسن کی ولادت کے
بارہ میں لکھے گئے ہیں زیادہ صحیح ہے ان کی وفات ۵۰ھ میں واقع
ہوئی، بعض نے ۴۸ھ اور بعض نے ۴۹ھ کہا ہے اور بعض نے
۴۴ھ بھی کہا ہے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کے بیٹے
حسن بن حسن اور حضرت ابو ہریرہ اور بڑی جماعت نے روایت
کیا ہے اور جب کہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کوفہ میں شہید کر دیے گئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی یہ بیعت کرنے والے لوگ چالیس
ہزار سے زیادہ تھے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ
عنہ کے سپرد خلافت کا کام پندرہویں جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں
کیا گیا۔

۱۴۹۔ حسین بن علی :۔ یہ حسین حضرت علی کے صاحبزادہ
ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں
کے سردار ہیں۔ ماہ شعبان کی پانچ تاریخ ۴ھ میں پیدا ہوئے
ان کا علوق بطن فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت حسن رضی اللہ
عنہ کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا تھا۔ جمعہ کے دن
دسویں محرم ۶۱ھ کربلا میں حلّہ اور کوفہ عراق کے درمیان شہید
کر دیئے گئے، سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا
اس کو سنان بن ابی سنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے
کہ ان کو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا تھا اور خولی بن
یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا
سر کاٹا اور اس کو لے کر عبد اللہ بن زیاد کے پاس لایا
اور یہ شعر پڑھے ؎

اوقر رکابی فضۃً و ذھبا
انی قتلت الملکَ المحجبا
قتلت خیر الناس اما و ابا
و خیرھم اذ ینسبون نسبا

میری اونٹنی کو چاندی اور سونے سے بھر دے اس لئے کہ میں
نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا
نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ
دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے اور جب لوگ
نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین کے ساتھ شمر
نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تیئیس آدمیوں
کو قتل کیا ان سے ابوہریرہ ان کے بیٹے علی زین العابدین اور
فاطمہ اور سکینہ آپ کی دونوں صاحبزادیاں روایت کرتی
ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر قتل کے دن اٹھاون
برس کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ عبداللہ
بن زیاد بھی عاشورہ کے دن سنہ ۶۷ھ میں قتل کیا گیا اس کو
ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے
سر کو مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ بن زبیر کے پاس روانہ
کیا اور عبداللہ بن زبیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے
علی بن حسین کی خدمت میں پیش کیا۔ خولی خاء معجمہ کے فتح۔ واؤ
کے جزم لام کے زیر اور یائے تحتانی کے تشدید کے ساتھ ہے
اور سکینہ سین کے پیش کاف کے زبر یائے تحتانی کے سکون اور
نون کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حسان بن ثابتؓ:۔ ان کی کنیت ابوالولید انصاری
خزرجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر ہیں
اور یہ بہادر اور جواں مرد شعراء میں سے ہیں۔ ابوعبیدہ نے
کہا ہے کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ
عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں ان سے حضرت عمر
بن خطاب اور ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے
روایت حدیث کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلافت
کے زمانہ میں سنہ ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی اور بعض نے
بتلایا ہے کہ سنہ ۵۰ھ میں اور ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی
ساٹھ سال جاہلیت کے دور میں زندہ رہے اور ساٹھ ہی
سال اسلام کے اندر۔

۱۵۱۔ حکم بن سفیان:۔ یہ حکم بن سفیان ثقفی ہیں اور ان کو
سفیان بن الحکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن
عبدالبر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا سماع ثابت ہے۔

۱۵۲۔ حکم بن عمرو غفاری:۔ یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے
نہیں بلکہ وہ ثعلبہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن مُلیل کے بھائی
ہیں مُلیل میم کے ضمہ اور لام اول فتحہ کے ساتھ ہے ان کا شمار
علمائے بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کی وفات مقام مرو میں واقع
ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں سنہ ۵۰ھ میں ہوئی بریدہ
اسلمی اور حکم بن عمرو غفاریؓ دونوں مقام مرو میں ایک ہی جگہ
دفن کئے گئے ان سے ایک جماعت محدثین نے روایت
حدیث کی ہے۔

۱۵۳۔ حنظلہ بن ربیع:۔ یہ حنظلہ بن ربیع بنو تمیم میں
سے ہیں ان کو کاتب کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے آنحضور
صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کی پھر وہ مکہ
تشریف لے گئے اور وہاں سے قرقیسیا پہنچکر اقامت گزیں
ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت
میں انتقال کیا ان سے ابوعثمان نہدی اور یزید بن شخیر روایت
کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ حاطب بن ابی بلتعہ:۔ یہ حاطب بن ابی بلتعہ ہیں
ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عمرو ہے۔ اور بعض نے راشد
لخمی کہا ہے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق اور ان دونوں کے
درمیان جس قدر غزوات واقع ہوئے ان سب میں شریک
ہوئے۔ سنہ ۳۰ھ میں مدینہ کے اندر وفات پائی۔ ان کی
عمر پینسٹھ سال کی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت
حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حویصہ:۔ یہ حویصہ مسعود بن کعب انصاری کے
بیٹے ہیں اور محیصہ کے بھائی ہیں۔ حویصہ اپنے بھائی محیصہ
سے عمر میں بڑے ہیں لیکن اسلام محیصہ کے بعد لائے ہیں
غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور ان کے بعد کے غزوات میں
شریک رہے ہیں۔ محمد بن سہل وغیرہ محدثین نے ان سے
روایت حدیث کی ہے۔ حویصہ حاء کے پیش واؤ کے زبر یائے
تحتانی مشدد مکسور اور صاد مہملہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۶۔ حبیش بن خالد:۔ یہ حبیش بن خالد خزاعی ہیں فتح

مکہ کے دن شہید ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت حدیث کی ہے۔ جیش حاد کے پیش۔ با موحدہ کے زیر یائے تحتانی کے سکون اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۷۔ حبیب بن مسلمہ:۔ یہ حبیب مسلمہ قریشی فہری کے بیٹے ہیں۔ فہری فا کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا، اس لئے انہوں نے رومیوں کے ساتھ بہت زیادہ قتل و قتال کیا ہے۔ یہ فاضل مستجاب الدعوات ہوئے ہیں شام میں ۴۲ھ میں وفات پائی ان سے ابن ملیکہ اور دوسرے حضرات محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۵۸۔ حکیم بن حزام:۔ یہ حکیم بن حزام ہیں ان کی کنیت ابوخالد قریشی اسدی ہے۔ یہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں واقعہ فیل سے ۱۳ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں اس کی عزت کی گئی ہے، ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک مؤخر ہوا، ۵۴ھ میں اپنے مکان کے اندر مدینہ میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساٹھ سال جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ سال زمانۂ اسلام میں زندگی پائی یہ بڑے زیرک سمجھدار فاضل متقی صحابہ میں سے تھے۔ ان کا اسلام بہت اچھا مخلصانہ تھا حالانکہ یہ ابتدا میں مؤلفۃ القلوب میں سے تھے، زمانۂ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سو اونٹ سواری کے لئے بخشے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۹۔ حکیم بن معاویہ:۔ یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے ہیں امام بخاری نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۰۔ حصین بن وحوح:۔ یہ حصین بن وحوح انصاری ہیں ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت تکلیفیں پہنچا کر قتل کیا گیا۔

۱۶۱۔ حبشی بن جنادہ:۔ یہ حبشی بن جنادہ ہیں جنہوں نے آنحضور کو حجۃ الوداع میں دیکھا اور ان کو شرف صحبت حاصل ہوا۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں کیا جاتا ہے ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے،

۱۶۲۔ حجاج بن عمرو:۔ یہ حجاج بن عمرو انصاری مازنی ہیں، ان کا شمار مدینہ والوں میں کیا جاتا ہے، ان کی حدیث حجازیوں کے یہاں مروج ہے، ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۶۳۔ حارثہ بن سراقہ:۔ یہ حارثہ سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور ربیع ان کی والدہ ہیں اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے اس دن شہید ہوئے اور صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ ربیع راکی پیش اور بائے موحدہ کے فتحہ اور یائے تحتانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

۱۶۴۔ حارثہ بن وہب:۔ یہ حارثہ بن وہب خزاعی عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی ہیں ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے۔ ان سے ابواسحاق سبیعی سین کے زبر اور بائے موحدہ کے کسرہ کے ساتھ ہم نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۵۔ حارثہ بن نعمان:۔ یہ حارثہ بن نعمان غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے ہیں بلکہ تمام غزوات میں یہ شریک ہوئے ہیں۔ فضلائے صحابہ میں ان کا شمار کیا جاتا ہے باب البر والصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام موجود تھے۔ میں سلام کر کے آگے نکل گیا جب میں واپس ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا تھا۔ جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور تمہارے سلام کا انہوں نے جواب دیا تھا، ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۔ حارث بن حارث:۔ یہ حارث بن حارث اشعری ہیں۔ یہ علماء شام میں شمار کئے جاتے ہیں ان سے احادیث کو

ابوسلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۔ **حارث بن ہشام**:۔ یہ حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں یہ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں، اشراف قریش میں سے مانے جاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کے لئے ام ہانی بنت ابی طالب نے امن چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا تھا، پھر یہ شام کی طرف چلے گئے اور ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو اونٹ عطا فرمائے جس طرح کہ دوسرے مؤلفۃ القلوب صحابہ کو دیئے گئے، یہ بھی مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ پھر ان کا اسلام و ایمان کامل ہوگیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کے لئے ملک شام کو روانہ ہوئے اس وقت مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا سفر اللہ کے لئے ہے جہاں تک قیام کا تعلق ہے میں تم پر کسی دوسرے لوگوں کو ترجیح نہیں دیتا۔ پھر برابر شام میں مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۶۸۔ **حارث بن کلدۃ**:۔ یہ حارث بن کلدۃ ثقفی طبیب ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آتا ہے، ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابن الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسمائے صحابہ میں لاتے ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے حارث بن کلدہ کے بیٹے صحابی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں فوت ہوگیا اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے کلدہ میں کاف پر زبر لام پر جزم اور دال مہملہ ہے۔

۱۶۹۔ **ابوحبۃ**:۔ یہ ابوحبۃ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان حضرات میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے نہیں ذکر کیا۔ حبۃ ہائے حطی کے زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے اور بعض نے بجائے باء کے نون بیان کیا ہے اور بعض نے یاء تحتانی کے ساتھ بتلایا ہے لیکن اول صورت زیادہ مستعمل ہے جنگ احد میں یہ شہید ہوئے ہیں۔

۱۷۰۔ **ابوحمید**:۔ یہ ابوحمید عبدالرحمٰن سعد انصاری خزرجی ساعدی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر دور خلافت میں انہوں نے انتقال فرمایا۔

۱۷۱۔ **ابوحذیفہ**:۔ یہ ابوحذیفہ عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مہشم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہشیم ہے اور بعض نے ہاشم بتلایا ہے ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے یہ غزوۂ احد اور غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر تریپن برس کی تھی

۱۷۲۔ **ابوحنظلیہ**:۔ ان کا نام سہل ہے یہ عبداللہ حنظلیہ کے بیٹے ہیں یہ حنظلیہ ان کی پردادی ہیں اور یہ پردادی کے نام سے منسوب ہوکر مشہور ہوئے۔

تابعین

۱۷۳۔ **حارث بن سوید**:۔ یہ حارث بن سوید تیمی کے بیٹے کبار تابعین اور محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت حدیث کی اور ان سے ابراہیم تیمی نے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخر دور میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۴۔ **حارث بن مسلم**:۔ یہ حارث بن مسلم بنو تمیم میں سے ہیں ان کی حدیث شامیوں میں مشہور رہی ان سے عبدالرحمٰن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۵۔ **حارث بن اعور**:۔ یہ حارث عبداللہ اعور حارثی ہمدانی کے بیٹے ہیں حضرت علی بن ابی طالب کے مشہور اصحاب میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ان سے چار حدیثیں بھی سنی ہیں اور حضرت ابن مسعود سے بھی انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عمرو بن مرہ اور امام شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ان کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور علم فرائض کے بڑے ماہر اور سب سے بڑے مقبولیت عامہ رکھنے والے تھے۔ کوفہ میں ۶۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۷۶۔ **حارث بن شہاب**:۔ یہ حارث شہاب حرمی کے بیٹے

ہیں ابو اسحٰق اور عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے طالوت اور عیشی نے اور بہت لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۷۔ حارث بن وجیہ :۔ یہ حارث وجیہ راسبی کے بیٹے ہیں انہوں نے حدیث مالک بن دینار سے روایت کی ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۸۔ حارثہ بن مضرب :۔ یہ حارثہ مضرب عبدی کوفی کے بیٹے ہیں مشہور تابعی ہیں حضرت علی اور حضرت ابن مسعود وغیرہ ہما سے سماعت حدیث کی ہے ان کی حدیث اہلِ کوفہ کے یہاں ہے۔

۱۷۹۔ حارثہ بن ابی الرجال :۔ یہ حارثہ بن ابی رجال ہیں جنہوں نے اپنے والد ابو الرجال سے اور اپنی دادی عمرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلٰے نے روایت کی۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۸۰۔ حفص بن عاصم :۔ یہ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب قرشی عدوی ہیں محدثین کے یہاں ثقہ ہیں اجماعاً۔ اجلّہ تابعین میں سے ہیں بہت زیادہ احادیث کو نقل کرنے والے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر سے احادیث کو سنا ہے۔

۱۸۱۔ حفص بن سلیمان :۔ یہ حفص سلیمان کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عمر واسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور اور ان سے ایک جماعت نے، یہ قراۃ میں قابلِ اعتماد ہیں۔ محدثین میں نہیں امام بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں، ۱۸۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۱۸۲۔ حنش بن عبد اللہ :۔ یہ حنش عبد اللہ سبائی کے بیٹے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۱۸۳۔ حکیم بن معاویہ :۔ یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے اور اعرابی ہیں نقل حدیث میں اچھے سمجھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان سے ان کے بیٹے بہز جبیری نے حدیث کو سنا ہے۔

۱۸۴۔ حکیم بن اثرم :۔ یہ حکیم بن اثرم ہیں ابو تمیم سے اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے عوف اور حماد ابن سلمۃ نے یہ حدیث میں بہت پیچھے مانے جاتے ہیں۔

۱۸۵۔ حکیم بن ظہیر :۔ یہ حکیم فزاری کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے۔ بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۱۸۶۔ حرام بن سعید :۔ یہ حرام سعید بن محیصہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو نعیم انصاری حارثی ہے۔ تابعی ہیں انہوں نے اپنے باپ اور براء بن عازب سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری نے۔ ان کی وفات ۱۱۳ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر ۷۰ سال کی ہوئی۔ حرام ضد حلال کی ہے۔

۱۸۷۔ حماد بن سلمۃ :۔ یہ حماد سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمۃ الربعی ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور حمید طویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں، انہوں نے بہت لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت اور حمید طویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحیٰی بن سعید اور ابن مبارک اور وکیع نے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حماد بن زید :۔ یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قابلِ اعتماد علماء میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عبد اللہ بن مبارک اور یحیٰی بن سعید نے روایت کی ہے یہ سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی اور یہ نابینا تھے۔

۱۸۹۔ حماد بن ابی سلیمان :۔ یہ حماد ابو سلیمان کے بیٹے ہیں ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے ابراہیم بن ابی موسیٰ

اشعری کے آزاد کردہ ہیں ۔ یہ کوفی ہیں ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے ایک جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی ۔

۱۹۰۔ حماد بن ابی حمید :۔ یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے ۔

۱۹۱۔ حمید بن عبدالرحمٰن :۔ یہ حمید عبدالرحمٰن کے بیٹے عوف زہری قریشی مدنی کے پوتے ہیں یہ کبار تابعین سے ہیں ۹۵ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی ۔

۱۹۲۔ حمید بن عبدالرحمٰن :۔ یہ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری ہیں۔ بصری کے آئمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں۔ جلیل القدر قدمائے تابعین میں سے ہیں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ حسن بصری :۔ یہ حسن بصری ابوالحسن کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابوسعید ہے زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں باپ کا نام یسار ہے یہ یسان کی قیدیوں کے نسل سے ہیں یسار کو ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا، یہ حسن جب کہ خلافت عمر بن خطاب کے دو سال باقی تھے مدینہ میں پیدا ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی (کھجور منہ میں چبا کر بچہ کے تالو سے لگانا) ان کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں بسا اوقات ان کی والدہ کہیں چلی جاتی تھیں تو ان حسن بصری کو بہلانے کے لئے ام المومنین ام سلمہ اپنی چھاتی ان کو دے دیتی تھیں، یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آتیں تو پستان میں دودھ بھر آتا تھا اور یہ حسن بصری اس کو پی لیا کرتے تھے لوگ کہتے ہیں کہ جس علم و حکمت پر حضرت حسن بصری پہنچے یہ اسی کا طفیل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ بصرہ چلے آئے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی سے بھی مدینہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حضرت حسن بصری جس وقت بصرہ کو جارہے تھے تو وادی قریٰ ہی میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی وقت بصرہ میں تشریف لا چکے تھے۔ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری انس بن مالک، ابن عباس اور ان کے علاوہ بھی دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کی ہے وران سے یعنی ایک بڑی جماعت تابعین اور تبع تابعین نے روایات کی ہیں وہ اپنے زمانے میں علم وفن زہد و تقویٰ عبادت ورع کے امام تھے، رجب ۱۱۰ھ ایک سو دس میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ حسن بن علی بن راشد :۔ یہ حسن علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں انہوں نے ابوالاحوص اور ہشیم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں، یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں ۲۳۷ھ میں وفات پائی ۔

۱۹۵۔ حسن بن علی ہاشمی :۔ یہ حسن علی ہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان حسن سے مسلم قتیبہ نے امام بخاریؒ نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہیں ۔

۱۹۶۔ حسن بن جعفر :۔ یہ حسن ابوجعفر جعفری کے بیٹے ہیں ۔ حضرت نافع اور ابن زبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے حدیث کو روایت کیا ہے۔ لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے ۱۶۷ھ میں وفات پائی ۔

۱۹۷۔ حنظلہ بن قیس زرقی :۔ یہ حنظلہ قیس زرقی انصاری کے بیٹے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں انہوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحیٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

۱۹۸۔ حبیب بن سالم :۔ یہ حبیب سالم مولی نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں۔ ان کو نعمان نے مکاتب بنا دیا تھا محمد بن منتشر وغیرہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں ۔

۱۹۹۔ حرب بن عبید اللہ :۔ یہ حرب عبید اللہ ثقفی کے بیٹے

ہیں ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی حدیث کو عطاء ابن سائب نے نقل کیا ہے اور سند میں ان حرب سے اختلاف پڑ گیا ہے، پس ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ عطاء سے اور عطا حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند اس طرح ہے کہ ابوالاحوص عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے اور عطا نقل کرتے ہیں حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور امام ابوداؤد کی روایت میں سند اس طرح ہے کہ ابوداؤد حرب ابن عبید اللہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ کا عشر لینے کے بارے میں مروی ہے۔

۲۰۰۔ حجاج بن حسان:۔ یہ حجاج بن حسان حنفی ہیں بصریوں میں شمار ہوتے ہیں تابعی ہیں انسؓ بن مالک وغیرہ صحابہ سے احادیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حجاج بن حجاج:۔ یہ حجاج حجاج احول اسلمی کے بیٹے ہیں اور کہا گیا کہ باہلی بصری ہیں انہوں نے فرزدق اور قتادہ اور ایک جماعت محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے۔ محدثین نے ان کی توثیق کی ہے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۲۰۲۔ حجاج بن یوسف:۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی ہے، یہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا، مقام واسط میں شوال ۹۵ھ میں وفات پائی۔ اس کی عمر چون سال کی ہوئی ان کا ذکر مناقب قریش کے باب اور قبائل کے ذکر میں آتا ہے اور اس کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے ماتحت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

۲۰۳۔ ابوحیۃ:۔ ان کا نام عمرو بن نصر خارفی ہمدانی ہے حدیث کی روایت حضرت علی ابن ابی طالب سے کرتے ہیں

۲۰۴۔ ابوحُرّہ:۔ یہ ابوحرہ حاء کے ضمہ اور راء کے تشدید کے ساتھ ہے ان کا نام حنیفہ رقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا سے ایک حدیث باب الغصب میں الالا تظلموا الالا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ موجود ہے۔

۲۰۵۔ ابن حزم:۔ کنیت ابوبکر ہے۔ یہ محمد بن عمرو بن حزم کے بیٹے ہیں۔ ابوحیۃ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔

صحابی عورتیں

۲۰۶۔ حفصہ بنت عمر:۔ یہ اُم المومنین حضرت حفصہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ زینب ہیں جو مظعون کی بیٹی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ حفصہ خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئیں تھیں لیکن خنیس کا انتقال غزوہ بدر کے بعد ہو گیا، جب ان کے زوج خنیس وفات پا گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہ کی، پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ منظور فرما لیا اور نکاح میں لے آئے، یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی لیکن جب آپؐ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ روزہ بہت رکھتی ہیں، رات کو عبادت کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپؐ کی زوجہ رہیں گی تو آپؐ نے حضرت حفصہ سے رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے، ان کی وفات شعبان ۴۵ھ میں ہوئی، جب کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۰۷۔ حلیمہ:۔ یہ حلیمہ ابوذویب کی بیٹی ہیں، انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبیہ کے بعد جو ابولہب کی لونڈی ہیں دودھ پلایا ہے، حلیمہ کا وہ بچہ جس کے دودھ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی ہے وہ عبداللہ بن حارث ہے اور عبداللہ کی بہن جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شیما ہے، حلیمہ نے آنحضور کو آپ کی ولادت

ماجدہ کے پاس دو سال دو ماہ کے بعد لوٹا دیا تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پانچ سال کے بعد۔ ان سے عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں اور حلیمہ کا ذکر باب البر والصلۃ میں آتا ہے۔

۲۰۸۔ اُمِّ حبیبہ :۔ یہ ام حبیبہ امہات مومنین میں سے ہیں ان کا نام رملہ ہے ابو سفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ صفیہ ہیں جو حضرت ابو العاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان بن عفان کی پھوپھی۔ ان کے نکاح کے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقام نکاح میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض نے کہا ہے کہ ان کا عقد مقام حبشہ میں سنہ ۶ھ میں ہوا اور نجاشی نے نکاح کرایا اور چار سو دینار مہر بھی نجاشی ملک حبشہ نے دیئے اور بعض نے کہا کہ اس نے چار لاکھ درہم مہر میں اپنے پاس سے ادا کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرحبیل بن حسنہ کو لینے کے لئے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور اور آپ نے قربت مدینہ ہی میں فرمائی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نکاح ام حبیبہ سے حضرت عثمان بن عفان نے کرایا ان کی وفات مدینہ میں سنہ ۴۴ھ میں ہوئی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۰۹۔ اُمِّ حصین :۔ یہ ام حصین اسحاق کی بیٹی ہیں اور قبیلہ احمس کی ہیں ان سے ان کے بیٹے یحیٰی بن حصین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے یہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئی تھیں۔

۲۱۰۔ امِّ حرام :۔ یہ ام حرام ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں قبیلہ بنی نجار کی رہنے والی ہیں یہ ام سلیم کی بہن ہیں۔ یہ مشرف باسلام ہوئیں۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر میں ان کے یہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ سرزمین روم میں اپنے شوہر کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کیا ان کی قبر مقام قبرس (باقرس) میں ہے، ان سے روایت حدیث ان کے بھانجے انس بن مالک اور ان کے شوہر عبادہ بن صامت نے کی ہے۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ہمیں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع نہ ہو سکا ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ملحان میم کی کسرہ لام کے سکون اور حاء مہملہ ونون کے ساتھ ہے۔

۲۱۱۔ حمنہ :۔ یہ حمنہ جحش کی بیٹی ہیں اور حضرت زینب جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کی بہن ہیں۔ قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں مصعب بن عمیر کی زوجیت میں تھیں پھر یہ مصعب بن عمیر جنگ احد میں شہید ہو گئے اس کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

تابعی عورتیں

۲۱۲۔ حسنا :۔ یہ حسنا صرمیہ معاویہ کی بیٹی ہیں، یہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سے عوف اعرابی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے ابن ماکولا نے حسنا کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ حازمی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے خنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض حسناء صرمیہ کہتے ہیں۔ اور ان کے دو چچا حارث اور اسلم کو بتلاتے ہیں۔ صرمیہ صاد مہملہ کے زبر اور راء کے زیر کے ساتھ ہے۔ حسناء فعلاء کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور خنساء میں خائے معجمہ ہے اور نون سین مہملہ سے پہلے ہے۔

۲۱۳۔ حفصہ بنتِ عبدالرحمٰن :۔ یہ حفصہ عبدالرحمٰن کی صاحبزادی ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کے صاحبزادے ہیں منذر بن زبیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔

۲۱۴۔ ام حریر :۔ یہ ام حریر حاء مہملہ کے زبر اور پہلی راء کے زیر کے ساتھ۔ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا سے روایت حدیث کرتی ہیں اور ان کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ان ام حریر سے نقل کرتی ہیں۔ ان کی حدیث اشراط الساعۃ میں آتی ہے۔

خ صحابہ

۲۱۵۔ خالد بن ولید :۔ یہ خالد ولید قرشی کے بیٹے ہیں جو مخزومی ہیں ان کی والدہ لبابہ صغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں زمانہ اسلام سے پہلے خالد کا شمار اشراف قریش میں کیا جاتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

سیف اللہ خطاب عطا فرمایا ۲۱ھ میں وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس اور علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ خالد بن ہوزہ :۔ یہ ہوزہ عامری کے بیٹے ہیں یہ خود اور ان کے بھائی حرملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ خزاعہ کے پاس لوٹے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے یہ خالد بن ہوزہ وہی ہیں جن سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے لئے عہد نامہ لکھدیا تھا۔

۲۱۷۔ خلاد بن سائب :۔ یہ خلاد سائب بن الخلاد کے بیٹے ہیں، خزرجی ہیں۔ یہ اپنے والد اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع

۲۱۸۔ خباب بن ارت :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تمیمی ہے ان کو زمانہ جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا، اس کے بعد ایک خزاعیہ عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے۔ اور یہ خباب ان حضرات صحابہ میں سے ہیں جن کو اسلام لانے کی وجہ سے اللہ کے لئے بہت تکالیف پہنچائی گئی ہیں لیکن انہوں نے ان پر صبر فرمایا۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہو گئے تھے اور وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی، ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔

۲۱۹۔ خارجہ بن حذافہ :۔ یہ حذافہ قرشی عدوی کے بیٹے ہیں، یہ قریش کے ماہر سواروں میں سے ایک سوار ہیں ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے عمر بن عاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا اور یہ خارجی ان تین شخص میں کا ایک شخص ہے جنہوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ حضرت علی کے بارہ میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب بچ گئے اور خارجہ کا قتل ۴۰ھ میں واقع ہوا۔

۲۲۰۔ خزیمہ بن ثابت :۔ یہ خزیمہ بن ثابت ہیں، ان کی کنیت ابو عمارہ ہے یہ انصاری اوسی ہیں ذوالشہادتین کے لقب سے معروف ہیں، جنگ بدر اور مابعد کے غزوات میں حاضر ہوئے جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ جب کہ عمار بن یاسر شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ آپ سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایات کی ہیں، خزیمہ خائے معجمہ کے ضمہ اور زاء معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۱۔ خزیمہ بن جزء :۔ یہ خزیمہ جزء کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ سلمی ہے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء روایت کرتے ہیں ان کا شمار عرب کے یکتا لوگوں میں کیا جاتا ہے، جزء جیم کے زبر زائے معجمہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے، اصحاب حدیث جزی جیم کے زیر اور زائے معجمہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور یائے معجمہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور حبان حاء مہملہ کے کسرہ اور بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۲۔ خزیم بن اخرم :۔ یہ خزیم اخرم کے بیٹے شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کر دیئے جاتے ہیں اور ان کو خزیم بن فاتک کہہ دیا جاتا ہے، ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۔ خبیب بن عدی :۔ یہ عدی انصاری اوسی کے بیٹے ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوۂ رجیع میں ۳ھ میں قید کر لئے گئے، پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور حارث ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انہیں خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ اب حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لئے خریدا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل

کردیں۔ یہ قیدی بن کران کے پاس رہے پھر ان لوگوں نے
مقام تنعیم میں ان کو سولی پر چڑھا دیا، اور یہ اسلام میں پہلے
شخص ہیں جن کو اللہ کی راہ میں سولی دی گئی ہے ان سے حدیث
کی روایت حارث بن برصاء نے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی
ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے
استرہ مانگ لیا۔ تاکہ وہ موئے زہار صاف کریں پھر حضرت
خبیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بیٹھا
لیا جبکہ استرہ ان کے ہاتھ میں تھا، بچے کی ماں اس کاروائی
سے بالکل بے خبر تھی جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس
گھبراہٹ کو خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور
کہا تو اس سے ڈر رہی ہے کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کردوں
گا ہرگز ہرگز میں ایسا نہیں کرسکتا۔ بچے کی ماں کہنے لگی میں
نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔
بخدا میں نے خبیب کو زمانہ اسارت میں ایک دن دیکھا
کہ اس کے ہاتھ میں تازہ انگور کا خوشہ تھا جس میں سے کھا
رہے تھے جبکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ
میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کا عطا کیا ہوا
رزق ہے جو مجھے دیا گیا ہے پھر جب خبیب کو حرم سے حل
کی طرف قتل کرنے کے لئے لے چلے تو حضرت خبیب نے
فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا
کرلوں۔ پس لوگوں نے ان کو موقع دیا اور خبیب نے دو
رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر کفار یہ نہ خیال کرتے کہ یہ
گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے تو
میں اور بھی نماز پڑھتا، پھر حضرت خبیب نے یہ دعا مانگی۔ اے
اللہ! ان کو ایک ایک شمار کرکے قتل کردے اور ان میں سے
کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔

فلست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان فی اللہ مصرعی
وذلک فی ذات الالہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب بحالت اسلام سولی دیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی
پرواہ نہیں کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کرنے کے لئے کس
کروٹ پر پچھاڑا جائے گا اور یہ سب مصائب اللہ کے راستہ
میں ہیں اگر وہ چاہیں تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو
برکت سے بھر دیں۔

خبیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستے میں
جکڑے ہوئے جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا
طریقہ قائم کردیا۔

۲۲۴۔ خنیس بن حذافہ :۔ یہ خنیس بن حذافہ سہمی قریشی ہیں
جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے
شوہر تھے، یہ غزوۂ بدر میں پھر احد میں حاضر ہوئے جس میں
ان کو ایک زخم لگا اور اسی کی وجہ سے مدینہ پہنچ کر جان
دے دی ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خنیس تصغیر کے ساتھ
ہے۔

۲۲۵۔ ابو خراش :۔ یہ ابو خراش اسلمی ہیں صحابی ہیں
خراش خائے معجمہ کے زیر اور رائے مہملہ غیر مشدد اور شین
معجمہ کے ساتھ ہے اور حدرد حائے مہملہ کے زیر اور پہلی دال
مہملہ کے سکون اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۔ ابو خلاد :۔ یہ ابو خلاد ایک شخص صحابی ہیں حافظ ابن
عبدالبر نے کہا کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں
ہوں۔ ان کی حدیث یحیٰی بن سعید کے نزدیک معتبر ہے
جو ابو فروہ سے اور ابو فروہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو کسی
مومن کو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زہد عطا کردیا گیا ہے
اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس
لئے کہ وہ حکمت سکھلائے گا۔ اور دوسری روایت بھی اسی
طرح ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس
دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ
صحیح ہے۔

تابعین

۲۲۷۔ خیثمہ بن عبدالرحمٰن :۔ یہ خیثمہ عبدالرحمٰن کے بیٹے
اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن
مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابو واصل

(یا ابووائل) سے پہلے ان کی وفات ہو گئی ہے۔ حضرت علی عبداللہ بن عمر وغیرہما سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اعمش اور منصور اور عمرو بن مرہ روایت حدیث کرتے ہیں دو لاکھ ان کو وراثت میں ملا، جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا۔ خیثمہ خائے معجمہ کے فتحہ یائے تحتانی کے سکون اور ثائے مثلثہ کے فتحہ کے ساتھ ہے سبرہ سین کے زبر اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۲۸۔ خالد بن معدان :۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ شامی کلاعی ہے، یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ستر صحابہ سے ملا ہوں اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں ۱۰۳ھ میں مقام طرسوس میں وفات پائی معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۲۹۔ خالد بن عبداللہ :۔ یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں میں سے گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن پر چاندی خیرات کی ہے۔ ۱۷۷ھ میں وفات پائی اور بعض نے ۱۸۲ھ بتایا ہے اور ان کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

۲۳۰۔ خارجہ بن زید :۔ یہ خارجہ زید بن ثابت انصاری مدنی کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے کو انہوں نے پایا ہے، اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہ سے ان کا سماع حدیث ثابت ہے یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں پختہ کار اور ثقہ ہیں ان سے زہری نے روایت کی ہے ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔

۲۳۱۔ خارجہ بن الصلت :۔ یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں۔ براجم میں سے یہ بنوتمیم کی ایک شاخ ہے تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔

۲۳۲۔ خشف بن مالک :۔ یہ خشف بن مالک قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں اپنے والد اور چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کی ہے، خشف خائے معجم کے کسرہ اور شین معجم کے سکون اور فاء کے ساتھ ہے۔

۲۳۳۔ ابوخزامہ :۔ یہ ابوخزامہ بن یعمر ہیں یہ بنی الحارث بن سعد میں کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری یہ مشہور تابعی ہیں۔ خزامہ خائے معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور زائے معجمہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۴۔ ابوخلدہ :۔ یہ ابوخلدہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ خلدہ خائے معجمہ کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۳۵۔ ابن خطل :۔ یہ عبداللہ بن خطل تمیمی مشرک ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا چنانچہ یہ قتل کر دیا گیا، خطل خائے معجمہ اور طائے مہملہ دونوں کے فتح کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۳۶۔ خدیجہ بنتِ خویلد :۔ یہ خدیجہ خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں۔ قریشیہ ہیں، امہات المومنین میں سے ہیں پہلے یہ ابوہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں، پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا، اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا اس وقت ان کی عمر کچھ اوپر چالیس سال کی تھی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال کی تھی اس سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ پر جب تک وہ زندہ رہیں کسی سے نکاح نہ کیا، یہاں تک کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔ یہ خدیجہ وہ بی بی ہیں جو آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، اس وقت نہ مردوں میں کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی ہے، ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہو گئی تھی، بعض نے کہا چار سال قبل اور بعض نے کہا تین سال قبل۔ اس وقت نبوت کے دس سال گزر چکے تھے ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے یہ مقام حجون میں دفن کی گئیں ہیں۔

۲۳۷۔ خولہ بنتِ حکیم :۔ یہ خولہ بنتِ حکیم ہیں عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں بڑی صالح اور فاضل بی بی تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۔ خولہ بنتِ ثامر :۔ یہ خولہ بنتِ ثامر قبیلہ انصار کی ہیں ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہے ان سے نعمان ابن ابی العیاش زرقی نے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۹۔ خولہ بنتِ قیس :۔ یہ خولہ قیس کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ جہینہ کی رہنے والی ہیں، ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مروج ہے ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت حدیث کی ہے خربوذ خائے معجمہ کے پیش راء مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ خنساء بنتِ خذام :۔ یہ خنساء خذام بن خالد کی بیٹی ہیں۔ انصاریہ اسدیہ ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے ان سے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خاء پر فتحہ نون ساکن سین مہملہ اور مد ہے۔ خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید ہے۔

۲۴۱۔ ام خالد بن سعید بن العاص الاموبیہ :۔ یہ ام خالد امویہ ہیں، خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب یہ مدینہ میں لائی گئیں تو کم عمر تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے چند لوگوں نے روایت کی ہے۔

د صحابہ

۲۴۲۔ دحیۃ الکلبی :۔ یہ دحیہ خلیفہ کلبی کے بیٹے، بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ھ قیصر بادشاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے آپ پر ایمان لانا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکا، یہ دحیہ وہی صحابی ہیں کہ حضرت جبرئیل امین ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے یہ ملک شام میں چلے گئے تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک وہاں رہے۔ متعدد تابعین نے ان سے روایت کی دحیہ دال کے کسرہ اور حاء مہملہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاء کے ساتھ ہے اسی طرح اکثر محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ ابو درداء :۔ ان کا نام عویمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور درداء ان کی بیٹی ہیں۔ یہ کچھ تاخیر سے اسلام لائے اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار عالم اور صاحب حکمت ہوئے ہیں شام میں قیام کیا اور ۳۲ھ میں دمشق میں وفات ہوئی

تابعین

۲۴۴۔ داؤد بن صالح :۔ یہ داؤد بن صالح بن دینار کے بیٹے ہیں جو کھجوروں کے تاجر تھے اور انصار کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے رہنے والے ہیں سالم بن عبداللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین :۔ یہ داؤد بن حصین آزاد کردہ عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ ۱۳۵ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۴۶۔ ابن الدیلمی :۔ ان کا نام ضحاک ہے، یہ فیروز کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں مروج ہے

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، دیلمی دال کے فتحہ سے منسوب ہے دیلم کی جانب یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز فاء کے فتحہ اور یاء تحتانی دو نقطوں والی کے سکون اور راء کے پیش کے ساتھ ہے اور آخر میں زاء ہے۔

۲۴۷۔ ابو داؤد الکوفی:۔ یہ ابو داؤد نفیع ہیں حارث نابینا کے بیٹے کوفی ہیں۔ عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری اور شریک ہیں، محدثین کے نزدیک متروک ہیں، رفض کی طرف مائل تھے ان کا ذکر کتاب العلم میں آیا ہے۔

صحابی عورتیں

۲۴۸۔ اُم الدرداء:۔ ام الدرداء کا نام خیرہ ہے یہ ابو حدرد کی بیٹی ہیں قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں، یہ حضرت ابوالدرداء کی بیوی ہیں، یہ بڑی فاضل اور عقلمند صحابیات میں سے اور عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ تبیع سنت تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی، ان کا انتقال حضرت ابو درداء سے دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کی وفات ملک شام میں حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی۔

ذ　صحابہ

۲۴۹۔ ابوذر الغفاری:۔ یہ ابوذر ان کا نام جندب ہے ان کے والد جنادہ ہیں، یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین صحابہ میں سے ہیں مکہ میں شروع کے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں پھر یہ اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے ایک مدت تک ان کے پاس رہے یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر مقام ربذہ میں قیام کیا اور ربذہ ہی میں ۳۲ھ میں خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات ہوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی عبادت کیا کرتے تھے، ان سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایات کی ہیں۔

۲۵۰۔ ذو مِخبر:۔ میم کے کسرہ، خاء معجمہ کے سکون، باء موحدہ کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی حدیثیں انہی سے ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ ذوالیدین:۔ یہ بنی سلیم کے ایک شخص ہیں ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے صحابی ہیں حجاز کے رہنے والے ہیں جس نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے، خرباق خائے معجمہ کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۲۔ ذوالسویقتین:۔ یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہو گا جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا۔

ر　صحابہ

۲۵۳۔ رافع بن خدیج:۔ یہ رافع بن خدیج ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ احد میں ان کو تیر آکر لگا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں، ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے تک چلا اور ۷۳ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی ان کی عمر چھیاسی سال کی ہوئی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے خدیج خائے معجمہ کے فتحہ دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ رافع بن عمرو:۔ یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت کی ہے۔ اکل تمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ رافع بن مکیث:۔ یہ رافع بن مکیث قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے ان سے ان کے دو بیٹے بلال اور حارث روایت کرتے ہیں، مکیث میں میم کا

فتحہ کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والی یائے کا سکون آخر میں ثائے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ رفاعۃ بن رافع:۔ ان کی کنیت ابومعاذ ہے یہ زرقی انصاری ہیں یہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، بلکہ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی موجود رہے ہیں، حضرت معاویہ کے شروع دور امارۃ میں ان کی وفات ہوئی ان کے دونوں بیٹے عُبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۵۷۔ رفاعہ بن سموال:۔ یہ رفاعہ سموال قرظی کے بیٹے ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا، ان سے حضرت عائشہؓ وغیرہا نے روایت کی ہے، سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے میم ساکن ہے اور واؤ غیر مشدد اور لام ہے الزبیر زاء کے زبر بائے موحدہ کے زیر کے ساتھ ہے اور بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتحہ پڑھا ہے اور رفاعہ یہ حضرت صفیہ کے جو آں حضور کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ماموں ہیں۔

۲۵۸۔ رفاعۃ بن عبدالمنذر:۔ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصار میں سے ہیں ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور ان کا ذکر حرف لام میں آوے گا۔

۲۵۹۔ رویفع بن ثابت:۔ یہ رویفع، ثابت بن سکن کے بیٹے ہیں، انصاری ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ امیر معاویہ نے ان کو ۴۶ھ میں طرابلس مغرب پر امیر مقرر کر دیا تھا ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش حاء مہملہ اور نون کے فتحہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے

۲۶۰۔ رکانۃ بن عبد یزید:۔ یہ رکانہ عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب قرشی کے بیٹے ہیں۔ یہ بڑے طاقت ور تھے ان کی حدیث حجازیوں میں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں وفات پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ رکانہ راء مہملہ پہ ضمہ کے ساتھ اور کاف غیر مشدد اور نون ہے۔

۲۶۱۔ رباح بن الربیع:۔ یہ رباح بن الربیع اسیدی کاتب ہیں، ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے قیس بن زہیر ان سے روایت کرتے ہیں الاُسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتحہ پہلی اور آخر کی دونوں یا مشدد ہیں۔

۲۶۲۔ ربیعۃ بن کعب:۔ یہ ربیعہ کعب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوفراس اسلمی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور یہ اہل صفہ میں سے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور قدیم اصحاب میں سے تھے اور آپؐ کے ساتھ سفر وحضر میں رہتے تھے، ۶۳ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۶۳۔ ربیعہ بن الحارث:۔ یہ ربیعہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں جو آنحضورؐ کے چچا ہیں ان کو شرف صحبت و دولت حاصل ہے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں خون ربیعہ ابن الحارث کا ہے۔ اور اس لئے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں ربیعہ کے ایک بیٹے کو جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا، پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۔ ربیعہ بن عمرو:۔ یہ ربیعہ عمرو جرشی کے بیٹے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ راہط کے خروج کے دن قتل کر دیئے گئے تھے۔

۲۶۵۔ ابورافع اسلم:۔ یہ ابورافع اسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ یہ قبطی تھے، پہلے عباس کے غلام تھے انہوں نے ان کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ دیا تھا۔ جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام

کی بشارت دی گئی تو آپ نے اس خوشی میں آزاد کر دیا ان کا اسلام غزوۂ بدر سے پہلے تھا، ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان کی وفات حضرت عثمانؓ سے کچھ دن قبل ہوئی۔

۲۶۶۔ ابو رمثہ :۔ یہ ابو رمثہ رفاعہ بن یثربی کے بیٹے ہیں تیمی ہیں امرء القیس کی اولاد میں سے عوز بدبن مناۃ بن تیم کا بیٹا تھا اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے، بعض نے وہ نام بیان کیا ہے جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے عمارہ بن یثربی کہا ہے۔ اور بعض نے دوسرے نام ذکر کئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے، ایاد بن القیط نے ان سے روایت کی ہے۔ رمثہ راء کے کسرہ اور میم کے سکون اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۷۔ ابو رزین :۔ یہ ابو رزین ہیں ان کا نام لقیط ہے۔ یہ عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں، ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۸۔ ابو ریحانہ :۔ یہ ابو ریحانہ شمعون بن زید کے بیٹے تھے۔ بنو قریظہ میں سے انصاری ہیں، یعنی انصار کے حلیف ان کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ کہا جاتا ہے، ان کی صاحبزادی ریحانہ ہیں اور بڑی فاضلہ، عابدہ اور دنیا سے کنارہ کش تھیں۔ یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

تابعین

۲۶۹۔ ابو رجاء :۔ یہ ابو رجاء عمران بن تیم عطاردی ہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لائے تھے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علیؓ وغیرہ ہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی یہ بڑے عالم باعمل اور سن رسیدہ اور ماہرین قرأت میں سے تھے ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۷۰۔ ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن :۔ یہ ربیعہ ابو عبد الرحمن کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں۔ مدینہ کے ہوئے فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنے ہوئے ہیں، اور سفیان ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں ۱۳۶ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۲۷۱۔ ابو رافع :۔ یہ ابو رافع حقیق کا بیٹا اس کا نام عبد اللہ تھا اور یہ یہودی تھا حجاز کے تاجروں میں سے۔ معجزات میں اس کا ذکر حدیث براء میں آتا ہے۔ الحقیق حائے مہملہ کے ضمہ پہلے قاف کے فتحہ اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۷۲۔ رعل بن مالک :۔ یہ رعل مالک بن عوف کا بیٹا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جن پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں لعنت اور بد دعا کی ہے۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے قراء کو قتل کیا تھا۔ رعل راء کے کسرہ اور عین مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۷۳۔ الربیع بنت معوذ :۔ یہ ربیع معوذ کی بیٹی ہیں صحابیہ ہیں انصار میں سے ہیں بڑی قدر و عظمت والی ہیں، ان کی حدیث مدینہ اور بصرہ والوں کے یہاں رائج ہے۔ الرُّبَیِّع راء کے پیش یائے موحدہ کے فتحہ اور دو نقطوں والی یاء مکسور کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۲۷۴۔ الربیع بنت النضر :۔ یہ ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی ہیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابی عورتوں کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع ہی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۲۷۵۔ الرمیصاء :۔ یہ رمیصاء ام سلیم ملحان کی بیٹی حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں اور ان کا ذکر حرف سین کے تحت میں عنقریب آئے گا۔

ز صحابہ

۲۷۶۔ زید بن ثابت :۔ یہ زید بن ثابت انصاری آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہائے صحابہ میں سے ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا ہے اور انہوں نے خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں قرآن عظیم کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی اور ان کی چھپن برس کی عمر ہوئی۔

۲۷۷۔ زید بن ارقم :۔ یہ زید بن ارقم ہیں ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں، ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۶۶ھ میں وفات پائی ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۷۸۔ زید بن خالد :۔ یہ زید بن خالد قبیلہ جہینہ کے ہیں یہ کوفہ میں آگئے تھے اور وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی، انس و عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۷۹۔ زید بن حارثہ :۔ یہ زید بن حارثہ ہیں، ان کی کنیت ابو اسامہ ہے، ان کی والدہ سعدیٰ بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے ہیں۔ زید بن حارثہ کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لئے لائیں تو بنی معن بن جریر کے ایک لشکر نے زمانۂ جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کی۔ پھر اس لشکر کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا زید بن حارثہ کو یہ لٹیرے اٹھا کر لے بھاگے ان کی عمر اس وقت آٹھ سال بتلائی جاتی ہے، یہ نوعمر لڑکے تھے۔ ان کو بازار عکاظ میں لے گئے اور فروخت کرنے کیلئے ان کو پیش کر دیا، چنانچہ ان کو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لئے چار سو درہم کے بدلے میں خرید لیا، جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تو حضرت خدیجہ نے ان کو آں حضور کے لئے ہبہ کر دیا۔ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان تمام واقعہ کا پتہ زید بن حارثہ کے خاندان والوں کو چلا تو ان کے باپ حارثہ اور ان کے چچا کعب آپ کے پاس آگئے اور فدیہ دے کر ان کو لے جانا چاہا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کلی اختیار دے دیا۔ کہ اگر وہ گھر جانا چاہیں تو خوشی سے اپنے والد کے ہمراہ چلے جائیں اور اگر چاہیں تو میرے پاس رہیں، زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے اس لئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاق کریمانہ ان کے دل میں گھر کر چکے تھے، اس واقعہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام حجر میں لے گئے، اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے وہ میرے وارث ہیں اور میں ان کا وارث ہوں، اس کے بعد وہ زید بن محمد پکارے جانے لگے، یہاں تک کہ اللہ شریعت کو لایا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالک لڑکوں کو انکے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بڑے انصاف اور راستی کی ہے۔ تو پھر ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ایک قول کے اعتبار سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دس سال بڑے ہیں۔ اور دوسرے قول کے اعتبار سے بیس سال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ام ایمن اپنی آزاد کردہ سے کرا دیا، ان سے اسامہ لڑکا پیدا ہوا اس کے بعد زینب بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان زید بن حارثہ کو محبوب رسول خدا کہا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں ان کے سوا نہیں لیا۔ یہ وہ آیت ہے۔ فلما قضی زید منها وطرا زوجنٰکها ان سے ان کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے غزوہ موتہ میں جب کہ یہ لشکر کے امیر تھے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے جب کہ ان کی عمر پچپن سال کی تھی۔

۲۸۰۔ زید بن الخطاب :۔ یہ زید بن خطاب عدوی قریشی حضرت عمر بن خطاب کے بھائی ہیں۔ یہ حضرت عمر سے عمر میں بڑے تھے، یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے یہ ایمان لائے ہیں اور یہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں جنگ یمامہ میں

وہ شہید ہوئے جو خلافت حضرت ابوبکرؓ میں پیش آئی تھی، ان سے روایت عبداللہ بن عمر کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ زید بن سہل:۔ یہ زید سہل کے بیٹے ہیں وہ اپنی کنیت ابوطلحہ کے ساتھ مشہور ہیں، ان کا ذکر حرف طاؔ میں آئے گا۔

۲۸۲۔ الزبیر بن العوام:۔ زبیر بن العوام کی کنیت ابوعبداللہ قریشی ہے ان کی والدہ صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، یہ اور ان کی والدہ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے جب کہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اس پر ان کے چچا نے دھویں سے ان کا دم گھونٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام کو چھوڑ دیں۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے، یہ وہ ہیں کہ سب سے اوّل تلوار اللہ کے راستہ میں سونتی اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ احد میں ڈٹے رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک یہ بھی ہیں لانبے قد گورے رنگ کے تھے بدن پر گوشت کم تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ گندم گوں تھے اور بدن پر ان کے بال بہت تھے ہلکے رخساروں والے تھے ان کو مقام سفوان میں (جو سبین اور خارک فتحہ کے ساتھ ہے) اور بصرہ کی سرزمین میں واقع ہے) عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں قتل کر دیا تھا، ان کی عمر چونسٹھ سال کی ہوئی۔ اول وادی سباع میں وہ دفن کئے گئے، پھر بصرہ کی طرف منتقل کئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور عروہ و غیرہمانے روایت کی ہے۔

۲۸۳۔ زیاد بن لبید:۔ یہ زیاد لبید کے بیٹے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے انصاری زرقی ہیں تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور ان کو حضرموت کا گورنر بھی بنا دیا گیا تھا۔ ان سے عوف بن مالک اور ابودرداء نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ کے شروع دور امارت میں وفات پائی۔

۲۸۴۔ زیاد بن الحارث:۔ یہ زیاد حارث صدائی کے بیٹے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے یہاں موذن بھی رہے ان کا شمار بصریوں میں ہے اور صدائی میں صاد مہملہ پر پیش ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

۲۸۵۔ زاہر بن الاسود:۔ یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۲۸۶۔ زراع بن عامر:۔ یہ زراع ہیں عامر بن عبدالقیس کے بیٹے وفد عبدالقیس میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، یہ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں رائج ہے۔

۲۸۷۔ زرارۃ بن ابی اوفی:۔ یہ زرارہ ابی اوفی کے بیٹے ہیں یہ صحابہ میں سے ہیں، ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ ابوزید الانصاری:۔ یہ ابوزید انصاری وہ ہیں جنہوں نے قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے آنحضور کے عہد مبارک میں جمع کیا، ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن عمیر کہا ہے۔ اور بعض نے قیس بن سکن۔

۲۸۹۔ ابوزہیر نمیری:۔ یہ ابوزہیر نمیری ہیں شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۹۰۔ الزبیدی:۔ یہ زبیدی ہیں زائے معجمہ کے پیش اور بائے موحدہ کے زبر کے ساتھ، ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے ان کا نام منبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے اور ان کا صحابی ہونا محقق نہیں ہے۔

تابعین

۲۹۱۔ الزبیر بن عدی:۔ یہ عدی کے بیٹے ہیں ہمدانی کوفی ہیں مقام رے کے قاضی تھے۔ تابعی ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے ۱۳۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ہمدانی کا میم ساکن ہے۔

۲۹۲- **الزبیر العربی** :- یہ زبیر عربی نمیری اور بصری ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ راوی ہیں ۔

۲۹۳- **زیاد بن کسیب** :- یہ زیاد کسیب کے بیٹے ہیں۔ عدوی ہیں یہ بصریوں میں شمار کئے جاتے ہیں تابعی ہیں ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کسیب تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۹۴- **زہرۃ بن معبد** :- یہ زہرہ ہیں معبد کے بیٹے ان کی کنیت ابو عقیل عین کے زبر کے ساتھ ہے، یہ قرشی ہیں اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی، ان سے روایت کرنے والی بھی ایک بڑی جماعت ہے اور ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہلِ مصر کے یہاں ہے ۔

۲۹۵- **زہیر بن معاویہ** :- یہ زہیر بن معاویہ ہیں ان کی کنیت ابو خیثمہ جعفی ہے یہ کوفی ہیں۔ ان کا قیام جزیرہ میں رہا یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں اور ابو اسحاق ہمدانی اور ابو الزبیر سے حدیث کو سنا، ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب الزکوٰۃ میں آیا ۱۷۴ھ میں وفات پائی ۔

۲۹۶- **زمیل بن عباس** :- یہ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یزید بن الہاد۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۲۹۷- **الزہری** :- یہ زہری زہرۃ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جدِ اعلیٰ ہیں اسی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے عبداللہ بن شہاب کے بیٹے، یہ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں اور تابعین میں سے جلیل القدر تابعی ہیں مدینہ کے زبردست فقیہ اور عالم ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے حدیثیں سنیں ہیں ان سے جمع عظیم روایت کرتی ہیں جن میں قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں ان سے بڑا عالم نہیں پاتا مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے۔ کون زیادہ عالم ہے فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر کہا گیا کہ ابن شہاب کے بعد فرمایا کہ ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان کے مہینہ ۱۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۸- **زر بن حبیش** :- یہ زر بن حبیش اسدی کوفی ہیں، ان کی کنیت ابو مریم ہے، انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنے ہی زمانۂ اسلام میں، یہ عراق کے ان بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، حضرت عمر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت تابعین اور غیر تابعین کی روایت کرتی ہے، زر زائے معجمہ کے کسرہ اور راء مہملہ کے تشدید کے ساتھ ہے حبیش میں حاء مہملہ پر ضمہ اور بائے موحدہ کے زبر اور دو نقطہ والی یاء ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۹- **زرارۃ بن ابی اوفی** :- یہ زرارہ بن ابی اوفی ابو حاجب جرشی بصرہ کے قاضی ہیں، صحابہ کی جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس بھی ہیں جن سے یہ روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دریافت کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ کون کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے، پس فرمایا الحال المرتحل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اوّل تک پہنچا دے ان سے قتادہ اور عوف نے روایت حدیث کی، انہوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ پڑھا اور چیخ ماری ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰- **زیاد بن حدیر** :- یہ زیاد بن حدیر ہیں ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں کوفی ہیں تابعی ہیں، حضرت عمر رضہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کو سنا ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں حدیر حاء مہملہ کے پیش اور دال مہملہ کے زبر یائے تحتانی کے سکون اور راء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۱- **زید بن اسلم** :- یہ زید بن اسلم ہیں ان کی کنیت ابو

اسامہ ہے، یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں، مدنی ہیں اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختیانی اور مالک اور ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں، ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

۳۰۲۔ زید بن طلحہ :۔ یہ زید بن طلحہ ہیں ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارہ میں اخذ کی ہے۔

۳۰۳۔ زید بن یحیٰی :۔ یہ زید بن یحیٰی دمشقی ہیں یہ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی ثقہ ہیں۔

۳۰۴۔ ابوزبیر :۔ یہ ابوزبیر ہیں نام محمد بن اسلم ہے مکہ کے رہنے والے ہیں، آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں مکہ کے تابعین میں سے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

۳۰۵۔ ابوزرعہ :۔ ان کا نام عبیداللہ ہے عبدالکریم کے بیٹے رے کے رہنے والے ہیں ایک بڑی جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں پختہ اور قابل اعتماد ہیں حدیث کے عالم مشایخ یعنی رواۃ حدیث کو پہنچاننے والے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے ہیں ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور مقام رے میں ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۳۰۶۔ زینب بنت جحش :۔ یہ زینب بنت جحش کی بیٹی امہات المومنین میں سے ہیں اور ان کی والدہ کا نام امیمہ ہے جو عبدالمطلب کی بیٹی ہیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی۔ یہ زید بن حارثہ جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے ان کی بیوی تھیں۔ پھر حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی تھی، اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کیا تھا، یہ زینب تمام ازواج مطہرات میں سے آپؐ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں، ان کا پہلا نام "برہ" تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا تھا، حضرت عائشہ ان کی شان میں فرماتی ہیں، کوئی عورت اس زینب سے بہتر دین میں نہیں ہے، یہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں، سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں اور ان تمام کاموں میں جن میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں ۲۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۱ھ میں۔ عمر ترپن سال کی پائی، حضرت عائشہ اور ام حبیبہؓ وغیرہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۳۰۷۔ زینب بنت عبداللہ :۔ یہ زینب عبداللہ بن معاویہ کی بیٹی بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں، عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں ان سے ان کے شوہر اور ابوسعید و ابوہریرہ اور حضرت عائشہؓ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۰۸۔ زینب بنت ابی سلمہ :۔ یہ حضورؐ کی بیوی حضرت ام سلمہ کی بیٹی ہیں ان کا نام بھی برہ تھا، آنحضور نے بدل کر زینب رکھ دیا ملک "حبشہ" میں پیدا ہوئیں، عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں رہیں، اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی واقعہ "حرہ" کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

تابعی عورتیں

۳۰۹۔ زینب بنت کعب :۔ یہ زینب کعب بن عجرۃ کی صاحبزادی ہیں، انصار میں سے ہیں۔ سالم بن عوف کے خاندان سے ہیں رابعیہ ہیں۔

س صحابہ

۳۱۰۔ سعد بن ابی وقاص :۔ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں ان کی کنیت ابواسحاق ہے اور ان کے والد ابووقاص کا نام

مالک بن وہیب ہے۔ زہری ہیں، قبیلہ قریش میں سے ہیں یہ
ان دس میں سے ایک ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنت کی بشارت دی تھی، یہ شروع اسلام ہی میں ایمان
لے آئے جبکہ ان کی عمر سترہ سال کی تھی، ان کا بیان ہے کہ
میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا شخص ہوں اور میں ہی
وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر اندازی کی
تمام غزوات میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر
شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے، اس بات کی
لوگوں میں بڑی شہرت تھی ان کی بددعا سے لوگ ڈرتے
تھے اور ان سے دعا خیر کی تمنا رکھتے تھے اور یہ بات اس
لئے تھی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں
یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور
ان کی دعا کو قبول فرمائے" ان کے لئے اور زبیر کے لئے
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں اور باپ دونوں
کو جمع کر کے اس طرح فرمایا" ارم فداک ابی وامی" ایسے
الفاظ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں فرمائے،
یہ کوتاہ قامت اور جھکے ہوئے بدن والے تھے، گندمی رنگ
تھا اور جسم پر بال زیادہ تھے۔ مقام عقیق میں جو مدینہ سے
قریب ہے اپنے محل میں وفات پائی اور لوگوں کے کندھوں پر
مدینہ لے جائے گئے، مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی
مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا مقام بقیع میں دفن کئے گئے
یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی عشرہ
مبشرہ میں سے ہیں، ان کی موت سب سے آخر میں واقع ہوئی
حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔
ان سے ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۲۱۱۔ سعد بن معاذ:۔ یہ سعد معاذ کے بیٹے ہیں انصاری اشہلی
اوسی ہیں مدینہ میں عقبہ اولی اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے
ان کے اسلام کو دیکھ کر عبد الاشہل کے بیٹے اور ان کے تمام
خاندان والے اسلام لے آئے، انصار کے تمام خاندانوں میں
سے یہ پہلا خاندان تھا جو کہ اسلام لایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کو "سید الانصار" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ یہ
اپنی قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کئے جاتے تھے جلیل القدر
اور اکابر اور اخیار صحابہ میں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور مقابلہ پر بہادرانہ
ڈٹے رہے جنگ خندق میں ان کو شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند
نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک مہینہ کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔
یہ واقعہ ذی قعدہ ۵ھ کا ہے اس وقت ان کی عمر ۳۷ برس
کی تھی جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ صحابہ کی ایک جماعت
ان سے روایت کرتی ہے۔

۲۱۲۔ سعد بن خولہ:۔ ان سعد بن خولہ نے غزوۂ بدر میں شرکت
فرمائی اور حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں ان کا انتقال
ہوا۔

۲۱۳۔ سعد بن عبادہ: یہ سعد بن عبادہ ہیں اور ان کی کنیت
ابو ثابت انصاری ہے۔ ساعدی خزرجی ہیں، یہ بارہ نقباء میں
سے ایک ہیں انصار کے سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور
شان و شوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے، ریاست و سرداری
ایسی پائی تھی کہ جس کا اعتراف ان کی قوم تک کرتی تھی ایک جماعت
ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۱۵ھ میں جب کہ عمر رض
کی خلافت کو ڈھائی سال گزر چکے تھے "حوران" میں جو کہ
سرزمین شام میں واقع ہے وفات پائی اور یہ بھی کہا جاتا ہے
کہ ۱۱ھ میں جب کہ ابوبکر کی خلافت کا زمانہ تھا ان کی وفات
ہوئی، اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے غسل خانے
میں مردہ پائے گئے۔ دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔
تمام لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ
ایک کہنے والی کی آواز لوگوں کے کان میں آئی جو یہ کہہ رہا تھا
اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ؎

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ
و رمینا بسھمین فلم نخط فؤادہ

یعنی ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا اور ہم
نے دو تیر ان کے قلب پر چلائے کہ نشانہ خطا نہ گیا۔
اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ کسی جن نے ان
کو قتل کیا۔

۲۱۴۔ سعید بن الربیع:۔ یہ سعید بن الربیع انصار کے
قبیلۂ خزرج میں سے ہیں، جنگ احد میں شہید ہوئے، آں

حضورؐ نے ان میں اور عبدالرحمٰن بن عوف میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کرایا تھا، یہ اور خارجہ بن زید ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

۳۱۵۔ سعید بن الاطول:۔ یہ سعید ہیں اطول کے بیٹے قبیلۂ جہینیہ سے ہیں، ان کو آں حضور کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور ابونضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۱۶۔ سعید بن زید:۔ یہ سعید زید کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابواعور ہے، عدوی قریشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں شرف اسلام حاصل کیا اور تمام غزوات میں سوائے غزوۂ بدر کے آنحضور کے ساتھ شرکت کی کیونکہ یہ سعید بن زید طلحہ بن عبداللہ کے ساتھ تھے جو قریش کے غلہ والے قافلہ کی کھوج لگانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے، آنحضرتؐ نے غنیمت میں ان کا حصہ بھی لگایا تھا اور حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں، اور یہی وہ فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمرؓ حلقہ بگوش اسلام ہوئے ان کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا ان کے بدن پر بال زیادہ تھے ۵۱ھ میں مقام عتیق میں وفات پائی اور وہاں سے مدینہ لائے گئے، اور جنت البقیع میں دفن ہوئے، کچھ اوپر ستر سال کی عمر پائی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۱۷۔ سعید بن حریث:۔ یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ میں آنحضور کے ساتھ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی پھر کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور وہیں انتقال ہوا اور وہیں ان کی قبر ہے، حافظ ابن البر نے کہا کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے انکے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں۔

۳۱۸۔ سعید بن العاص:۔ یہ سعید بن العاص قریشی ہیں ہجرت والے سال میں ان کی پیدائش ہوئی۔ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جن صحابہ کرام نے حضرت عثمان کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں حضرت عثمان نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور انہوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اسی میں فتحیاب ہوئے ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۳۱۹۔ سعید بن زید:۔ یہ سعید سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی صحبت سے مشرف ہوئے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے شرحبیل اور ابوامامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔ واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے، حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

۳۲۰۔ سبرہ بن معبد:۔ یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں اور مدینہ کے رہنے والے ہیں، ان سے ان کے بیٹے "ربیع" روایت کرتے ہیں، ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے "سبرہ" میں سین مفتوح اور باء ساکن ہے۔

۳۲۱۔ سہل بن سعد:۔ یہ سہل بن سعد ساعدی انصاری ہیں اور ابوعباس ان کی کنیت ہے، ان کا نام "حزن" تھا۔ لیکن پھر رسول اللہ نے سہل رکھ دیا جب حضورؐ نے وفات پائی تو ان کی عمر پندرہ سال کی تھی سہل نے مدینہ میں ۹۱ھ میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے ۸۸ھ بیان کیا، یہ سب سے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا، ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابوحازم روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲۔ سہل بن ابی حثمہ:۔ یہ سہل بن ابی حثمہ ہیں اور ابومحمد ان کی کنیت ہے اور انہی کو ابوعمارہ انصاری اوسی کہا جاتا ہے ۳ھ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور مدینہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور مدینہ ہی میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے روایت حدیث کرتا ہے۔

۳۲۳۔ سہیل بن حنیف انصاری:۔ یہ سہل بن حنیف انصاری اوسی ہیں یہ جنگ "بدر" احد" اور تمام غزوات میں شریک ہوئے جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی کے ساتھی اور ہمنشین رہے، ان کو حضرت علیؓ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور اس کے بعد حاکم فارس بنا دیا ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں، ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۳۲۴۔ سہل بن بیضاء: یہ سہل بن بیضاء ہیں اور ان ہی کے بھائی سہیل تھے، بیضاء ان دونوں کی ماں تھی کہ جس کا نام "دعد" تھا۔ اور ان کے باپ "وہب بن ربیعہ" تھے اور سہل ان مسلمانوں میں سے کہ جن کا اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ میں اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ بدر میں پہنچے، اسی زمانہ میں ایک دن گرفتار کر لئے گئے تو عبداللہ بن مسعود نے ان کے متعلق گواہی دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ چھوڑ دیئے گئے، پھر مدینہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور آں حضرت نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی، دونوں بھائیوں کا ذکر نماز جنازہ کے بیان میں آیا ہے۔

۳۲۵۔ سہل بن الحنظلیہ: یہ سہل بن حنظلیہ ہیں، حنظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا نام ان ہی کی جانب یہ منسوب ہوتے ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں، ان کے باپ کا نام ربیع بن عمرو تھا اور سہل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، بڑے فاضل تھے اور نہایت خلوت پسند ذکر و نماز میں بے حد مشغول و منہمک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ملک شام میں سکونت تھی اور انتقال امیر معاویہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں دمشق میں ہوا۔

۳۲۶۔ سہیل بن عمرو: یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو جندل کے والد تھے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے، قبیلہ قریش کے خطیب بھی تھے اس لئے حضرت عمر رضؓ نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپؐ ان کے دانت نکلوا ڈالئے کہ آئندہ کبھی آپؐ کے خلاف خطبہ نہ دے سکیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑو جی شاید یہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچیں کہ جس کی تم بھی تعریف کرو، اور یہی "صلح حدیبیہ" میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب لوگوں نے مکہ میں اختلاف کیا اور جس نے مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوا تو اس وقت یہی سہیل خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تسلی و تشفی دی اور اس ارتداد و اختلاف سے لوگوں کو روکا ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں ان کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "یرموک" میں قتل کئے گئے، ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو کے بارہ میں حافظ ابن عبدالبر سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمر کے دروازہ کو گھیر لیا جن میں سہیل بن عمرو ابو سفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لئے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو اجازت داخلہ کی دے رہا تھا جیسے صہیب رومی حضرت بلال حبشی اس پر ابو سفیان نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شرفا بیٹھے ہیں ہماری طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی اس پر یہ سہیل بولے، "اے لوگو! بخدا میں اس کراہت کو جو تمہارے چہروں میں سے محسوس کر رہا ہوں اگر تم غضب ناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی ان کے ساتھ تم کو بھی دی گئی تھی لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آ پہنچے، تم نے آنے میں دیر کی کان کھول کر سن لو یقیناً وہ شرف اور فضیلت کہ جس میں یہ غلام تم سے سبقت لے گئے (فضیلت اسلام) زیادہ بھاری ہے قوت کے لحاظ سے تمہارے اس دروازے سے جس کے بارہ میں تم آپس میں جھگڑ رہے ہو۔" اس کے بعد فرمایا "اے لوگو! یہ غلام تم سے اس فضیلت اسلام میں آگے نکل گئے، اب تمہارے لئے کوئی راستہ اس فضیلت کی طرف نہیں ہے جس میں وہ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لئے ضروری خیال کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو شہادت کا درجہ نصیب فرمائے (اور تم سرخ روئی کے ساتھ خدا سے جلد جا ملو پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور ملک شام تک چلے گئے حسن نے فرمایا اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقلمند ہے اور اپنے قول میں سچا ہے، قسم ہے خدا کی ہرگز اللہ تعالیٰ اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا ہے اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا، جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

۳۲۷۔ سہیل بن بیضاء: یہ سہیل بن بیضاء قرشی ہیں، ان کے

نسب کا پورا ذکر ان کے بھائی سہیل کے ذکر میں گزر گیا ابتدا ہی میں مسلمان ہوئے حبشہ کی دوبارہ ہجرت کی بدر اور تمام غزوات میں شریک ہے ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ ان کا انتقال سنہ ۹ھ میں جب کہ حضور علیہ السلام زندہ تھے اور تبوک سے واپس تشریف لائے تب ہوا، اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

۳۲۸۔ سمرہ بن جندب :۔ یہ سمرہ بن جندب الفزاری ہیں یہ قبیلۂ انصار کے حلیف تھے، حافظ تھے اور رسول اللہ سے بہت روایت کرتے تھے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بصرہ میں سنہ ۵۹ھ کے آخیر میں انتقال ہوا۔

۳۲۹۔ سلیمان بن صرد :۔ یہ سلیمان بن صرد ہیں ان کی کنیت ابوالمطرف ہے، خزاعی تھے بہت ہی اچھے فاضل اور عابد آدمی تھے جب سے مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے، یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہنے لگے تھے ان کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی صرد صاد مہملہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۳۰۔ سلیمان بن بریدہ :۔ یہ سلیمان بن بریدہ اسلمی ہیں یہ اپنے باپ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ سنہ ۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

۳۳۱۔ سلمہ بن اکوع :۔ یہ سلمہ بن اکوع ہیں ان کی کنیت ابومسلم ہے، اسلمی مدنی ہیں! درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے سنہ ۷۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اس وقت اسّی سال کی عمر تھی۔ ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۳۲۔ سلمہ بن ہشام :۔ یہ قرشی مخزومی مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، اچھے اور صاحب فضل صحابی ہیں اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے تھے اور اللہ کی راہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کمزور اور ضعیفوں کے لئے قنوت میں دعا فرماتے تھے اس میں ان کو بھی شریک فرماتے تھے، یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے سنہ ۱۴ھ میں جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی در جنگ مرج الصغیر میں قتل ہوئے۔

۳۳۳۔ سلمۃ بن صخر :۔ یہ سلمہ بن صخر انصاری بیاضی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا، یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی تھے، ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں، بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ ان کی روایت معتبر نہیں ہے۔

۳۳۴۔ سلمۃ بن المحبق :۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں ابوسنان ان کی کنیت ہے محبق کا نام صخر بن عتبہ الہذلی تھا بصریوں میں سے سمجھے جاتے ہیں محبق میں میم کا پیش حاء مہملہ کا فتحہ بائے موحدہ کا کسرہ ہے اور مشدد ہے آخر میں قاف ہے اصحاب حدیث باء پر فتحہ دیتے ہیں۔

۳۳۵۔ سلمۃ بن قیس :۔ یہ سلمہ بن قیس اشجعی ہیں۔ ابوعاصم ان کو شامی کہتے ہیں اور کوفہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ہلال بن یساف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ سلمان فارسی :۔ یہ سلمان فارسی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے رسول اللہ کے آزاد کردہ ہیں، فارسی الاصل رامہرمز کے رہنے والوں میں سے ہیں، اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں "جی" نامی ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ دین کی طلب میں سفر کیا۔ اور سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اسی دین پر پے در پے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے رہے، پھر قوم عرب نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا، پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہؐ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی کہا جاتا ہے کہ یہ سلمان فارسی آنحضور کے پاس جب آپ مدینہ آئے کچھ اوپر دس آقاؤں کے غلام رہ کر پہنچے تب مسلمان ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا، سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں، اور یہ بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدوم کی جنت الفردوس متمنی ہے، ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی کہا جاتا ہے کہ اڑھائی سو سال اور بعض روایتوں میں ہے، ساڑھے تین سو سال کی عمر ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے، اپنے

ہاتھ کی کمائی کھاتے اور وظیفہ کو صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے آنحضرتؐ سے ان کی تعریف میں متعدد احادیث منقول ہیں ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال ہوا۔ ابوہریرہ اور انس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۷۔ سلمان بن عامر:۔ یہ سلیمان بن عامر ضبی ہیں ان کو بصریوں میں شمار کیا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی ضبی نہیں ہے۔

۳۳۸۔ سفینہ:۔ یہ سفینہ ہیں جو کہ رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریمؐ نے ان کو آزاد کیا تھا اور تاحیات ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا تھا، کہتے ہیں کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے بعض نے رباح کہا ہے اور بعض نے مہران اور بعض نے رومان، عربی النسل تھے بعض نے فارسی الاصل کہا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر میں تھے پس جب کوئی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار ڈھال نیزہ ان پر ڈال دیتا یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لاد دی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بار برداری کے حق میں تو سفینہ (یعنی کشتی) ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن۔ محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

۳۳۹۔ سالم بن معقل:۔ یہ سالم بن معقل ہیں جو آزاد کردہ ہیں ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے فارس اصطرخ کے رہنے والوں میں سے تھے، آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل وافضل واکرام صحابہ میں سے تھے، ان کا شمار خاص قراء میں کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد سے، ابی بن کعب سے سالم بن معقل یعنی مولی ابی حذیفہ سے اور معاذ بن جبل سے یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ان سے ثابت ابن قیس اور ابن عمر وغیرہ رواہت کرتے ہیں۔

۳۴۰۔ سالم بن عبید:۔ یہ سالم بن عبید اشجعی ہیں اہل صفہ میں سے تھے ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے ان سے بلال بن یساف روایت کرتے ہیں۔ یساف دو نقطوں والی یاء کے فتحہ کے ساتھ ہے "س" مہملہ پر تشدید نہیں ہے آخر میں فاء ہے۔

۳۴۱۔ سراقہ بن مالک:۔ یہ سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی کنانی ہیں قدید میں آتے جاتے تھے اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے تھے، ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ بڑے اونچے درجہ کے شاعروں میں سے تھے ۲۴ھ میں وفات ہوئی۔

۳۴۲۔ سفیان بن اسید:۔ یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں جبیر بن نفیر نے ان سے حمص والوں کے بارہ میں روایت کی ہے۔ اسید اکثر کے نزدیک فتح ہمزہ اور کسرہ سین کے ساتھ ہے اور روایت کے مطابق ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ اور تیسرے قول کے مطابق فتح ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ بغیر یاء کے یعنی اَسَدہ۔

۳۴۳۔ سفیان بن عبداللہ:۔ یہ سفیان بن عبداللہ بن زمعہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو ثقفی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے، صحابی تھے اور طائف میں حضرت عمر کی جانب سے حاکم تھے۔

۳۴۴۔ سفیان بن ابی زہیر:۔ یہ سفیان ہیں ابی زہیر کے بیٹے ازدی ہیں، قبیلہ شنوءہ کے رہنے والے حجازیوں میں ان کی حدیث مروج ہے۔ ابن الزبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۵۔ سخبرۃ:۔ یہ سخبرہ ہیں اور ان کی کنیت ابو عبداللہ ازدی ہے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں، ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے، سخبرہ میں سین پر فتحہ اور خاء معجمہ ساکن اور باء موحدہ مفتوح ہے۔

۳۴۶۔ السائب بن یزید:۔ یہ سائب بن یزید ہیں اور ان کی کنیت ابو یزید کندی ہے، ۲ھ میں پیدا ہوئے اور جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۸۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۴۷- السائب بن خلاد :- یہ سائب بن خلاد ہیں اور ان کی کنیت ابو سہلہ ہے، انصاری خزرجی تھے۔ ۹۱ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸- سوید بن قیس :- یہ سوید بن قیس ہیں اور ان کی کنیت ابو صفوان ہے ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کو کوفیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۳۴۹- ابو سیف القین :- یہ ابو سیف القین ہیں آنحضور کے صاحبزادہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے۔ اور ان کا نام براء بن اوس انصاری ہے، یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی ام بردہ ہیں جنہوں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۰- ابو سعید سعد بن مالک :- یہ ابو سعید سعد بن مالک انصاری خدری ہیں، اپنی کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئے حافظ حدیث اور صاحب فضل وعقل علماء میں سے تھے۔ احادیث کی بہت روایت کرتے ہیں، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۷۴ھ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ ۸۴ برس کی عمر پائی۔ خدرہ خاء معجمہ کے ضمہ اور دال مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۳۵۱- ابو سعید بن المعلی :- یہ ابو سعید حارث بن معلی انصاری زرقی ہیں۔ جب کہ ان کی چونسٹھ برس کی عمر تھی تو انہوں نے ۷۴ھ میں وفات پائی

۳۵۲- ابو سعید بن ابی فضالہ :- یہ ابو سعید بن ابی فضالہ حارثی انصاری ہیں ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیث حمید بن جعفر سے مروی ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں "مینا" میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ پھر نون ہے مد کے ساتھ بھی ہے اور بلا مد کے بھی۔

۳۵۳- ابو سلمہ :- یہ ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد کے بیٹے مخزومی قرشی آنحضرت ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ "برہ" عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور حضور سے پہلے یہ ام سلمہ کے شوہر تھے دس کے بعد یہ اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک رہے یہاں تک کہ ۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور ان کی کنیت بھی نام سے زیادہ مشہور ہے۔

۳۵۴- ابو سفیان بن حرب :- یہ ابو سفیان بن صخر بن حرب بنو امیہ میں سے قرشی ہیں۔ حضرت معاویہ کے والد ہیں، عام فیل سے دس برس پہلے پیدا ہوئے، اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں سمجھے جاتے تھے اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہیں کے پاس رہتا تھا فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دل میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لئے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا، اسلام میں تالیف قلب کی گئی، غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور آنحضور نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں داخل رکھتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرمائے، غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی پھر یہ جنگ یرموک تک یک چشم ہی رہے، یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے ان سے عبد اللہ بن عباس روایت کرتے ہیں ۳۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

۳۵۵- ابو سفیان بن حارث :- یہ ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور دودھ شریک بھائی ہیں وہ اس لئے کہ حلیمہ سعدیہ نے ان کو بھی دودھ پلایا تھا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا اور دوسری جماعت کا خیال تھا کہ نہیں بلکہ نام ان کی کنیت ہی تھی۔ اور مغیرہ تو ان کے بھائی تھے یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش قدم پر دوسرے چلتے تھے اور انہوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تھی کہ جسکا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی، یہ فتح مکہ میں مشرف باسلام ہوئے، ان کے اسلام لانے کا واقعہ عجیب و غریب ہے، حضرت علی

نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو اور ان سے وہ کہو کہ جو یوسف علیہ السّلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا۔ تاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَ اللّٰہُ عَلَیْنَا یعنی خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ہم پر ترجیح دی اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہم مجرم اور گنہ گار ہیں تو ابو سفیان نے ایسا ہی کیا رسول اللہ صلعم نے یہ سن کر فرمایا لا تثریب علیکم الیوم الخ یعنی آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالےٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائیں اور وہ سب سے زیادہ رحم والے ہیں آنحضور نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور یہ اسلام لائے، ان کی موت کا یہ سبب ہوا کہ انہوں نے حج کیا اور جب نائی نے ان کا سر مونڈا تو ایک مسّا جو ان کے سر میں تھا کاٹ دیا اسی وجہ سے یہ تکلیف میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ حج سے واپسی کے بعد ۲۰ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور عقیل بن ابی طالبؓ کے مکان میں دفن ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۵۶۔ ابوالسمح :۔ یہ ابوالسمح ہیں اور ان کا نام ایاد تھا آنحضور کے خادم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپؐ کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں "ایاد" کسرہ ہمزہ اور تخفیف یاء کے ساتھ ہے ان کے انتقال کا مقام معلوم نہیں۔

۳۵۷۔ ابو سہلہ :۔ یہ ابو سہلہ سائب ہیں جو خلاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

تابعین

۳۵۸۔ سعید بن المسیب :۔ یہ سعید بن مسیب ہیں اور ان کی کنیت ابو محمد ہے قریشی مخزومی مدنی ہیں، جب حضرت عمرؓ کی خلافت کو دو سال گزر گئے تھے تو یہ پیدا ہوئے اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے کہ جو نقش اوّل (یعنی صحابہ کی طرز زندگی) پر گامزن تھے۔ وہ فقہ وحدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے ان ہی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور ان ہی کو مخصوص کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی احادیث اور عمرؓ کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے اصحاب کی ایک بڑی جماعت سے انہوں نے ملاقات کی اور ان سب سے انہوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے، مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن مسیب سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی دکھائی نہیں دیا اور خود ابن مسیب کہتے تھے کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں ۹۳ھ میں انتقال ہوا۔

۳۵۹۔ سعید بن عبدالعزیز :۔ یہ سعید بن عبدالعزیز تنوخی دمشقی ہیں۔ اوزاعی کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقیہوں میں ان کا شمار تھا۔ احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبدالعزیز اور اوزاعی سے زیادہ کسی حدیثیں صحیح نہیں، اور کہتے تھے کہ ان میں اور اوزاعی میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں اور سعید بہت زیادہ رویا کرتے تھے ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ دوزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے، نسائی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ اور حجاد والے ہیں یہ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثوری ۱۶۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی۔

۳۶۰۔ سعید بن ابی الحسن :۔ یہ سعید بن ابی الحسن ہیں اور ان کا نام یسار ہے بصرہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں، یہ ابن عباس اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وعون ۱۰۹ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۱۔ سعید بن حارث :۔ یہ سعید بن حارث بن معلی انصاری حجازی ہیں مدینہ کے قاضی اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر، ابو سعید و جابر سے۔ اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۶۲۔ سعید بن ابی ہند :۔ یہ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ و ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی مشہور ثقہ ہیں۔

۳۶۳- **سعید بن جبیر** :- یہ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انہوں نے ابو مسعود و ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر و انس رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت لوگوں نے، ماہ شعبان ۹۵ھ میں جب کہ ان کی عمر انچاس سال کی تھی، حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ان کے شہادت کے چھ ماہ بعد مرا ان کے بعد حجاج کسی کے قتل پر قادر نہیں ہوا، کیونکہ سعید نے حجاج پر بد دعا کی تھی جب کہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے، میں تم کو اسی طرح قتل کرونگا سعید بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا جس طرح چاہے وہ بتلا اس لئے کہ خدا کی قسم جس طرح تو مجھکو قتل کرے گا اسی طرح آخرت میں میں تجھ کو قتل کرونگا، حجاج بولا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کر دوں بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگا، اور رہا تو تو اس میں تیرے لئے کوئی برات و عذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو، پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ ہنس پڑے، ان کی اطلاع حجاج کو پہنچائی گئی تو حکم دیا کہ ان کو واپس لاؤ لہٰذا واپس لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ اب ہنسنے کا کیا سبب تھا بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری بیباکی اور اللہ تعالےٰ کی تیرے مقابل میں حلم و بردباری پر تعجب ہوتا ہے حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال بچھائی جائے۔ تو بچھائی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے، اسکے بعد سعید نے فرمایا کہ وجهت وجهي للذي فطر السمٰوٰت والارض حنيفا وما انا من المشركين۔ یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موڑ کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے جو خالق آسمان و زمین ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط باندھ دیا جائے، سعید نے فرمایا فاینما تولوا فثم وجه الله. جس طرف کو بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ ہے، اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل اوندھا کر دیا جائے سعید نے فرمایا منها خلقنٰكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرىٰ۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا اس کو ذبح کر دو، سعید نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں یہ (حجت ایمانی) میری طرف سے سنبھال یہاں تک کہ تو مجھ سے قیامت کے دن ملے پھر سعید نے دعا کی کہ اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قادر نہ کر، اس کےبعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا، کہتے ہیں کہ حجاج ان کے قتل کے بعد پندرہ راتیں اور جیا اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑں کی بیماری پیدا ہو گئی، حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معاینہ کرے۔ حکیم نے گوشت کا ایک سڑا ہوا ٹکڑا منگوایا اور اس کو دھاگے میں پرو کر اس کے گلے سے اتارا اور کچھ دیر تک چھوڑے رکھا، اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے، حکیم یہ سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں، حجاج اپنی بقیہ زندگی میں چیختا رہتا تھا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہو گیا کہ جب میں سوتا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے، سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کیے گئے۔ اور ان کی قبر وہاں زیارت گاہ ہے۔

۳۶۴- **سعید بن ابراہیم** :- یہ سعید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری قرشی قاضی مدینہ اور مدینہ کے فضلاء اور اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد اور ان کے علاوہ لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے ۱۳۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ انکی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۶۵- **سعید بن ہشام** :- یہ سعید بن ہشام انصاری ہیں اونچے درجہ کے تابعیں میں سے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے سنا اور ان سے حسن روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے۔

۳۶۶- **سفیان بن دینار** :- یہ سفیان بن دینار تمر مافروخی کوفی ہیں، سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک وغیرہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آنحضرت کے مزار مبارک کی زیارت ان کو نصیب ہوئی۔

۳۶۷- **سفیان ثوری** :- یہ سفیان بن سعید ثوری کوفی امام المسلمین ہیں اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں اپنے زمانہ میں

فقہ اور اجتہاد کے جامع تھے حدیث کے بڑے عالم اور زاہد و عابد اور متقی اور ثقہ تھے اور خصوصاً علم حدیث وغیرہ علوم کے مرجع تھے تمام لوگ ان کی دین داری، زہد پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اس میں اختلاف کرتا ہو ائمہ مجتہدین میں سے ایک یہ بھی ہیں، قطب اسلام نیز ارکان دین میں ان کا بھی شمار ہے سنہ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ان کی پیدائش ہوئی، انہوں نے ایک بڑی جماعت محدثین سے روایات حاصل کیں، ان سے معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور ان کے علاوہ بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں، سنہ۱۶۱ھ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۸- سفیان بن عیینہ:- یہ سفیان بن عیینہ ہلالی ہیں ان کے آزاد کردہ ہیں سنہ۱۰۷ھ میں جب کہ نصف شعبان گزر چکا تھا کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی یہ امام تھے اور عالم تھے۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ حجۃ فی الحدیث، زاہد و متورع تھے ان کی صحت حدیث پر سب کا اتفاق ہے، انہوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے، سب کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم جاتا رہتا سنہ۱۹۸ھ میں رجب کی پہلی کو مکہ میں ان کا انتقال ہوا اور حجون میں دفن کئے گئے۔ انہوں نے ستر حج کئے تھے۔

۳۶۹- سلیمان بن حرب:- یہ سلیمان بن حرب بصری مکہ کے قاضی ہیں بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں، ابوحاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ ائمہ میں سے تھے، تقریباً دس ہزار حدیثیں ان سے مروی ہیں، حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ اور بغداد میں میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو تخمینہ کیا گیا کہ شرکار کی تعداد چالیس ہزار تھی سنہ۱۴۰ھ ماہ صفر میں پیدا ہوئے اور سنہ۱۵۸ھ تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے ان سے احمد وغیرہ روایت کرتے ہیں سنہ۲۲۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۰- سلیمان بن ابی مسلم:- یہ سلیمان بن ابی مسلم الاحول مکی ہیں اور ابن نجیح کے ماموں ہیں، حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے طاؤس اور ابوسلمہ سے سماع حدیث کیا، اور ان سے ابن عیینہ ابن جریج و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱- سلیمان بن ابی حثمہ:- یہ سلیمان بن ابی حثمہ قریشی و عدوی ہیں، مسلمانوں میں بڑے ہی فاضل اور صالح لوگوں میں ان کا شمار تھا، بڑے درجہ کے تابعین میں سمجھے جاتے تھے، ان سے ان کے بیٹے ابوبکر روایت کرتے ہیں۔

۳۷۲- سلیمان بن مولی میمونہ:- یہ سلیمان بن موالی میمونہ ہیں اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں، تابعی ہیں۔

۳۷۳- سلیمان بن عامر:- یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ اور یہ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راجو اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں۔

۳۷۴- سلیمان بن ابی عبداللہ:- یہ سلیمان بن ابی عبداللہ تابعی ہیں اور انہوں نے صحابہ مہاجرین کا زمانہ پایا ہے۔ یہ سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، امام ابوداؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

۳۷۵- سلیمان بن یسار:- یہ سلیمان بن یسار ہیں انکی کنیت ابوایوب ہے، یہ میمونہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ ہیں انکے بھائی عطاء بن یسار ہیں، اہل مدینہ سے ہیں بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں، یہ فقیہہ فاضل قابل اعتماد، عابد، پرہیزگار اور حجت تھے (یعنی ان کی طرف کسی قول کا منسوب ہونا مستقل دلیل تھی) اور سات فقیہوں میں سے ایک یہ بھی ہیں سنہ۱۰۷ھ میں ان کا انتقال ہوا، جب کہ ان کی عمر ۷۳ سال کی تھی۔

۳۷۶- سالم بن عبداللہ:- یہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ اور ابوعمر وان کی کنیت ہے قریشی و عدوی و مدنی ہیں، مدینہ کے فقہاء میں سے یہ بھی ہیں اور تابعین کے سرخیل اور علماء و معتمدین میں سے ہیں سنہ۱۰۶ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۷- سالم بن ابی الجعد:- یہ سالم بن ابی الجعد ہیں اور ان کا نام رافع کوفی ہے مشہور اور معتبر تابعین میں سے ہیں،

ابن عمرو اور جابر و انسؓ سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور و اعمش روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۸- **سیار بن سلامہ**:- یہ سیار بن سلام ہیں اور ان کی کنیت ابوالمنہال بصری تمیمی ہے۔ مشہور تابعیں میں سے ہیں۔

۳۷۹- **سماک بن حرب**: یہ سماک بن حرب ذہلی ہیں اور ان کی کنیت ابومغیرہ ہے، جابر بن سمرۃ اور نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ و زائدہ، ان سے تقریباً دو سو حدیثیں مروی ہیں اور یہ ثقہ تھے لیکن حافظہ کمزور ہو گیا تھا ان کو ابن مبارک و شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

۳۸۰- **سوید بن وہب**:- یہ سوید بن وہب ہیں اور ابن عجلان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

۳۸۱- **ابوالسائب**:- یہ ابوالسائب ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، تابعی ہیں اور ابوہریرہ ابوسعید و مغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن۔

۳۸۲- **ابوسلمہ**:- یہ ابوسلمہ ہیں اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ زہری قریشی ہیں ایک قول کے اعتبار سے مدینہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں۔ اور مشہور و صاحب علم تابعین میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے زیادہ حدیثیں مروی ہیں۔ ابن عباس ابوہریرہ اور ابن عمر وغیرہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر، شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں ۹۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۸۳- **ابوسورہ**:- یہ ابوسورہ ہیں یہ اپنے چچا ابوایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر طائی ابن معین وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوسورہ کی احادیث غیر معروف و نامشہور ہیں۔

صحابی عورتیں

۳۸۴- **سودہ**:- یہ سودہ بنت زمعہ ام المومنین ہیں شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں اور وہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ان کے ساتھ مکہ میں خلوت ہوئی، یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انہوں نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب بوڑھی ہو گئیں تو آپؐ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے درخواست کی کہ آپؐ ان کو طلاق نہ دیں اور سودہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دے دیا۔ آپؐ نے ان کو اپنے نکاح میں رکھا۔ ماہ شوال ۵۵ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔

۳۸۵- **ام سلمہ**:- یہ ام سلمہ ام المومنین ہند بنت ابی امیہ ہیں جناب رسول کریمؐ سے پہلے ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں۔ جب ابوسلمہ ۳ھ یا ۴ھ میں انتقال کر گئے تو انہوں نے آں حضورؐ سے اسی سال کہ جس میں ابوسلمہ کا انتقال ہوا تھا جب کہ ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں نکاح کر لیا۔ پھر ۵۹ھ میں ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، اس کی عمر چوراسی برس کی تھی، ان سے ابن عباس، حضرت عائشہ اور زینب ان کی بیٹی اور ان کے بیٹے، اور ابن المسیب اور صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۸۶- **ام سلیم**:- یہ ام سلیم ملحان کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے نام میں اختلاف ہے، باقوال مختلفہ سہلہ اور رملہ اور ملیکہ غمیصہ اور رمیصا بیان کیا گیا ہے، مالک بن نضر انس بن مالک کے والد نے ان سے نکاح کیا، انہی کے بطن سے انس پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں، ابوطلحہ نے جب یہ مشرک تھے ان سے پیغام ڈالا تو انہوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ابوطلحہ اسلام لے آئے تو انہوں نے کہا کہ میں اب تم سے شادی کرتی ہوں۔ اور تم سے مہر تمہارے کچھ نہیں لوں گی طلحہ نے ان سے شادی کر لی، ان سے بڑی جماعت روایت کرتی ہے، ملحان کسرہ میم اور سکون لام اور

جائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۸۷۔ سبیعہ:۔ سبیعہ حارث کی بیٹی ہیں، قبیلہ اسلم کی ہیں اسعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں پھر حجۃ الوداع والے سال میں سعد کا انتقال ہوا ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۸۸۔ سہیمہ بنت عمر:۔ یہ سہیمہ عمر کی بیٹی قبیلہ مزینہ کی ہیں، رکانتہ بن عبد زید کے نکاح میں تھیں، ان کا ذکر طلاق کے بارے میں آتا ہے، سہیمہ سین کے پیش، اور یاء کے زبر کے ساتھ ہے۔

۳۸۹۔ سلامہ بنت حر:۔ یہ سلامہ بنت حر ازدیہ ہیں اور فزاریہ بھی کہا جاتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے۔ یہ وہ لفظ حر ہے جو عبد کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۹۰۔ سلمیٰ:۔ یہ سلمیٰ رافع کی ماں اور ابو رافع کی زوجہ صحابیہ ہیں، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں، ابراہیم ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں اور حضرت فاطمہ کو بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا۔

ش صحابہ

۳۹۱۔ شداد بن اوس:۔ یہ شداد بن اوس ہیں، ان کی کنیت ابو یعلی انصاری ہے اور حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں بیت المقدس میں قیام تھا، اہل شام میں شمار ہوتے تھے، ۵۸ھ میں جب کہ ان کی عمر پچھتر سال کی تھی، ملک شام میں انتقال ہوا۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء کہا کرتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کو علم و حلم کی دولت سے نوازا گیا تھا۔

۳۹۲۔ شریح بن ہانی:۔ یہ شریح بن ہانی ابو المقدام حارثی ہیں۔ انہوں نے آں حضور کا عہد مبارک پایا۔ اور ان شریح کے نام کے ساتھ ہی آں حضور نے ان کے باپ ہانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تم ابو شریح ہو شریح حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے، ان کے بیٹے مقدام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۳۔ شرید بن سوید:۔ یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضر موت کے ہیں لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے شمار کیا گیا ہے اور بعضے ان کو اہل طائف سے بتلاتے ہیں اور ان کی حدیث حجازیوں میں پائی جاتی ہے، ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

۳۹۴۔ شکل بن حمید:۔ یہ شکل بن حمید عیسی ہیں ان سے ان کے بیٹے شتیر کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا اور ان کا شمار کوفیوں میں ہے، شکل، شین اور کاف کے زبر اور لام کے ساتھ ہے اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

۳۹۵۔ شریک بن سحماء:۔ یہ شریک بن سحماء ہیں اور سحماء ان کی ماں ہے کہ جن کی نسبت سے یہ مشہور ہوئے اور ان کے باپ عبدۃ بن مغیث ہیں جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے اور یہ وہ ہیں کہ جن پر ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے بارے میں تہمت لگائی تھی، اور اس کے بعد لعان کرنا پڑا تھا یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عبدۃ عین اور باء کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے بائے موحدہ بجزم پڑھا ہے۔

۳۹۶۔ ابو شبرمۃ:۔ یہ ابو شبرمہ ہیں اور لفظ شبرمہ میں شین پر پیش اور باء ساکن اور راء پر پیش ہے، صحابی ہیں ان کی نسبت معلوم نہیں، حضرت عباس کی حدیث میں حج کی نیابت کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آنحضور کے زمانہ حیات ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۹۷۔ ابو شریح:۔ یہ ابو شریح خویلد بن عمرو کعبی عدوی، خزاعی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے ۶۸ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ اور یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔

تابعین

۳۹۸۔ شقیق بن ابی سلمۃ:۔ یہ شقیق بن ابی سلمۃ ہیں ابو وائل اسدی ان کی کنیت ہے، انہوں نے اگرچہ آنحضور کا زمانہ پایا لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں ہے۔ کہا کرتے تھے کہ میری عمر بعثت نبوی سے پہلے دس سال کی تھی اسوقت میں اپنے بھیڑ بکریاں جنگل میں چرا رہا تھا۔ صحابہ کی ایک بڑی

جماعت سے روایت کرتے ہیں ان میں عمر بن خطاب ابن مسعود ہیں، ابن مسعود کے خاص لوگوں میں سے اور ان کے بڑے درجہ کے اصحاب میں سے تھے ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں معتمد و حجت تھے حجاج کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ اور ایک قول ہے کہ سنہ ۹۹ھ میں ہوا۔

۳۹۹۔ شریق الہوزنی :۔ یہ شریق ہوزنی تابعی ہیں حضرت عائشہ رضہ سے روایت فرماتے ہیں اور ان سے ازہر حرازی۔

۴۰۰۔ شریک بن شہاب :۔ یہ شریک بن شہاب حارثی بصری ہیں۔ اور ان کو تابعین سے شمار کیا گیا ہے۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ازرق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں لیکن اس بارہ میں مشہور نہیں۔

۴۰۱۔ شریح بن عبید :۔ یہ شریح بن عبید حضرمی ہیں ابوامامہ و جبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح۔

۴۰۲۔ ابوالشعثاء :۔ یہ ابوالشعثا سلیم بن اسود محاربی کوفی ہیں مشہور اور معتبر تابعیوں میں سے ہیں۔ حجاج کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۳۔ شعبی :۔ عامر بن شرحبیل کوفی ہیں، وہ مشہور ذی علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو دیکھا اور کبھی کوئی حرف کسی کاغذ پر نہیں لکھا اور مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی گئی میں نے اس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام تھے، اور زہری نے کہا کہ علماء تو چار ہی گذرے ہیں یعنی ابن المسیب مدینہ میں اور شعبی کوفہ میں، حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں سنہ ۱۰۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۸۲ برس کی تھی انتقال ہوا۔

۴۰۴۔ ابن شہاب :۔ یہ زہری ہیں ان کا ذکر حرف زاء کے ماتحت گذر چکا ہے۔

۴۰۵۔ شیبہ بن ربیعۃ :۔ یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبد مناف جاہلی ہے، جنگ بدر میں حضرت علی رضہ نے اس کو قتل کیا، یہ مشرک تھا۔

صحابی عورتیں

۴۰۶۔ الشفاء بنت عبداللہ :۔ یہ شفا بنت عبداللہ قرشی عدوی ہیں، احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام لیلیٰ ہے اور شفا لقب ہے جو نام پر غالب آگیا، ہجرت سے پہلے اسلام لائیں بڑی عاقلہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تھے اور دوپہر کو وہیں آرام فرماتے تھے اور انہوں نے آنحضور کے لئے بستر اور لنگی کا انتظام کر رکھا تھا، آپ اسی بستر میں آرام فرماتے تھے شفا شین کے کسرہ اور فاء اور مد کے ساتھ آتا ہے۔

۴۰۷۔ ام شریک غزنۃ :۔ یہ ام شریک غزنۃ بنت دودان قرشیہ عامریہ، صحابیہ ہیں۔ دودان دال مہملہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

۴۰۸۔ ام شریک انصاریہ :۔ یہ ام شریک انصاریہ ہیں کہ جن کا ذکر کتاب العدہ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے جبکہ رسول اللہ صلعم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو، اور بعضوں نے کہا کہ جن کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم آنحضور نے دیا تھا وہ ام شریک اولی ہیں لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں اس لئے کہ ام شریک اولی قریشی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں کیونکہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک ایک مالدار عورت ہیں انصار میں سے۔

ص صحابہ

۴۰۹۔ صفوان بن عسال :۔ یہ صفوان بن عسال مرادی ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں شائع تھی۔ عسال میں عین پر زبر اور سین مہملہ پر تشدید اور لام ہے۔

۴۱۰۔ صفوان بن معطل :۔ ان کی کنیت ابوعمرو سلمی ہے انہوں نے غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی اور انہیں کے بارہ میں وہ سب کچھ کہا گیا ہے۔

بڑے نیک صاحب فضل بہادر انسان تھے، غزوۂ ارمینیہ میں سنہ [illegible]ھ میں شہید ہوئے جب کہ ان کی عمر ساٹھ سے کچھ اوپر تھی۔

۴۱۱۔ **صفوان بن امیہ**:۔ یہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے بھاگ گئے۔ پھر عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ صلعم سے ان کے لئے پناہ طلب کی تھی ان پر آپؐ نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو امن کی علامت کے طور پر اپنی چادر عطا فرمائی، پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پالیا اور آنحضور کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپؐ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ کو امن دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ چلوں پھروں اس پر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) نیچے اترو، تو صفوان نے کہا کہ میں اسوقت تک نہیں اترونگا جب تک کہ آپؐ صاف صاف نہ بتادیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی سواری سے نیچے اترو اور تمہارے لئے ۴ ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے پس صفوان اتر آئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوئے آنحضور نے مال غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے خدا کی قسم کھاکر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہو سکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا، پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس کے پاس قیام کیا اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضور کے سامنے پیش کیا آنحضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی (کیونکہ اب مکہ بھی دار الاسلام بن چکا ہے) صفوان زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے، ان کی بیوی انسے ایک ماہ پہلے اسلام لے آئی تھیں جب صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا سنہ ۴۲ھ میں مکہ میں صفوان کا انتقال ہوا۔ ان سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہ ان میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پر راسخ کرنے کے لئے تالیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا۔ یہ مکہ میں ہی مخلص مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۲۔ **صخر بن وداعہ**:۔ یہ صخر بن وداعہ غامدی ہیں اور یہی ابن عمرو ابن عبداللہ بن کعب ہیں جو قبیلہ ازد کے ہیں اگرچہ طائف میں قیام تھا مگر اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے۔

۴۱۳۔ **صخر بن حرب**:۔ یہ صخر بن حرب ہیں جن کی کنیت ابوسفیان قریشی ہے۔ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف السین کے تحت گزر چکا ہے۔

۴۱۴۔ **صہیب بن سنان**:۔ یہ صہیب بن سنان عبداللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں، ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے، دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا ابھی یہ چھوٹے سے بچہ ہی تھے، لہٰذا نشوونما روم ہی میں ہوئی رومیوں سے ان کو قبیلہ کلب نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آئے۔ کلب سے عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا، یہ بھی مرتے دم تک عبداللہ ہی کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ یہ روم میں جب بڑے ہو کر کچھ سوجھ بوجھ ہوئی بھاگ کر مکہ آ گئے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بنے پہلے ہی مکہ میں مسلمان ہوئے اور یوں بھی کہا جاتا ہے کہ آں حضور جب دار ارقم میں کچھ اوپر تیس آدمیوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس لئے یہ مدینہ کو ہجرت کر گئے اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي نَفْسَهُ الخ۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے سنہ ۳۸ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی۔ "جدعان" جیم کے پیش اور دال کے جزم کے ساتھ ہے اس کے بعد عین مہملہ ہے۔

۴۱۵۔ **الصعب بن جثامہ**:۔ یہ صعب بن جثامہ لیثی ہیں ودان ابواء میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہے ان کا قیام تھا ان کی حدیث بھی اہل حجاز ہی میں پائی جاتی ہے، عبداللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا جثامہ جیم کے زبر اور ثائے مثلثہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۶ ـ الصنابحی :۔ یہ صنابحی ہیں اس لفظ میں ص پر پیش ہے اور نون غیر مسدد ہے اور ایک لفظ ہے اور حاء مہملہ ہے، یہ صنابحی اس لئے مشہور ہے کہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف منسوب ہوئے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۴۱۷ ابوصرمۃ :۔ یہ ابوصرمۃ مالک بن قیس مازنی ہیں اور بعضوں نے قیس بن مالک بتایا ہے اور بعض نے قیس بن صرمہ بھی کہا ہے، اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں انہوں نے بدر اور بقیہ غزوات میں شرکت کی، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے "صرمۃ" صاد کے زیر اور راء ساکن کے ساتھ ہے۔

تابعین

۴۱۸ ـ صالح بن خوات ـ یہ صالح بن خوات انصاری بڑی مشہور تابعی ہیں ان کی حدیث عزیز کے درجہ کی ہے انہوں نے حدیث کو اپنے باپ اور سہل بن ابی حثمہ سے سنا اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں ؛ ان کی حدیث مدینہ والوں میں پائی جاتی ہے ۔خوات خائے معجمہ کے زبر واؤ کے تشدید اور تائے فوقانی دو نقطے والی ت کے ساتھ ہے ۔

۴۱۹ـ صالح بن درہم :۔ صالح بن درہم باہلی ہیں یہ ابوہریرہؓ اور سمرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان ثقہ ہیں۔

۴۲۰ ـ صالح بن حسان :۔ یہ صالح بن حسان مدنی ہیں بصرہ میں قیام تھا ابن المسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوعاصم اور حضرمی، ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے اور امام بخاری انکی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں

۴۲۱ ـ صخر بن عبداللہ :۔ یہ صخر بن عبداللہ بن بریدہ ہیں یہ اپنے باپ اپنے دادا اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت ۔

۴۲۲ ـ صفوان بن سلیم :۔ یہ صفوان بن سلیم زہری ہیں حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں انس بن مالک اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک پہلو زمین کو چھوا تک نہیں، لوگ کہتے تھے کہ ان کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھی اور شاہی عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں ۔ ۱۳۲ھ میں انتقال ہوا ان سے ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ۔

۴۲۳ ابوصالح :۔ یہ ابوصالح ذکوان ہیں جو گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے گھی اور زیتون کا تیل کوفہ لے جایا کرتے تھے ۔جویریہ بنت حارث زوجہ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے ، بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے تھے۔ابوہریرہ اور ابو سعید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہیل اور اعمش ۔

صحابی عورتیں

۴۲۴ ـ صفیہ :۔ یہ صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھے اور ہارون بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام کے نواسہ تھے ۔ یہ صفیہ کنانۃ بن ابی الحقیق کی بیوی جنگ خیبر میں ماہ محرم ۷ھ میں قتل کر دیا گیا اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پسند فرمالیا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصۂ غنیمت میں لگا دی گئی تھیں پھر ان سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ پھر آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کے عتق کو قرار دے دیا ۵۰ھ میں وفات اور جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں ان سے حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں حیی میں حائے مہملہ کا پیش اور نیچے دو نقطہ والی یاء کا زیر اور دوسری یاء پر تشدید ہے ۔ اخطب میں ہمزہ کا زبر خائے معجمہ کا

جزم طائے مہملہ پر زبر آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۴۲۵۔ صفیہ بنت عبدالمطلب :۔ یہ صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، اسلام سے پہلے حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں پھر وہ ہلاک ہوگیا، اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کرلیا تو ان سے زبیر پیدا ہوئے یہ طویل مدت تک زندہ رہیں اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۷۳ سال کی ہوئی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۴۲۶۔ صفیہ بنت ابی عبید :۔ یہ صفیہ ابوعبید کی بیٹی ہیں، بنو ثقیف میں سے ہیں، مختار ابن ابی عبید کی بہن ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر کی بیوی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے پایا اور آپ کے ارشادات کو سنا مگر ان سے روایت نہیں کی، حضرت عائشہ اور حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت نافع ابن عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ صفیہ بنت شیبۃ :۔ یہ صفیہ شیبۃ حجبی کی بیٹی ہیں ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں، آنحضور کے دیکھنے کے بارے میں ان کے متعلق اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا کہ انہوں نے حضور کی زیارت نہیں کی۔

۴۲۸۔ الصماء بنت بسر :۔ یہ صماء بسر کی بیٹی ہیں۔ مازنی ہیں کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور ان کا نام بہیہ ہے ان سے ان کے بھائی عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

ض

صحابہ

۴۲۹۔ ضماد بن ثعلبہ :۔ یہ ضماد بن ثعلبہ ازدی دشنوءۃ میں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں دوست تھے، علاج ومعالجہ، جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے علم کے ہمیشہ جویاں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے، یہی وہ ہیں جس وقت کچھ قرآن انہوں نے آں حضور سے سنا تو کہا کہ آپ کے یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی رکھنے والے ہیں۔ ان کا ذکر باب علامات النبوۃ میں آتا ہے، حضرت ابن عباس ان سے روایت کرتے ہیں، ضماد کے ضاد کا کسرہ، میم غیر مشدد ہے شنوءۃ کے شین کا زبر، نون کا پیش۔ واؤ ساکن ہمزہ کا زبر ہے۔

۴۳۰۔ الضحاک بن سفیان :۔ یہ الضحاک بن سفیان کلابی عامری ہیں۔ یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، نجد میں قیام تھا آنحضور نے ان کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنادیا تھا جو اسلام لے آئے تھے، ابن مسیب اور حسن بصری ان سے روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سو سواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر (حفاظت کیلئے) تلوار لے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

تابعین

۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز :۔ یہ ضحاک بن فیروز دیلمی تابعی ہیں ان کی حدیث بصریوں میں شائع ہے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کا ذکر حرف دال میں آچکا ہے۔

۴۳۲۔ ضرار بن صرد :۔ یہ ضرار بن صرد ہیں ان کی کنیت ابونعیم ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں یہ وہ ہیں جو مشہور ہیں معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی بن منذر روایت کرتے ہیں، نعیم میں نون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد کا کسرہ پہلی را غیر مشدد ہے صرد میں صاد مہملہ کا ضمہ اور رائے مہملہ کا زبر ہے۔

ط

صحابہ

۴۳۳۔ طلحۃ بن عبیداللہ :۔ یہ طلحہ بن عبیداللہ ہیں جن کی کنیت ابومحمد قریشی ہے یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے، تمام غزوات میں سوائے غزوۂ بدر کے شریک رہے ہیں، عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لئے روانہ کیا تھا جو قریش کا ابوسفیان بن حرب کے ساتھ آرہا تھا

پس یہ دونوں بدر کی مڈبھیڑ کے دن واپس ہوئے انہوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے انہوں نے بدر کے دن اپنے ہاتھ سے حفاظت کی تو حملہ کی کثرت سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہو گئی تھیں انہوں نے اس دن چوبیس زخم کھائے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے ۷۵ زخم لگے کچھ نیزے کے کچھ تلوار کے کچھ تیر کے، یہ طلحہ گندم گوں بہت بال والے تھے نہ بال ان کے بالکل گھنگھر والے ہی تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی تھے، حسین چہرے والے تھے، جنگ جمل میں شہادت پائی جمعرات کے دن تیس جمادی الثانیہ ۳۶ھ میں۔ اور بصرہ میں دفن کئے گئے۔ ان کی چونسٹھ سال کی عمر ہوئی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۴۳۴۔ طلحہ بن البراء :۔ یہ طلحہ بن البراء انصاری ہیں جن کے بارہ میں جس وقت ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما، اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے، ان سے حصین وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۴۳۵۔ طلق بن علی :۔ یہ طلق بن علی ہیں جن کی کنیت ابو علی حنفی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے، ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ طارق بن شہاب :۔ یہ طارق بن شہاب ہیں جن کی کنیت ابو عبداللہ ہے بجلی کوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے کا زمانہ) میں موجود تھے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا ہے۔ آپؐ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۳۴ غزوات میں شریک ہوئے ۸۲ھ میں وفات پائی۔

۴۳۷۔ طارق بن سوید :۔ یہ طارق بن سوید ہیں ان کو آں حضور کا شرف صحبت حاصل ہے ان کی حدیث بیان خمر کے بارے میں موجود ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۸۔ الطفیل بن عمرو :۔ یہ طفیل بن عمرو دوسی ہیں مکہ میں اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی پھر اپنی قوم کے شہروں کی طرف لوٹ گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے پھر بحیثیت مع اپنی قوم کے ان لوگوں کے جنہوں نے آپ کے ساتھ رہنا چاہا آں حضور کی طرف ہجرت کی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت مبارک میں آخر تک موجود رہے یہ جنگ یمامہ میں شہید کر دیئے گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں دور خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے ان سے جابر اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

۴۳۹۔ ابو الطفیل :۔ یہ ابو الطفیل ہیں ان کا نام عامر ہے واثلہ کے بیٹے ہیں لیثی اور کنانی ہیں نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آنحضورؐ کی پاک زندگی سے ان کو آٹھ سال نصیب ہوئے مکہ میں ۱۰۲ھ میں وفات پائی روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۰۔ ابو طیبہ :۔ یہ ابو طیبہ ہیں ان کا نام نافع ہے، یہ پچھنے لگانے کا کام کیا کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں، مشہور صحابی ہیں۔ محیصہ کی میم مضموم ہے حائے مہملہ پر فتحہ ہے اور یائے تحتانی پر تشدید اور زیر ہے آخر میں صاد مہملہ ہے۔

۴۴۱۔ ابو طلحہ :۔ یہ ابو طلحہ ہیں ان کا نام زید ہے۔ سہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں، یہ انس بن مالک کی والدہ کے شوہر ہیں، یہ مشہور تیر اندازوں میں سے ہیں آنحضور نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۳۱ھ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ۷۷ سال کی تھی اور اہل بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے پھر بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ایک جماعت صحابہ کی ان سے

روایت کرتی ہے۔

تابعین

۴۴۲۔ طلحہ بن عبداللہ :۔ یہ طلحہ بن عبداللہ بن کریز خزاعی ہیں تابعی ہیں، اہلِ مدینہ میں سے ہیں، یہ ایک جماعت صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۴۳۔ طلحہ بن عبداللہ :۔ یہ طلحہ بن عبداللہ عوف زہری قریشی کے پوتے ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہلِ مدینہ میں ہے۔ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے۔ یہ اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۴۴۴۔ طلق بن حبیب :۔ یہ طلق بن حبیب عنزی بصری ہیں۔ یہ بڑے عابد اور کثرت عبادت میں مشہور تھے، عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مصعب اور عمرو بن دینار وایوب، عنزی میں عین مہملہ اور نون دونوں پر زبر ہے۔

۴۴۵۔ الطفیل بن ابی :۔ یہ طفیل بن ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں: تابعی ہیں۔ عزیز الحدیث ہیں، ان کی حدیث اہلِ حجاز میں شائع ہے۔ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو الطفیل۔

۴۴۶۔ طاؤس بن کیسان :۔ یہ طاؤس بن کیسان خولانی ہمدانی یمانی ہیں۔ فارسی الاصل ہیں ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور بڑی مخلوق روا کرتی ہے۔ عمرو بن دینار کا مقولہ ہے کہ میں نے کوئی عالم طاؤس جیسا نہیں دیکھا۔ وہ علم وعمل میں بہت اونچے تھے۔ مکہ میں ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

۴۴۷۔ ابو طالب :۔ یہ ابو طالب حضور کے محترم چچا ہیں حضرت علیؓ کے والد ہیں ان کا نام عبد منافؓ بن عبد المطلب بن ہشام قرشی ہے۔ جاہلی ہیں۔ یعنی اسلام نصیب نہیں ہوا جب ان کا انتقال ہوا تو قریش نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت لے دے کی ہے، جس کی وجہ سے آنحضور طائف کی طرف تشریف لے گئے، ان کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فاصلہ ہے۔

۴۴۸۔ ابن طاب :۔ مدینہ کی کھجور کے اعتبار سے ان کو رطب بن طاب اور تمر بن طاب کہا جاتا ہے۔

ظ صحابہ

۴۴۹۔ ظہیر بن رافع :۔ یہ ظہیر بن رافع حارثی ہیں انصار میں سے ہیں، قبیلہ اوس کے تھے عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوہ بدر اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک رہے یہ رافع رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں یہ رافع ان ظہیر سے روایت کرتے ہیں، ظہیر کی ظائے معجمہ پر پیش ہے اور ہائے مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یائے ساکن ہے۔

ع صحابہ

۴۵۰۔ عمر بن الخطاب :۔ یہ امیر المومنین عمر بن الخطاب فاروق ہیں۔ ان کی کنیت ابوحفصہ ہے۔ عدوی قریشی ہیں نبوت کے چھٹے سال میں اسلام لائے اور بعض نے کہا کہ پانچویں میں۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لاچکی تھیں اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد حضرت عمر ہی تھے، ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا، اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہوگیا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا تھا کہ تمہارا لقب فاروق کیوں رکھا گیا۔ فرمایا کہ حضرت حمزہ میرے اسلام سے تین دن قبل اسلام لاچکے تھے، اس کے بعد اللہ تعالٰی نے میرے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا۔ اللہ لا الٰہ الا ھو، لہ الاسماء الحسنٰی (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسی کے لئے سب اچھے نام ہیں) اس کے بعد کوئی جان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان سے زیادہ پیاری نہ تھی اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کہاں تشریف فرما ہیں تو میری ہمشیرہ نے مجھ کو بتایا کہ وہ دارارقم بن ابی ارقم میں ہیں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں

ابو ارقم کے مکان پر حاضر ہوا جب کہ حضرت حمزہ بھی آپؐ
کے اصحاب کے ساتھ مکان میں موجود تھے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں تشریف فرما تھے میں نے
دروازہ کو پیٹا تو لوگوں نے نکلنا چاہا حضرت حمزہؓ نے فرمایا
کہ تم کو کیا ہو گیا۔ سب نے کہا عمر بن خطاب ہے حضرت
عمر کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا۔ پھر خوب زور سے مجھ کو اپنی
طرف کھینچا۔ کہ میں رک نہ سکا اور گھٹنوں کے بل گر گیا
اس کے بعد آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ عمر اس کفر سے کب
تک باز نہیں آؤ گے تو بے ساختہ میری زبان سے نکلا ۔
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد
ان محمد عبدہ ورسولہ ۔ اس پر تمام دار ارقم کے لوگوں
نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی
حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم اپنی موت وحیات میں دین حق پر نہیں ہیں، آپؐ
نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ
قدرت میں میری جان ہے تم سب حق پر ہو اپنی موت میں
بھی اور حیات میں بھی اس پر میں نے عرض کیا تو پھر اس
حق کو چھپانے کا کیا مطلب۔ قسم اس ذات کی جس نے
آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے، ہم ضرور حق کو لے کر نکلیں گے
چنانچہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفوں کے درمیان
میں نکالا ایک صف میں حضرت حمزہ تھے اور دوسری صف
میں میں۔ (یعنی حضرت عمر) اور میرے اندر جوش کی وجہ
سے چکی کا سا گھڑگھڑاہٹ تھی، یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں
پہنچ گئے تو مجھ کو اور حضرت حمزہ کو قریش نے دیکھا یہ
دیکھ کر ان کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ ایسا صدمہ انہیں اس
سے پہلے کبھی نہیں پہنچا تھا، اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرا نام فاروق رکھا کہ میری وجہ سے اللہ نے حق اور باطل
میں فرق کر دیا، داؤد ابن حصین اور زہری نے روایت کیا کہ جب
عمر اسلام لے آئے تو حضرت جبرئیل امین تشریف لائے
اور فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام آسمان والے
عمر کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں اور حضرت عبد اللہ
بن مسعود فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے
اور تمام روئے زمین کے زندہ انسانوں کا علم دوسرے پلڑے
میں رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم والا پلڑا جھک جائے
گا۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر دس میں سے نو حصے علم
اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ایک حصہ باقی رہ گیا۔ وہ آں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور یہ
پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المومنین کے لقب کے ساتھ پکارے گئے
حضرت عمر گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی غالب تھی اور بعض نے
گندم گوں کہا ہے۔ لانبے قد کے تھے۔ سر کے بال اکثر گر گئے تھے
آنکھیں خاصی سرخ رہتی تھیں حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد
تمام امور انتظامیہ کو حضرت ابوبکرؓ کی وصیت اور ان کے
متعین فرمانے کی وجہ سے کامل طور سے انجام دیا اور مغیرہ
بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤہ نے مدینہ میں بدھ کے دن ۲۶ ر
ذوالحجہ ۲۳ھ میں آپ کو خنجر سے زخمی کیا اور دسویں تاریخ
محرم الحرام کو اتوار کے دن ۲۴ھ میں (چودہ دن بیمار رہ کر)
دفن کئے گئے ان کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی اور یہ ان کی عمر
کے بارے میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس
سال ۶ ماہ ہے حضرت عمر کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی
نے پڑھائی ان سے حضرت ابو بکرؓ اور باقی تمام عشرہ بشرہ اور
ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۵۱ - **عمرو بن ابی سلمۃ** :- یہ عمر بن ابی سلمہ ہیں ان کا نام عبداللہ
بن عبد الاسد مخزومی قریشی ہے اور یہ عمر آنحضور کے پالک
تھے ان کی والدہ ام سلمہ ہیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں،
۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور جس وقت آنحضور کی وفات
ہوئی تو ان کی عمر نو سال کی تھی۔ ۸۳ھ میں بزمانہ عبد الملک
بن مروان مدینہ میں وفات پائی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے احادیث کو سن کر یاد کیا، آنحضور سے روایت کرتے
ہیں اور ان سے ایک جماعت۔

۴۵۲ - **عثمان بن عفان** :- یہ امیر المومنین عثمان بن عفان
ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ الاموی قریشی ہے ان کا اسلام
لانا اول دور اسلام میں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ

عنہ کے ہاتھوں پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم
میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی ہوا۔ انہوں نے حبشہ
کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی، اور غزوہ بدر میں یہ شریک
نہ ہو سکے کیوں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی ان دنوں بیمار تھیں اور آں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معذوری کی بنا پر ان کا حصہ
مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور مقام حدیبیہ میں جو تحت
شجرہ بیعت رضوان واقع ہوئی اس میں حضرت عثمان
شرکت نہ فرما سکے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے مکہ بھیج دیا تھا۔
جب بیعت رضوان واقع ہوئی تو آنحضور نے اپنے دست
مبارک کو دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت
عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ اور ان کو ذوالنورین بھی
کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقد میں آنحضور کی دو نور
نظر یعنی صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم یکے بعد دیگرے
آئیں تھیں، یہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض
نے کہا کہ گندم گوں تھے پتلی اور خوبصورت چہرے
والے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا سر پر بال بہت زیادہ
تھے بڑی داڑھی والے تھے داڑھی کو زرد رنگا کرتے
تھے ۲۴ھ میں محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ان کو خلیفہ
بنایا گیا تھا۔ اسود تجیبی نے جو مصر کا رہنے والا تھا ان
کو قتل کیا تھا بعض نے کسی اور کو بتایا ہے۔ شنبہ کے روز جنت
البقیع میں دفن کئے گئے۔ عمر شریف ۸۲ سال کی تھی اور بعض نے
کہا ہے کہ ۸۸ سال کی تھی ان کا دور خلافت بارہ سال سے
کچھ دن کم تک رہا ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا
ہے۔

۴۵۳۔ عثمان بن عامر:۔ یہ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر صدیق
کے والد بزرگوار ہیں، قریشی بنو تمیم میں سے ہیں ان کی کنیت
ابو قحافہ ہے قاف کے پیش کے ساتھ حاء مہملہ پر تشدید نہیں
ہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ۱۴ھ میں وفات پائی۔ اور
ان کی ستانوے سال عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسماء
بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون:۔ یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت
ابو سائب ہے۔ جمحی قرشی ہیں تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے
تھے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انہوں نے کی ہیں غزوہ
بدر میں شریک ہوئے، زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے
والے تھے، یہ مہاجرین میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات
مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینے میں ہجرت کے پورے تیس ماہ
گزرنے پر واقع ہوئی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے
بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کیے گئے تو فرمایا
یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے لئے بہترین شخص تھے۔
جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ بڑے عابد مرتاض صاحب
فضل صحابہ میں سے تھے ان کے بیٹے سائب اور ان کے
بھائی قدامہ بن مظعون ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ:۔ یہ عثمان بن طلحہ عبدری قریشی جمحی
مشرف بہ صحبت نبی کریم علیہ السلام ہیں ان کا ذکر باب المساجد
میں آتا ہے۔ ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور
ابن عمر روایت کرتے ہیں مکہ میں ۴۲ھ میں وفات
پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف:۔ یہ عثمان بن حنیف انصار میں
سے ہیں سہل کے بھائی ہیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
آبادی عراق کی پیمائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم
بنایا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اور
جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم
بنایا تھا پھر ان کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ
یہ دونوں بصرہ آئے۔ واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا
اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ ان سے ایک گروہ
روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص:۔ یہ عثمان بن ابی العاص
بنو ثقیف میں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو طائف کا حاکم بنادیا تھا، پس یہ آنحضور کی زندگی بھر
اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں اسی طرح حضرت عمر رضی
کی دور خلافت کے اول دو سال میں طائف کے ہی

حاکم رہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کم عمر تھے اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی اور یہ وفد ۹ھ میں حاضر ہوا ہے اور یہ بصرہ میں رہے اور وہاں ہی ۵۱ھ میں وفات پائی، جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلۂ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا کہ اے ثقیف والو تم تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مت کرو تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے ایک گروہ تابعین کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸۔ **علی بن ابی طالب**:۔ یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں ان کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے قریشی ہیں اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کی عمر ۱۵ سال تھی، بعض نے کہا ۱۶ سال اور بعض نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوہ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ضرورۃً رکھے گئے تھے، اسی واقعہ کے سلسلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں میری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گوں تھے اور گیہواں رنگ کھلا ہوا تھا بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لمبائی کے اعتبار سے کوتہ قامتی کی طرف زیادہ مائل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا، زیادہ بال والے، چوڑی داڑھی والے تھے، سر کے بال وسط میں سے اڑے ہوئے تھے، سر اور داڑھی دونوں سفید تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کا روز تھا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو خلیفہ بنائے گئے تھے اور عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸ رمضان المبارک کو جمعہ کی صبح کو آپ پر تلوار سے حملہ کیا تھا زخمی ہونے کے تین رات بعد انتقال فرما گئے، آپ کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا، نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، تڑکے وقت آپ کو دفن کیا گیا آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی، بعض نے کہا ہے ۶۵ سال اور بعض نے ستر سال اور بعض نے اٹھاون سال بتائی ہے، آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ کچھ دن ہے، آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن وحسین اور محمد رضی اللہ عنہم اور بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹۔ **علی بن شیبان**:۔ یہ علی بن شیبان حنفی یمامی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۴۶۰۔ **علی بن طلق**:۔ یہ علی بن طلق حنفی یمامی ہیں ان سے مسلم بن سلام روایت کرتے ہیں یہ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان کی حدیث اہل یمامہ میں پائی جاتی ہے۔

۴۶۱۔ **عبد الرحمٰن بن عوف**:۔ یہ عبد الرحمٰن بن عوف ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ زہری قرشی ہیں، یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ شروع دور میں ہی حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے، حبشہ کی طرف انہوں نے دونوں بار ہجرت فرمائی ہے، تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے ہیں اور غزوہ احد میں ثابت قدم رہے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے غزوۂ تبوک میں نماز پڑھی ہے اور جو حصہ نماز کا آں حضور سے فوت ہو گیا تھا اس کو پورا فرمایا ہے۔ یہ طویل قامت باریک جلد والے گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی جھلکتی تھی، گداز ہتھیلیوں والے، اونچی ناک والے تھے۔ غزوۂ احد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہو گئی تھی اور ان کے بدن پر بیس یا کچھ زائد زخم لگے تھے، جن میں سے بعض زخم ان کے پیر اور ٹانگ پر لگے جس کی وجہ سے ان کے پیروں میں لنگ پیدا ہو گئی۔ عام فیل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور ۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی۔ ان سے عبد اللہ بن عباس

وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲۔عبدالرحمٰن بن ابزی:۔ یہ عبدالرحمٰن بن ابزی خزاعی نافع بن عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا،حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آں حضور کی زیارت کی اور آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ابی بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبداللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۳۔عبدالرحمٰن بن ازہر:۔ یہ عبدالرحمٰن بن ازہر قریشی عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں واقعہ حرہ سے قبل ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۶۴۔عبدالرحمٰن بن ابی بکر:۔ یہ عبدالرحمٰن ابوبکر صدیق رضؓ کے صاحبزادے ہیں ان کی والدہ ام رومان ہیں جو حضرت عائشہ رضؓ کی بھی والدہ ہیں، صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے، یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں بڑے تھے، ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتی ہیں ۵۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۵۔عبدالرحمٰن بن حسنہ:۔ یہ عبدالرحمٰن حسنہ ہیں، حسنہ ان کی والدہ ہیں، یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں، ان کے والد عبداللہ بن مطاع ہیں ان سے یزید بن وہب روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶۔عبدالرحمٰن بن شرحبیل:۔ یہ عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ ہیں عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی ربیعہ موجود تھے۔

۴۶۷۔عبدالرحمٰن بن یزید:۔ یہ عبدالرحمٰن بن یزید بن الخطاب ہیں اور یہ حضرت عمر بن خطاب کے بھتیجے ہیں عدوی قریشی ہیں ان کو جب یہ چھوٹے سے تھے ان کے دادا ابولبابہ آنحضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور تحنیک کرائی آں حضورؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ترقی وبرکت کی دعا دی، محمد بن سعد نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہے تو ان کی عمر چھ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر بن الخطاب سے حدیث کو سنا ہے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن عمر کی وفات سے پہلے ان کی وفات واقع ہوئی۔

۴۶۸۔عبدالرحمٰن بن سمرۃ:۔ یہ عبدالرحمٰن بن سمرہ قریشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل کیا اور آنحضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور ۵۱ھ میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ابن عباس اور حسن اور بہت لوگ ان کے ماسوا روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔عبدالرحمٰن بن سہل:۔ یہ عبدالرحمٰن بن سہل انصاری ہیں جو غزوہ خیبر میں شہید کئے گئے۔ ان کا ذکر کتاب القسامۃ میں آتا ہے کہا جاتا ہے کہ غزوہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے یہ بڑی ذی علم اور صاحب فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰۔عبدالرحمٰن بن شبل:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن شبل انصاری ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے ان سے تمیم بن محمد اور ابوراشد روایت کرتے ہیں۔

۴۷۱۔عبدالرحمٰن بن عثمان:۔ یہ عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبیداللہ صحابی کے بھتیجے ہیں، ان کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضور کی زیارت کی یہ حضور سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۷۲۔عبدالرحمٰن بن ابی قراد:۔ یہ عبدالرحمٰن بن ابی قراد اسلمی ہیں۔ اہل میں شمار کئے جاتے ہیں اور اہل حجاز سے اور ابوجعفر خطمی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، قراد میں قاف پر پیش ہے اور را مہملہ بے تشدید کے ہے اور آخر میں دال مہملہ ہے۔

۴۷۳۔عبدالرحمٰن بن کعب:۔ یہ عبدالرحمٰن بن کعب ہیں، ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے، مازنی ہیں، انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ۳۲ھ میں وفات پائی

یہ بھی ان صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری تھی۔ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع حزنا ان لا یجدوا ماینفقون۔

۴۷۴۔ عبدالرحمان بن یعمر:۔ یہ عبدالرحمان بن یعمر دیلمی ہیں ان کو شرف صحبت و روایت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے، کوفہ میں آئے، خراساں پہنچے، ان سے بکیر بن عطا روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا۔

۴۷۵۔ عبدالرحمان عائش:۔ یہ عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ان سے روایت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔ ان سے ابو سلام ممطور اور خالد بن اللجلاج روایات کرتے ہیں اور ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے آنحضورؐ سے نقل حدیث کرتے ہیں، لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ نے کی ہے، عائش یائے تحتانی دو نقطوں والی زیر اور شین معجمہ کے ساتھ ہے اور یخامر میں دو نقطوں والی یا ر کا ضمہ ہے اور خائے معجمہ غیر مشدد ہے اور میم مکسور ہے، آخر میں رائے مہملہ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے، اس لئے کہ ان کو آنحضور سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۴۷۶۔ عبدالرحمان بن ابی عمیرہ:۔ یہ عبدالرحمان بن ابی عمیرہ مدنی ہیں اور بعض نے کہا قرشی ہیں، ان کی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے، صحابہ میں یہ قوی الحافظہ نہیں ہیں یہ حافظ عبدالبر نے کہا ہے۔ اور یہ شامی ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ عمیرہ عین مہملہ کے زبر اور میم کے زیر کے ساتھ ہے، آخر میں رائے مہملہ ہے۔

۴۷۷۔ عبداللہ بن ارقم:۔ یہ عبداللہ بن ارقم زہری قرشی ہیں۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال پر حاکم بنا دیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ نے بھی، پھر عبداللہ بن ارقم نے اس خدمت سے استعفا چاہا تو حضرت عثمانؓ نے استعفا منظور فرما لیا۔ ان سے عروہ اور اسلم حضرت عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۴۷۸۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ:۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ ہیں اور ابو اوفیٰ کا نام قیس اسلمی ہے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام فرمایا یہاں تک کہ آنحضورؐ کی وفات پیش آگئی اس کے بعد کوفہ تشریف لے گئے، کوفہ میں انتقال کرنے والے حضرات صحابہ میں یہ سب سے آخر ۸۷ھ میں انتقال فرمایا، ان سے امام شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۴۷۹۔ عبداللہ بن انیس:۔ یہ عبداللہ بن انیس جہنی انصار میں سے ہیں غزوہ احد اور اس کے مابعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔

۴۸۰۔ عبداللہ بن بسر:۔ یہ عبداللہ بن بسر سلمی مازنی ہیں ان کو اور ان کے والد بسر کو ان کی والدہ کو اور ان کے بھائی عطیہ کو اور ان کی بہن صما کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے، شام میں قیام فرمایا اور مقام حمص میں ۸۸ھ میں اچانک موت پیش آئی جب کہ وہ وضو کر رہے تھے، شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ سب سے بعد میں انتقال کرنے والے حضرت ابو امامہ ہیں ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے۔

۴۸۱۔ عبداللہ بن عدی:۔ یہ عبداللہ بن عدی قرشی زہری ہیں، یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمان اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲۔ عبداللہ بن ابی بکر:۔ یہ عبداللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، طائف میں آنحضور کے ساتھ یہ بھی تھے، ان کے ایک تیر آ لگا جس کو ابو محجن ثقفی نے پھینکا تھا، اسی سے حضرت ابوبکرؓ کے اول دور خلافت میں ۱۱ھ شوال کے

مدینہ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۴۸۳۔ **عبداللہ بن ثعلبہ**:۔ یہ عبداللہ بن ثعلبہ مازنی عذری ہیں ہجرت سے چار سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور ۸۹ھ میں وفات پائی، ان کو فتح کے سال آنحضورؐ کی زیارت ہوئی آپؐ نے ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ **عبداللہ بن جحش**:۔ یہ عبداللہ بن جحش اسدی حضرت زینب ام المومنین کے بھائی ہیں، آپؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کی ہیں، یہ بڑے مقبول الدعوات تھے، غزوہ بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور احد میں شہید کر دیئے گئے۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کرایا اس کے بعد قرآن نازل ہو کر ان کی رائے کی تصویب فرمائی جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ الخ اور صورت یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا۔ اور اس کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علیحدہ رکھ دیا اور زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سردار کو غنیمت میں سے ربع یعنی چوتھائی دیا جاتا تھا، ان سے سعد بن ابی وقاص وغیرہ روایت کرتے ہیں ان کو ابوالحکم بن اخنس نے جب ان کی عمر چالیس سال کچھ اوپر تھی قتل کر دیا تھا، اور یہ اور حضرت حمزہؓ ایک قبر میں دفن کئے گئے۔

۴۸۵۔ **عبداللہ بن ابی الحمساء**:۔ یہ عبداللہ بن ابی الحمساء عامری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان کی حدیث عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ عبداللہ بن ابی الحمساء سے۔

۴۸۶۔ **عبداللہ بن ابی الجدعا**:۔ یہ عبداللہ ابن ابی الجدعا تمیمی ہیں ان کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے۔ وحدان یہ لفظ ان رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو شیخین امام مسلم و امام بخاری میں سے کسی ایک سے صرف روایت کرتے ہیں ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۸۷۔ **عبداللہ بن جعفر**:۔ یہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہیں ان کی والدہ اسماء عمیس کی بیٹی ہیں۔ یہ زمین حبشہ میں پیدا ہوئے اور یہ سرزمین حبشہ میں پہلے بچہ تھے جو مسلمانان حبشہ میں پیدا ہوئے ۸۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر نوّے سال کی تھی۔ یہ بڑے سخی ظریف الطبع بُردبار پاکباز تھے، ان کو سخاوت کا دریا کہا جاتا ہے مشہور تھا۔ کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں ہے، ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۸۔ **عبداللہ بن جہیم**:۔ یہ عبداللہ بن جہیم ہیں جو انصار میں سے ہیں ان کی حدیث نمازی کے سامنے گذرنے والے کے بارے میں آتی ہے ان سے بسر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں ان کی سند حدیث مالک عن ابی جہم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں ہے اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن جہیم لیا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۸۹۔ **عبداللہ بن جزء**:۔ یہ عبداللہ بن جزء ہیں جن کی کنیت ابوالحارث سہمی ہے مصر میں قیام تھا بدر میں شریک ہوئے ان سے ایک جماعت مصریوں کی روایت کرتی ہے ۸۵ھ میں مصر میں وفات پائی جزء میں جیم مفتوح زا معجم ساکن آخر میں ہمزہ ہے۔

۴۹۰۔ **عبداللہ بن حبشی**:۔ یہ عبداللہ بن حبشی خثعمی ہیں۔ ان کو شرف روایت حاصل ہوا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے، مکہ میں قیام کیا ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں عبید اور عمیر دونوں مصغر ہیں۔

۴۹۱۔ **عبداللہ بن ابی حدرد**:۔ یہ عبداللہ بن ابی حدرد ہیں ابوحدرد کا نام سلامہ بن عمر اسلمی ہیں غزوات میں پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اس کے بعد خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ۷۱ھ میں انتقال فرمایا ان کی عمر ۸۱ سال کی ہوئی، اہل مدینہ میں گنے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ **عبد اللہ بن حنظلہ** :۔ یہ عبد اللہ بن حنظلہ انصاری ہیں ۔ اور حنظلہ یہ وہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عبد اللہ پیدا ہوئے اور آں حضور کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر سات سال کی تھی، عبد اللہ نے آنحضور کو دیکھا تھا۔ اور ان سے روایت بھی کی ہے یہ بڑے نیک نہاد صاحب فضل انصار میں سردار تھے یہی وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اسی وجہ سے ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں یہ قتل کئے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور عبد اللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۳۔ **عبد اللہ بن حوالہ** :۔ یہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی ہیں ملک شام میں ٹھہرے ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ روایت کرتے ہیں ۸۰ھ میں شام میں انتقال ہوا۔

۴۹۴۔ **عبد اللہ بن نجیب** :۔ یہ عبد اللہ بن نجیب قبیلہ جہنیہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا مدنی ہیں صحابی ہیں ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵۔ **عبد اللہ بن رواحہ** :۔ یہ عبد اللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں بیعت عقبہ میں موجود تھے، بدر، احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے مگر غزوہ فتح اور بعد کے غزوے کیونکہ جنگ موتہ میں ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے۔ یہ اس جنگ میں امیر فوج تھے۔ یہ بہترین کلام کہنے والے شعراء میں سے ہیں۔ ان سے ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۶۔ **عبد اللہ بن الزبیر** :۔ یہ عبد اللہ بن زبیر ہیں ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ اسدی قریشی ہیں ان کی یہ کنیت ان کے نانا جان ابوبکر صدیق کی کنیت پر اور ان کے نام پر نام آنحضور نے رکھا تھا، مدینہ میں مہاجرین میں یہ سب سے پہلے اسلامی بچے تھے جو ۱ھ میں پیدا ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں آذان کہی ان کی والدہ اسماء نے مقام قبا میں ان کو جنا اور ان کو آنحضور کی گود میں رکھ دیا آپ نے چھوہارا منگایا اور اس کو چبایا اور کچھ لعاب آپ نے ان کے منہ میں ڈالا اور چھوہارا چبا کر ان کے تالو سے لگایا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور کا لعاب مبارک تھا، پھر آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی اور یہ بالکل صاف چہرے والے تھے، ایک بال بھی ان کے چہرے پر نہ تھا نہ داڑھی تھی۔ یہ بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے، موٹے تازے تھے، بڑے قوی بارعب تھے، حق بات ماننے والے تھے، تعلقات اور رشتہ کے قائم رکھنے والے تھے، ان میں وہ باتیں جمع تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں چنانچہ ان کے باپ آں حضور کے مصاحبین میں سے تھے ان کی والدہ اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں ان کے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، ان کی دادی صفیہ آنحضور کی پھوپھی تھیں، ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں، آنحضور سے بیعت کی جب کہ ان کی عمر آٹھ سال کی تھی، حجاج بن یوسف نے مکہ میں ان کو قتل کیا اور منگل کے دن ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ کو انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان کے لئے ۶۴ھ میں خلافت کے لئے بیعت لی گئی اس سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی، ان کی خلافت ماننے پر اہل حجاز یمن، عراق، خراسان، وغیرہ سوائے شام کے یا کچھ حصہ شام کے سب تیار تھے اور لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آٹھ حج کئے، ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۹۷۔ **عبد اللہ بن زمعہ** :۔ یہ عبد اللہ بن زمعہ قریشی اسدی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۸۔ **عبد اللہ بن زید** :۔ یہ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں۔ انصاری خزرجی ہیں، بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں، یہی وہ ہیں جن کو خواب میں ۱ھ میں کلمات آذان بتلائے گئے تھے، اہل مدینہ میں سے تھے ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی، ان کی عمر ۶۴ سال کی ہوئی، یہ خود اور

ان کے والدین صحابی ہیں ۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلی روایت کرتے ہیں۔

۴۹۹۔ **عبداللہ بن زید**: یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری ہیں بنو مازن میں سے ہیں، غزوہ احد میں شریک ہوئے مگر غزوہ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ عبداللہ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں قتل کر دیئے گئے ان سے عباد بن تمیم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۰۰۔ **عبداللہ بن السائب**: یہ عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأت سیکھی ہے مکہ والوں میں ان کو شمار کیا جاتا ہے، ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات ہوئی، ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۵۰۱۔ **عبداللہ بن سرجس**: یہ عبداللہ بن سرجس مزنی ہیں اور ان کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں۔ مخزومی نہیں ہیں۔ یہ بصری ہیں ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم احول وغیرہ روایت کرتے ہیں، سرجس میں دو سین ہیں جن کے درمیان جیم ہے۔ نرجس کے وزن پر ہے۔

۵۰۲۔ **عبداللہ بن سلام**: یہ عبداللہ بن سلام ہیں ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی تھے۔ یوسف بن یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور یہ بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے، علمائے یہود میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے داخلہ کی بشارت دی ہے، ان سے ان کے دو بیٹے یوسف و محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں مدینہ میں ۴۳ھ میں انتقال ہوا، سلام میں لام پر تشدید نہیں ہے۔

۵۰۳۔ **عبداللہ بن سہل**: یہ عبداللہ بن سہل انصاری حارثی ہیں عبدالرحمان کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے یہ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے انھیں کا ذکر باب القسامہ میں ہے۔

۵۰۴۔ **عبداللہ بن الشخیر**: یہ عبداللہ بن شخیر عامری ہیں۔ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں، الشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۵۰۵۔ **عبداللہ بن الصنابحی**: یہ عبداللہ صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ ابو عبداللہ ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صنابحی ابو عبداللہ تابعی ہیں نہ عبداللہ صحابی اور کہا کہ عبداللہ صنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور صنابحی صحابی کی حدیث کو موطا امام مالکؒ نے اور امام نسائیؒ نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۔ **عبداللہ بن عامر**: یہ عبداللہ بن عامر بن کریز قریشی ہیں، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں، آں حضورؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے، آپ کے پاس لائے گئے، آپ نے ان پر دم کیا تھتکارا اور اعوذ پڑھی، جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۳ سال تھی، بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضورؐ سے کچھ روایت نہیں کیا نہ آپؐ سے سن کر یاد رکھا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان اور بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور یہ وہاں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے، پھر امارت کے اختیارات جب حضرت معاویہ کی طرف منتقل ہوئے تو ولایت خراسان و بصرہ ان کو دوبارہ دیدی گئی، یہ بڑے سخی کریم کثیر المناقب ہیں، انہوں نے ہی خراسان کو فتح کیا اور کسریٰ شاہ فارس انہی کی گورنری کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا، اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان و اصفہان کرمان اور حلوان کو فتح کیا، انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

۵۰۷۔ **عبداللہ بن عباس**: یہ عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں ان کی ماں لبابہ حارث کی بیٹی اور حضرت میمونہ ام المومنین کی بہن ہیں، ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے اور جب آنحضور کی وفات ہوئی ہے ان

کی عمر ۱۳ سال کی یا ۱۵ سال کی تھی بعض نے کہا ہے کہ دس سال کی عمر تھی امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے تھے، آنحضور ؐ نے دینی فہم و ہنر و تفسیر قرآن کی ان کو دعا دی، انہوں نے جبرئیل امین کو دو مرتبہ دیکھا تھا، مسروق کا قول ہے کہ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ حسین و جمیل ہیں اور جب وہ بات چیت کرتے تھے تو میں کہتا کہ یہ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ ہیں جب حدیث بیان کرتے تو کہا کرتا تھا۔ کہ یہ سب سے زیادہ عالم ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں یہ بہت مقرب تھے اور اپنے نزدیک جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک فرمایا کرتے تھے، آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی بمقام طائف سنہ ۶۸ھ میں بزمانہ ابن زبیر جبکہ یہ اکہتر سال کے تھے وفات پائی ان سے بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے اور یہ گورے رنگ والے لانبے قد والے تھے ان کے رنگ میں زردی کی آمیزش تھی، موٹے تازے حسین خوش رو تھے ان کے سر پر کافی بال تھے جن میں مہندی لگاتے تھے۔

۵۰۸۔ عبداللہ بن عمر :- یہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے ہیں قرشی عدوی ہیں اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ میں بچپن ہی میں ایمان لے آئے تھے، یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور ان کے غزوہ احد کے شریک ہونے میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے ہیں خندق ہے، بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر کے دن بچہ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کئے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احد کے دن شریک ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یوم احد میں آپ کو واپس کر دیا اس لئے کہ اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی، اس کے بعد غزوۂ خندق میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں یہ بڑے علم، زہد، تقویٰ پرہیزگاری والے تھے، معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے، جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی نہیں بچا کہ دنیا اس پر مائل ہو گئی اور وہ دنیا کی طرف جھک گیا سوائے حضرت عمر ؓ کے اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر کے، حضرت میمون بن مہران کا قول ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے زیادہ کسی کو عالم نہیں پایا، اور حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی عنہ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا، نزول وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی اور سنہ ۷۳ھ میں ابن زبیر کے قتل کے تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو حل میں دفن کیا جائے، لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزے کے نیچے کی بوری کو زہر میں بجھا لیا اور راستہ میں اس نے آپ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی بوری کو آپ کے قدم کے پشت میں چبھو دیا اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حجاج نے ایک دن خطبہ دیا اور نماز میں بہت تاخیر کر دی اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ سورج تمہارے لئے ٹھہرا نہیں رہے گا، اس پر حجاج نے کہا کہ میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں، حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے گا تو تعجب کیا ہے کیونکہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حاکم ہے، بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی اس بات کو آہستہ کہا اور حجاج کو نہیں سنایا اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقف اور مقامات میں جہاں آنحضور ؐ ٹھہرے یا اترے تھے پیش پیش رہتے رہے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار تھی، عبداللہ بن عمر ؓ کی عمر ۸۴ سال کی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۶ سال کی، ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص :- یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں، اپنے باپ سے پہلے اسلام لے آئے ان کے باپ ان سے تیرہ سال بڑے تھے۔ بعض نے بارہ سال کہا ہے بڑے عابد، عالم حافظ کتابوں کے پڑھنے والے تھے

۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی احادیث
کے بارے میں لکھنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے ان کو اجازت
دے دی، ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہوا ہے
بعضوں نے کہا ہے کہ واقعہ حرہ کی راتوں میں ذی الحجہ ۶۳ھ
میں وفات ہوئی۔ بعض نے ۶۳ھ میں کہا ہے اور بعض نے
مکہ میں ۶۷ھ میں وفات بتلائی ہے بعض نے طائف
میں ۵۵ھ کے اندر ان کی وفات کا ذکر کیا ہے، کچھ لوگ
مصر میں ۶۵ھ میں ان کی موت بتلاتے ہیں، ان سے بہت
سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلی بن عطا، اپنی والدہ سے نقل
کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لئے سُرمہ
بنایا کرتی تھیں کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے،
چراغ بجھا کر بہت رویا کرتے تھے، حتیٰ کہ ان کی آنکھوں
کی پلکیں گر گئی تھیں، بعض نسخوں میں رسغ کے معنی پہونچوں
میں فاد پیدا ہونا لکھا ہے۔

۵۱۰۔ عبداللہ بن مسعودؓ:۔ یہ عبداللہ بن مسعود ہیں ان
کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے، ہذلی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت عمر
کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع ہی میں اسلام لے
آئے تھے، اور کہا گیا ہے کہ اسلام لانے والوں میں
یہ چھٹے شخص ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا، یہ آپؐ کے خاص خدام میں داخل
ہو گئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے رازداں
تھے، آپؐ کی مسواک اور نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر
میں لئے رکھتے تھے، حبشے کی طرف ہجرت کی غزوۂ بدر اور
اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے، آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی بشارت
دی اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو امّ عبد کا بیٹا میری اُمت
کے لئے پسند کرے میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں اور جس
چیز کو امت کے لئے وہ ناپسند جانے اس کو میں بھی بُرا
سمجھتا ہوں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ابن ام عبد سے
حضرت مسعود ہیں، یہ آنحضور کے ساتھ آپؐ کی ظاہری صورت اور
حلم و وقار اور سیرت میں مشابہ تھے، یہ ہلکے بدن والے چھوٹے
قد والے، گہرا گندمی رنگ والے تھے۔ نحیف الجثہ تھے۔ لانبے
قد کے لوگ بیٹھنے کی حالت میں ان کے پورے قد کے برابر
معلوم ہوتے تھے، کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے اور
وہاں کے بیت المال کی ذمہ داری بھی حضرت عمر کی خلافت میں
اور ابتدائی دور خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی، پھر یہ مدینہ
کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت
البقیع میں دفن کئے گئے ان کی عمر کچھ اوپر ساٹھ سال ہوئی۔ ان
سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہؓ
اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۵۱۱۔ عبداللہ بن قرط:۔ یہ عبداللہ بن قرط ازدی ثمالی ہیں،
ان کا نام پہلے شیطان تھا، آنحضورؐ نے ان کا نام عبداللہ
رکھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث اہل شام
میں پائی جاتی ہے۔ یہ عبیدہ بن جراح کی طرف سے حمص کے حاکم
تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ملک روم میں
۵۶ھ کے اندر قتل کئے گئے۔ قرط قاف کے پیش اور راء
مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۱۲۔ عبداللہ بن غنام:۔ یہ عبداللہ بن غنام بیاضی ہیں، ان
کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے، ان کی حدیث دعاء کے بارے میں
ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن عن عبد اللہ بن عنبسۃ عن
عبد اللہ بن غنام۔ کی سند کے ساتھ ربیعہ کے پاس
ہے۔

۵۱۳۔ عبداللہ بن مغفل:۔ یہ عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں یہ اصحاب
شجرہ میں سے ہیں (یعنی بیعت تحت الشجرہ کرنے والوں میں داخل
ہیں۔ مدینہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ
ان دس میں سے ایک شخص ہیں، جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کی
طرف بھیجا تھا جو لوگوں کو دین سکھلاتے تھے۔ بصرہ میں ۶۰ھ
کو انتقال فرمایا۔ ان سے ایک جماعت تابعین کی جن میں
حسن بصری بھی ہیں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ
بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں آیا۔

۵۱۴۔ عبداللہ بن ہشام:۔ یہ عبداللہ بن ہشام قریشی
تیمی ہیں۔ اہل حجاز میں مانے جاتے ہیں، ان کی ماں زینب
بنت حمیدان کو لے کر آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئیں جب کہ

یہ بچے تھے تو آپؐ نے ان کے اوپر دستِ مبارک پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی ان سے ان کے پوتے زہرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۵- **عبداللہ بن یزید** :- یہ عبداللہ بن یزید خطمی انصاری ہیں سے ہیں جب کہ یہ سترہ سال کے تھے تو غزوۂ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا، شعبی ان کے کاتب تھے ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابوبردہ بن ابوموسیٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶- **عاصم بن ثابت** :- یہ عاصم بن ثابت ہیں جن کی کنیت ابوسلیمان ہے یہ انصار میں سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے، یہی وہ عاصم ہیں جن کو شہد کی مکھیوں کے چھتے نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا کیونکہ مشرکین مکہ غزوہ رجیع میں ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے جبکہ ان کو بنو لحیان نے قتل کر دیا تھا، اسی وجہ سے ان کا نام حمی الدبر من المشرکین رکھا گیا، یہ عاصم بن ثابت نانا ہیں عاصم بن عمر بن الخطاب کے، ایک دوسرے نسخہ میں اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا چھوٹا سا لشکر بنا کر بھیجا جس کے امیر یہ عاصم بن ثابتؓ بنائے گئے یہ لشکر چلتا رہا یہاں تک کہ جب وہ مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لحیان کے تقریباً دو سو آدمی ان کے پیچھے لگ گئے جو سب کے سب تیر انداز تھے اور ان لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادِ راہ مدینہ کی کھجوریں ہیں (گٹھلیاں ایک جگہ پڑی ہوئی دیکھ کر انہوں نے یہ سراغ لگا لیا) اور کہا کہ یہ یثرب یعنی مدینہ کی کھجوریں ہیں (اس لئے یہ جماعت مدینہ سے آئی ہے لہٰذا تعاقب شروع کر دیا) جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک اونچی جگہ پر چڑھ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آ گھیرا۔ اور کہنے لگے کہ تم لوگ نیچے آ جاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو۔ اور تم کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے۔ پس عاصم نے کہا کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا میں پس قسم اللہ کی میں تو کسی کافر کی ذمہ داری قبول کر کے نہیں اتروں گا، اے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی برحق کو پہنچا دے، یہ سن کر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور عاصم کو ان سات میں قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ نے عاصم کی دعا جس دن ان کے تیر لگے قبول فرمالی اور آنحضورؐ کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی چنانچہ ان کے قتل کی خبر آنحضورؐ نے صحابہ کو پہنچائی کفار قریش نے جبکہ ان کو عاصم کے قتل کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس عاصم کے کسی عضو کو کاٹ کر لائے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے عاصم کے بدن کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا، جو ان کے اوپر شامیانہ کی طرح چھا گئیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں۔ لہٰذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے پر قادر نہ ہو سکا، یہ اس بیان کا اختصار ہے جو بخاری نے روایت کیا ہے، یہ عاصم بن ثابت، عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔

۵۱۷- **عامر الرام** :- یہ عامر الرام ہیں ان کو آنحضور کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے، ان سے ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے، یہ دراصل رامی ہے (جس میں سے یا حذف کر دی گئی ہے)

۵۱۸- **عامر بن ربیعہ** :- یہ عامر بن ربیعہ ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ العنزی ہے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کے مہاجر ہیں غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں قدیم الاسلام ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۱۹- **عامر بن مسعود** :- یہ عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف جمحی ہیں۔ صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں ان سے نمیر بن عریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عامر بن مسعود نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی نصیب نہیں

غریب عین مہملہ کا زبر رائے مہملہ کا زیر دو نقطوں والی یا ساکن ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۵۲۰۔ **عائذ بن عمرو** :۔ یہ عائذ بن عمرو مدنی ہیں۔ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بصریوں میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۱۔ **عباد بن بشر** :۔ یہ عباد بن بشر انصاری ہیں سعد بن معاذ کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے ہیں غزوۂ بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا یہ بھی ان میں داخل ہیں فضلائے صحابہ میں سے ہیں ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمان بن ثابت روایت کرتے ہیں، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی عمر ۴۵ سال کی ہوئی، عباد میں عین کے زبر اور بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۲۲۔ **عباد بن عبدالمطلب** :۔ یہ عباد بن عبدالمطلب ہیں، ان کا تذکرہ ان حضرات میں آتا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی، عباد بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طاء کے تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۲۳۔ **عبادہ بن صامت** :۔ یہ عبادہ بن صامت ہیں ان کی کنیت ابوالولید ہے انصاری سالمی ہیں۔ یہ نقیبوں میں سے تھے عقبہ اولیٰ عقبۂ ثانیہ عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے. بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں، پھر ان کو حضرت عمرؓ نے شام میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا، اور ان کا مستقر حمص کو بنایا تھا، اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام رملہ میں اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۷۲ سال کی تھی وفات پائی ان سے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے عبادہ عین کے پیش اور بار غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

۵۲۴۔ **عباس بن عبدالمطلب** :۔ یہ عباس بن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں، آپ سے دو سال بڑے تھے ان کی ماں نمر بن قاسط کی ایک عورت ہیں یہ پہلی عربی عورت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیبا اور طرح طرح کا غلاف پہنایا صورت یہ ہوئی تھی کہ حضرت عباسؓ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤنگی جب ان کی ماں نے ان کو پالیا تو ایسا کیا۔ حضرت عباسؓ دور جاہلیت میں بڑے سردار تھے مسجد حرام کی عمارت یعنی آبادی واحترام اور سقایہ کے بھی ذمہ دار تھے، سقایہ (جس کا مطلب آب زمزم پلانے کی خدمت ہے) یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ رہا عمارت پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عباسؓ قریش کو اس بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ اور مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کئے تھے یہ واقعہ فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن ۱۲ رجب ۳۲ھ میں جب کہ ان کی عمر ۸۸ سال کی تھی وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے، مگر اپنے اسلام کو چھپائے رہے چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین کے مجبور کرنے سے نکلے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عباس سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زبردستی جنگ میں شریک کئے گئے ہیں، پس ان کو ابوالیسر کعب بن عمر نے قید کرلیا تو حضرت عباسؓ نے اپنے نفس کا فدیہ دیا اور مکہ واپس ہو گئے پھر اس کے بعد مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۵۔ **عباس بن مرداس** :۔ یہ عباس بن مرداس ہیں ان کی کنیت ابوالہیثم ہے سلمی ہیں شاعر ہیں، ان کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہے فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد اسلام میں پختگی پیدا ہو گئی یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جاہلیت کے دور میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں، کنانہ کاف کے کسرا اور دو نوں کے ساتھ ہے جس کے درمیان میں الف ہے۔

۵۲۶۔ **عبدالمطلب بن ربیعہ** :۔ یہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ قرشی ہیں۔ مدینہ

میں رہے پھر وہاں سے دمشق چلے گئے اور وہیں ۹۲ھ میں وفات پائی ان سے عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ عبداللہ بن محصن :۔ یہ عبداللہ بن محصن انصاری خطمی ہیں اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی حدیث ان میں پائی جاتی ہے ان سے ان کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۵۲۸۔ عبید بن خالد :۔ یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں کوفہ میں رہے ان سے کوفیوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۹۔ عتاب بن اسید :۔ یہ عتاب بن اسید قرشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتح مکہ کے دن جب کہ آپ غزوہ حنین کے لئے تشریف لے جارہے تھے مکہ کا حاکم بنادیا تھا آنحضور کی جب وفات ہوئی ہے تو یہی مکہ کے حاکم تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہاں تک کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ۱۳ھ کے اندر جس دن کہ حضرت ابو بکر کی وفات ہوئی ہے واقع ہوئی یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے نہایت نیک صالح تھے ان سے عمرو بن ابی عقرب روایت کرتے ہیں عتاب عین کے زبر تاء کے تشدید کے ساتھ ہے اور اسید ہمزہ کے زبر اور سین کے زیر کے ساتھ ہے۔

۵۳۰۔ عتبہ بن اسید :۔ یہ عتبہ بن اسید ہیں ان کی کنیت ابو بصیر ہے ثقفی ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں پرانے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ابتداء سے صحبت نبوی حاصل رہی ان کا ذکر غزوۂ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے، یہی وہ ہیں جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کے خوب بھڑکانے والوں میں سے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال فرمایا۔ اسید ہمزہ کے فتحہ اور سین مھملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۱۔ عتبہ بن عبد السلمی :۔ یہ عتبہ بن عبد سلمی ہیں۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں اور یہ کہ بعض کی رائے ہے کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ شخص ہیں اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن بخاری نے ان دونوں کو دو علیحدہ شخص مانا ہے یہی رائے ابوحاتم رازی کی ہے، اور یہ عتبہ ان کا نام عقلہ تھا۔ آنحضور نے ان کا نام عتبہ رکھا تھا۔ یہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۸۷ھ میں مقام حمص کے اندر ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں۔

۵۳۲۔ عتبہ بن غزوان :۔ یہ عتبہ بن غزوان مازنی ہیں قدیم الاسلام ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف اور جنگ بدر میں شریک ہوئے، ایک قول یہ ہے کہ یہ چھ مردوں کے بعد ساتویں اسلام لانے والے شخص ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنادیا تھا پھر یہ حضرت عمرؓ کے پاس آگئے تو انہوں نے ان کو وہیں کا والی بناکر پھر واپس کردیا تو ۱۷ھ میں جب کہ ان کی عمر ستاون سال کی تھی راستہ میں وفات پائی ان سے خالد بن عمیر روایت کرتے ہیں۔

۵۳۳۔ عداء بن خالد :۔ یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں، فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرانشین تھے۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے نزدیک پائی جاتی ہے ان سے ابو رجاء وغیرہ روایت کرتے ہیں عداء عین کے فتحہ دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۳۴۔ عدی بن حاتم :۔ یہ عدی بن حاتم طائی ہیں شعبان ۷ھ میں آنحضور کے پاس حاضر ہوئے اور کوفہ میں آگئے اور وہاں ہی رہنے لگے جنگ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی، جنگ صفین اور نہروان میں بھی شریک ہوئے ہیں ۶۷ھ میں کوفہ کے اندر انتقال کیا جب کہ ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی، بعضوں نے کہا کہ قرقیسا میں انتقال کیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۵۔ عدی بن عمیرہ :۔ یہ عدی بن عمیرہ کندی حضرمی ہیں، کوفہ میں سکونت رکھتے تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو

گئے اور وہیں رہے اور انتقال کیا، قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں عمیرہ عین کے فتحہ میم کے کسرہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۵۳۶۔ **عرباض بن ساریہ** :۔ یہ عرباض بن ساریہ ہیں ان کی کنیت ابونجیح سلمی ہے اہل صفہ میں سے تھے، شام میں قیام کیا اور وہیں ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابوامامہ اور ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے، نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۷۔ **عرفجہ بن اسعد** :۔ یہ عرفجہ بن اسعد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں، یہی وہ ہیں جن کو آنحضور صلعم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں پھر اس کے بعد سونے کی بنوانے کا حکم دے دیا تھا، یوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی کلاب کاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۸۔ **عروہ بن ابی الجعد** :۔ یہ عروہ بن ابی الجعد بارقی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنادیا تھا، یہ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث کوفیوں میں پائی جاتی ہے، بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن ابی الجعد ہیں ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے، عروہ تو ابوالجعد ہی کے بیٹے ہیں، ان سے شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۳۹۔ **عروہ بن مسعود** :۔ یہ عروہ بن مسعود ہیں صلح حدیبیہ میں بحالت کفر شریک تھے، ۹ھ میں طائف سے واپسی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے ان کی زوجیت میں متعدد عورتیں تھیں آپؐ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار بیویوں کو اپنے لئے اختیار کرلیں، اس کے بعد انہوں نے واپس ہونے کی اجازت چاہی، یہ واپس ہوئے اور اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی جب نماز فجر کا وقت ہوا تو اپنے مکان کے بالاخانے پر چڑھے اور آذان دی جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے ان کے تیر مارا اور ان کو قتل کردیا، جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ عروہ بن مسعود کا حال اس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورہ یٰسین میں ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور قوم نے اس کو قتل کردیا۔

۵۴۰۔ **عطیہ بن قیس** :۔ یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور رویت حاصل ہے، اہل یمن اور اہل شام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱۔ **عطیہ بن بسر** :۔ یہ عطیہ بن بسر مازنی ہیں اور عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی حدیث کو ان کے بھائی عبداللہ کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے عن ابنی بسر یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے اور ان دونوں کا نام نہیں ذکر کیا اور ان کی یہ روایت کتاب الطعام میں منقول ہے کہ جو مکھن اور چھوارہ کے بارہ میں ہے ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲۔ **عطیۃ القرظی** :۔ یہ عطیہ قرظی ہیں جو بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں، یوں ہی کہا جاتا ہے، حافظ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے ارشادات بھی سنے۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۳۔ **عقبہ بن رافع** :۔ یہ عقبہ بن رافع قرشی ہیں افریقہ میں شہید کردیئے گئے ان کو قتل کرنے والا حریر ہے ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ان کا ذکر تعبیر رویا میں آیا ہے۔

۵۴۴۔ **عقبہ بن عامر** :۔ یہ عقبہ بن عامر جہنی ہیں، حضرت معاویہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حاکم تھے، پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کردیا تھا ۵۸ھ میں مصر کے اندر وفات پائی، ان سے ایک جماعت صحابہ کی اور بہت سے حضرات تابعین میں سے نقل کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ **عقبہ بن الحارث** :۔ یہ عقبہ بن حارث قرشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے ان کا شمار مکہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۶۔ **عقبہ بن عمرو** :۔ یہ عقبہ بن عمرو ہیں ان کی کنیت

ابومسعود سے ان کا ذکر ہم حرف میم میں کریں گے۔

۷۴۸۔ عکاشہ بن محصن :۔ یہ عکاشہ بن محصن اسدی ہیں جو بنی امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر جس میں انہوں نے عجیب کارنامہ کیا تھا اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کی تلوار غزوۂ بدر میں ٹوٹ گئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی یہ بڑے فضل والے صحابہ میں سے ہیں، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جب کہ ان کی عمر ۴۵ سال تھی انتقال ہوا۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ان کی بہن ام قیس روایت کرتی ہیں۔ عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدد بھی مستعمل ہے لیکن تشدید کا استعمال زیادہ ہے آخر میں شین معجمہ ہے۔ محصن میں میم کا زیر حا کا جزم صاد کا زبر آخر میں نون ہے۔

۷۴۸۔ عکرمہ بن ابی جہل :۔ یہ عکرمہ بن ابی جہل ہیں ان کے والد ابوجہل کا نام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی ہے یہ اور انکے باپ آنحضورؐ سے بڑی سخت عداوت رکھتے تھے۔ اور یہ مشہور شہسوار تھے فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے تھے، اس کے بعد ان کی بیوی ام حکیم بنت الحارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب آنحضورؐ نے ان کو دیکھا تو "مہاجر سوار" کہہ کر خوش آمدید فرمایا ۸ھ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنی میں اسلام لائے جنگ یرموک میں ۱۳ھ میں جب کہ ان کی عمر ۶۲ سال تھی قتل کئے گئے، حضرت ام سلمہ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابوجہل کے لئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے تھے، جب عکرمہ اسلام لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی یہ تعبیر ہے اور عکرمہ نے آنحضورؐ سے یہ شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوگئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کے کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت کے دور میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جب کہ ان کو دین کی سمجھ آجائے اچھے اور بہترین ہیں۔ اس لئے کسی برے عنوان سے ان کا ذکر نہ کرو۔

۷۴۹۔ العلاء بن الحضرمی :۔ یہ علاء بن حضرمی ہیں۔ حضرمی کا نام عبداللہ ہے۔ حضرموت کے باشندوں میں سے ہیں، آپؐ کی طرف سے بحرین پر حاکم تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے ان کو اپنے زمانہ میں بھی بحرین کا حاکم رکھا، یہاں تک کہ یہ علاء ۱۴ھ میں انتقال فرما گئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۷۵۰۔ علقمہ بن وقاص :۔ یہ علقمہ بن وقاص لیثی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔

۷۵۱۔ عمار بن یاسر :۔ یہ عمار بن یاسر عنسی ہیں، بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں، اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر مکہ میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ جن کے نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں تشریف لائے پھر حارث اور مالک تو یمن کی طرف واپس ہوگئے مگر یاسر مکہ میں مقیم ہوگئے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے، ابوحذیفہ نے ان کا نکاح اپنی باندی سے جس کو سمیہ کہا جاتا تھا کر دیا، ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے ابوحذیفہ نے حضرت عمار کو آزاد کر دیا، پس عمار ابوحذیفہ کے آزاد کردہ ہیں اور ان کے باپ ان کے حلیف ہوئے حضرت عمار ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں بہت تکالیف مکہ میں پہنچائی گئیں تاکہ یہ اسلام سے باز آجائیں اور مشرکین مکہ نے ان کو آگ میں بھی جلایا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گزرتے تو ان پر دست مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی و عافیت بنجا جس طرح کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی، یہ عمار مہاجرین اولین میں سے ہیں اور غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیب المطیب رکھا، یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور وہاں ۳۷ھ میں

جب کہ ان کی عمر ۹۰ سال کی تھی شہید ہوئے ان سے ایک جماعت جس میں سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس بھی ہیں روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ **عمرو بن الاحوص** :۔ یہ عمرو بن احوص کلابی ہیں ان سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔

۵۵۳۔ **عمرو بن الاخطب** :۔ یہ عمرو بن اخطب انصاری ہیں یہ اپنی کنیت ابو زید کے ساتھ مشہور ہیں، آنحضور کے ساتھ متعدد غزوات میں شریک ہوئے، آپؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا ہے اور حسن وجمال کے لئے دعا بھی دی ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کچھ اوپر سو سال کو پہنچے لیکن ان کے سر اور داڑھی میں چند بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہوتا ہے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۵۴۔ **عمرو بن امیہ** :۔ یہ عمرو بن امیہ ضمری ضاد کے فتح اور میم کے جزم کے ساتھ ہے۔ بدر اور احد میں مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے آئے، جب مسلمان غزوہ احد سے واپس ہوئے تو یہ اسلام لائے، یہ عرب کے خاص لوگوں میں سے ہیں اور پہلا وہ میدان جس میں لڑنے کے لئے مسلمانوں کے ہمراہ نکلے ہیں وہ بیر معونہ کی جنگ ہے ان کو عامر بن طفیل نے اس جنگ میں قید کر لیا تھا، پھر ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا تھا۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں حبشہ میں نجاشی کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ یہ نجاشی کے پاس آنحضور کا نامۂ مبارک لے کر پہنچے ہیں۔ جس میں آپؐ نے نجاشی کو اسلام کی دعوت دی تھی چنانچہ آپؐ کی دعوت پر نجاشی مشرف باسلام ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان سے ان کے دو بیٹے جعفر اور عبداللہ اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں امارت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ کے اندر وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ۶۰ھ میں۔ زبرقان زائے معجمہ کے کسرہ بائے موحدہ کے جزم اور رائے مہملہ کے کسرہ اور قاف کے ساتھ ہے۔

۵۵۵۔ **عمرو بن الحارث** :۔ یہ عمرو بن حارث خزاعی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ جویریہ کے بھائی ہیں کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ اور ابو اسحاق سبیعی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۶۔ **عمرو بن حریث** :۔ یہ عمرو بن حریث قریشی مخزومی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیدار نصیب ہوا اور آپؐ سے حدیث کو سنا ہے آپؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا دی ہے، بعض نے کہا ہے کہ جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۲ سال کی تھی، کوفہ میں آئے اور وہیں قیام پذیر ہوئے اور کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے جعفر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۷۔ **عمرو بن حزم** :۔ یہ عمرو بن حزم ہیں ان کی کنیت ابو الضحاک ہے انصاری ہیں، جب ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی تو سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں حاضر ہوئے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجران پر ۱۰ھ میں حاکم بنا دیا تھا ۵۳ھ میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی ان سے ان کے بیٹے محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ **عمرو بن سعید** :۔ یہ عمرو بن سعید قریشی ہیں انہوں نے دونوں ہجرت کی ہے حبشہ میں دوسری مرتبہ کی ہجرت میں شریک تھے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ خیبر کے سال آئے ہیں، ۱۳ھ میں شام میں شہید کئے گئے۔

۵۵۹۔ **عمرو بن سلمہ** :۔ یہ عمرو بن سلمہ مخزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، یہ حضور کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے کیونکہ یہ ان میں سب سے بڑے قاری تھے، بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپؓ کے ہمراہ آنحضورؐ کے پاس آئے ہیں، ان کے والد کے حاضر ہونے میں آپؐ کی خدمت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ بصرہ میں آکر رہے ان سے ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۵۶۰۔ **عمرو بن العاص** :۔ یہ عمرو بن عاص سہمی قریشی ہیں۔ ۸ھ میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے ۵ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ساتھ اسلام لائے ہیں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا حاکم بنا دیا تھا یہ برابر وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہوگئی۔

انہوں نے حضرت عمرا اور حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مصر فتح ہوا اور اور برابر حضرت عمرؓ کی زندگی میں یہ مصر کے حاکم رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمان غنی نے بھی ان کو وہاں کا حاکم تقریباً چار سال تک برقرار رکھا، اس کے بعد معزول فرمایا، پھر حضرت معاویہ نے جب وہ امیر ہو گئے تو ان کو پھر مقرر کیا، مصر میں ہی ۴۳ھ میں جب کہ ان کی عمر نوے سال کی عمر تھی وفات پائی اور ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر دیا، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن عمر اور قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱- عمرو بن عبسہ :- یہ عمرو بن عبسہ ہیں ان کی کنیت ابو نجیح ہے، سلمی ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں، پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہو گئے تھے، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے متعلق یہ سنو کہ میں اعداء اسلام کے لئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ خیبر ختم ہوا اس کے بعد یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا، ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے عبسہ میں عین اور بائے موحدہ اور سین مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے اور نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۲- عمرو بن عوف :- یہ عمرو بن عوف انصاری ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں مدینہ طیبہ میں رہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے ان سے مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳- عمرو بن عوف المزنی :- یہ عمرو بن عوف مزنی قدیم الاسلام ہیں اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی شان میں آیت تولوا و اعینھم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی مدینہ میں قیام فرمایا اور مدینہ ہی میں امیر معاویہ کے آخر دور امارت میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۴- عمرو بن الحمق :- یہ عمرو بن الحمق خزاعی ہیں، یہ صحابی ہیں ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ روایت کرتے ہیں، موصل میں ۵۱ھ میں قتل کر دیئے گئے۔

۵۶۵- عمرو بن مرہ :- یہ عمرو بن مرہ ہیں، ان کی کنیت ابو مریم ہے جہنی ہیں، بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں، یہ اکثر غزوات میں شریک ہوئے ہیں شام میں قیام فرمایا اور امیر معاویہؓ کے دور میں وفات پائی ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۶۶- عمرو بن قیس :- یہ عمرو بن قیس ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو قرشی عامری ہے جو نابینا تھے اور وہ ام مکتوم کے بیٹے تھے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے یہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی ہے، بہت سی مرتبہ آنحضورؐ نے ان کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر رکھا ہے، آخری بار وہ ہے جب کہ آپ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

۵۶۷- عمرو بن تغلب :- یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں، قبیلہ عبدالقیس میں سے تھے ان سے حسن بصری وغیرہ روایت کرتے ہیں تغلب اوپر دو نقطوں والی تا اور غین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۸- عکراش بن ذویب :- یہ عکراش بن ذویب تیمی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ روایت کرتے ہیں یہ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے تھے، عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن رائے مہملہ اور شین معجمہ ہے۔

۵۶۹- عمران بن حصین :- یہ عمران بن حصین ہیں ان کی کنیت ابو نجید ہے خزاعی اور کعبی ہیں خیبر کے سال اسلام لائے بصرہ

میں قیام فرمایا اور وہیں ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی بڑے فاضل اور فقیہہ صحابہ میں سے تھے۔ یہ اور ان کے والد دونوں مشرف باسلام ہوئے ان سے ابورجار اور مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں نجید جیم کے پیش جیم کے زبر یار کے سکون اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۷۰۔ **عمیر مولی آبی اللحم** :۔ یہ عمیر آبی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا آبی اللحم کے ہمراہ فتح خیبر میں شریک ہوئے ہیں، ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سنا اور یاد بھی رکھا، آبی اللحم ہمزہ کا زبر اس کے بعد الف ساکن اور بار موحدہ مکسور ہے۔

۵۷۱۔ **عمیر بن الحمام** :۔ یہ عمیر بن حمام انصاری ہیں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہو گئے خالد بن اعلم نے ان کو قتل کیا تھا، ان کا تذکرہ "کتاب الجہاد" میں ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عمیر انصار میں سے سب سے پہلے اسلام کے لئے شہید کئے گئے۔

۵۷۲۔ **عوف بن مالک** :۔ یہ عوف بن مالک اشجعی ہیں وہ غزوہ جس میں سب سے پہلے شریک ہوئے خیبر ہے ان کے ساتھ اسلامی جھنڈا تھا، فتح خیبر کے دن یعنی ان کی قوم اشجع کا جھنڈا ملک شام میں رہتے تھے اور وہیں پر ان کا انتقال ۷۳ھ میں ہوا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۳۔ **عویم بن ساعدہ** :۔ یہ عویم بن ساعدہ انصاری اوسی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ۔ غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں انتقال فرمایا بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ کے خلافت کے دور میں مدینہ میں انتقال فرمایا جب کہ ان کی عمر ۶۵ سال یا ۶۶ کی تھی ان سے حضرت عمرؓ بن الخطاب روایت کرتے ہیں۔

۵۷۴۔ **عویمر بن عامر** :۔ یہ عویمر بن عامر ابو درداء ہیں، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کا ذکر حرف دال میں گزر چکا ہے۔

۵۷۵۔ **عویمر بن ابیض** :۔ یہ عویمر بن ابیض عجلانی اور انصاری ہیں، انصار کے حلیف ہیں۔ لعان کا واقعہ انہیں سے تعلق رکھتا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد عجلان ہیں۔

۵۷۶۔ **عیاض بن حماز** :۔ یہ عیاض بن حمار تیمی مجاشعی ہیں، ان کا شمار بصریوں میں ہے، یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے سچے محب ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۷۔ **عصام مزنی** :۔ یہ عصام مزنی ہیں ان کو آنحضور کی صحبت اور روایت دونوں میسر ہیں۔ یہ بہت کم حدیث بیان کرتے ہیں ان کی حدیث "باب الجہاد" میں ہے جس کی تخریج امام ترمذی اور ابو داؤد نے کی ہے۔ لیکن ان دونوں نے حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۵۷۸۔ **عتبان بن مالک** :۔ یہ عتبان بن مالک خزرجی سالمی ہیں اور بدر کے شریک ہونے والوں میں سے ہیں ان سے حضرت انس اور محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۵۷۹۔ **عمارہ بن خزیمہ** :۔ یہ عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت انصاری ہیں یہ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے عمارہ عین کے ضمہ میم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں تردد کیا گیا ہے۔

۵۸۰۔ **عمارہ بن رویبہ** :۔ یہ عمارہ بن رویبہ ثقفی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے، ابوبکرؓ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارہ عین کے پیش اور میم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

۵۸۱۔ **عرس بن عمیرہ** :۔ یہ عرس بن عمیرہ کندی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ روایت کرتے ہیں، عرس عین کے ضمہ راء کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۲۔ **عیاش بن ابی ربیعہ** :۔ یہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی قریشی ہیں، یہ ابوجہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی شروع میں اسلام لے آئے، ملک حبش کی طرف ہجرت کی۔ پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ان کے پاس ہشام کے دونوں بیٹے ابوجہل اور حارث آئے

اور کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ میں جب تک نہ تم کو دیکھ لوں گی اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی، اس لئے یہ ان کے ساتھ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے بس ان دونوں نے ان کو ایک رسی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید رکھا اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو کافروں کی قید سے خلاصی دے جنگ یرموک میں شام کے اندر شہید ہوئے ان سے عمر بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں، عیاش دو نقطوں والی یار کی تشدید اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۳۔ **عابس بن ربیعہ** :۔ یہ عابس بن ربیعہ غطیفی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ **ابو عبیدہ بن الجراح** :۔ یہ ابو عبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح فہری قریشی ہیں، عشرہ بشرہ میں سے ہیں اور اس امت کے امین کہلاتے ہیں، حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ اسلام لائے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور آنحضورؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں ثابت قدم رہے، انہوں نے ہی خود کی ان دو کڑیوں کو جو آنحضور کے چہرۂ انور میں گھس گئی تھیں کھینچا تھا جن کی وجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ یہ لانبے قد کے تھے خوبصورت چہرے والے، اور ہلکی داڑھی والے تھے، طاعون عمواس سنہ ۱۸ھ میں ان کا انتقال مقام اردن میں ہوا اور بیسان میں دفن ہوئے ان کی نماز جنازہ معاذ بن جبلؓ نے پڑھائی، ان کی عمر اٹھاون سال ہوئی، ان کا نسب باپ کی طرف سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک پر مل جاتا ہے ان سے ایک جماعت صحابہ کی روایت کرتی ہے۔

۵۸۵۔ **ابوالعاص بن الربیع** :۔ یہ ابوالعاص مقسم بن ربیع ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام لقیط ہے اور یہ آنحضورؐ کے داماد تھے، یعنی آپؐ کی صاحبزادی زینب ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے بعد یوم بدر کے قیدی ہونے کے بعد جب کہ کفر کی حالت میں تھے (اور آزاد کئے گئے تھے اسلام قبول کر کے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، یہ آں حضور سے بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے، جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں قتل کر دیئے گئے، ان سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں، مقسم میم کے زیر قاف کے سکون اور سین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۵۸۶۔ **ابو عیاش** :۔ یہ ابو عیاش زید بن الصامت انصاری ہیں زرقی ہیں، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ہجرت کے چالیس سال بعد وفات پائی۔

۵۸۷۔ **ابو عمرو بن حفص** :۔ یہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ مخزومی ہیں ان کا نام عبدالمجید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعضوں نے ان کی کنیت ہی کو ان کا نام کہا ہے۔ بعض روایات میں ابو حفص بن مغیرہ آیا ہے۔

۵۸۸۔ **ابو عبس عبدالرحمان بن جبیر** :۔ یہ ابو عبس عبدالرحمان بن جبیر انصاری حارثی ہیں، ان کے نام کی بہ نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں سنہ ۳۴ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ستر سال کی عمر ہوئی۔ ان سے عبایۃ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین مہملہ کے زبر بائے موحدہ غیر مشدد اور سین مہملہ کے ساتھ ہے اور عبایہ میں عین کا زبر اور بائے موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یار ہے۔

۵۸۹۔ **ابو عسیب** :۔ یہ ابو عسیب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں، ان کا نام احمر ہے ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں، عسیب عین کے زبر اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے۔

تابعین

۵۹۰۔ **عبداللہ بن بریدہ** :۔ یہ عبداللہ بن بریدہ اسلمی ہیں۔ مرو کے قاضی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ایک قابل اعتماد

تابعی ہیں، اپنے والد وغیرہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ،ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مروی ہی میں وفات پائی۔ ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

۵۹۱۔ عبداللہ بن ابی بکر:۔ یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی ہیں مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے ہیں تابعی ہیں انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور مالک بن انس ثوری ابن عیینہ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں، ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد نے فرمایا ان کی حدیث شفا ہے ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی ان کی ستر برس کی عمر ہوئی۔

۵۹۲۔ عبداللہ بن زبیر:۔ یہ عبداللہ بن زبیر وہ ہیں جن کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ حمیدی قریشی اسدی ہیں۔ رواۃ میں بڑے پختہ کار ہیں مسلم بن خالد وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصر گئے تھے وہاں جب امام شافعی کی وفات ہوگئی تو یہ مکہ واپس ہو گئے۔ ان سے محمد ابن اسماعیل بخاری اپنی صحیح بخاری میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ مکہ ۲۱۹ھ میں وفات پائی یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا۔

۵۹۳۔ عبداللہ بن مطیع:۔ یہ عبداللہ بن مطیع قرشی عدوی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے باپ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے ان کے باپ کا نام العاص تھا۔ آنحضور نے ان کا نام مطیع رکھا تھا اور یہ عبداللہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں یہی وہ شخص ہیں جن کو مدینہ والوں نے اپنا امیر یزید بن معاویہ سے فسخ بیعت کے بعد متعین کیا تھا۔ واقدی نے یہ بیان کیا کہ وہ تو صرف قریش پر حکومت کرنے والے تھے نہ اوروں پر اور وہ عبداللہ بن حنظلہ الغسیل ہی ہے کہ جو قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی بحضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں ۷۳ھ میں یہ قتل کر دیے گئے۔ عبداللہ ابن زبیر نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا تھا۔

۵۹۴۔ عبداللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب تمیمی مدنی ہیں "قعنبی" نام سے مشہور ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ قوی الحفظ قابل اعتماد اور غلطی و خطاء سے محفوظ رواۃ میں سے ہیں یہ حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی، ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ سے حدیث کو سنا، ان سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی روایت کرتے ہیں، محرم ۲۲۱ھ میں مکہ کے اندر وفات پائی۔

۵۹۵۔ عبداللہ بن موہب:۔ یہ عبداللہ بن موہب فلسطینی شامی ہیں، فلسطین کے قاضی تھے، تمیم داری سے روایت کی ہے اور قبیصہ بن ذویب سے حدیث کو سنا ہے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تمیم سے نہیں سنا بلکہ قبیصہ بن تمیم سے سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں۔

۵۹۶۔ عبداللہ بن مبارک:۔ یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں ہشام بن عروہ، امام مالک، اور ثوری اور شعبہ اور اوزاعی اور بہت لوگوں سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحیی بن سعید اور ان سے سفیان سفیان بن عیینہ اور یحیی بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں علمائے ربانیین میں سے تھے، امام، فقیہہ، حافظ، زاہد اور پرہیزگار، سخی قابل اعتماد پختہ کار تھے۔ اسماعیل بن عیاش نے کہا کہ روئے زمین پر عبداللہ مبارک جیسا کوئی نہ تھا، نہ ان سے علم میں کوئی بڑھا ہوا تھا، اللہ تعالی نے خیر کی خصلتوں میں ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کی جو عبداللہ بن مبارک کو عطا نہ فرمائی ہو، بغداد میں بارہا تشریف لائے اور وہاں درس حدیث دیا ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۵۹۷۔ عبداللہ بن عکیم:۔ یہ عبداللہ بن عکیم جہنی ہیں انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ان کے لئے آنحضورؐ کی روایت کا پایا جانا مشہور نہیں۔ لیکن

بہت سے علمار معرفتِ رجال نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور صحیح یہی کہ وہ تابعی ہیں، عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے۔

۵۹۸۔ عبداللہ بن ابی قیس :۔ یہ عبداللہ بن ابی قیس ہیں ان کی کنیت ابوالاسود ہے، شام کے رہنے والے ہیں عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ ہیں، شامیوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۵۹۹۔ عبداللہ بن عصم :۔ ان کو عبداللہ بن عصمہ بھی کہا جاتا ہے۔ کوفی و حنفی ہیں یہ ابوسعید اور ابن عمر سے اور ان سے اسرائیل اور شریک روایت کرتے ہیں ان کی حدیث یہ ہے " ثقیف میں ایک کذاب اور مفسد اعظم ہوگا"۔

۶۰۰۔ عبداللہ بن محیریز :۔ ان کا پورا نام عبداللہ بن محیریز جمحی قرشی ہے اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں میں مشہور تابعین میں سے ہیں، ابومحذورہ اور عبادہ بن صامت وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مکحول اور زہری جیسے بڑے بڑے محدثین روایت کرتے ہیں۔ رجاء بن حیوۃ فرماتے تھے کہ اگر اہل مدینہ کو ابن عمر رض جیسے عبادت گذار پر فخر ہے تو ہمیں بھی اپنے عابد و زاہد ابن محیریز پر فخر ہے۔ سنہ ۱۰۰ھ سے پہلے انتقال کیا۔

۶۰۱۔ عبداللہ بن المثنیٰ :۔ نام عبداللہ ہے۔ مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں۔ اپنے چچوں اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے محمد اور مسدد وغیرہ نے روایت کی ہے ابوحاتم نے ان کو صالح قرار دیا اور ابوداؤد نے فرمایا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۰۲۔ عبداللہ بن عمر د بن حفص :۔ نام عبداللہ عمر د بن حفص بن عاصم کے بیٹے ہیں اور عمری ہیں اپنے بھائی عبیداللہ اور نافع اور مقری سے روایت کرتے ہیں قعنبی وغیرہ ان کی روایت کے راوی ہیں، ابن معین نے ان کو صویلح (کچھ باصلاحیت) قرار دیا، ابن عدی نے فرمایا لاباس بہ صدوق ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے سچے آدمی ہیں۔ سنہ ۱۷۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۳۔ عبداللہ بن عتبہ :۔ یہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے۔ مدنی ہیں پھر کوفہ کے باشندے ہو گئے، عہد نبوت کو پایا، کوفہ کے بڑے تابعین میں سے ہیں اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سرین وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے، البشیر بن مروان کے دورِ حکومت میں ان کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

۶۰۴۔ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ :۔ پورا نام عبداللہ بن مالک بن القشب الازدی ہے۔ ان کی والدہ بحینہ ہیں ان کے نانا کا نام حارث بن عبدالمطلب ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں سنہ ۵۶ھ یا سنہ ۵۸ھ میں انتقال کیا

قشب میں قاف مکسور شین منقوطہ ساکن اور باموحدہ ہے۔

۶۰۵۔ عبداللہ بن مالک :۔ ان کا نام عبداللہ ابن مالک اور کنیت ابوتمیم جیشانی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ابوذر اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں مصر کے تابعین میں ان کا شمار ہے، ان کی حدیثیں اہل مصر کے پاس ملتی ہیں۔

۶۰۶۔ عبداللہ بن مالک :۔ اسم گرامی عبداللہ بن مالک ہے، ہمدان کے باشندہ ہیں۔ صحابہ میں علی و عائشہ و ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ابواسحاق اور ابو ورق نے ان سے روایت کی ان کی حدیث جمع الصلوتین کے باب میں ہے۔

۶۰۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمان :۔ نام نامی عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین ہے۔ مکہ کے رہنے والے اور قریش خاندان سے ہیں اور تابعی ہیں، ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تابعین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی مالک اور ثوری اور ابن عیینہ نے ان سے روایت کی۔

٦٠٨۔ عبداللہ بن عبیداللہ:۔ نام گرامی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی مُلیکہ ہے ابوملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ التیمی ہے قریش میں سے ہیں۔ یہ احول (بھینگے) ہیں۔ مشہور اہلِ علم تابعین میں سے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے دور حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ابن جریج اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ١١٧ھ میں انتقال فرمایا ملیکہ میں میم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

٦٠٩۔ عبداللہ بن شقیق:۔ عبداللہ بن شقیق نام ابوعبدالرحمان کنیت ہے۔ بنو عقیل میں سے ہیں، آپ کا وطن بصرہ ہے مشہور قابل اعتماد (ثقہ) تابعین میں سے ہیں حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور حریری نے ان سے روایت کی۔

٦١٠۔ عبداللہ بن شہاب:۔ آپ کا نام عبداللہ شہاب کے بیٹے ابوالحرب کنیت ہے اور خولانی ہیں تابعین کے دوسرے طبقے میں ان کا شمار ہے۔ اہل کوفہ کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے یہ نایاب حدیث والے ہیں ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی۔

٦١١۔ عبیداللہ بن رفاعہ:۔ یہ عبیداللہ رفاعہ بن رافع کے بیٹے انصاری اور زرقی ہیں، مشہور تابعی ہیں اپنے والد رفاعہ اور فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں، اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

٦١٢۔ عبیداللہ بن عبداللہ:۔ ان کا نام نامی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور کنیت ابوبکر ہے۔ اہل مدینہ سے حدیث کی سماعت کی، تابعی ہیں امام زہری اور بڑے بڑے تابعین نے ان سے روایت کی اپنے بھائی سالم سے پہلے وفات پائی یہ محدثین کے نزدیک ثبت اور ثقہ ہیں ان کی حدیث اہل حجاز کے یہاں ہے۔

٦١٣۔ عبیداللہ بن عدی:۔ پورا نام عبیداللہ بن عدی بن خیار قرشی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی، ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبدالملک کے عہد میں وفات پائی۔

٦١٤۔ عبید بن عمیر:۔ عبید بن عمیر نام اور کنیت ابو عاصم ہے یہ بنو اللیث میں سے ہیں حجاز کے باشندہ، اہل مکہ کے قاضی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپؐ کی زیارت کی ہے۔ کبار تابعین میں ان کا بھی شمار ہوتا ہے، حضرت عمرؓ و حضرت ابوذرؓ و حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عائشہ سے حدیث کی سماعت کی، ان سے کچھ تابعین نے بھی روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا۔

٦١٥۔ عبدالرحمان بن کعب:۔ پورا نام عبدالرحمان ابن کعب بن مالک الانصاری ہے مدینہ کے تابعین میں سے مشہور تابعی ہیں ثقات تابعین میں سے ہیں، کثیر الروایت ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں، سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

٦١٦۔ عبدالرحمان بن الاسود:۔ عبدالرحمان بن اسود قرشی زہری ہیں

٦١٧۔ عبدالرحمٰن بن یزید:۔ پورا نام عبدالرحمان بن یزید بن حارثہ الانصاری ہے، مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہے، ٩٨ھ میں وفات پائی

٦١٨۔ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ:۔ نام عبدالرحمانؒ ابن ابی لیلی ہے انصار میں سے ہیں حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اس وقت ان کی پیدائش ہوئی۔ دجیل میں شہید کئے گئے، بعض کہتے ہیں کہ نہر بصرہ میں محجوب ہو گئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیر جماجم میں ٨٣ھ میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے، ان کی حدیثیں اہل کوفہ میں پائی جاتی ہیں اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے انہوں نے حدیث

سنی اور ان سے شعبی، مجاہد، ابن سیرین اور ان کے علاوہ
بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کو سنا کوفہ میں رہنے
والے تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۱۹۔ **عبدالرحمان بن غنم** :۔ پورا نام عبدالرحمان
ابن غنم الاشعری ہے شام کے رہنے والے ہیں، زمانہ جاہلیت
اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا، آپ کی حیات میں مسلمان ہو چکے
تھے لیکن آپ کو نہیں دیکھا۔ جب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا برابر ان کے ساتھ
رہے تا آنکہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہا اہل شام میں سب
سے زیادہ فقیہ تھے۔ عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل جیسے متقدمین
صحابہ سے روایت کرتے ہیں، غنم بن غین منقوطہ مفتوح اور
نون ساکن ہے۔ ۷۸ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۰۔ **عبدالرحمان بن ابی عمرہ** :۔ نام عبدالرحمن بن ابی عمرہ
ہے اور ابو عمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے، یہ انصاری اور بخاری ہیں
مدینہ کے قاضی ہیں، ثقہ تابعین میں سے ہیں ان میں ان کی تحدیثیں
مشہور ہیں، انہوں نے اپنے والد عمرو بن محصن عثمان اور ابوہریرہ
سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۲۱۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** :۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عبداللہ
بن ابی صعصعۃ المازنی انصاری ہے اپنے والد عبداللہ اور عطاء
بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت مالک
بن انس وغیرہ روایت کرتی ہے۔ ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے
یہاں پائی جاتی ہیں ۱۳۹ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبدالرحمن بن ابی عقبہ** :۔ ان کا نام عبدالرحمن بن
ابی عقبہ ہے ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔
کہتے ہیں کہ ابی عقبہ کا نام رشید ہے، رشید میں را مضموم اور
شین معجمہ مفتوح ہے یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں
عبدالرحمان اپنے والد سے اور داؤد بن حصین ان سے
روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳۔ **عبدالرحمن بن عبدالقادری** :۔ ان کا نام
عبدالرحمان بن عبدالقادری ہے، کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، لیکن نہ آپ سے حدیث
کی سماعت کی نہ روایت بیان کی، مورخ واقدی نے ان صحابہ
کے ذکر میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے
ان کا بھی شمار کیا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں، مدینہ
کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں، حضرت عمر بن
الخطاب سے حدیث سنی ہے ۸۱ھ بعمر ۷۸ سال وفات
پائی، القاری میں قاف اور راء مہملہ مکسور اور یا مشددہ ہے
بے ہمزہ اور قارہ کی طرف نسبت ہے (قارہ والے)

۶۲۴۔ **عبدالرحمان بن عبداللہ** :۔ نام عبدالرحمن
بن عبداللہ ہے ان کی والدہ ام الحکم ہیں جو ابوسفیان بن حرب
کی بیٹی ہیں حضرت معاویہ رض نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا
باب خطبہ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔

۶۲۵۔ **عبدالرحمن بن ابی بکر** :۔ عبدالرحمن نام ابوبکر
کے بیٹے ہیں ان کے صاحبزادے محمد ان سے
روایت کرتے ہیں۔

۶۲۶۔ **عبدالرحمن بن ابی بکرہ** :۔ عبدالرحمن بن ابی
بکرہ نام ہے انصار و بنو ثقیف میں سے ہیں بصرہ وطن ہے
بصرہ ہی میں ۱۴ھ میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا
ہوئے۔ بصرہ میں مسلمانوں کے یہاں سب سے پہلے ان
کی پیدائش ہوئی، تابعی ہیں کثرت سے روایات نقل کرتے
ہیں اپنے والد اور حضرت علی رض سے روایت سنی ہے اور
ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۲۷۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** :۔ پورا نام عبدالرحمن
بن عبداللہ بن ابی عمار ہے مکہ کے رہنے والے ہیں حضرت
جابر رض سے روایت کرتے ہیں اور حضرت معاذ سے حدیث
کی سماعت کی اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۲۸۔ **عبدالرحمن بن یزید** :۔ نام عبدالرحمن بن یزید بن
اسلم مدنی ہے اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت
کرتے اور قتیبہ، ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے
ہیں۔ محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے، ۱۸۲ھ میں
وفات پائی۔

۶۲۹۔ **عبدالعزیز بن رفیع** :۔ یہ عبدالعزیز ابن رفیع
اسدی مکی ہیں کوفہ میں رہے مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں
ابن عباس اور انس بن مالک سے حدیث سنی حالانکہ نوے
سال سے کچھ زیادہ عمر ہو چکی تھی، رفیع رفع سے تصغیر ہے لعن

را مضموم اور فا مفتوح ہے۔

۶۳۰۔ عبدالعزیز بن جریج :- یہ عبدالعزیز بن جریج مکی ہیں، حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فقیہ عبدالملک ان کے بیٹے اور خصیف ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ :- نام عبدالعزیز بن عبداللہ مدینہ کے اکابر فقہاء میں سے ہیں، امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل وغیرہ سے اور بہت سے لوگوں سے حدیث سنی بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں بغداد میں تشریف لائے، حدیث بیان کی، بمقام بغداد ۱۶۴ھ میں انتقال فرمایا، قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۶۳۲۔ عبدالملک بن عمیر :- عبدالملک بن عمیر قرشی کوفی ہیں قرشی ہیں قرشہ کی طرف نسبت ہے جو نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ قریش کی طرف منسوب ہے حالانکہ ایسا نہیں وہ قرشہ کی طرف منسوب ہے، امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے، تابعین میں سے مشہور اور ثقہ حضرات میں سے ہیں کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں ثوری اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں تقریباً ۱۳۶ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۱۰۳ سال ہوئی۔

۶۳۳۔ عبدالواحد بن ایمن :- نام عبدالواحد بن ایمن مخزومی ہے، یہ قاسم بن عبدالواحد کے باپ ہیں انہوں نے روایت حدیث کو اپنے والد اور دوسرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔

۶۳۴۔ عبدالرزاق بن ہمام :- عبدالرزاق بن ہمام نام اور ابوبکر کنیت ہے ابن جریج اور معمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے احمد اور اسحاق اور رمادی نے روایت کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۲۱۱ھ میں وفات پائی، ان کی عمر پچاسی سال ہوئی۔

۶۳۵۔ عبدالحمید بن جبیر :- یہ عبدالحمید بن جبیر حجبی ہیں اپنی پھوپھی صفیہ اور ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ سے روایت کی۔

۶۳۶۔ عبدالمہیمن بن عباس :- پورا نام عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ہے، بنو ساعدہ میں سے ہیں اپنے والد اور ابوحازم سے روایت کرتے ہیں ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید کا سب نے روایت کی ان کا ذکر باب المحذر والثانی میں ہے۔

۶۳۷۔ عبدالاعلی :- نام عبدالاعلی بن مسہر ہے ابومسہر کنیت ہے غسان میں سے ہیں شام کے بزرگ ہیں سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے روایت کی اور ان سے ابن معین ابو حاتم اور ابن رواس نے روایت کی لوگوں میں سب سے زیادہ حافظ جلالت اور فصاحت کے مالک ہیں، ان کو قتل کرنے کے لئے ننگا کیا گیا، تاکہ مسئلہ خلق قرآن کا اقرار کر لیں اس وقت بھی اقرار نہ کیا اور انکار کرتے رہے پھر جیل میں ڈال دیئے گئے رجب ۲۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۳۸۔ عبدالمنعم :- یہ عبدالمنعم نعیم کے بیٹے اسواری ہیں بصری اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور یونس المودب اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے ان سے روایتیں کی ہیں۔

۶۳۹۔ عبد خیر بن یزید :- یہ عبد خیر ہیں یزید کے بیٹے کنیت ابو عمارہ ہے ہمدان کے باشندے ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی، حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں، محدثین کے نزدیک وثوق اور اعتماد کے شخص ہیں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے، ایک سو بیس سال کی عمر ہوئی، خیر شر کی ضد ہے۔ یعنی عبد خیر میں لفظ خیر ضد شر ہے۔

۶۴۰۔ عمران بن حطان :- یہ عمران حطان کے بیٹے دوسی اور خزرجی ہیں حضرت عائشہ ابن عمر ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے محمد ابن سیرین و یحیی بن ابی کثیر وغیرہ نے روایت کی، حطان میں حاء مہملہ پر کسرہ طاء مہملہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

۶۴۱۔ عمرو بن شعیب :- یہ عمرو، شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں اپنے والد اور ابن المسیب اور طاؤس سے حدیث سنی اور ان سے زہری ابن جریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی، بخاری اور مسلم نے اپنی

صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لئے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں، تو اب اگر مراد عن ابیہ عن جدہ سے نحو اپنے باپ اور اپنے دادا ہیں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا میں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اس صورت میں روایت مرسل ہو گئی، کیونکہ محمد جو ان کے دادا ہیں حضور کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے، نہ انہوں نے زمانہ پایا اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمر اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی، کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان کی روایات کو نہیں لیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں۔

۶۴۲۔ عمرو بن سعید :۔ عمرو بن سعید نام ہے بنو ثقیف کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، حضرت انس اور وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ابن عون اور جریر بن حازم نے روایت کی۔

۶۴۳۔ عمرو بن عثمان :۔ یہ عمر، عثمان بن عفان کے بیٹے ہیں، اسامہ بن زید اور اپنے والد عثمان بن عفان سے حدیث سنی حدیث البکاء علی المیت میں ان کا ذکر ہے ان سے مالک بن انس روایت کی

۶۴۴۔ عمرو بن الشرید :۔ نام عمرو ہے شرید کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے، ابن عباس اور ان کے والد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ابو رافع رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی ان سے صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی۔

۶۴۵۔ عمرو بن میمون :۔ یہ عمر بن میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، کوفہ کے بڑے تابعین میں ان کا شمار ہے عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت کی اور ان سے اسحاق نے حدیث سنی سنہ ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۶۴۶۔ عمرو بن عبداللہ :۔ نام عمرو، عبداللہ کے بیٹے اور سبیعی ہیں ان کا ذکر بحرف ہمزہ میں گزر چکا ہے۔

۶۴۷۔ عمرو بن عبداللہ :۔ نام عمرو ہے عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور جمحی ہیں قریش میں سے ہیں یزید بن شیبان سے روایت کی اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے۔

۶۴۸۔ عمرو بن دینار :۔ یہ عمرو دینار کے بیٹے ہیں کنیت ابو یحیی ہے، سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے دونوں حماد اور معتمر نے، کئی محدث ان کو روایت میں ضعیف کہتے ہیں۔

۶۴۹۔ عمرو بن واقد :۔ یہ عمرو واقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے نفیلی اور ہشام بن عمار نے، محدثین کے یہاں روایت حدیث کے معاملہ میں متروک ہیں۔

۶۵۰۔ عمرو بن مالک :۔ عمرو بن مالک نام ابو ثمامہ کنیت ہے زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) کا آدمی ہے حدیث کسوف اور باب الغضب میں جابر کی روایت سے مسلم میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بیان کیا کہ یہی وہ شخص ہے کہ جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی اوجھ گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے، روایت میں تو اسی طرح مذکور اور مشہور یہ ہے کہ یہ شخص جس کو آپ نے دیکھا تھا عمرو بن لحی ہے الحی ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے۔

۶۵۱۔ عمرو بن عبدالعزیز :۔ یہ عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم کے بیٹے ہیں، ابو حفص کنیت ہے، قریش میں سے بنو امیہ کے گھرانے سے ہیں ان کی والدہ ام عاصم حضرت عمر بن خطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں ام عاصم کا نام لیلیٰ ہے۔ ابو بکر بن عبدالرحمان سے روایت کی ہے اور ان سے زہری و ابو بکر بن حزم نے روایت کی سنہ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے بعد سریر آرائے خلافت ہوئے، رجب سنہ ۱۰۱ھ میں دیر سمعان میں وفات پائی دیر سمعان حمص کے علاقہ میں ہے، مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور کچھ

روزے، اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی، کہتے ہیں کہ چالیس سال پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ وفات پائی، یہ عبادت، زہد، اتقا پاکبازی حسن اخلاق کا ایک خاص مقام رکھتے تھے خصوصاً زمانہ خلافت میں. کہتے ہیں کہ جب ان کو خلافت سپرد کی گئی تو ان کے مکان میں سے رونے کی آواز سنائی دی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی لونڈیوں کو اختیار دے دیا ہے کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو اس کو میں آزاد کردوں، اور میرا اس سے کچھ علاقہ نہ رہے اور جس کو میرے ساتھ رہنے کی خواہش ہو اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایسی چیز پیش آ گئی ہے جس کے باعث میں تمہاری طرف متوجہ نہیں رہ سکتا یہ سن کر سب لونڈیاں رونے لگیں، عقبہ بن نافع نے ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ. تو انہوں نے جواب دیا کہ جب سے ان کو خدا نے خلافت عطا کی میں نہیں کہہ سکتی کہ انہوں نے کبھی جنابت اور احتلام کے

کے باعث غسل کیا ہو یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی عمر بن عبدالعزیز سے روزے اور نماز میں بڑھا ہوا ہو، لیکن میں نے کسی ایسے شخص کو بالکل نہیں دیکھا جو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ اپنے پروردگار کا خوف کرتا ہو، گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں گرا دیتے اور برابر گریہ وزاری و دعا میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آ جاتی. پھر بیدار ہو جاتے اور دعا و گریہ میں مصروف ہو جاتے ساری رات یہی شغل رہتا، وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں.

ان کے مناقب بہت اور ظاہر ہیں.

۶۵۲- **عمر بن عطاء** - یہ عمر عطاء کے بیٹے وخوار کے پوتے مکی و تابعین میں شمار ہیں، ان کی حدیثیں اہل مکہ میں پائی جاتی ہیں. ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں ابن جریج وغیرہ نے حدیث سنی بکثرت روایت کرتے ہیں. خوار میں خا معجمہ پر پیش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راء مہملہ ہے.

۶۵۳- **عمر بن عبداللہ** - نام عمر عبداللہ بن ابی خثعم کے بیٹے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی اور ان سے زید بن حباب اور ایک جماعت نے، بخاری نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے.

۶۵۴- **عثمان بن عبداللہ** - نام عثمان، عبداللہ بن اوس کے بیٹے بنو ثقیف میں سے ہیں اپنے دادا اور چچا عمرو سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید اور ایک جماعت روایت کرتی ہے.

۶۵۵- **عثمان بن عبداللہ** - نام عثمان، عبداللہ بن موہب کے بیٹے تیمی تیم کے خاندان سے ہیں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کی- اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ تھے.

۶۵۶- **علی بن عبداللہ** - نام علی عبداللہ بن جعفر کے بیٹے، ابن مدینی کے نام سے مشہور ہیں، مدینی میں میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے حافظ حدیث ہیں اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کی اور ان سے بخاری اور ابو یعلی اور ابو داؤد نے خود ان کے استاد ابن مہدی نے فرمایا کہ ابن مدینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لئے ہوئی تھی. ذی قعدہ ۲۳۴ھ میں بعمر ۷۳ سال انتقال فرمایا.

۶۵۷- **علی بن حسین** - علی نام حضرت حسین کے صاحبزادے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں کنیت ابوالحسن ہے اور زین العابدین کے نام سے معروف ہیں اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے تابعین ہیں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے، امام زہری نے فرمایا کہ قریش میں سے میں نے کسی کو ان سے زیادہ افضل نہیں پایا ۹۴ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن بن علی رضہ مدفون تھے

۶۵۸- **علی بن منذر** - یہ علی بن منذر کے بیٹے اور کوفی ہیں طریقی کے نام سے مشہور ہوئے قابل ذکر عبادت گذار لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کئے، ابن عیینہ اور

ولید بن مسلم سے روایت کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابن حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سنی ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں، امام نسائی نے کہا خالص شیعی ہیں اور ثقہ ہیں، ۲۵۵ھ میں وفات پائی طریقی میں طاء مہملہ پر زبر اور راء مہملہ کے نیچے زیر اور یاء سے پہلے قاف ہے۔

۶۵۹- **علی بن زید**:- نام علی بن زید ہے، نسباً قریشی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں، بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے یہ مکہ کے باشندہ تھے۔ بصرہ میں آکر رہ گئے تھے، انس بن مالک، ابو عثمان نہدی اور ابن مسیب سے حدیث سنی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

۶۶۰- **علی بن یزید**:- نام علی بن یزید الہانی ہے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کی اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے ایک جماعت ان کو روایت میں ضعیف کہتی ہے۔

۶۶۱- **علی بن عاصم**:- علی بن عاصم نام واسط کے رہنے والے ہیں یحییٰ البکاء (بہت گریہ وزاری کرنے والے) اور عطاء بن سائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی اور ان سے احمد او، دوسرے لوگوں نے بہت سے لوگ ان کو ضعیف کہتے ہیں، ان کے پاس ایک لاکھ شیخ ہیں ۹۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

۶۶۲- **العلاء بن زیاد**:- نام علاء زیاد بن مطر کے بیٹے بنو عدی میں سے ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام آگئے اور ان سے قتادہ نے ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۶۳- **عطاء ابن یسار**:- یہ عطاء ہیں یسار کے بیٹے ان کی کنیت ابو محمد ہے ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے مشہور تابعین میں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایت کرتے ہیں ۹۶ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔

۶۶۴- **عطاء بن عبداللہ**:- نام عطاء عبداللہ کے بیٹے ہیں اصل میں خراسان کے باشندہ تھے، شام میں سکونت اختیار کرلی تھی ۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی۔

۶۶۵- **عطاء بن ابی رباح**:- اسم گرامی عطاء ابو رباح کے صاحبزادے ہیں کنیت ابو محمد ہے ان کے بال سخت گھنگھریالے تھے، سیاہ فام تھے، بیٹھی ہوئی ناک ہاتھ سے گنجے اور یک چشم تھے بعد میں نابینا بھی ہو گئے تھے جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے امام اوزاعی کا قول ہے کہ ان کی وفات جس روز ہوئی انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ علم کے خزانے خدا جس کو چاہے تقسیم فرمائے اگر علم کے ساتھ کسی کی خصوصیت ہو سکتی تو اس کا حق سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہوتا عطاء ابن رباح حبشی تھے، سلمہ بن کہیل نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو۔ ہاں تین شخص ایسے ضرور تھے، عطاء، طاؤس مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۱۵ھ میں بعمر ۸۸ سال انتقال فرمایا، ابن عباس، ابوہریرہ ابو سعید اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۶۶- **عطاء بن عجلان**:- نام عطاء عجلان کے بیٹے ہیں بصرہ وطن ہے انس ابو عثمان نہدی اور کچھ اور حضرات سے روایت کی اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑی جماعت نے بعض نے ان کو روایت میں متہم بھی کیا ہے۔

۶۶۷- **عطاء بن السائب**:- نام عطاء سائب بن یزید کے بیٹے ہیں خاندان کے اعتبار سے ثقفی ہیں ۱۳۶ھ یا تقریباً اسی زمانہ میں وفات پائی۔

۶۶۸- **عدی بن عدی**:- نام عدی، عدی کے بیٹے ہیں۔ بنو کندہ میں سے ہیں اپنے والد عدی اور رجاء ابن حیوۃ سے روایت کی اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹- **عدی بن ثابت**:- نام عدی ثابت کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی،

ترمذی نے ان کی روایت باب العطاس میں ذکر کی ہے، عدی بن ثابت سے ابوالیقظان نے روایت کی، ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو ان کا نام نہیں جانتا لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

۶۷۰- **عیسیٰ بن یونس**:۔ نام عیسیٰ یونس بن اسحاق کے بیٹے ہیں حفظ اور عبادت گزاری میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں، اپنے والد اور اعمش اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کی اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے ۱۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۱- **عامر بن مسعود**:۔ نام عامر ہے، مسعود کے بیٹے ہیں، نسباً قریشی ہیں تابعی ہیں ابراہیم بن عامر کے والد بھی ہیں ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔

۶۷۲- **عامر بن سعد**:۔ نام عامر سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں، زہری و قرشی ہیں اپنے والد سعد اور حضرت عثمان سے حدیث سنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے ۱۰۴ھ میں وفات ہوئی۔

۶۷۳- **عامر بن اسامہ**:۔ عامر نام ہے اسامہ کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابوالملیح ہے، بنو ہذیل میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث سنی اور ان سے ان کے دو بیٹے زیاد اور میسر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی، ملیح میں میم پر زبر بعدہ لام کے نیچے حاء مہملہ (غیر منقوطہ) ہے۔

۶۷۴- **عاصم بن سلیمان**:۔ نام عاصم ہے سلیمان کے بیٹے ہیں اور بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں، انس حفصہ اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی ۱۴۲ھ میں وفات ہوئی ہے۔

۶۷۵- **عاصم بن کلیب**:۔ ان کا نام عاصم اور والد کا نام کلیب ہے۔ بجرم کے قبیلہ سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ثوری و شعبہ نے، ان کی حدیثیں نماز و حج و جہاد کے بارے میں ہیں۔

۶۷۶- **عروہ بن زبیر**:۔ نام نامی عروہ زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں کنیت ابوعبداللہ ہے قریش کی شاخ بنو اسد میں سے ہیں اپنے والد حضرت زبیرؓ اور والدہ حضرت اسماءؓ سے حدیث کی سماعت کی اس کے علاوہ اپنی خالہ عائشہ صدیقہؓ اور دوسرے کبار صحابہ سے بھی حدیث کی سماعت کی ان سے ان کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۲۳ھ میں تولد ہوئے تابعین میں بڑے طبقہ کے تابعین میں سے ہیں، مدینہ میں سات مشہور فقیہ تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ابوالزناد کا قول ہے کہ مدینہ میں ہمارے ان فقہا میں سے جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ان میں سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر ہیں اور کچھ اور حضرات کا بھی انہوں نے نام لیا، ابن شہاب نے فرمایا عروہ ایسا سمندر ہیں جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔

۶۷۷- **عروہ بن عامر**:۔ نام عروہ ہے عامر کے بیٹے ہیں قریشی اور تابعی ہیں ابن عباس اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کی ابوداؤد نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۶۷۸- **عبید بن عمیر**:۔ عبید نام۔ عمیر کے بیٹے کنیت ابوعاصم ہے، لیث گھرانے کے حجاز کے باشندہ اور اہل مکہ کے قاضی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی زیارت بھی کی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی، ابن عمرؓ سے پہلے وفات پائی۔

۶۷۹- **عبید بن السباق**:۔ نام عبید ہے، سباق کے بیٹے حجاز کے باشندہ ہیں، ان کا شمار تابعین میں ہے، ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں زید بن ثابتؓ سہل بن حنیفؓ اور ابوہریرہ سے روایت

کی اور ان سے ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۸۰- **عبید بن زیاد**:- نام عبید زیاد کا بیٹا ہے۔ کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو حسین بن علیؓ کے قتل کے لئے لشکر لے کر گیا تھا ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۶۱ھ میں مختار بن عبید کے دور میں موصل میں قتل ہوا۔

۶۸۱- **عکرمہ**:- عکرمہ نام حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں، ابو عبداللہ کنیت ہے۔ اصل میں بربری ہیں مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے بھی ہیں ابن عباس اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ۱۰۷ھ میں بعمر اسّی سال انتقال فرمایا، سعید ابن جبیر سے لوگوں نے پوچھا تم سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا عکرمہ۔

۶۸۲- **علقمہ بن ابی علقمہ**:- نام علقمہ ابو علقمہ کے بیٹے ہیں، ابو علقمہ کا نام بلال ہے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں انس بن مالک اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کی۔

۶۸۳- **عوف ابن وہب**:- نام عوف۔ وہب کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحفہ ہے۔

۶۸۴- **ابو عثمان بن عبد الرحمٰن بن مَلّ**:- نام ابو عثمان عبدالرحمان بن مل کے بیٹے ہیں، خاندانی اعتبار سے نہدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی اسلام لاچکے ہیں، مگر ملاقات نہیں ہوئی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں ستّر سال سے زیادہ گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت زمانہ اسلام میں بسر کی ۹۵ھ میں وفات پائی، عمر ایک سو تیس سال ہوئی، حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی مَل میں میم پر ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

۶۸۵- **ابو عاصم**:- نام ابو عاصم، شیبان کے قبیلہ سے ہیں، امام بخاریؒ کے استاد ہیں

۶۸۶- **ابو عبیدہ**:- نام ابو عبیدہ ہے محمد بن عمار بن یاسر کے بیٹے ہیں خاندان عنس سے ہیں اور تابعی ہیں، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرحمان بن اسحاق نے روایت کی عنس میں عین اور نون پر زبر اور سین غیر منقوطہ ہے۔

۶۸۷- **ابو عمیر بن انس**:- نام ابو عمیر انس بن مالک کے بیٹے ہیں اور انصاری ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے اپنے چچوں سے جو انصاری ہی ہیں روایت کرتے ہیں، کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہے اپنے والد انسؓ کی وفات کے بعد زمانۂ دراز تک زندہ رہے۔

۶۸۸- **ابو العشراء**:- کنیت ابو العشراء نام اسامہ ہے مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے ہیں تابعی ہیں اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حماد بن سلمہ نے، اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں، ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور کچھ ذکر ہوا وہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے۔ العشراء میں عین پر پیش شین منقوطہ پر زبر اور آخر میں اُلف ممدودہ ہے۔

۶۸۹- **ابو العالیہ رفیع**:- ابو العالیہ کنیت رفیع نام مہران کے بیٹے ہیں۔ جو ریاح میں سے ہیں یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کے باعث ہے، بصرہ کے باشندہ ہیں حضرت صدیق اکبر کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عمر اور اُبیّ بن کعب سے روایت کی اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے حفصہ جو سیرین کی بیٹی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو تین بار قرآن سنایا ۹۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۶۹۰- **ابو العلاء**:- ابو العلاء نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور اپنے بھائی مطرف اور حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۱۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۱- **ابو عبد الرحمان**:- یہ ابو عبدالرحمان حبلی ہیں نام عبداللہ یزید کے بیٹے ہیں مصر کے باشندہ اور قبیلۂ عامر سے ہیں نیز تابعی ہیں الحبلی میں حاء مہملہ پر ضمہ اور باء موحدہ پر بھی ضمہ ہے۔

۶۹۲- ابوعطیہ :- ابوعطیہ نام۔ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہونے کے باعث عقیلی کہلاتے ہیں، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں۔

۶۹۳- ابو عاتکہ :- یہ ابو عاتکہ ہیں، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کی، ان کو روایت میں ضعف قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۴- عتبہ بن ربیعہ :- نام عتبہ ربیعہ کا بیٹا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا اس کو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے جنگ بدر میں قتل کیا جبکہ یہ مشرک تھا۔

۶۹۵- عبداللہ بن اُبی :- نام عبداللہ، اُبی بن سلول کا بیٹا ہے، سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے یہ اُبی کی بیوی ہے یہ عبداللہ منافقین کا سردار ہے۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے بہترین صحابی اور زبردست صاحب فضیلہ میں سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔

۶۹۶- العاص بن وائل :- عاص نام وائل کا بیٹا ہے، بنو سہم میں سے ہے حضرت عمرو بن العاص اسی کے فرزند اور صحابی ہیں عاص کو زمانہ اسلام پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں، باب الوصایا میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صحابی عورتیں

۶۹۷- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا :- یہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا پیام دیا اور ہجرت سے پہلے ہی شوال سنہ ۱۰ نبوی میں بمقام مکہ ان سے عقد کیا ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کئے گئے ہیں، شوال سنہ ۱ھ میں ہجرت سے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہ کی رخصتی مدینہ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ میں آمد کے سات ماہ بعد مدینہ میں یہ رخصتی عمل میں آئی آنحضرت صلعم کے ساتھ ۹ سال رہیں جس وقت آپ کا وصال ہوا اس وقت حضرت عائشہ ۱۸ سال کی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی اور ناکتخدا سے شادی نہیں کی، حضرت عائشہ رض فقیہہ عالمہ، فصیحہ، فاضلہ تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت روایات کی ناقل ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کیں، مدینہ طیبہ میں سنہ ۵۷ھ میں یا ۵۸ھ میں ۱۷ رمضان شب شنبہ میں وفات پائی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ شب میں آپ کو دفن کر دیا جائے بقیع میں مدفون ہوئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مروان کے ماتحت تھے۔

۶۹۸- عمرہ بنت رواحہ :- نام عمرہ رواحہ کی بیٹی انصار میں سے ہیں اور صحابیہ ہیں، یہی نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں ان سے ان کے شوہر بشیر اور صاحبزادہ نعمان بن بشیر نے روایت کی۔

۶۹۹- ام عمارہ :- یہ ام عمارہ ہیں نسیبہ نام کعب کی صاحبزادی انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ میں حاضر اور شریک ہوئیں، غزوۂ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم کی ہمراہی میں شریک تھیں پھر بیعۃ الرضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بدست جنگ کی اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہو گیا اور تلوار و نیزہ کے بارہ زخم لگے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی عمارہ میں عین پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے، نسیبہ میں نون پر زبر اور سین مکسور ہے۔

۷۰۰- ام العلاء :- یہ ام العلاء انصاریہ تابعیہ ہیں اہل مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کی ہے، ام العلاء ان کی والدہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

۷۰۱- ام عطیہ :- ان کا نام نسیبہ کعب کی بیٹی ہیں بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں، انصار میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں بڑی بڑی صحابیات

میں سے میں ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہیں اور مریضوں کا علاج و معالجہ اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں نسیبہ میں نون پر ضمہ اور سین مہملہ پر زبر یار تحتیہ ساکن اور باء موحدہ پر زبر ہے۔

تابعی عورتیں

۷۰۲۔ عَمرہ بنت عبد الرحمٰن :۔ عمرہ بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ کی بیٹی اور عائشہ ام المومنین کی گود میں تھیں اور ان کو پالا تھا عمرہ نے عائشہ کی بہت سی حدیثیں روایت کیں اور دوسروں سے بھی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۱۰۳ھ میں وفات ہوئی اور وہ مشہور تابعیات میں سے ہیں۔

ع صحابہ

۷۰۳۔ غضیف بن الحارث :۔ نام غضیف حارث کے بیٹے ہیں اور ثمالی، ابو اسماء کنیت اور شام وطن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود ان کا بیان ہے کہ میری پیدائش آپ کے زمانہ میں ہوئی میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا حضرت عمرؓ و ابو ذرؓ و عائشہؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی اور ان سے مکحول اور سلیم بن عامر نے روایت کی غضیف میں غین معجمہ پر ضمہ ضاد معجمہ پر فتحہ اور یا ساکن اور آخر میں فاء ہے ثمالی میں ثا (تین نقطوں والی) مضموم اور میم بغیر تشدید ہے۔

۷۰۴۔ غیلان بن سلمہ :۔ نام غیلان سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں فتح طائف کے بعد اسلام لائے اور ہجرت نہیں کی بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں بہت اچھے شاعر تھے حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دور میں انتقال فرمایا حضرت عبد اللہ بن عمر اور عروہ بن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

تابعین

۷۰۵۔ غالب بن ابی غیلان :۔ نام غالب ابو غیلان کے بیٹے ہیں۔ یہ خطاف القطان کے بیٹے بھی کہلاتے ہیں۔ بصرہ وطن مالوف ہے بکر بن عبد اللہ سے روایت کی اور ان سے ضمرہ بن ربیعہ نے۔

۷۰۶۔ غزیف بن عیاش :۔ یہ غزیف ہیں عیاش بن الدیلمی کے بیٹے واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غزیف میں غین معجمہ پر زبر اور راء مہملہ (غیر منقوطہ) کو زیر اور آخر میں فاء ہے۔

۷۰۷۔ ابو غالب :۔ ابو غالب۔ حزور نام بنو باہلہ فرد ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، حضرت عبد الرحمان ابن الحضرمی نے ان کو آزاد کیا۔ ابو امامہ سے روایت کی اور ان سے شام میں ملاقات کی خود ان سے ابن عیینہ اور حماد بن زید نے روایت کی حزور میں حاء مہملہ پر زبر اور زاء معجمہ پر زبر اور واؤ مشدد اور آخر میں راء ہے۔

ف صحابہ

۷۰۸۔ الفضل بن عباس :۔ نام فضل، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے صاحبزادہ ہیں آپ کے ساتھ غزوہ حنین میں شامل ہوئے، آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع سے ثابت قدم رہے ان میں یہ بھی تھے، حجۃ الوداع میں بھی شریک رہے، آپ کے غسل کے موقع پر بھی دوسروں کے ساتھ موجود تھے پھر شام کی طرف بغرض جہاد تشریف لے گئے۔ صرف ۲۱ سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں انتقال فرمایا، کہا گیا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بھی بعض اقوال ذکر کئے جاتے ہیں ان سے ان کے بھائی عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔

۷۰۹۔ فضالہ بن عبید :۔ فضالہ نام عبید کے بیٹے قبیلہ اوس میں سے اور انصاری ہیں غزوات میں سب سے پہلے یہ احد میں شریک ہوئے ان کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی بیعت تحت الشجرہ میں آپ صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے اور دمشق میں قیام پذیر ہو گئے

اور حضرت معاویہ کی جانب سے دمشق میں فصل خصومات
کا کام کرتے رہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت معاویہ جنگ
صفین کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ کے
زمانہ میں ہی وفات پائی کہا گیا کہ ۵۳ھ میں انتقال ہوا
ان سے ان کے آزاد کردہ میسرہ اور دوسرے لوگ روایت
کرتے ہیں۔ فضالہ میں فار اور ضاد معجمہ پر زبر اور عبید میں عین
مہملہ پر ضمہ ہے۔

۷۱۰۔ المجمع بن عبداللہ :۔ نام مجمع، عبداللہ کے بیٹے بنو عامر
میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم
کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ کی حدیثیں سنیں، وہب بن عقبہ
نے ان سے روایت کی، المجمع میں فار پر ضمہ اور جیم پر فتحہ یا ساکن
اس کے نیچے دو نقطے اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۷۱۱۔ فروہ بن مسیک :۔ یہ فروہ ہیں مسیک کے بیٹے مرادی و
غطیفی اور اہل یمن میں سے ہیں، حضورؐ کی خدمت میں ۹ھ
میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے اور کوفہ کی جانب منتقل ہو
گئے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں، اور کوفہ ہی میں رہے۔
ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی وہ اپنی قوم کے اشراف اور
نمایاں لوگوں میں سے ہیں، بہترین شاعر تھے، مسیک میں میم پر ضمہ
وسین مہملہ پر فتحہ اور تحتیہ ساکن اور آخر میں کاف ہے۔

۷۱۲۔ فروہ بن عمرو :۔ یہ فروہ عمرو کے بیٹے بیاضی اور
انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کے بعد کے غزوات میں بھی
شریک ہوئے ان سے ابو حازم تمار نے روایت کی۔

۷۱۳۔ فیروز الدیلمی :۔ یہ فیروز دیلمی ہیں، ان کو حمیری کہا جاتا
جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا، اصل میں فارسی
الاصل ہیں اور صنعاء کے رہنے والے ہیں یہ ان لوگوں میں سے
ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر
ہوئے، اسود عنسی کذاب (جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا)
کے قاتل یہی ہیں، آپ کی زندگی کے آخری ایام میں اس کو قتل کیا
گیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفات میں مل گئی تھی فیروز
کے دو بیٹے ضحاک اور عبداللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں
حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا، العنسی میں عین
پر زبر اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے۔

تابعین

۷۱۴۔ الفرافصۃ بن عمیر :۔ نام فرافصہ عمیر کے بیٹے ہیں
اور بنو حنیفہ میں سے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
سے روایت کی اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ نے، الفرافصہ
میں دو فار اور راء غیر مشدد اور صاد غیر منقوط ہے، محدثین
کے یہاں تو یہ فار اول کی فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن
ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں فرافصہ جب کبھی نام ہوگا تو فار
اول مضموم ہوگی، صرف فرافصہ بن الاحوص اس سے مستثنیٰ ہے
اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافصہ بن عمیر، ابن حبیب کی تحقیق کے
مطابق فار کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے گا، اہل لغت کے یہاں
یہ لفظ کسی بھی جگہ فتحہ فار کے ساتھ نہیں ہے۔

۷۱۵۔ فروہ بن نوفل :۔ یہ فروہ ہیں نوفل کے بیٹے بنو
اشجع میں سے ہیں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے اپنے والد
اور عائشہ سے حدیث سنی اور ان سے ابو اسحاق ہمدانی اور
بلال بن یساف نے روایت کی۔

۷۱۶۔ ابن الفرک :۔ کنیت ابن الفرک اور نام احمد بن زکریا
بن فارس ہے ماہر لغت ہیں ہمدان میں قیام پذیر تھے اہل
علم کے سردار اور یکتائے روزگار تھے، بلاد الجبل میں قیام
کے دوران میں اتقان العلم اور ظرف الکتابت والشعراء کے
مضامین کو جمع کیا ان کے والد کو فراس اور فرسی کہا جاتا ہے
ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت
ہے الفراس میں فار پر کسرہ اور راء بلا تشدید اور سین غیر
منقوط ہے۔

صحابی عورتیں

۷۱۷۔ فاطمۃ الکبریٰ :۔ یہ فاطمۃ الکبریٰ ہیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت
خدیجہ ہیں ایک روایت کے مطابق یہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں، دنیا و آخرت کی تمام
عورتوں کی سردار ہیں رمضان ۲ھ میں ان کا نکاح حضرت علی ابن
ابی طالب سے ہوا اور ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی ان کے بطن
سے حضرت علی کے تین صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت

حسین اور حضرت محسن رضی اللہ عنہم اور زینب و امّ کلثوم اور رقیہ تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی، حضرت علی رض نے غسل دیا اور حضرت عباس رض نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی شب میں دفن کی گئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا انہوں نے فرمایا: جب کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی کہ یا رسول اللہ ان ہی سے دریافت فرمایئے کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتی ہیں۔

۷۱۸ - **فاطمہ بنتِ ابی جبیش** :- ان کا نام فاطمہ ابو جبیش کی بیٹی ہیں جو استحاضہ میں مبتلا ہوئیں ان سے عروہ بن زبیر اور ام سلمہ رض نے روایت کی یہ فاطمہ عبداللہ بن جحش کی بیوی ہیں جبیش جبش کی تصغیر ہے۔

۷۱۹ - **فاطمہ بنت قیس** :- ان کا نام فاطمہ ہے قیس کی بیٹی ضحاک کی بہن ہیں قریش میں سے ہیں مہاجرین اول میں سے ہیں متعدد لوگوں نے ان سے روایت کی، نیک سیرت اور سمجھدار و باکمال عورت ہیں پہلے ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں بعد میں انہوں نے طلاق دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا زید آپؐ کے آزاد کردہ تھے۔

۷۲۰ - **الفریعۃ بنتِ مالک** :- ان کا نام فریعہ ہے مالک بن سنان کی بیٹی اور ابو سعید خدری کی بہن ہیں بیعۃ الرضوان میں حاضر تھیں اس بیعۃ الرضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں ہیں حضرت زینب بنتِ کعب بن عجرہ نے ان سے روایت کی الفریعہ میں فا پر ضمہ را پر فتحہ یا ساکن اور عین مہملہ ہے۔

۷۲۱ - **اُمّ الفضل** :- یہ ام الفضل لبابہ ہیں حارث کی بیٹی اور بنو عامر سے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی اور ان کی اکثر اولاد کی ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن یہی ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہی اسلام لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

۷۲۲ - **اُمّ فروہ** :- یہ ام فروہ انصاریہ ہیں بیعت کرنے والیوں میں سے ہیں قاسم بن غنام نے ان سے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۷۲۳ - **فاطمہ الصغریٰ** :- یہ فاطمہ الصغریٰ ہیں حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی بیٹی قرشیہ ہاشمیہ ہیں ان کا نکاح حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوا ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

ق

صحابہ

۷۲۴ - **قبیصہ بن ذویب** :- یہ قبیصہ ہیں، ذویب کے بیٹے اور بنو خزاعہ میں سے ہیں ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان قبیصہ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی اسی لئے یہ بڑے رفیع المرتبت عالم اور فقیہہ تھے ابوالزناد کہتے ہیں کہ چار شخص مدینہ میں فقیہہ مشہور تھے ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مروان و قبیصہ بن ذویب انہوں نے ابوہریرہ و ابو درداء و زید بن ثابت سے روایت کی اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات نے۔ ۸۶ھ میں وفات پائی، یہ ابن عبدالبر کی رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے۔ قبیصہ میں قاف پر زبر اور باء موحدہ کے نیچے زیر اور ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۷۲۵ - **قبیصہ بن مخارق** :- یہ قبیصہ ہیں مخارق کے بیٹے۔ بنو ہلال میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے

قطن اور ابوعثمان نہدی وغیرہ نے روایت کی مخارق میں میم پر ضمہ خائے معجمہ اور راء اور قاف ہے ۔

۷۲۶۔ **قبیصہ بن وقاص** :۔ یہ قبیصہ ہیں وقاص سلمی کے بیٹے ۔ بصرہ میں سکونت پذیر ہوگئے اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے ان سے صالح بن عبید نے روایت کی ۔

۷۲۷۔ **قتادہ بن النعمان** :۔ یہ قتادہ ہیں نعمان کے بیٹے انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شرکت کے باعث عقبی اور بدری کہے جاتے ہیں اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے ان سے ان کے (اخیافی) ماں شریک بھائی ابوسعید خدری اور ان کے بیٹے وغیرہ نے روایت کی ۲۳ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں ۔

۷۲۸۔ **قدامہ بن عبداللہ** :۔ اسم گرامی قدامہ عبداللہ کے بیٹے بنو کلاب میں سے ہیں پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی سکونت پذیر ہوگئے اور ہجرت نہیں کی ۔ حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے قافلہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے ان سے ایمن بن نائل وغیرہ نے روایت کی ۔ قدامہ میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ بلا تشدید ہے ۔

۷۲۹۔ **قدامہ بن مظعون** :۔ نام قدامہ مظعون کے بیٹے قرشی جمحی ہیں یہ عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی بدر اور باقی تمام غزوات میں حاضر ہوئے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ۔ ۳۶ھ میں بعمر ۶۸ سال وفات پائی ۔

۷۳۰۔ **قطبہ بن مالک** :۔ یہ قطبہ مالک کے بیٹے بنو ثعلب میں سے ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں ۔ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے برادر زادہ زیاد بن علاقہ نے روایت کی ۔

۷۳۱۔ **قیس بن ابی غرزہ** :۔ نام قیس ۔ ابوغرزہ کے بیٹے غفاری ہیں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے غرزہ میں غین معجمہ پر فتحہ اور رائے مہملہ پر فتحہ اور اس کے بعد زاء معجمہ پر فتحہ ہے ۔

۷۳۲۔ **قیس بن سعد** :۔ یہ قیس ہیں ۔ سعد بن عبادہ کے بیٹے کنیت ابوعبداللہ خزرجی و انصاری ہیں حضور کے معزز اصحاب میں سے تھے اور جلیل القدر فضلاء اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اپنی قوم میں شریف تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ کے یہاں ان کا وہی درجہ تھا جو کسی امیر کے یہاں پولیس افسر کا حضرت علی ابن ابی طالب کی جانب سے مصر کے گورنر تھے حضرت علیؓ کی شہادت تک یہ آپ کے ساتھی رہے مدینہ میں ۶۰ھ میں انتقال فرمایا ایک جماعت نے ان سے روایت کی قیس بن سعد اور عبداللہ بن زبیر قاضی شریح اور احنف ان سب کا چہرہ بالوں سے خالی تھا اور نہ کسی کے داڑھی تھی ۔ لیکن قیس پھر بھی خوبصورت تھے ۔

۷۳۳۔ **قیس بن عاصم** :۔ قیس نام ، عاصم کے بیٹے ابوقبیصہ کنیت تھی ، ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابوعلی تھی تمیمی تھے وفد تمیم کے ہمراہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ۹ھ میں اسلام قبول کیا جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اہل وبر کے سردار ہیں عقل مند اور بُرد بار تھے اور بردباری میں مشہور تھے اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں ۔

۷۳۴۔ **قرظہ بن کعب** :۔ یہ قرظہ انصاری خزرجی ہیں کعب کے بیٹے ہیں غزوہ احد اور اس کے بعد دوسرے محاربات میں شریک ہوئے بڑے فاضل تھے ۔ حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر فرما دیا تھا حضرت علیؓ کے ہمراہ تمام محاربات میں شامل ہوئے بمقام کوفہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال فرمایا ، شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی قرظہ میں کاف راء مہملہ اور ظاء معجمہ سب پر زبر ہے ۔

۷۳۵۔ **قرہ بن ایاس** :۔ نام قرہ ایاس کے بیٹے اور مزنی ہیں ۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے ان کے بیٹے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی ان کو خارجیوں نے قتل کر دیا تھا ۔ ایاس میں ہمزہ مکسور ہے ۔

۷۳۶۔ **ابوقتادہ** :۔ یہ ابوقتادہ ہیں نام حارث ، ربعی کے بیٹے انصار میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص شہ سواروں میں

سنہ [illegible] ھ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حضرت علی رض کی خلافت میں بمقام کوفہ انتقال ہوا حضرت علی رض کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ حالانکہ ان کی عمر ۸۰ سال تھی، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے ربعی میں راء مکسور بار موحدہ ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

۷۳۷۔ **ابو قحافہ**:۔ یہ ابو قحافہ ہیں نام عثمان ہے عامر کے بیٹے اور ابو بکر صدیق رض کے والد ہیں ان کا ذکر حرف عین مہملہ میں پہلے آچکا ہے۔

تابعین

۷۳۸۔ **القاسم بن محمد**:۔ یہ ہیں قاسم، محمد بن ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے مدینہ کے سات مشہور فقہا میں سے ایک اور اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے اہل زمانہ میں نہایت صاحب فضل و کمال تھے۔ یحیٰی بن سعید کا قول ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں نہیں پایا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہ و معاویہ شامل ہیں روایت بیان کیں اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے سنہ ۱۰۱ھ میں بعمر ۷۰ سال انتقال فرمایا۔

۷۳۹۔ **القاسم بن عبد الرحمان**:۔ یہ ہیں قاسم عبد الرحمٰن کے بیٹے۔ شام کے باشندہ اور عبد الرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے ابو امامہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کی عبد الرحمان بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم مولیٰ عبد الرحمٰن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

۷۴۰۔ **قبیصہ**:۔ ان کا نام قبیصہ۔ ہلب کے بیٹے بنو طے میں سے ہیں اپنے والد سے روایت کی اور ان کے والد صحابی ہیں ان سے سماک نے روایت کی، ہلب میں ہا پر ضمہ اور لام ساکن اور آخر میں باء موحدہ ہے لوگ کہتے ہیں کہ ہلب کو ہا کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

۷۴۱۔ **القعقاع بن حکیم**:۔ ان کا نام قعقاع ہے حکیم کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے ہیں اور تابعی ہیں جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایت کی۔

۷۴۲۔ **قطن بن قبیصہ**:۔ ان کا نام قطن ہے قبیصہ کے بیٹے بنو ہلال میں سے ہیں ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حیان بن علاء نے، قطن شریف آدمی تھے سجستان کے حاکم مقرر ہوئے، قطن میں قاف اور طاء دونوں پر فتحہ اور آخر میں نون ہے۔

۷۴۳۔ **قتادہ بن دعامہ**:۔ یہ قتادہ ہیں دعامہ کے بیٹے، ان کی کنیت ابو الخطاب سدوسی ہے، نابینا اور قوی الحفظ ہیں بکر بن عبد اللہ مزنی کا ارشاد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحافظ شخص کی زیارت کرے تو وہ قتادہ کو دیکھے ہمیں آج تک کوئی شخص ان سے زیادہ قوت حفظ کا مالک نہیں ملا خود قتادہ کہتے ہیں کہ جو بات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لئے جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کا قول خدا کے یہاں مقبول ہوگا عبد اللہ بن سرجس اور انس اور بہت سے دیگر حضرات سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے انتقال سنہ ۱۱۷ھ میں ہوا۔

۷۴۴۔ **قیس بن عباد**:۔ یہ ہیں قیس عباد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے۔ بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں صحابہ رض کی ایک جماعت سے روایت کی عباد میں عین مہملہ پر پیش اور باء موحدہ بلا تشدید ہے۔

۷۴۵۔ **قیس بن ابی حازم**:۔ نام قیس ہے ابو حازم کے بیٹے احمس و بجلہ میں سے ہیں زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت ہونے کی غرض سے آئے، اس وقت آپ وفات پا چکے تھے، کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے علاوہ باقی عشرہ مبشرہ سے روایت کی ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں ایک بہت بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے ان کے سوا اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس

نے عشرہ بشرہ میں سے نو سے روایت کی ہو نہروان کے واقعہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ شریک ہوئے بڑی عمر پائی اور سو سال سے زیادہ زندہ رہے ۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۴۶۔ **قیس بن مسلم** :۔ نام قیس ہے مسلم کے بیٹے بنو جدیلہ میں سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی جدیلہ میں جیم پر زبر اور دال مہملہ پر زبر ہے۔

۷۴۷۔ **قیس بن کثیر** :۔ یہ قیس ہیں کثیر کے بیٹے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے داؤد بن جمیل نے روایت کی۔ امام ترمذی نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں قیس بن کثیر کے حوالہ سے تخریج کی اور فرمایا کہ اسی طرح ہم سے محمود بن خداش نے حدیث بیان کی حالانکہ یہ قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا اور بخاری نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں (مراد یہ ہے کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے)

۷۴۸۔ **ابو قلابہ** :۔ یہ ابو قلابہ ہیں، قلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدد اور باد موحدہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ ہے زید کے بیٹے، یہ بنو جرم کے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عاقل فقیہہ ہیں شام میں ۱۰۶ھ میں انتقال ہوا جرم میں جیم مفتوح اور را مہملہ ہے۔

۷۴۹۔ **ابن قطن** :۔ نام عبدالعزیز ہے قطن کا بیٹا ہے قطن میں قاف مفتوح اور طا مہملہ مفتوح ہے زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے، اس کا ذکر دجال کے قصہ میں ہے۔

۷۵۰۔ **قزمان** :۔ یہ وہی قزمان ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اس کا ذکر باب معجزات میں ہے یہ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا اور بڑی قوت و شدت سے جنگ کی لوگوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا (یہ کوئی بات نہیں) خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجر و فاسق کے ذریعہ بھی فرماتا ہے خوب سمجھ لو یہ شخص بالیقین جہنمی ہے۔

صحابی عورتیں

۷۵۱۔ **قیلہ بنت مخرمہ** :۔ یہ قیلہ ہیں۔ مخرمہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ان سے علیبہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں یہ دونوں ان کی ربیبہ (پروردہ) ہیں وہ ان دونوں کے والد کی دادی ہیں یہ صحابیہ ہیں۔ دحیبہ اور علیبہ دونوں مصغر ہیں۔

۷۵۲۔ **ام قیس بنت محصن** :۔ یہ ام قیس ہیں محصن کی بیٹی محصن میں میم مکسور حا ساکن اور نون ہے۔ بنو اسد میں سے ہیں۔ عکاشہ کی بہن ہیں بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر مدینہ کی جانب ہجرت کی۔

ک صحابہ

۷۵۳۔ **کعب بن مالک** :۔ یہ کعب ہیں مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے، اس میں اختلاف ہے کہ بدر میں شرکت فرمائی یا نہیں تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے ان تینوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیعہ، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۵۰ھ میں بعمر ۷۷ سال نابینا ہونے کے بعد انتقال فرمایا۔

۷۵۴۔ **کعب بن عجرۃ** :۔ یہ کعب ہیں عجرہ کے بیٹے اور بلوی ہیں، کوفہ میں قیام کر لیا تھا ۵۱ھ میں بعمر ۷۵ سال بمقام مدینہ انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۷۵۵۔ **کعب بن مرّۃ** :۔ یہ کعب ہیں مرہ کے بیٹے اور بہزی بنو سلیم میں سے ہیں ملک شام میں اردن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۷۵۶۔ **کعب بن عیاض** :۔ یہ ہیں کعب عیاض کے بیٹے اشعری ہیں اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جابر بن عبداللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی عیاض میں عین مہملہ پر کسرہ اور یائے مخففہ کے نیچے دو نقطے اور

مناد معجمہ ہے۔

۷۵۷۔ کعب بن عمرو:۔ یہ کعب ہیں عمرو کے بیٹے انصاری اور بنو سلیم میں سے ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کر لیا تھا ۵۵ھ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت کی۔

۷۵۸۔ کثیر بن صلت:۔ یہ کثیر ہیں صلت کے بیٹے اور معدی کرب کے پوتے، خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی تھی خود آپؐ نے ان کا نام تجویز فرمایا ان کا سابقہ نام قلیل تھا، انہوں نے ابو بکرؓ عمرؓ عثمان اور زید بن ثابتؓ سے روایت کی۔

۷۵۸۔ کرکرہ:۔ یہ کرکرہ ہیں دونوں کاف مفتوح یا دونوں مکسور ہیں بعض غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے، ان کا ذکر باب غلول میں آتا ہے۔

۷۵۹۔ کلدہ بن حنبل:۔ ان کا نام کلدہ ہے۔ حنبل کے بیٹے اور خاندان اسلم میں سے ہیں صفوان بن امیہ جمحی کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں اور معمر بن حبیب کے غلام تھے انہوں نے ان کو سوق عکاظ میں یمن والوں سے خرید لیا تھا پھر ان کو حلیف بنا لیا اور ان کا نکاح کر دیا وفات تک مکہ ہی میں رہے ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت کی کلدہ میں قاف ولام پر زبر اور دال پر نقطہ نہیں

۷۶۰۔ ابو کبشہ:۔ یہ ابو کبشہ ہیں نام عمرو اور سعد کے بیٹے بنو انمار میں سے ہیں شام میں آبسے تھے ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت کی۔

تابعین

۷۶۲۔ کعب الاحبار:۔ یہ کعب الاحبار ہیں مانع کے بیٹے ہیں کنیت ابو اسحاق ہے کعب الاحبار کے نام سے مشہور ہیں اصل میں حمیر کے خاندان سے ہیں۔ آنحضرت کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے عمر بن الخطاب کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے، عمرؓ صہیبؓ اور عائشہؓ سے روایت کی حضرت عثمان رضی اللہ کے دور خلافت میں بمقام حمص ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۶۳۔ کثیر بن عبداللہ:۔ یہ کثیر ہیں عبداللہ بن عمرو بن عوف کے بیٹے قبیلہ مزینہ کے شخص ہیں مدین کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی، مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایت کی

۷۶۴۔ کثیر بن قیس:۔ یہ کثیر ہیں، قیس کے بیٹے یا قیس بن ان کا ذکر حرف قاف میں آچکا ہے۔

۷۶۵۔ کریب بن ابی مسلم:۔ یہ کریب ہیں ابو مسلم کے بیٹے عبداللہ بن عباس اور معاویہ کے آزاد کردہ ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۷۶۶۔ ابو کریب بن محمد:۔ یہ ابو کریب ہیں محمد بن علاء کے بیٹے ہمدانی و کوفی ہیں ابو بکر بن عیاش وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کی ۲۴۸ھ میں وفات پائی۔

تابعی عورتیں

۷۶۷۔ کبشہ بنت کعب:۔ یہ کبشہ ہیں کعب بن مالک کی بیٹی عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں ان کی حدیث سور ہرہ کے بیان میں ہے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی۔

۷۶۸۔ کریمہ بنت ہمام:۔ یہ کریمہ ہیں ہمام کی بیٹی ہمام میں با پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے۔ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے۔

۷۶۸۔ ام کرز:۔ یہ ام کرز ہیں خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے حدیثوں کی روایت کرتی ہیں، ان سے عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کی ان کی روایت عقیقہ کے بارہ میں ہے کرز میں کاف پر پیش اور را ساکن اور آخر میں رائے معجمہ ہے۔

۷ ۔ ام کلثوم بنت عقبہ:۔ یہ ام کلثوم ہیں عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں مکہ ہی میں اسلام لا چکی تھیں اور پیادہ

ہجرت کی اور بیعت کی، مکہ میں ان کے شوہر رہے تھے۔ جب یہ مدینہ پہنچیں تو حضرت زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اس کے بعد ان سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا کچھ عرصہ بعد انہوں نے ان کو طلاق دے دی اب عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں دو لڑکے ابراہیم اور حمید تولد ہوئے ان کا بھی انتقال ہو گیا تو ان سے عمرو بن عاص نے نکاح کر لیا ان کے نکاح میں ایک ماہ رہی ہوں گی کہ خود ان کا انتقال ہو گیا، یہ حضرت عثمان بن عفان کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہم نے روایت کی۔

ل

صحابہ

۷۷۰۔ **لقیط بن عامر:** یہ لقیط ہیں عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابورزین ہے خاندان بنو عقیل سے ہیں اور مشہور صحابی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے ان سے ان کے لڑکے عاصم اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی لقیط میں لام پر فتحہ اور قاف پر کسرہ اور صبرہ میں صاد پر فتحہ اور اور باموحدہ پر کسرہ ہے۔

۷۷۲۔ **لقمان بن باعورا:** یہ لقمان ہیں باعورا کے بیٹے اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے ان سے انہوں نے علم حاصل کیا اور بنی اسرائیل میں قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سوڈان میں مقام نوبہ کے رہنے والے تھے زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الرقاق میں ہے۔

۷۷۳۔ **لبید بن ربیعہ:** نام لبید، ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں میں سے تھے شاعر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلاب آپؐ کی خدمت میں آئی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں صاحب شرف و عزت رہے کوفہ میں رہ گئے تھے۔ ۴۱ھ میں بعمر ۱۴۰ سال اور ایک قول کے مطابق بعمر ۱۵۷ سال انتقال فرمایا ان کی عمر کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں یہ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔

۷۷۴۔ **ابولبابہ:** یہ ابولبابہ ہیں رفاعہ نام، عبدالمنذر کے بیٹے انصار و اوس میں سے ہیں، ان کی کنیت نام پر غالب ہے نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر تھے بیان کیا گیا ہے کہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپ نے ان کو مدینہ کا حاکم بنا دیا تھا اور غازیان بدر کی طرح ان کا بھی حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا حضرت علیؓ کے دور میں انتقال فرمایا، ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت کی۔

۷۷۵۔ **ابن اللتبیہ:** یہ ابن اللتبیہ ہیں۔ یہ کنیت ہے اور نام عبداللہ ہے صحابی ہیں ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے بیان میں ہے، اللتبیہ میں لام پر ضمہ اور تاء جس پر دو نقطے ہیں۔ مفتوح اور باء جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مکسور اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں مشدد ہے۔

تابعین

۷۷۶۔ **لیث بن سعد:** نام لیث، سعد کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابوالحارث ہے مصر والوں کے فقیہ ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں مصر کے نشیبی حصہ کے گاؤں میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ملیکہ عطاء زہری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث بیان کی ان میں ابن مبارک بھی ہیں ۱۶۱ھ میں بغداد آئے خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی کو نہیں پایا قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۷۷۔ **ابن ابی لیلیٰ:** یہ ابن ابی لیلیٰ ہیں نام عبدالرحمٰن ہے اور یسار ابولیلیٰ ان کے والد ہیں انصار میں سے ہیں انکی

پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اور کہا جاتا ہے کہ دجیل میں پیدا ہوئے ۸۳ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب گئے ان کی محدثین اہل کوفہ کے یہاں ہیں صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت بڑی جماعت نے حدیث سنی کوفہ کے تابعین میں یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں، ابن ابی لیلیٰ بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہا جاتا ہے یہ کوفہ کے قاضی اور فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب ورائے ہیں جب محدثین ابن ابی لیلیٰ بلا تصریح بولتے ہیں تو عبدالرحمٰن مراد ہوتے ہیں اور جب فقہا بولتے ہیں تو محمد ہی مراد ہوتے ہیں محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۷۷۸ - **ابن لہیعہ** :- یہ ابن لہیعہ حضرمی ہیں فقیہہ ہیں، ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمان ہے مصر کے قاضی ہیں عطاء وابن لیلی۔ ابن ابی ملیکہ، اعرج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مقری روایت کرتے ہیں، حدیث کے باب میں ضعیف ہیں ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مصر میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور پختگی میں ابن لہیعہ جیسا نہ تھا۔ ۱۷۴ھ میں انتقال ہوا۔

۷۷۹ - **لبید بن الاعصم** :- یہ لبید ہے اعصم کا بیٹا یہودی ہے بنو زریق کا آدمی ہے کہا گیا ہے کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

۷۸۰ - **ابولہب** :- یہ ابولہب ہے، عبدالعزیٰ نام عبدالمطلب بن ہاشم کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ جاہلی کافر ہے اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

صحابی عورتیں

۷۸۱ - **لبابہ بنت حارث** :- یہ لبابہ ہیں حارث کی بیٹی ان کی کنیت ام الفضل ہے پہلے ان کا ذکر حرف الفاء میں آچکا ہے۔

م صحابہ

۷۸۲ - **مالک بن اوس** :- یہ مالک ہیں اوس بن حدثان کے بیٹے۔ بصرہ کے رہنے والے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے، ابن مندہ کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہے اور صحابہ سے جو روایات یہ نقل کرتے ہیں کافی زیادہ ہیں، عشرہ مبشرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں حضرت عمرؓ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں، ایک جماعت رواۃ کی ان سے روایت کرتی ہیں ان میں زہری وعکرمہ بھی شامل ہیں بمقام مدینہ ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔ حدثان میں حا اور دال دونوں پر فتحہ اور ثا مثلثہ (تین نقطوں والی) مفتوح ہے۔

۷۸۳ - **مالک بن حویرث** :- نام مالک۔ حویرث کے بیٹے اور لیث گھرانے کے شخص ہیں، آپ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں بیس روز قیام پذیر رہے اور پھر بصرہ میں سکونت پذیر رہے ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت کی ۹۴ھ میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔

۷۸۴ - **مالک بن صعصعۃ** :- یہ مالک ہیں صعصعۃ کے بیٹے انصار میں سے ہیں بنو مازن ان کا خاندان اور مدینہ وطن مالوف ہے پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی ان سے حدیث کی روایت کم ہے۔

۷۸۵ - **مالک بن ہبیرہ** :- یہ مالک ہبیرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں ان سے مرثد بن عبداللہ نے روایت کی حضرت معاویہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی یہی امیر تھے مرثد میں میم پر زبر را ساکن اور ثا مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے۔

۷۸۶ - **مالک بن یسار** :- یہ مالک یسار کے بیٹے سکونی اور عوفی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ابو نجیح نے ان سے روایت کی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ سکونی میں سین پر فتحہ اور کاف اور نون ہے۔

۷۸۷ - **مالک بن تیہان** :- یہ مالک تیہان کے بیٹے

ہیں ابوالہیثم کنیت اور انصار میں سے ہیں ، بیعت عقبہ میں
حاضر تھے ، یہ بارہ نقیبوں (نمائندوں) میں سے ایک ہیں ۔
غزوہ بدر و غزوۂ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے
ان سے ابوہریرہؓ نے روایت کی حضرت عمرؓ کے دور خلافت
میں بمقام مدینہ طیبہ سنہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا یہ بھی کہا جاتا ہے ،
کہ سنہ ۳۷ھ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے ان کے علاوہ
دوسرے اقوال بھی ہیں الہیثم میں ہار پر فتحہ یا ساکن اور ثار
مثلثہ (تین نقطوں والا) ہے اور التیہان میں تار پر فتحہ (اس پر دو
نقطے ہیں) اور یار پر تشدید (اس کے نیچے دو نقطے ہیں) اور آخر
میں نون ہے ۔

۷۸۸ ۔ مالک بن قیس :۔ یہ مالک ہیں قیس کے بیٹے ان کی
کنیت ابوصرمہ ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف صاد میں
آچکا ہے

۷۸۹ ۔ مالک بن ربیعہ :۔ یہ مالک ہیں قیس کے
بیٹے ابواسید کنیت ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف ہمزہ
میں آچکا ہے ۔

۷۹۰ ۔ ماعز بن مالک :۔ یہ ماعز ہیں مالک کے بیٹے اور اسلمی
ہیں اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں یہ وہ صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے سزا زنا میں سنگسار کرایا تھا ان سے ان کے صاحبزادے
عبداللہ نے صرف ایک روایت کی ہے ۔

۷۹۱ ۔ مطر بن عکامس :۔ یہ مطر ہیں عکامس کے بیٹے اور
سلمی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ایک روایت منقول
ہے ، ابواسحٰق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت
نہیں کی عکامس میں عین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدد ہے
میم پر کسرہ اور آخر میں سین غیر منقوطہ ہے ۔

۷۹۲ ۔ معاذ بن انس :۔ یہ معاذ ہیں انس کے بیٹے جہینہ
خاندان سے ہیں اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں وہاں ہی ان کی
حدیثیں پائی جاتی ہیں ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے
ہیں ۔

۷۹۳ ۔ معاذ بن جبل :۔ یہ معاذ ہیں جبل کے بیٹے ابو
عبداللہ کنیت انصاری خزرجی ہیں یہ انصار کے ان ستر
اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے
بدر اور دوسرے غزوات میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلم یمن روانہ فرمایا تھا
ان سے عمر و ابن عباس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی
اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے یہ بعض کا قول ہے ، ان
کو حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراح کے بعد شام کا حاکم
مقرر فرمایا اور اسی سال سنہ ۱۸ھ میں بعمر ۳۸ سال طاعون
عمواس میں ان کی وفات ہوئی اور بھی کچھ اقوال اس بارے
میں نقل کئے گئے ہیں ۔

۷۹۴ ۔ معاذ بن عمرو بن جموح :۔ یہ معاذ ہیں عمرو بن جموح
کے بیٹے انصاری و خزرجی ہیں بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود
اور ان کے والد عمرو شریک ہوئے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں
نے معاذ بن عفراء کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا تھا ان کا ذکر
باب قسمۃ الغنائم میں ہے ابن عبدالرحمٰن اور ابن اسحاق کی روایت
ہے کہ معاذ بن عمرو نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی اور اس
کو زمین پر گرا دیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عکرمہ نے جو ابوجہل کے
بیٹے ہیں (یہ بعد میں مسلمان ہو گئے) معاذ بن عمرو کے ہاتھ پر
تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا تھا اس کے بعد معاذ بن عفراء
نے ابوجہل پر تلوار سے حملہ کیا تا آنکہ اس کو بے دم کر دیا
کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ گئے جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابوجہل کو تلاش کرنے
کے لئے ابن مسعودؓ کو حکم فرمایا تو یہ ابوجہل کے پاس آئے
اور اس کا سر جسم سے جدا کر دیا ان سے عبداللہ بن عباس
نے روایت کی بعہد حضرت عثمان کے زمانہ میں وفات پائی ۔

۷۹۵ ۔ معاذ بن حارث :۔ یہ معاذ ہیں حارث بن رفاعہ
کے بیٹے انصاری و زرقی ہیں ، عفراء ان کی والدہ ہیں اور وہ
عبید بن ثعلبہ کی بیٹی ہیں یہ اور رافع بن مالک قبیلہ خزرج
کے انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے غزوۂ بدر میں
اپنے دونوں بھائیوں عوف اور معوذ کی معیت میں شریک ہوئے
ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہوئے بعض کے قول
کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک
ہوئے بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آئے اور مدینہ
میں انہیں زخموں کے باعث انتقال فرمایا یہ بھی کہا جاتا ہے

کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی عفراء میں عین مہملہ مفتوح اور فا ساکن اور الف ممدودہ ہے۔

۷۹۶۔ معوذ بن حارث :۔ یہ معوذ ہیں حارث کے بیٹے اور عفراء ان کی والدہ ہیں بدر میں شریک ہوئے، یہی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معوذ کی معیت میں ابوجہل کو قتل کیا، یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں بدر میں قتال کیا اور وہیں شہادت پائی معوذ میں میم مضموم اور عین پر فتحہ اور واؤ مشدد پر کسرہ اور ذال معجمہ ہے۔

۷۹۷۔ مسطح بن اثاثہ :۔ یہ اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف کے بیٹے قریش و بنو عبد المطلب میں سے ہیں غزوہ بدر اور غزوہ احد اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے یہی وہ صحابی ہیں جو واقعہ افک میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بدگوئی میں شریک ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو اتہام تراشی میں کوڑوں کی سزا دی ان میں یہ بھی شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب ہے اور نام عوف ہے ابن عبد البر نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال وفات پائی مسطح میں میم مکسور سین ساکن طاء مہملہ پر فتحہ اور حاء مہملہ ہے، اثاثہ میں ہمزہ پر ضمہ تین نقطوں والی پہلی ثاء غیر مشدد ہے عباد میں باء جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مشدد ہے۔

۷۹۸۔ مسور بن مخرمہ :۔ یہ مسور ہیں مخرمہ کے بیٹے کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے زہری و قرشی ہیں، یہ عبد الرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا بڑے فقیہہ اور صاحب فضل اور دیندار تھے حضرت عثمان کی شہادت تک مدینہ ہی میں قیام پذیر رہے بعد شہادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات تک وہاں مقیم رہے انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اس وقت یہاں ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں موجود تھے چنانچہ اس محاصرہ میں مسور رضی اللہ عنہ کو منجنیق سے پھینکا ہوا ایک پتھر لگا یہ اس وقت حجر مبارک میں نماز پڑھ رہے تھے اسی پتھر نے ان کی جان لی یہ واقعہ ربیع الاول ۶۴ھ کی چاندرات کو ہوا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی مسور میں میم مکسور سین مہملہ ساکن اور واؤ مفتوح ہے مخرمہ میں میم مفتوح خاء معجمہ ساکن اور راء مفتوح ہے۔

۷۹۹۔ مسیب بن حزن :۔ یہ مسیب، حزن کے بیٹے کنیت ابو سعید قرشی و مخزومی ہیں اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی مسیب ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت الرضوان میں شریک ہوئے اپنے والد حزن سے روایت کی اہل حجاز میں ان کی حدیث ملتی ہے ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیب نے روایت کی مسیب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یاء مشدد مفتوح ہے حزن میں حاء مہملہ پر زبر زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

۸۰۰۔ مستورد بن شداد :۔ یہ مستورد ہیں شداد کے بیٹے فہری و قرشی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے بعد میں مصر کو سکونت گاہ بنا لیا اور ان میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت یہ بچے تھے لیکن انہوں نے آں حضرت سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۸۰۱۔ مغیرہ بن شعبہ :۔ یہ مغیرہ ہیں شعبہ کے بیٹے اور ثقفی ہیں غزوۂ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچے کوفہ میں پڑے رہے اور وہیں ۵۰ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی اس وقت یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان کی جانب سے امیر تھے چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ مقدام بن معدیکرب :۔ یہ مقدام ہیں معدی کرب کے بیٹے کنیت ابو کریمہ ہے اور کندی ہیں اہل شام میں ان کا شمار ہے وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی شام میں بعمر ۹۱ سال ۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

۸۰۳۔ مقداد بن اسود :۔ یہ مقداد ہیں اسود کے بیٹے اور

کندی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے والد نے بنو کندہ سے عہد و پیمان کر لیا تھا، اسی لئے کندہ کی طرف منسوب ہوئے، ابن اسود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسود کے حلیف یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہ تھی بلکہ یہ اسود کے غلام تھے انہوں نے ان کو متبنٰی بنا لیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی ہیں ان سے علیؓ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کی، جرف جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وفات پائی لوگ ان کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور بقیع میں ۳۳ھ میں دفن کیا، اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

۸۰۴۔ مہاجر بن خالد:۔ یہ مہاجر ہیں خالد بن ولید بن مغیرہ کے بیٹے مخزومی و قریشی ہیں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمان دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے، ان دونوں میں اختلاف تھا، یہ خود حضرت علیؓ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمن حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے مہاجر نے حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی ابو عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی جنگ صفین میں شہید ہوئے اور شہادت تک حضرت علیؓ کے طرفدار رہے۔

۸۰۵۔ مہاجر بن قنفذ:۔ یہ مہاجر ہیں قنفذ کے بیٹے قرشی و تیمی ہیں کہا جاتا ہے کہ مہاجر و قنفذ دونوں لقب ہیں اصل نام عمرو بن خلف ہے۔ مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور بصرہ میں رہ پڑے اور وہاں وفات پائی ان سے ابو ساسان حضین بن منذر نے روایت کی قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نون ساکن اور فاء اور ذال معجمہ ہے اور ساسان میں ہر دو سین پر نقطے نہیں اور حضین میں حاء مہملہ مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور یاء کے بعد نون ہے۔

۸۰۶۔ معیقیب بن ابی فاطمہ:۔ یہ معیقیب ہیں ابو فاطمہ کے بیٹے اور دوسی ہیں سعید بن ابی عاص کے آزاد کردہ ہیں، غزوۂ بدر میں شریک ہوئے بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکے تھے، دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت پر مقرر تھے۔ ان کو ابو بکرؓ و عمرؓ نے بیت المال (خزانہ مسلمین) کا افسر اعلیٰ بنا دیا تھا ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن حارث وغیرہ نے روایت کی، سنہ ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۰۷۔ معقل بن یسار:۔ یہ معقل ہیں یسار کے بیٹے اور مزنی ہیں بیعت الرضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے، ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کی عبیداللہ بن زیاد کی امارت میں سنہ ۶۰ھ کے بعد وفات پائی کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۸۰۸۔ معقل بن سنان:۔ یہ معقل ہیں سنان کے بیٹے اور اشجعی ہیں فتح مکہ میں شریک و حاضر ہوئے اور کوفہ میں رہ پڑے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے جنگ حرہ میں باندھ کر قتل کئے گئے ان سے ابن مسعود، علقمہ، حسن شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کی، معقل میں میم پر زبر عین ساکن اور قاف مکسور ہے۔

۸۰۹۔ معن بن عدی:۔ یہ معن ہیں عدی کے بیٹے اور بلوی ہیں، عاصم کے بھائی یہی ہیں غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک و حاضر تھے جنگ یمامہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخاۃ (برادرانہ تعلقات) قائم کر دی تھی جنگ یمامہ میں دونوں ساتھ ہی قتل ہوئے۔

۸۱۰۔ معن بن یزید:۔ یہ معن ہیں یزید بن اخنس کے بیٹے اور سلمی ہیں، یہ خود صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی ہیں ان باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۱۱۔ مجمع بن جاریہ:۔ یہ مجمع جاریہ کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل تھے لیکن مجمع ٹھیک رہے۔ وہ قاری تھے کہا جاتا ہے کہ ابن مسعودؓ

نے ان سے نصف قرآن حاصل کیا تھا ان سے ان کے بھتیجے
عبدالرحمان بن یزید وغیرہ نے روایت کی، حضرت معاویہؓ کے
آخری دور میں انتقال فرمایا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر
اور دوسرا میم مشدد اور اس کے نیچے کسرہ اور آخر
میں عین مہملہ ہے۔

۸۱۲۔ مِحجن بن اَدرَع :۔ یہ محجن ہیں ادرع کے بیٹے اور اسلمی
ہیں ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو چکے تھے، اہل بصرہ میں ان
کا شمار ہے ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء وسعید بن ابی سعید نے روا
کی، طویل عمر پائی کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آخری ایام خلافت
میں وفات پائی، مِحجن میں میم کے نیچے زیر حا مہملہ ساکن اور جیم پر
زبر اور آخر میں نون ہے۔

۸۱۳۔ مخنف بن سلیم :۔ یہ مخنف ہیں سلیم کے بیٹے اور غامدی
ہیں اور ان کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اصفہان کا حاکم مقرر
فرمایا تھا ان سے ان کے بیٹے اور ابو رملہ نے روایت کی۔ ان
کا شمار اہل بصرہ میں ہے مخنف میں میم کے نیچے زیر خاء معجمہ ساکن
نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

۸۱۴۔ مِدعَم :۔ یہ مدعم ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آزاد کردہ ہیں۔ یہ حبشی غلام تھے پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام
تھے انہوں نے ان کو بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش کر دیا ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف
ایک حدیث روایت کی اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی
نہیں ہے۔

۸۱۵۔ مرداس بن مالک :۔ یہ مرداس ہیں مالک
کے بیٹے اور اسلمی ہیں یہ اصحاب شجرہ (جنہوں نے درخت
کے نیچے آپؐ سے بیعت کی) میں سے تھے، اہل کوفہ میں
ان کا شمار ہے، ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک
حدیث روایت کی، اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی
حدیث نہیں ہے۔

۸۱۶۔ محیصہ بن مسعود :۔ یہ محیصہ ہیں مسعود کے بیٹے
اور انصاری وحارثی ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور
ان میں ہی ان کی حدیثیں ملتی ہیں، غزوۂ احد وخندق اور اس
کے ماسوا دیگر غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے بیٹے
سعید نے روایت کی محیصہ میں میم پر پیش اور حاء غیر منقوطہ
پر زبر اور یاء مشدد کے نیچے زیر اور صاد غیر منقوطہ پر
زبر ہے۔

۸۱۷۔ مخارق بن عبداللہ :۔ یہ مخارق ہیں عبداللہ کے
بیٹے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ان کی حدیث میں اختلاف
ہے ان سے ان کے بیٹے قابوس کے سوا کسی نے
روایت نہیں کی۔

۸۱۸۔ مخرفہ عبدی :۔ یہ مخرفہ عبدی ہیں ان کے نام میں اختلاف
ہے بعض نے کہا مخرمہ پہلا قول اکثر کا ہے ان سے سوید بن
قیس نے روایت کی اور ان کا ذکر سوید کی حدیث میں ہے۔

۸۱۹۔ مجاشع بن مسعود :۔ یہ مجاشع ہیں مسعود کے بیٹے
اور سلمی ہیں، ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت کی۔ صفر ۳۶ھ
میں جنگ جمل میں شہید ہوئے، ان کی حدیث اہل بصرہ کے
یہاں ہے۔

۸۲۰۔ مُرارہ بن ربیع :۔ یہ مرارہ ہیں ربیع کے بیٹے عامری
انصاری ہیں، غزوۂ بدر میں شریک وحاضر تھے، غزوہ تبوک سے رہ
جانے والے تین اصحاب میں سے یہ بھی ہیں ان کی توبہ مقبول ہوئی، ان
کے متعلق آیات قرآن کا نزول ہوا، مرارہ میں میم پر پیش ہے۔

۸۲۱۔ مصعب بن عمیر :۔ یہ مصعب ہیں عمیر کے بیٹے اور قرشی
عبدری ہیں بزرگ اور اہل فضل صحابہ میں سے ہیں پہلی ہجرت حبشہ میں
پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت فرمائی پھر بدر میں شریک وحاضر ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ
بھیج دیا تاکہ اہل مدینہ کو قرآن وفہم دین سکھائیں سب سے پہلے انہوں
نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا، زمانہ جاہلیت میں نہایت
آرام کی زندگی گذارتے تھے اور بہت نازک لباس استعمال کرتے
تھے۔ جب مسلمان ہو گئے تو دنیا سے بے نیاز ہو گئے، اس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ ساری کھال سانپ کی طرح کھردری ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی مدینہ بھیج
دیا تھا یہ انصار کے مکانوں پر جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے
کبھی ایک کبھی دو آدمی مسلمان بھی ہوتے جب اسلام کی اشاعت
ہو گئی تو آں حضرتؐ سے بذریعہ خط وکتابت جمعہ قائم کرنے کی
اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر ستر آدمیوں

کی معیت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر ہوئے اور مکہ میں تھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت سے پہلے ہی مدینہ لوٹ گئے مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور جنگ احد میں شہادت پائی اس وقت آپ کی عمر چالیس سال یا کچھ زیادہ تھی رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے معاہدہ کو سچائی کے ساتھ پورا کر دکھایا) ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد یہ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۲۲۔ معاویہ بن ابی سفیان :۔ یہ معاویہ ہیں ابی سفیان کے بیٹے قرشی اور اموی ہیں، ان کی والدہ کا نام ہند بنت عقبہ ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں اور مؤلفۃ القلوب میں داخل تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والوں میں حضرت معاویہ بھی شامل ہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں لکھی، البتہ آپؐ کے مراسلات ہی لکھتے تھے، ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت کی، اپنے بھائی یزید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے وفات تک حاکم ہی رہے یہ کل مدت چالیس سال ہے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال اور حضرت عثمانؓ کی پوری مدت خلافت اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت اور ان کے بیٹے حضرت حسن کی مدت خلافت یہ کل بیس سال ہوئے اس کے بعد حضرت حسن بن علیؓ نے سنہ ۴۱ھ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی اور مسلسل بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی بمقام دمشق رجب سنہ ۶۰ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آخر عمر میں ان کو لقوہ کی بیماری لاحق ہو گئی تھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے۔ کاش کہ میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ کچھ نہ جانتا۔ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر قمیص اور ازار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے (وہ میرے ساتھ جو معاملہ مناسب جانیں گے کریں گے)

۸۲۳۔ معاویہ بن حکم :۔ یہ معاویہ ہیں حکم کے بیٹے اور سلمی ہیں یہ مدینہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی سنہ ۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۲۴۔ معاویہ بن جاہمہ :۔ یہ معاویہ ہیں جاہمہ کے بیٹے اور اسلمی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے طلحہ بن عبیداللہ نے روایت کی۔

۸۲۵۔ مروان بن الحکم :۔ یہ مروان ہیں حکم کے بیٹے کنیت ابو ابو عبدالملک ہے قرشی اموی اور عمر بن عبدالعزیز کے دادا ہیں مروان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، کہا جاتا ہے کہ سنہ ۲ھ میں پیدا ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال میں یا کسی اور سال پیدا ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے ان کو (مروان کے والد کو) طائف کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے حضرت عثمانؓ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا۔ یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے دمشق کے مقام پر سنہ ۶۵ھ میں وفات پائی کچھ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان میں حضرت عثمان اور حضرت علی بھی ہیں اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی جیسے عروہ بن زبیر۔ اور علی بن حسین۔

۸۲۶۔ مُرّہ بن کعب :۔ یہ مرّہ ہیں کعب کے بیٹے اور بہزی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے کچھ تابعین نے روایت کی سنہ ۵۷ھ میں بمقام اردن وفات پائی۔

۸۲۷۔ مزیدہ بن جابر :۔ یہ مزیدہ ہیں جابر کے بیٹے اور بصرہ کے رہنے والے اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیثیں اہل بصرہ کے یہاں ملتی ہیں ان سے ان کے اخیافی بھائی عود بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی۔ مزیدہ میں میم پر زبر، زاء ساکن اور یاء (جس کے نیچے دو نقطے ہیں) پر

زبیر ہے۔

۸۲۸۔ مسلم قرشی بن عبداللہ :۔ یہ مسلم قرشی ہیں ان کا نام مسلم ہے عبداللہ کے بیٹے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن مسلم ہے۔

۸۲۹۔ مطلب بن ابی وداعہ :۔ یہ مطلب ہیں ابو وداعہ کے بیٹے ہیں ابو وداعہ کا نام حارث ہے سہمی اور قرشی ہیں، فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پھر کوفہ میں جا ٹھہرے پھر مدینہ میں، ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہو گئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے اور چار ہزار درہم زرفدیہ دے کر اپنے باپ کو چھڑایا ان سے عبداللہ بن زبیر اور ان کے دونوں بیٹوں کثیر و جعفر اور مطلب بن سائب نے جو ان کے بھتیجے ہیں روایت کی۔

۸۳۰۔ مطلب بن ربیعہ :۔ یہ مطلب ہیں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے اور قرشی و ہاشمی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔

۸۳۱۔ محمد بن ابی بکر صدیق رضؓ :۔ یہ محمد ہیں ابو بکر صدیقؓ کے بیٹے ہیں، ابوالقاسم کنیت ہے ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے سال بمقام ذوالحلیفہ پیدا ہوئے، ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں، حضرت عائشہ سے بکثرت روایت کی اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت روایت کی اور دوسرے تابعین بھی روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں ۳۸ھ میں قتل کر دیا اور ان کو مردہ گدھے پر رکھ کر جلا دیا۔

۸۳۲۔ محمد بن حاطب :۔ یہ محمد ہیں حاطب کے بیٹے قرشی اور جمحی ہیں وہ اور ان کے والد، والدہ بھائی حارث اور چچا خطاب۔ سب صحابی ہیں اور ملک حبشہ میں پیدا ہوئے ۷۴ھ میں بمقام مکہ یا کوفہ وفات پائی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

۸۳۳۔ محمد بن عبداللہ :۔ یہ محمد ہیں عبداللہ بن جحش کے بیٹے، قرشی و اسدی ہیں، ہجرت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ملک حبشہ کو ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے پھر مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی ان سے ان کے آزاد کردہ ابو کثیر وغیرہ نے روایت کی۔

۸۳۴۔ محمد بن عمرو :۔ یہ محمد ہیں عمرو بن حزم کے بیٹے اور انصاریؓ ہیں ۱۰ھ میں بمقام نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے ان کے والد عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل (گورنر) تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ وہ ان کی کنیت ابو عبدالملک رکھیں، محمد فقیہہ تھے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے انہوں نے، اور ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ۶۳ھ میں حرہ کی جنگ میں بعمر ۵۳ سال قتل کئے گئے۔

۸۳۵۔ محمد بن ابی عمیرہ :۔ یہ محمد ہیں، ابو عمیرہ کے بیٹے اور مزنی ہیں اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عمیرہ میں عین غیر منقوطہ پر فتحہ اور میم پر کسرہ اور آخر میں را ہے۔

۸۳۶۔ محمد بن مسلمہ :۔ یہ محمد ہیں مسلمہ کے بیٹے انصاری اور حارثی ہیں غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے روایت کی اہل فضل صحابہ میں سے تھے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف باسلام ہوئے مدینہ ہی میں ۴۳ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۳۷۔ محمود بن لبید :۔ یہ محمود ہیں لبید کے بیٹے انصاری و اشہلی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے آنحضرتؐ سے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں، بخاری فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے ابن عبداللہ نے فرمایا کہ بخاری کا قول درست ہے اس لئے ان کا صحابی ہونا درست ہے۔ محمود علماء میں سے ہیں، ابن عباس اور عتبان بن مالک سے روایت کی ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ **معمر بن عبداللہ** :۔ یہ معمر ہیں عبداللہ کے بیٹے قرشی وعدوی ہیں زمانہ قدیم ہی میں مشرف باسلام ہوئے اہلِ مدینہ میں شمار ہیں اور مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ سعید بن مسیب نے ان سے روایت کی ۔

۸۳۹۔ **مغیث** :۔ مغیث میں میم مضموم، غین معجمہ اور یار جس کے نیچے دو نقطے ہیں ساکن، اور تین نقطوں والی ثار ہے ۔ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں یہ خود آل ابی احمد جحش کے آزاد کردہ ہیں ان سے ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی ۔

۸۴۰۔ **منذر بن ابی اسید** :۔ یہ منذر ہیں ابو اسید کے بیٹے اور ساعدی ہیں جب پیدا ہوئے تو آنحضرت کی خدمت میں لائے گئے آپؐ نے ان کو اپنی ران پر رکھ لیا اور ان کا نام منذر رکھا، اسید اسد کی تصغیر ہے ۔

۸۴۱۔ **ابو موسیٰ** :۔ یہ ابو موسیٰ ہیں نام عبداللہ، قیس کے بیٹے اور اشعری ہیں مکہ میں مسلمان ہوئے اور سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر اہل سفینہ کے ساتھ آئے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے سنہ ۲۰ھ میں حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا ابو موسیٰ نے اہواز کو فتح کر لیا، ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ ہی کے حاکم رہے پھر وہاں سے معزول ہو کر کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہاں قیام پذیر ہو گئے حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے حضرت علی رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ کے درمیان اختلاف کے طے کرنے کے لئے حضرت علی رضؓ کی طرف سے حکم بنائے گئے اس کے بعد اپنے سال وفات سنہ ۵۲ھ تک مکہ ہی میں رہے

۸۴۲۔ **ابو مرثد بن حصین** :۔ یہ ابو مرثد ہیں نام کناز حصین کے بیٹے ہیں ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے اپنی کنیت سے مشہور ہیں یہ اور ان کے بیٹے مرثد غزوہ بدر میں شریک ہوئے بڑے صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حضرت حمزہ سے اور ان سے واصلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمرو نے روایت کی سنہ ۱۲ھ میں وفات پائی، کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدد اور آخر میں زا ہے۔

۸۴۳۔ **ابو مسعود بن عمرو** :۔ یہ ابو مسعود ہیں نام عقبہ عمرو کے بیٹے اور انصاری و بدری ہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اکثر واقف کاران سیر و تاریخ کے نزدیک یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدر میں شرکت کی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اس کی بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاہ بدر پر ٹھہرے تھے اس لئے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے حضرت علی کی خلافت میں وفات پائی اور کہا گیا کہ سنہ ۴۱ یا ۴۲ھ میں ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسروں نے روایت کی

۸۴۴۔ **ابو مالک بن عاصم** :۔ یہ ابو مالک ہیں نام کعب ہے عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں، امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور اظہار شک فرمایا کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی ابن المدینی نے کہا کہ یہاں ابو مالک ہی زیادہ صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی حضرت عمر رضؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۸۴۵۔ **ابو محذورہ** :۔ یہ ابو محذورہ ہیں ان کا نام سمرہ ہے معیرہ کے بیٹے ہیں، معیرہ میں میم مکسور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کا نام اوس بن معیر ہے۔ یہ آنحضرت کی طرف سے مکہ میں مؤذن تھے، سنہ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا، انہوں نے ہجرت نہیں کی اور وفات تک مکہ میں مقیم رہے ۔

۸۴۶۔ **ابن مربع** :۔ یہ زید ہیں مربع کے بیٹے اور انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عبداللہ ہے۔ پہلا قول زیادہ لوگوں کا ہے ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہے اور ان کی حدیث وقوف عرفات کے بارے میں ہے مربع میں میم مکسور را ساکن با موحدہ مفتوح اور عین مہملہ ہے ۔

تابعین

۸۴۷۔ **محمد بن حنفیہ** :۔ یہ محمد ہیں علی ابن ابی طالب کے بیٹے ان کی کنیت ابوالقاسم اور ان کی والدہ خولہ حنفیہ جعفر کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ یمامہ کی جنگ میں گرفتار کر کے

لائی گئی تھیں، اور حضرت علی بن ابی طالب کے حصہ میں آئیں اسماء بنت ابی بکر نے فرمایا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے کہ وہ سندھ کی باشندہ اور سیاہ فام تھیں۔ اور وہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی ہے۔ مدینہ میں بعمر ۶۵ سال ۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور بقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۴۸۔ **محمد بن علی**:۔ یہ محمد ہیں علی کے بیٹے ہیں، حسین بن علی بن ابی طالب کے پوتے کنیت ابو جعفر اور باقر کے نام سے مشہور ہیں اپنے والد حضرت زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے حدیث کی سماعت فرمائی ان سے ان کے صاحبزادے جعفر صادق وغیرہ نے روایت کی ۵۶ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ میں ۱۱۴ھ یا ۱۱۸ھ میں بعمر ۶۳ سال وفات پائی ان کی عمر کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں بقیع میں مدفون ہوئے ان کا نام باقر اس لئے ہوا کہ ان کا علم نہایت وسیع تھا جس کے لئے "تبقر فی العلم" کا محاورہ عربی میں مستعمل ہے۔

۸۴۹۔ **محمد بن یحییٰ**:۔ یہ محمد ہیں یحییٰ بن حبان کے بیٹے کنیت ابو عبداللہ ہے انصار میں سے ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی، امام مالک کے اساتذہ میں سے ہیں خود امام مالک ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے ان کے زہد، عبادت فقہ و علم کے متعلق ہر قسم کے بہت سے فضائل کا ذکر کرتے تھے مدینہ میں بعمر ۷۴ سال ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا حبان میں حاء مہملہ مفتوح اور باء (ایک نقطہ والی) مشدد ہے۔

۸۵۰۔ **محمد بن سیرین**:۔ یہ محمد ہیں سیرین کے بیٹے کنیت ابوبکر ہے۔ انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے انس بن مالک، ابن عمر ابوہریرہ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، یہ فقیہ عالم عابد، متقی اور پرہیز گار اور محدث تھے اور مشہور و جلیل القدر تابعین میں سے تھے، علوم شریعت کے فنون میں شہرت پائی مورق العجلی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیز گاری کے معاملات میں ان سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہیہ میں ان سے زیادہ پرہیز گار ہو، خلف بن ہشام نے کہا کہ ابن سیرین کو ایک خاص علامات اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا۔ لوگ ان کو دیکھتے تو خدا یاد آجاتا، اشعث کہتے ہیں کہ جب ابن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑ جاتا اور اس طرح بدل جاتا کہ وہ پہلے ابن سیرین نہیں معلوم ہوتے تھے، مہدی نے کہا کہ ہم محمد بن سیرین کے پاس نشست و برخاست رکھتے ہیں وہ ہم سے باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے پاس بکثرت آتے ہیں اور ہم ان کے پاس بکثرت جاتے ہیں لیکن جب موت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا رنگ بدل جاتا ہے اور زرد ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ ۱۱۰ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۵۱۔ **محمد بن سوقہ**:۔ یہ محمد ہیں سوقہ کے بیٹے ابوبکر کنیت اور غنوی و کوفی ہیں عبادت گذار شخص ہیں حضرت انس و نخعی اور ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک، ابن عیینہ وغیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی پر بخوبی قادر نہ تھے، اپنے دوستوں پر ایک لاکھ درہم صرف کر دیئے۔

۸۵۲۔ **محمد بن عمرو**:۔ یہ محمد ہیں عمرو بن حسن بن ابی طالب کے بیٹے ہیں انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔

۸۵۳۔ **محمد بن سلیمان**:۔ یہ محمد ہیں سلیمان کے بیٹے اور باغندی ہیں، کنیت ابوبکر اور واسط کے رہنے والے ہیں باغندی کے نام سے مشہور ہیں بغداد میں قیام کر لیا تھا اور وہاں ایک جماعت سے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ان میں ابوداود سجستانی بھی ہیں ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔

۸۵۴۔ **محمد بن ابی بکر**:۔ یہ محمد ہیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے بیٹے انصاری و مدنی ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی، اپنے والد کے بعد مدینہ کے قاضی تھے یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بڑے تھے، ۱۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا، ان کے والد کا انتقال ۱۲۰ھ میں ہوا

۸۵۵۔ **محمد بن منکدر**:۔ یہ محمد ہیں منکدر کے بیٹے اور تیمی ہیں، جابر بن عبداللہ انس بن مالک، ابن الزبیر اور اپنے چچا ربیعہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے جن میں ثوری اور مالک بھی شامل ہیں روایت کی ان کی وفات ۱۳۰ھ میں ہوئی

اور ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال ہوئی، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں اور علم و زہد و عبادت و دین میں پختگی اور پاک دامنی کے جامع ہیں۔

۸۵۶ - محمد بن صباح :- یہ محمد ہیں صباح کے بیٹے ابو جعفر دولابی بزار کہلاتے ہیں، سنن بزار کے مصنف یہی ہیں شریک و ہشیم وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بخاری و مسلم، ابو داؤد، احمد اور بہت سے لوگوں نے روایت کی انہوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے یہ حافظ حدیث بھی تھے ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۵۷ محمد بن منتشر :- یہ محمد ہیں منتشر کے بیٹے ہمدان کے رہنے والے ہیں، مسروق کے بھتیجے ہیں، ابن عمرؓ و عائشہؓ وغیرہ صحابہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۸۵۸ - محمد بن خالد :- یہ محمد ہیں خالد کے بیٹے اور سلمی ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ان کے دادا صحابی ہیں۔

۸۵۹ - محمد بن زید :- یہ محمد ہیں۔ زید بن عبد اللہ بن عمر کے بیٹے انہوں نے اپنے دادا اور ابن عباس سے اور ان سے ان کے بیٹوں اور اعمش وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔

۸۶۰ - محمد بن کعب :- یہ محمد ہیں کعب کے بیٹے قرظی و مدنی ہیں چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے ان کے والد جنگ قریظہ میں بے داڑھی مونچھ کے تھے اس لئے جنگ میں نہ لئے گئے ۱۰۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۸۶۱ - محمد بن ابی مجالد :- یہ محمد ہیں ابو مجالد کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے کوفہ، کوفہ کے تابعین میں سے ہیں ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابو اسحاق اور شعبہ وغیرہ نے۔

۸۶۲ - محمد بن قیس :- یہ محمد ہیں ابراہیم کے بیٹے قرشی و تیمی ہیں علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے حدیث کی سماعت کی امام ترمذی نے صبح کی دو رکعت کے بارے میں ان کی ایک حدیث بیان کی ہے اس کی سند یہ ہے کہ روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں اور یہ قیس یحییٰ ابن سعید کے اور ان کے بھائی سعد بن سعید کے دادا ہیں ترمذی نے کہا کہ یہ قیس عمرو بن قیس بن قہد کے بیٹے ہیں پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ ابراہیم تیمی نے قیس سے نہیں سنا، قہد میں قاف مفتوح ہے یا فا ر مفتوح ہے۔

۸۶۳ - محمد بن ابی بکر :- یہ محمد ہیں ثقفی حجازی اور ابو بکر عوف کے بیٹے انہوں نے انس بن مالک سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۴ - محمد بن مسلم :- یہ محمد ہیں مسلم کے بیٹے ابو زبیر کنیت ہے، ان کا ذکر حرف زاء میں پہلے آچکا ہے۔

۸۶۵ - محمد بن قاسم :- یہ محمد ہیں قاسم کے بیٹے ابو خلاد کنیت ہے یہ نابینا تھے ابو العباس کے نام سے مشہور ہیں، ابو جعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں اصل میں یمامہ کے ہیں اور ۱۹۱ھ میں اہواز میں پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پرورش ہوئی، نہایت قوی الحفظ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے ۲۸۲ھ میں وفات ہوئی ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۶ - محمد بن فضل :- یہ محمد ہیں فضل بن عطیہ کے بیٹے، اپنے والد اور زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے داؤد بن رشید اور محمد بن عیسیٰ مدائنی نے روایت کی، محدثین نے ان کو قابل ترک قرار دیا ۱۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۶۷ - محمد بن اسحاق :- یہ محمد ہیں اسحاق کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں حضرت انس اور سعید بن مسیب کی زیارت کی اور تابعین کی جماعت میں بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کی حدیث کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں مثلاً یحییٰ ابن سعید، ثوری نخعی اور ابن عیینہ، ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت کرتے ہیں، سیر اور مغازی اور لوگوں کے مخصوص حالات آفرینش عالم کے واقعات، انبیاء کے قصص، علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے، بغداد تشریف لائے وہاں حدیث کی روایت کی ۱۵۰ھ میں بغداد ہی میں انتقال فرمایا مقبرہ خیزران میں بجانب مشرق مدفون ہوئے۔

۸۶۸ - مسدد بن مسرہد :- یہ مسدد ہیں مسرہد کے بیٹے بصرہ کے باشندہ ہیں، حماد بن زید، ابو عوانہ وغیرہ سے حدیث

سماعت کی ان سے بخاری، ابو داؤد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی سنہ ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔ مسدّد میں میم مضموم سین مہملہ مفتوح، پہلی دال پر تشدید ہے اور مسرہد میں بھی میم پر ضمہ سین مہملہ پر فتحہ اور را مہملہ ساکن اس کے بعد ہا مہملہ (ہوز والی مفتوح ہے) آخر میں دال مہملہ ہے۔

۸۶۹ - **مجاہد بن جبر** :- یہ مجاہد ہیں جبر کے بیٹے ابوالحجاج کنیت، عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ، بنو مخزوم میں سے ہیں اور مکہ کے تابعین میں دوسرے درجہ کے تابعی اور مکہ کے قرا اور فقہا میں سے ہیں اور مکہ کے اہل شہرت لوگوں میں سے ہیں اور معروف سرکردہ شخص ہیں قرأت اور تفسیر کے امام ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی سنہ ۱۰۰ھ میں انتقال فرمایا، جبر میں جیم پر زبر اور با موحدہ ساکن ہے۔

۸۷۰ - **مہاجر بن مسمار** :- یہ مہاجر ہیں مسمار کے بیٹے اور زہری ہیں، یعنی ان (بنو زہرہ) کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور ان سے ابو ذویب وغیرہ نے روایت کی۔

یہ روایت میں ثقہ ہیں۔

۸۷۱ - **مکحول بن عبداللہ** :- یہ مکحول ہیں، عبداللہ کے بیٹے، کنیت ابو عبداللہ، شام کے باشندہ ہیں کابل سے قید کر کے لائے گئے قیس قبیلہ کی ایک عورت یا بنی لیث کے غلام تھے امام اوزاعی کے استاد تھے، امام زہری کہتے ہیں کہ علما چار ہیں، مدینہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی۔ بصرہ میں حسن بصری، شام میں مکحول، فتوے میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا جب فتویٰ دیتے تو کہتے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، یہ میری رائے ہے، رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست ایک جماعت سے انہوں نے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی سنہ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۷۲ - **مسروق بن اجدع** :- یہ مسروق ہیں، اجدع کے بیٹے ہمدانی اور کوفی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل مشرف باسلام ہوئے صحابہ کے صدر اول جیسے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ پایا سرکردہ اور فقہا میں سے تھے، مرہ بن شرحبیل نے فرمایا کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جنا، شعبی نے فرمایا اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ اسود، علقمہ اور مسروق محمد بن منتشر نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ بصرہ کے عامل (گورنر) تھے انہوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی کی خدمت میں پیش کی، یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا، مسروق نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کو چرا لیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی بمقام کوفہ سنہ ۶۳ھ میں وفات پائی۔

۸۷۳ - **مرثد بن عبداللہ** :- یہ مرثد ہیں عبداللہ کے بیٹے ابوالخیر کنیت یزنی اور مصری ہیں، عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن عاص نے حدیث کی سماعت کی ان سے یزید بن ابو حبیب نے روایت کی۔

۸۷۴ - **مالک بن مرثد** :- یہ مالک ہیں مرثد کے بیٹے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے سماک بن الولید نے۔

۸۷۵ - **مسلم بن ابی بکرہ** :- یہ مسلم ہیں ابوبکرہ کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کی۔

۸۷۶ - **مسلم بن یسار** :- یہ مسلم ہیں یسار کے بیٹے اور جہنی ہیں، سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی اور کہا کہ ان کی حدیث حسن ہے، لیکن انہوں نے عمرؓ سے نہیں سنا، امام بخاری نے فرمایا کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انہوں نے عمرؓ سے روایت کی۔

۸۷۷ - **مصعب بن سعد** :- یہ مصعب ہیں سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں اور قرشی ہیں اپنے والد اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۷۸ - **معن بن عبدالرحمٰن** :- یہ معن ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے اور ہذلی ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

۸۷۹ - **معدان بن طلحہ** :- یہ معدان ہیں طلحہ کے بیٹے اور یعمری ہیں انہوں نے عمر اور ابو الدرداء اور ثوبان سے حدیث کی سماعت کی۔

۸۸۰ - **معمر بن راشد** :- یہ معمر ابوعروہ ازدی (ازد کے آزاد کردہ) ہیں راشد کے بیٹے یمن کے عالم، زہری اور ہمام سے روایت کی، اور ان سے ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت

کی عبدالرزاق نے فرمایا کہ میں نے ان سے دس ہزار حدیثیں سنیں ۱۵۳ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی۔

۸۸۱۔ **مہلب ابن ابی صفرہ**:۔ یہ مہلب ہیں ابوصفرہ کے بیٹے، ازدی ہیں خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور لڑائیاں منقول ہیں، انہوں نے سمرہ اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت ان سے ایک جماعت نے روایت کی عبدالملک بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرورو میں ۸۳ھ میں وفات پائی بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں

۸۸۲۔ **مورق بن مشمرج**:۔ یہ مورق ہیں مشمرج کے بیٹے، کنیت ابومعتمر، عجلی و بصری ہیں حضرت ابوذر اور انس بن مالک اور ابن عمر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے مجاہد قتادہ وغیرہ روایت کرتے ہیں، مورق میں میم مضموم، واؤ مفتوح، را مشدد اور قاف ہے مشمرج میں میم مضموم شین معجمہ مفتوح، میم ساکن را مکسور اور جیم ہے۔

۸۸۳۔ **موسیٰ بن طلحہ**:۔ یہ موسیٰ ہیں طلحہ کے بیٹے، کنیت ابوعیسیٰ تیمی اور قرشی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی ۱۰۴ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

۸۸۴۔ **موسیٰ بن عبداللہ**:۔ یہ موسیٰ ہیں عبداللہ کے بیٹے، جہنی و کوفی ہیں حضرت مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے شعبہ اور یحییٰ بن سعید اور یعلی نے روایت کی۔

۸۸۵۔ **موسیٰ بن عبیدہ**:۔ یہ موسیٰ ہیں عبیدہ کے بیٹے اور زیدی ہیں انہوں نے محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم تیمی سے اور ان سے شعبہ و عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت کی، محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

۸۸۶۔ **مطرف بن عبداللہ**:۔ یہ مطرف ہیں، عبداللہ بن شخیر کے بیٹے، عامری اور بصری ہیں اور حضرت ابوذر و عثمان بن ابی عاص سے روایت کی ۸۶ھ کے بعد انتقال فرمایا، مطرف میں میم مضموم، طاء مہملہ مفتوح، را مشدد و مکسور اور فا ہے شخیر میں شین معجمہ پر کسرہ اور خا معجمہ پر تشدید اور کسرہ ہے۔

۸۸۷۔ **معاذ بن زہرہ**:۔ یہ معاذ بن زہرہ سلمی کوفی تابعی ہیں مرسلاً روایت کی ہے حصین بن عبدالرحمان نے روایت کی ان سے۔

۸۸۸۔ **معاذ بن عبداللہ**:۔ یہ معاذ ہیں، عبداللہ بن حبیب کے بیٹے۔ جہنی اور مدنی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۹۔ **مخلد بن خفاف**:۔ یہ مخلد ہیں خفاف کے بیٹے، انہوں نے عروہ سے اور ان سے ابن ذئب نے روایت کی ان کی حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۹۰۔ **مختار بن فلفل**:۔ یہ مختار ہیں فلفل کے بیٹے مخزومی و کوفی ہیں، انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی فلفل میں دونوں فا مضموم ہیں۔

۸۹۱۔ **مختار بن ابی عبید**:۔ یہ مختار ہے ابوعبید بن مسعود کا بیٹا، بنو ثقیف سے ہے اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی، یہ نہ صحابی ہے نہ حدیث رسول کا راوی، یہ ہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں عبداللہ بن عصمہ نے کہا یہ وہی کذاب ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا" ابتداً" یہ فضل و علم و خیر میں مشہور تھا یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا یہاں تک کہ اس نے عبداللہ بن زبیرؓ سے علیحدگی اختیار کرلی اور خود حکومت کا خواہشمند بن گیا، اب اس کی غلط رائی و عقیدہ اور نفسانیت کا اظہار ہوا، اس سے ایسی بہت سی باتیں ظہور میں آئیں جو دین کے سراسر خلاف تھیں، یہ شخص حضرت حسینؓ کے قصاص کا مطالبہ کرتا تھا تاکہ حصول حکومت و طلب و دنیا کی اس کی اسکیم آگے بڑھے جو اس کا خاص مقصد تھا اسی حالت میں بعہد مصعب بن زبیرؓ ۶۷ھ میں قتل کیا گیا۔

۸۹۲۔ **مغیرہ بن زیاد**:۔ یہ مغیرہ ہیں زیاد کے بیٹے بجلی اور موصلی ہیں انہوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور ابوعاصم اور ایک جماعت نے روایت کی، امام احمد بن حنبل نے ان کو منکر الحدیث فرمایا اور یہ کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا۔

۸۹۳۔ **مغیرہ بن مقسم**:۔ یہ مغیرہ ہیں مقسم کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے صاحب تفقہ اور نابینا تھے ابووائل اور شعبی سے انہوں نے اور شعبہ زائدہ، اور ابن فضیل نے ان سے روایت کی، جریر نے ان سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی اس کو نہیں بھولا، ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۹۴ - **مثنی بن صباح** :- یہ مثنی ہیں صباح کے بیٹے اولاً یمانی پھر مکی ہیں انہوں نے عطاء مجاہد اور عمرو بن شعیب سے اور ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ابوحاتم اور دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ نقل حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں سنہ ۱۴۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۹۵ - **معاویہ بن قرہ** :- یہ معاویہ ہیں قرہ کے بیٹے ابوایاس کنیت بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اور انس بن مالک و عبدالرحمٰن بن معقل سے حدیث کی سماعت کی اسے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایت کی، ایاس میں ہمزہ مکسور دو نقطوں والی یا غیر مشدد ہے۔

۸۹۶ - **معاویہ بن مسلم** :- یہ معاویہ ہیں مسلم کے بیٹے کنیت ابو نوفل ہے، ابن عباسؓ ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت کی۔

۸۹۷ - **مینار** :- یہ مینار ہیں اپنے مولا عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان اور ابوہریرہ سے روایت کی اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے، ان کو نقل حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۸۹۸ - **ابوالملیح بن اسامہ** :- یہ ابوالملیح ہیں، نام عامر، اسامہ کے بیٹے اور ہذلی و بصری ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے ملیح میں میم پر زبر لام مکسور اور حاء مہملہ ہے۔

۸۹۹ - **ابوموددو بن ابی سلیمان** :- یہ ابوموددو ہیں عبدالعزیز نام، ابوسلیمان کے بیٹے مدینہ کے باشندہ ہیں ابوسعید خدری کو دیکھا ہے سائب بن یزید اور عثمان بن ضحاک سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابن مہدی اور عتبی اور کامل بن طلحہ نے محدثین نے حدیث کے بارے میں ان کو ثقہ کہا ہے مہدی کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی، باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔

۹۰۰ - **ابوماجد** :- یہ ابوماجد ہیں حنفی (بنو حنیفہ کی طرف منسوب) ابن مسعود اور یحییٰ اور جابر سے روایت کی ابن مسعود کی حدیث میں باب المشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ ترمذی نے ان کا نام ماجد ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ وہ اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۹۰۱ - **ابومسلم** :- یہ ابومسلم ہیں خولانی اور زاہد ہیں عبداللہ بن ثوب نام ہے زیادہ صحیح یہی ہے۔ ابوبکرؓ عمرؓ اور معاذؓ سے ملاقات کی، ان سے جبیر بن نفیر اور عروہ اور قلابہ نے روایت کی ان کے مناقب بہت ہیں سنہ ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۲ - **ابوالمطوس** :- انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی، کہا گیا کہ ان کے اور حبیب کے درمیان عمارة (نام کے ایک راوی) ہیں، ان کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۰۳ - **ابن مدینی** :- یہ علی ہیں عبداللہ کے بیٹے ان کا ذکر حرف عین میں پہلے گزر چکا ہے۔

۹۰۴ - **ابن مثنی** :- اس کا نام محمد ہے عبداللہ بن مثنی بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں انصاری و بصری ہیں اپنے والد اور سلیمان تیمی، حمید طویل وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسماعیل بخاری جیسے مشہور ائمہ وغیرہ نے روایت کی، رشید کے عہد میں عہدہ قضاء پر بصرہ میں مامور ہوئے، بغداد تشریف لائے تو وہاں بھی محکمہ قضا سپرد ہوا یہاں انہوں نے اپنی روایات بیان کیں، پھر بصرہ لوٹ آئے ان کا سن پیدائش سنہ ۱۱۸ھ اور سن وفات سنہ ۲۱۵ھ ہے۔

۹۰۵ - **ابن ابی ملیکہ** :- ان کا نام عبداللہ ہے۔ ابوعبداللہ کے بیٹے، ان کا ذکر حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۶ - **محاربی** :- یہ محاربی ہیں اس میں میم مضموم حاء مہملہ راء مہملہ اور باء موحدہ (ایک نقطہ والی) ہے یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے محمد کے بیٹے ہیں انہوں نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے اور ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی، یہ حافظ حدیث ہیں سنہ ۱۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

صحابی عورتیں

۹۰۷ - **میمونہ** :- یہ ام المومنین میمونہ ہیں، حارث کی بیٹی ہلالیہ عامریہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا پہلے جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے

نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ان سے ابو رہم نے نکاح کر لیا، ابو رہم کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح، یہ نکاح ذی قعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ سے دس میل دور صرف نام کے ایک مقام پر ہوا قدرت کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ ۶۱ھ میں اسی مقام پر جہاں آپ کا نکاح ہوا تھا ان کا انتقال بھی ہوا، سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں، نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھی، یہ حضرت عباس کی زوجہ ام الفضل اور اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں یہ آپ کی بیویوں میں آخری ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے بعد اور نکاح نہیں کیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ان میں عبداللہ ابن عباس بھی ہیں۔

۹۰۸ - **ام منذر**: - یہ ام منذر ہیں قیس کی بیٹی انصار میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ بنو عدی میں سے ہیں (عدویہ) یہ صحابی عورت ہیں ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی۔

۹۰۹ - **ام معبد بنت خالد**: - یہ ام معبد ہیں خزاعہ کی ایک عورت ہیں ان کا نام عاتکہ ہے خالد کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب کہ سفر ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں راستہ میں قیام فرمایا، یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مدینہ آکر مسلمان ہوئیں ان کی مشہور حدیث حدیث ام معبد کے نام سے متعارف ہے۔

۹۱۰ - **ام معبد بنت کعب**: - یہ ام معبد ہیں، کعب بن مالک کی بیٹی اور انصار میں سے ہیں انہوں نے دونوں قبلہ (بیت المقدس و کعبۃ اللہ) کی طرف نماز پڑھی ہے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں اور کعب بن مالک انصاری کی بیٹی ہیں ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں مذکور ہوا یہ ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں یہ ابن عبدالبر کے قول کی تائید کرتا ہے۔

۹۱۱ - **ام مالک البہزیہ**: - یہ ام مالک بہزیہ ہیں اور صحابی عورت ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے، یہ حجازی ہیں ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۹۱۲ - **معاذہ بنت عبداللہ**: - یہ معاذہ ہیں عبداللہ کی بیٹی اور معاویہ ہیں حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ۸۳ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۱۳ - **مغیرہ**: - یہ مغیرہ ہیں حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔ انس بن مالک کو انہوں نے دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کی، مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے ان کی حدیث باب الترجل میں روایت کی۔

ن

صحابہ

۹۱۴ - **نعمان بن بشیر**: - یہ نعمان ہیں بشیر کے بیٹے کنیت ابو عبداللہ اور انصار میں سے ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی، یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور حضرت معاویہ کے عہد میں کوفہ کے والی (حاکم) تھے، پھر حمص کے حاکم بنا دیئے گئے انہوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے لئے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا، اہل حمص نے ان کو تلاش کر کے ۶۴ھ میں قتل کر دیا ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی شامل ہیں روایت کی۔

۹۱۵ - **نعمان بن عمرو بن مقرن**: - یہ نعمان عمرو بن مقرن کے بیٹے مزنی ہیں، لوگ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ مزینہ کے چار سو آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اور البصرہ میں رہے پھر کوفہ منتقل ہو گئے پھر حضرت عمر رضہ کی جانب سے جیش نہاوند کے حاکم تھے ۲۱ھ میں نہاوند کو فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے، ان سے معقل بن یسار محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔ مقرن میں میم پر پیش قاف پر زبر، راء پر تشدید و کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۹۱۶ - **نعیم بن اسود**: - یہ نعیم مسعود کے بیٹے اور نخعی ہیں،

ہجرت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے
اور غزوۂ خندق کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے انہوں نے ہی بنو
قریظہ اور ابوسفیان احزاب مشرکین کے سردار تھے انہوں نے ہی
مشرکین کو آنحضرت ﷺ سے ناکام واپس کیا تھا ان کا یہ واقعہ مشہور ہے
مدینہ طیبہ میں رہتے تھے ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت
کی حضرت عثمان رضؓ کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا، کہا جاتا
ہے نہیں، بلکہ جنگ جمل میں حضرت علی رضؓ کے پہنچنے سے قبل قتل
کئے گئے

۹۱۷- نعیم بن ہمار:- یہ نعیم ہمار کے بیٹے ہیں ہمار میں ہا مفتوح
میم مشدد اور را ہے کہا جاتا ہے کہ ہمام ہے آخر میں میم ہے۔ قبیلہ
غطفان کے آدمی ہیں ابوادریس خولانی وغیرہ نے ان سے
روایت کی۔

۹۱۸- نعیم بن عبداللہ:- یہ نعیم عبداللہ کے بیٹے قرشی وعدوی
ہیں نحام کے نام سے مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نحام بن عبداللہ
کے بیٹے ہیں مکہ میں بہت پہلے مشرف باسلام ہو چکے تھے، یہ بھی
کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضؓ کے اسلام سے قبل ہی مسلمان ہوگئے
تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے چونکہ اپنی قوم میں
نہایت شریف النفس تھے اس لئے ان کی قوم نے ان کو ہجرت
سے منع کر دیا تھا، یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا
خرچ اٹھاتے تھے انہوں نے ان سے کہہ دیا کہ تم کسی دین
پر رہو لیکن ہمارے پاس رہو صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہجرت کی
اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت کے آخری
دنوں میں شہادت پائی ان سے نافع و محمد بن ابراہیم تیمی نے
روایت کی نحام میں نون پر زبر حا مہملہ پر تشدید ہے اجنادین
میں ہمزہ پر زبر۔ جیم ساکن اور نون اور دال پر زبر اور یا ساکن
(اس کے نیچے دو نقطے ہیں)

۹۱۹- ناجیہ بن جندب:- یہ ناجیہ جندب کے بیٹے اور
اسلمی ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے
کہا جاتا ہے کہ یہ عمر رضؓ کے بیٹے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے
ہیں ان کا نام ذکوان تھا، آپ ﷺ نے ناجیہ نام رکھا کیونکہ ان کو
قریش سے نجات حاصل ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ
کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے جیسا کہ بیان
کیا جاتا ہے، ان سے عروہ بن زبیر رضؓ وغیرہ نے روایت
کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں بمقام مدینہ
وفات پائی۔

۹۲۰- نبیشۃ الخیر:- ان کا نام نبیشۃ الخیر ہے بنو ہذیل
میں سے ہیں ابوالملیح اور ابوقلابہ نے ان سے روایت کی، اہل
بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان ہی کے یہاں ان کی حدیث پائی
جاتی ہے۔

۹۲۱- نوفل بن معاویہ:- یہ نوفل ہیں معاویہ کے بیٹے اور
دیلی ہیں کہا جاتا ہے کہ زمانہ اسلام سے پہلے ان کی عمر کے ساٹھ
سال گزرے اور اسلام میں ساٹھ سال، کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں
بلکہ سو سال زندہ رہے سب سے پہلے غزوہ فتح مکہ میں شریک
ہوئے، مشرف باسلام پہلے ہی ہو چکے تھے اہل حجاز میں ان کا
شمار ہے یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات
پائی کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں، دیلی میں دال مکسور
اور یا ساکن ہے۔

۹۲۲- نواس بن سمعان:- یہ نواس سمعان کے بیٹے، بنو
کلاب میں سے ہیں شام میں سکونت پذیر ہوگئے اور اہل شام میں
شمار ہوتے ہیں، جبیر بن نفیر اور ابوادریس خولانی نے ان سے
روایت کی سمعان میں سین مہملہ پر کسرہ اور کہا گیا کہ اس پر زبر ہے
اور میم ساکن اور عین مہملہ ہے۔

۹۲۳- نفیع بن حارث:- یہ نفیع حارث کے بیٹے ثقفی ہیں
کنیت ابوبکرہ ہے ان کا ذکر حرف با میں ہو چکا ہے۔

۹۲۴- نافع بن عتبہ:- یہ نافع عتبہ بن ابی وقاص کے
بیٹے بنو زہرہ میں سے ہیں یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے
ہیں ان سے جابر بن سمرہ نے روایت کی فتح مکہ کے روز مسلمان
ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۲۵- ابو نجیح:- یہ ابو نجیح ہیں ان کا نام عمرو بن عبسہ ہے حرف
عین میں اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

تابعین

۹۲۶- نافع بن سرجس:- یہ نافع، سرجس کے بیٹے، عبداللہ
بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، یہ دیلمی تھے اور اکابر تابعین میں سے ہیں

ابن عمرؓ اور ابوسعید رضؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے بہت سے لوگوں نے جن میں زہری مالک بن انس شامل ہیں روایت کی حدیث کے بارے میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ہیں نیز ان ثقہ راویوں میں سے ہیں جن سے روایت حاصل ہے جمع کی جاتی ہے اور جمع کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نافع کے واسطے سے ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں ۱۱۷ھ میں وفات پائی، سرجس میں سین مہملہ اول مفتوح راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۷۔ نافع بن جبیر:۔ یہ نافع جبیر کے بیٹے مطعم کے پوتے قریش میں سے ہیں اور حجاز کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۲۸۔ نافع بن غالب: یہ نافع غالب کے بیٹے کنیت ابو غالب ہے، یہ خیاط اور باہلی ہیں، بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، انس بن مالک سے روایت کی اور ان سے عبدالوارث نے روایت کی۔

۹۲۹۔ نبیہ بن وہب:۔ یہ نبیہ واہب کے بیٹے کعبی اور حجازی ہیں ابان بن عثمان اور کعب سے جو سعید بن عاص کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے اور ان سے نافع نے روایت کی نبیہ میں نون پر ضمہ باموحدہ پر فتحہ اور یاء ساکن ہے اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۹۳۰۔ نضر بن شمیل:۔ یہ نضر ہیں شمیل کے بیٹے کنیت ابوالحسن، بنو مازن میں سے ہیں مرو میں سکونت اختیار کی اور وہاں تقریباً ۲۰۲ھ میں وفات ہوئی ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، لغت، نحو اور تمام فنون ادبیہ کے ماہر تھے شمیل میں شین معجمہ پر پیش ہے۔

۹۳۱۔ ناصح بن عبداللہ:۔ یہ ناصح ہیں، عبداللہ کے بیٹے اور محلمی ہیں ان کا ذکر باب الشفقہ والرحمۃ میں ہے انہوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے اور ان سے یحییٰ بن یعلی اور اسحاق المسلم السلوتی نے روایت کی نیک طینت ہیں، محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۹۳۲۔ النفیلی:۔ ان کا نام عبداللہ، محمد بن علی بن نفیل کے بیٹے حافظ حدیث ہیں انہوں نے مالک سے اور ان سے ابوداؤد نے روایت کی ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا امام احمد ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے یہ دین کے ایک رکن ہیں ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۳۳۔ النجاشی:۔ یہ نجاشی بادشاہ حبشہ ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول لیا ان کا نام اصحمہ ہے فتح مکہ سے قبل وفات پائی، آنحضرت کے پاس جب ان کے وفات کی اطلاع آئی تو ان کی نماز جنازہ پڑھی حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے ابن مندہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے حالانکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے اور نہ آپؐ کا دیدار کیا۔ مناسب یہی ہے کہ ان کو صحابہ میں شمار نہ کیا جائے کیونکہ ہر صحابی" ان پر کسی صورت سے صادق نہیں، ان کا ذکر صلاۃ الجنازہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۴۔ ابونضر:۔ یہ ابونضر ہیں ان کا نام سالم، الوامیہ کے بیٹے عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں ان سے مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی، النضر میں نون مفتوح ضاد معجمہ ساکن ہے۔

۹۳۵۔ ابونضرہ منذر:۔ یہ ابونضرہ ہیں، نام منذر مالک کے بیٹے اور عبدی ہیں ابن عمر و ابوسعید اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی، ان سے ابراہیم تیمی اور قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت کی، ان کا شمار بصرہ کے تابعین میں کیا جاتا ہے حسن سے کچھ پہلے انتقال کیا

۹۳۶۔ ابن نواحہ:۔ اس کا نام عبداللہ ہے یہ وہی ہے جو اپنے دوست ابن اثال کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دونوں کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نواحہ مسیلمہ کذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطابؓ کے عہد خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیج دیا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے اور اس کے

ساتھیوں کے خلاف حارثہ بن مضرب نے شہادت دی کہ یہ لوگ کانوں کی مسجد میں وہ چیزیں ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے جس کو مسیلمہ نے جھوٹ موٹ بنا لیا تھا اور اس کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے اس زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ میں معلم اور حضرت ابو موسیٰ کے دست راست تھے، یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی انہوں نے ان کی سرکشی کو صاف طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی، انہوں نے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی لیکن ابن نواحہ کی معذرت قبول نہیں ہوئی کیونکہ ابن مسعودؓ نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا اور ان کے اندرونی احوال کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا ورنہ اب توبہ کرنے کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا، لیکن اب نواحہ کے بارے میں ابن مسعودؓ قتل کرنے پر مصر ہے۔ کیونکہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا۔ چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر بازار قتل کر دیا۔

و

صحابہ

۹۳۷۔ **واثلہ بن الاسقع** :۔ یہ واثلہ ہیں اسقع کے بیٹے اور لیثی ہیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے سامان کر رہے تھے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور یہ اہل صفہ میں سے تھے پہلے بصرہ میں پھر شام میں ٹھہرے اور ان کا مکان دمشق سے نو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بلاط میں تھا پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی اس وقت ان کی عمر سو سال تھی، ان سے ایک گروہ نے حدیث نقل کی اسقع میں قاف پر زبر آخر میں عین ہے۔

۹۳۸۔ **وہب بن عمیر** :۔ یہ وہب ہیں عمیر بن وہب کے بیٹے اور جمحی ہیں یہ جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے تھے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے بیٹے کو آزاد کر دیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے ان کی ایک خاص حیثیت اور مرتبہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کو صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ شام میں جہاد کرتے ہوئے وفات پائی۔

۹۳۹۔ **وابصہ بن معبد** :۔ یہ وابصہ ہیں معبد کے بیٹے ہیں کنیت ابو شداد اسدی ہے پہلے کوفہ میں قیام کیا پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے رقہ میں وفات پائی ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت کی۔

۹۴۰۔ **وائل بن حجر** :۔ یہ وائل ہیں حجر کے بیٹے اور حضرمی ہیں، حضرموت کے سرداروں میں سے تھے اور ان کے والد وہاں کے بادشاہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سنا دی تھی اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور (حضرموت) سے وائل بن حجر آ رہے ہیں ان کا آنا اطاعت گذاری اور خدا اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لئے ہے یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ دی۔ اپنی ردائے مبارک ان کے لئے بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور فرمایا اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرما دیا، ان سے ان کے دونوں بیٹے علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ نے روایت کی، حجر میں حاء مہملہ مضموم جیم ساکن اور آخر میں راء ہے۔

۹۴۱۔ **وحشی بن حرب** :۔ یہ وحشی ہیں حرب کے بیٹے حبشی اور مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے بحالت کفر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا، غزوۂ طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے، ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا، ایک خیر الناس (حمزہ) دوسرے شر الناس (مسیلمہ کذاب) شام میں جا ٹھہرے تھے حمص میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۹۴۳- ولید بن عقبہ :- یہ ولید ہیں عقبہ کے بیٹے۔ کنیت ابو وہب ہے، قریشی اور عثمان بن عفان رضہ کے ماں شریک بھائی ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان وقت جوان ہونے کے قریب تھے حضرت عثمان رضہ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا یہ قریش کے جوانمردوں اور شاعروں میں سے ہیں ان سے ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے روایت کی رقہ میں وفات پائی۔

۹۴۴- ولید بن ولید :- یہ ولید ہیں، ولید کے بیٹے قریشی اور مخزومی ہیں خالد بن ولید کے بھائی ہیں جنگ بدر میں بحالت کفر قید کرکے لائے گئے ان کا فدیہ ان کے بھائی خالد و ہشام نے ادا کیا جب زر فدیہ ادا ہوگیا تو مسلمان ہوگئے لوگوں نے کہا کہ تم نے فدیہ کی ادائگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا، تو جواب دیا کہ میں نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ کہیں تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے اسارت سے گھبرا کر اسلام قبول کرلیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے مجبور کردیا مکہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور دوسرے ضعفائے اسلام کے لئے قنوت میں دعا فرماتے تھے، کچھ عرصہ کے بعد یہ تو ان کی قید سے نکل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے ان سے عبداللہ بن عمر رضہ اور ابو ہریرہ رضہ نے روایت کی۔

۹۴۵- ورقہ بن نوفل :- یہ ورقہ ہیں۔ نوفل بن اسد کے بیٹے، قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہوگئے تھے، انجیل پڑھے ہوئے تھے بہت بوڑھے اور نابینا ہوگئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضہ کے چچا زاد بھائی تھے۔

۹۴۶- ابو واقد :- یہ ابو واقد ہیں، ان کا نام حارث ہے عوف کے بیٹے لیثی ہیں، پرانے مسلمان تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال مکہ کے قرب و جوار میں رہے اور مکہ ہی میں ۶۸ھ میں بعمر ۸۵ سال انتقال فرمایا اور مقام فخ میں مدفون ہوئے۔

۹۴۶- ابو وہب :- یہ ابو وہب جشمی ہیں ان کا نام اور کنیت ایک ہے انہیں حضور کی صحبت اور آپ سے روایت کرنا دونوں ہی نصیب ہوئیں، جشمی میں جیم پر ضمہ اور شین بے نقطہ پر فتحہ اور میم کے نیچے کسرہ ہے (اور یا تحتیہ مشدد ہے جو نسبت کی ہے۔

تابعین

۹۴۷- وہب بن منبہ :- یہ وہب ہیں منبہ کے بیٹے کنیت ابو عبداللہ، صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل ہیں، جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی ۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا، منبہ میں میم پر پیش نون پر زبر باء (ایک نقطہ والی) کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

۹۴۸- وبرہ بن عبدالرحمان :- یہ وبرہ ہیں عبدالرحمان کے بیٹے، کنیت ابو خزیمہ بنو حارث میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی وبرہ میں واؤ مفتوح باء (ایک نقطہ والی) ساکن ہے۔

۹۴۹- وکیع بن جراح :- یہ وکیع ہیں جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ، قیس عیلان سے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل نیشاپور کے کسی قریہ سے ہے انہوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عبداللہ ابن مبارک احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی بغداد میں آئے اور وہاں حدیث بیان کی یہ قابل اعتماد مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر اعتماد ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، یہ ابو حنیفہ رحمہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے، انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷ھ میں دس محرم کو جب کہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے انتقال فرمایا اور مقام فید میں دفن کئے گئے۔

۹۵۰- وحشی بن حرب :- یہ وحشی ہیں حرب کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی اور ان سے صدقہ بن خالد بن وغیرہم نے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۵۱- ابو وائل :- یہ ابو وائل ہیں ان کا نام شقیق ہے سلمہ کے بیٹے اسدی و کوفی ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں نہ آپ سے کوئی حدیث سنی، ان کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی میں اپنے گھر کی بکریاں جنگل میں چرایا کرتا تھا، صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے

جن میں عمر بن خطاب رضؓ ابن مسعود رضؓ شامل ہیں روایت کرتے ہیں ابن مسعود رضؓ کے بڑے شاگردوں میں ان کے ساتھ مخصوص تھے۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں، یہ ثقہ (قابل اعتماد) ثبت (اپنی روایت پر قائم رہنے والے) حجت ہیں حجاج بن یوسف کے زمانے میں وفات پائی۔

۹۵۲- **ولید بن عقبہ**:- یہ ولید ہے عقبہ بن ربیعہ کا بیٹا جاہلی (کافر) ہے اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اور اسی غزوہ میں مقتول ہوا۔

ہ صحابہ

۹۵۳- **ہشام بن حکیم**:- یہ ہشام ہیں حکیم بن حزام کے بیٹے۔ قرشی واسدی ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے صحابہؓ میں سے صاحب خیر و فضل حضرات میں سے تھے، یہ ان صحابہؓ میں سے تھے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ ان سے ایک گروہ نے جن میں عمر بن خطاب بھی ہیں روایت کی اپنے والد کی وفات سے قبل ہی انتقال فرمایا ان کے والد کا انتقال ۵۴ھ میں ہوا۔

ہشام بن عاص:- یہ ہشام ہیں عاص کے بیٹے عمرو بن عاص کے بھائی پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی مشرف باسلام ہو چکے ہیں حبشہ کو ہجرت کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اطلاع ہوئی تو غزوۂ خندق کے بعد جو مدینہ میں ہوا مکہ واپس ہو گئے بہترین صاحب فضل صحابی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ۱۳ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

۹۵۵- **ہشام بن عامر**:- یہ ہشام ہیں عامر کے بیٹے انصاری ہیں بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں ہی وفات ہوئی اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے اور انہیں کے پاس ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں ان سے ان کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۵۶- **ہلال بن امیہ**:- یہ ہلال ہیں امیہ کے بیٹے واقفی وانصاری ہیں غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ بھی ہیں خدا نے ان سب کی توبہ قبول فرمائی غزوۂ بدر میں شریک رہے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو بدکاری کے ساتھ متہم کیا ان کا ذکر لعان میں ہے ان سے جابر اور ابن عباس نے روایت کی۔

۹۵۷- **ہزال بن ذباب**:- یہ ہزال ہیں ذباب کے بیٹے، کنیت ابو نعیم ہے اسلمی ہیں ان سے ان کے بیٹے نعیم اور محمد بن منکدر نے روایت کی ان کا ذکر ماعز کی حدیث اور ان کے رجم کے سلسلے میں ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی بلکہ ان کے بیٹے نعیم کے واسطہ سے ان سے روایت کی۔

۹۵۸- **ابوہریرہ**:- یہ ابوہریرہ ہیں ان کے نام و نسب میں زبردست اختلاف ہے زیادہ مشہور یہ ہے کہ قبل از اسلام ان کا نام عبدالشمس یا عبد عمرو تھا اور اسلام لانے کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمان نام رکھا گیا۔ اور یہ کہ یہ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ حاکم ابواحمد نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ابوہریرہ کے نام کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمان بن صخر ہے ان کی کنیت ان کے نام پر اس طرح غالب آگئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا غزوۂ خیبر کے سال اسلام لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے پھر آں حضرت کے ساتھ لگ گئے اور علم کے شوق میں پابندی کے ساتھ حاضر رہنے لگے، صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے بہت قوی الحفظ صحابہ میں سے تھے آپ کے ساتھ لگے رہنے کی برکت سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوتیں۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں وہ مجھے یاد نہیں رہتیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی حدیثیں بیان فرمائیں، اب وہ تمام یاد تھا جو آپ نے بیان فرمایا، امام بخاری رحؒ نے فرمایا کہ وہ آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں سے روایت نقل کرتے ہیں اس میں صحابہ جیسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور انس اور تابعین سب شامل ہیں مدینہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی ان کے پاس ہر وقت چھوٹی سی بلی (ہرہ) رہتی تھی، یہ اس کو اٹھائے رکھتے تھے اس لئے ان کا نام ابوہریرہ ہوگیا۔

۹۵۹- ابوالہثیم :- یہ ابوالہثیم ہیں، ان کا نام مالک بن تیہان ہے، حرف میم میں ان کا ذکر آچکا ہے۔

۹۶۰- ابوہاشم :- یہ ابوہاشم شیبہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے اور یہی مشہور تر ہے، معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور شام میں سکونت پذیر ہوگئے، حضرت عثمان رض کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی نیک نہاد صاحب فضل صحابی ہیں ان سے ابوہریرہ وغیرہ نے روایت کی۔

تابعین

۹۶۱- ابوہند :- یہ ابوہند ہیں نام یسار ہے پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں، ابن عباس اور ابوہریرہ اور جابر رض سے انہوں نے روایت کی۔

۹۶۲- ہشام بن عروہ :- یہ ہشام ہیں عروہ بن زبیر کے بیٹے کنیت ابومنذر قریشی اور مدنی ہیں مدینہ کے مشہور تابعیں اور بکثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں ان کا شمار اکابر علماء و جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، ان میں ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ جیسے حضرات بھی ہیں، خلیفہ منصور کے یہاں بغداد آئے، ۶۱ھ میں پیدا ہوئے ۱۴۶ھ میں بمقام بغداد انتقال فرمایا۔

۹۶۳- ہشام بن زید :- یہ ہشام ہیں زید بن انس بن مالک کے بیٹے اور انصاری ہیں انہوں نے اپنے دادا انس رض سے روایت کی، ان سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں

۹۶۴- ہشام بن حسان :- یہ ہشام ہیں حسان کے بیٹے اور قردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر تھے اس لئے قردوسی کہے جاتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج نے ہاتھ پیر باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد کا شمار کرو، شمار کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے، حسن عطاء اور عکرمہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ نے روایت کی ۱۴۶ھ میں انتقال ہوا، قردوسی میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ پر ضمہ اور سین مہملہ ہے۔

۹۶۵- ہشام بن عمار :- یہ ہشام ہیں عمار کے بیٹے کنیت ابوالولید سلمی و دمشقی ہیں تجوید کے ماہر حافظ حدیث، دمشق کے خطیب ہیں انہوں نے مالک یحیی ابن حمزہ سے اور ان سے بخاری، نسائی، ابوداود، ابن ماجہ، محمد بن خزیم اور باعندی نے روایت کی ۹۲ سال تک زندہ رہے، ۲۴۵ھ میں وفات پائی۔

۹۶۶- ہشام بن زیاد :- یہ ہشام ہیں زیاد کے بیٹے ابوالمقدام کنیت ہے قرظی اور حسن سے روایت کی اور ان سے شیبان بن فروخ اور قواریری نے روایت کی، محدثین نے ان کو روایت میں ضعیف کہا ہے۔

۹۶۷- ہشیم بن بشیر :- یہ ہشیم بن بشیر سلمی واسطی ہیں مشہور آئمہ حدیث عمرو بن دینار اور زہری اور یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے مالک، ثوری، شعبہ اور ابن مبارک اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی، ۱۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳ھ میں وفات پائی

۹۶۸- ہلال بن علی :- یہ ہلال ہیں علی بن اسامہ کے بیٹے اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں، حضرت انس رض عطاء بن یسار سے انہوں نے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۶۹- ہلال بن عامر :- یہ ہلال عامر کے بیٹے مزنی ہیں اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور رافع مزنی سے حدیث کی سماعت کی، ان سے یعلی وغیرہ نے روایت کی۔

۹۷۰- ہلال بن یساف :- یہ ہلال یساف کے بیٹے ہیں، اشجع کے آزاد کردہ ہیں ان کی ملاقات حضرت علی بن ابی طالب سے ثابت ہے سلمہ بن قیس سے روایت کی ابومسعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔

۹۷۱- ہلال بن عبداللہ :- یہ ہلال عبداللہ کے بیٹے ابوہاشم

کنیت اور بنو باہلہ سے ہیں انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی اور عفان اور مسلم نے ان سے روایت کی، بخاریؒ نے فرمایا کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

۹۷۲ - ہمام بن حارث :- یہ ہمام ہیں حارث کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں ابن مسعود اور عائشہ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کی

۹۷۳ - ہود بن عبداللہ :- یہ ہود ہیں، عبداللہ بن سعدان کے بیٹے اور عصری ہیں، اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن حجیر نے روایت کی۔

۹۷۴ - ہبیرہ بن مریم :- یہ ہبیرہ مریم کے بیٹے، علیؓ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو اسحٰق اور ابو فاختہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں، امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ قوت نہیں ۶۶ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۵ - ہزیل بن شرحبیل :- یہ ہزیل ہیں شرحبیل کے بیٹے، ازدی، کوفی، اور نابینا ہیں، عبداللہ بن مسعود سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۹۷۶ - ابو الہیاج :- یہ ابو الہیاج حیان ہیں حصین کے بیٹے اور اسدی ہیں حضرت عمار بن یاسرؓ کے کاتب ہیں، امام احمد نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں، ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے حضرت علیؓ اور عمارؓ سے انہوں نے اور ان سے شعبی اور ابو وائل نے روایت کی۔ ہیاج میں یا (دو نقطے والی) مشدد اور جیم ہے۔

صحابی عورتیں

۹۷۷ - ہند بنت عتبہ :- یہ ہند ہیں عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ابوسفیانؓ کی بیوی اور معاویہؓ کی والدہ ہیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں، جب آنحضرتؐ کے دست مبارک پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کروگی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں، جس کی تنگی ہوتی ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قدر لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے حسب دستور کافی ہو، آپؐ نے فرمایا اور نہ زنا کروگی تو ہندہ نے عرض کیا کہ آیا کوئی شریف عورت زنا کار ہو سکتی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کروگی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا اور بڑے ہونے پر آپؐ نے بدر میں قتل کرا دیا حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی، اسی روز حضرت ابو قحافہ حضرت ابو بکرؓ کے والد کا انتقال ہوا ان سے حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے۔

۹۷۸ - ام ہانی :- یہ ام ہانی ہیں ان کا نام فاختہ ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی ہمشیرہ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان سے پیغام نکاح دیا تھا اور ہبیرہ بن ابو وہب نے بھی پیغام دیا تھا لیکن ابو طالب نے ابو ہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا اب دوبارہ آپؐ نے پیام دیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپؐ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں، اب مسلمان ہونے کے بعد کیا پسند نہ کروں گی مگر میں بچوں والی عورت ہوں تو آپؐ نے سکوت فرمایا، ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ان میں علیؓ اور ابن عباس بھی ہیں۔

۹۷۹ - ام ہشام :- یہ ام ہشام حارثہ بن نعمان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

ی

صحابہ

۹۸۰ - یزید بن اسود :- یہ یزید اسود کے بیٹے اور سوائی ہیں ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی، ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں پائی جاتی ہے سوائی میں سین مہملہ مضموم۔ واؤ بلا تشدید اور الف ممدودہ ہے۔

۹۸۱ - یزید بن عامر :- یہ یزید ہیں عامر کے بیٹے اور سوائی اور حجازی ہیں غزوۂ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۸۲ - یزید بن شیبان :- یہ یزید بن شیبان کے بیٹے ازدی اور صحابی ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے ان کا ذکر وحدان میں کیا جاتا ہے انہوں نے ابن مربع سے روایت کی (مربع میں میم مکسور ہے) اور ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

۹۸۳ - یزید بن نعامہ :- یہ یزید نعامہ کے بیٹے اور ضبی ہیں ان سے سعید بن سلمان نے روایت کی بحالت شرک حنین میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ترمذی کا ارشاد ہے کہ ان کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت معروف نہیں ہے نعامہ میں نون اور عین مہملہ دونوں پر فتحہ ہے۔

۹۸۴ - یحییٰ بن اسید بن حضیر :- یہ یحییٰ، اسید حضیر کے بیٹے انصار میں سے ہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ہی کے نام پر ہے ان کا ذکر فضل القراۃ والقاری میں ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ ان کی عمر تو حدیث کی سماعت کے لائق تھی لیکن میں ان کو کوئی روایت نہیں جانتا۔

۹۸۵ - یوسف بن عبداللہ :- یہ یوسف ہیں عبداللہ بن سلام کے بیٹے کنیت ابو یعقوب ہے حضرت یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے حضور کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے آپ کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی گود میں لیا ان کا نام یوسف تجویز فرمایا ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا حفاظت فرمائی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ان کی کوئی روایت نہیں اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۹۸۶ - یعلیٰ بن امیہ :- یہ یعلیٰ امیہ کے بیٹے تمیمی اور حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے، ان سے صفوان رح عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کی حضرت علی رض بن ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور اسی میں قتل کئے گئے

۹۸۷ - ابوالیسر :- یہ ابوالیسر (یا پر فتحہ اور نیچے دو نقطے اور سین مہملہ پر فتحہ ہے) ان کا نام کعب اور یہ عمرو کے بیٹے ہیں، ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

تابعین

۹۸۸ - یزید بن ہارون :- یہ یزید ہارون کے بیٹے اور اسلمی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسط کے رہنے والے، ایک جماعت سے انہوں نے روایت کی اور ان سے احمد بن حنبل علی بن مدینی وغیرہ نے روایت کی بغداد میں وارد ہوئے اور وہاں حدیث بیان کی پھر واسط لوٹ آئے اور وہیں وفات پائی، ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ابن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی الحفظ نہیں دیکھا، حدیث کے زبردست عالم اور حافظ، ثقہ زاہد و عابد تھے ۲۰۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۸۹ - یزید بن زریع :- یہ یزید ہیں، زریع کے بیٹے ان کی کنیت ابو معاویہ ہے حافظ حدیث ہیں ایوب و یونس سے انہوں نے اور ان سے ابن مدینی اور مسدد نے روایت کی ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا کہ بصرہ میں دینی و علمی پختگی ان پر ختم ہے، شوال ۱۸۲ھ میں بعمر ۸۱ سال وفات پائی۔

۹۹۰ - یزید بن ہرمز :- یہ یزید ہیں ہرمز کے بیٹے ہلالی مدینی اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں، انہوں نے ابو ہریرہ رض سے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمرو بن دینار اور زہری نے روایت کی۔

۹۹۱ - یزید بن ابی عبید :- یہ یزید ہیں ابو عبید کے بیٹے، سلمہ بن اکوع کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے سلمہ رض سے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۲ - یزید بن رومان :- یہ یزید ہیں رومان کے بیٹے ان کی کنیت ابو روح ہے اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں ابن زبیر اور صالح بن خوات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۳ - یزید بن اصم :- یہ یزید ہیں، اصم کے بیٹے حضرت ام المومنین میمونہ کے ہمشیر زادہ ہیں، حضرت میمونہ اور ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۴ - یزید بن نعیم :- یہ یزید ہیں نعیم بن ہزال کے بیٹے اور اسلمی ہیں انہوں نے اپنے والد اور جابر رض سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی، نعیم میں نون پر فتحہ ہے اور عین مہملہ ہے اور ہزال

ہیں ہا مفتوح اور زا مشدد ہے۔

۹۹۵۔ یزید بن زیاد :۔ یہ یزید ہیں زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں انہوں نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے اور ان سے وکیع اور ابو نعیم نے روایت کی۔

۹۹۶۔ یعلی بن مملک :۔ یہ یعلی ہیں مملک کے بیٹے (مملک میں پہلا میم مفتوح دوسرا ساکن لام مفتوح اور آخر حرف کاف ہے) اور تابعی ہیں انہوں نے ام سلمہ سے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی۔

۹۹۷۔ یعیش بن طخفہ :۔ یہ یعیش ہیں، طخفہ بن قیس کے بیٹے اور غفاری ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ان کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے اور ان سے ابو سلمہ نے روایت کی طخفہ میں طا پر کسرہ خاء معجمہ ساکن ہے۔

۹۹۸۔ یعقوب بن عاصم :۔ یہ یعقوب ہیں عاصم بن عروہ بن مسعود کے بیٹے اور ثقفی و حجازی ہیں انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی۔

۹۹۹۔ یحیی بن خلف :۔ یہ یحیی خلف کے بیٹے، باہلی ہیں معتمر وغیرہ سے انہوں نے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی سنہ ۲۴۲ھ میں وفات پائی۔ باب اعداد آلۃ الجہاد میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۰۔ یحیی بن سعید :۔ یہ یحیی ہیں سعید کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں، انس بن مالک، سائب بن یزید اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی مدینۃ الرسول میں بنو امیہ کے دور میں فصل خصومات کے ذمہ دار تھے خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلالیا اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیا اسی مقام پر سنہ ۱۴۳ھ میں انتقال فرمایا حدیث و فقہ کے ائمہ میں سے ایک امام عالم دین پرہیزگار، زاہد، نیک نہاد اور فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔

۱۰۰۱۔ یحیی بن حصین :۔ یہ یحیی ہیں حصین کے بیٹے، اپنی دادی ام حصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں ان سے ابو اسحق اور شعبہ نے روایت کی ثقہ ہیں

۱۰۰۲۔ یحیی بن عبد الرحمان :۔ یہ یحیی ہیں عبد الرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے اور مدنی ہیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی۔

۱۰۰۳۔ یحیی بن عبد اللہ :۔ یہ یحیی ہیں عبد اللہ بن بحیر کے بیٹے اور صنعانی ہیں انہوں نے ان لوگوں سے روایت کی جن سے فروہ بن مسیک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کی بحیر میں بار (ایک نقطہ والی) مفتوح اور حاء مہملہ مکسور اور راء مہملہ ہے۔

۱۰۰۴۔ یحیی بن ابی کثیر :۔ یہ یحیی ہیں ابو کثیر کے بیٹے ان کی کنیت ابو نصر ہے یمامی اور بنو طے کے آزاد کردہ ہیں دراصل بصرہ کے ہیں پھر یمامہ منتقل ہو گئے انہوں نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور عبد اللہ بن ابی قتادہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۰۵۔ یونس بن یزید :۔ یہ یونس ہیں یزید کے بیٹے اور ایلی ہیں قاسم عکرمہ اور امام زہری سے انہوں نے اور ان سے ابن مبارک اور ابن وہب نے روایت کی ثقہ اور امام ہیں۔ سنہ ۱۵۹ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۰۶۔ یونس بن عبید :۔ یہ یونس ہیں عبید کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں حسن اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی سنہ ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۱۰۰۷۔ یسیرہ :۔ یہ یسیرہ۔ یاسر انصاری کی والدہ ہیں یہ مہاجرہ عورتوں میں سے ہیں ان سے ان کی پوتی حمیصہ بنت یاسر نے روایت کی یُسیرہ میں یاء پر ضمہ سین پر فتحہ یا ساکن اور راء ہے۔

اصحاب اصول ائمہ کے بیان میں

۱۰۰۸۔ مالک بن انس :۔ یہ امام مالک ہیں، انس بن مالک بن ابی عامر کے بیٹے اور اصبحی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہم نے ان کے ذکر سے اس لئے ابتدا کی کہ یہ اپنی واقفیت مرتبہ اور

زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں یہ علماء کے شیخ اور ائمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا ہے اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت ان دونوں نے اپنی کتاب میں رکھی اس لئے ہم یہاں ان کو ذکر نہ کریں گے کیونکہ یہ دونوں سے مقدم ہونے کے زیادہ حقدار اور لائق ہیں اور ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا حق رکھتی ہیں ۹۵ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۹۶ھ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال تھی، واقدی نے کہا کہ آپ کی عمر نوے سال ہوئی آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث و فقہ میں تمام انسانوں کے مقتدا تھے آپ کے فخر کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں آپ نے

زہری، یحیٰی بن سعید نافع محمد بن منکدر ہشام بن عروہ، زید بن اسلم ربیعہ بن ابی عبدالرحمان اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے اس قدر مخلوق نے حدیث کی روایت کی جن کا شمار نہیں ہو سکتا آپ کے شاگرد پورے پورے ملک کے امام بنے ان میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار ابو ہاشم، عبدالعزیز بن ابی حازم شامل ہیں، یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے اعتبار سے ان کی نظیر ہیں علاوہ ازیں معن بن عیسیٰ یحیٰی بن یحیٰی، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی عبداللہ بن وہب وغیرہ جیسے لوگوں کا شمار نہیں، یہی بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی احمد بن حنبل اور یحیٰی ابن معین جیسے ائمہ اور محدثین کے استاد ہیں بکر بن عبداللہ صنعانی نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے احادیث سنائیں ہم اور سننا چاہتے رہے تو ایک روز فرمایا تم ربیعہ کا کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں ہم نے جا کر ربیعہ کو جگایا اور ان سے کہا آپ ہی ربیعہ ہو کہا ہاں ہم نے کہا وہی ربیعہ جن سے مالک بن انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہا ہاں ہم نے کہا کیا بات ہے امام مالک تو آپ سے اس قدر مستفیض ہوئے اور آپ اپنے علم سے اس درجہ (اجتہاد) پر نہ پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ دولت یعنی لطف ربانی کا ایک مثقال علم کے ایک گٹھڑے سے بہتر ہے، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں لیکن سنت میں

امام نہیں اور اوزاعی سنت میں امام ہیں تو حدیث میں امام نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں، یہ امام مالکؒ علم اور دین کی تعظیم میں بہت بڑھے ہوئے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے واڑھی میں کنگھا کرتے خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پر ہیبت ہو کر بیٹھتے پھر حدیث بیان فرماتے اس کے متعلق ان سے عرض کیا گیا تو کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کروں۔ ایک بار ابو حازم حدیث بیان فرما رہے تھے امام مالک گذرے اور آگے بڑھ گئے، بیٹھے نہیں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی، حدیث رسول کو کھڑے ہو کر حاصل کرنا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا اس لئے نہیں ٹھہرا یحیٰی بن سعید نے فرمایا کہ کسی کی حدیث امام مالک کی حدیث سے زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل کا تذکرہ ہو تو امام مالک نجوم کی طرح ہیں اور مجھے تو امام مالک سے سے زیادہ کوئی قابل اطمینان معلوم نہیں ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو آپ اس سے فرماتے کہ تم دیکھ لو میرے دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے اور تم تو شکی ہو جاؤ اور کسی اپنے جیسے شکی کے پاس جا کر اس سے مناظرہ کرو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی روایت امام مالک سے ملے تو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لو امام مالکؒ کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نفس میں خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی، آپ کا ارشاد ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالےٰ دل میں رکھ دیتا ہے، ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں لوگ ارد گرد ہیں اور مالک آپ کے بالکل سامنے کھڑے ہیں آپ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو دے رہے ہیں اور مالک لوگوں پر چھڑک رہے ہیں، مطرف نے کہا کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سمجھی، امام شافعی نے فرمایا کہ مجھ سے میری پھوپھی نے فرمایا اس وقت ہم مکہ میں تھے کہ میں نے آج رات عجیب چیز دیکھی، میں نے کہا کیا دیکھا؟ تو انہوں نے کہا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات

ہو گئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا حساب رکھا معلوم ہوا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالک کی وفات ہوئی امام مالک سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے یہاں آیا کرتے تاکہ ہمارے بچے آپ سے آپ کی کتاب مؤطا سن لیتے

تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالے امیر المومنین کی عزت برقرار رکھے یہ علم آپ ہی کے یہاں سے نکلا ہے اگر آپ اس کی عزت رکھیں گے تو باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اسے ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جائے گا علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور بچوں سے کہا جاؤ مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو، رشید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ آپ کا کوئی مکان ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے مکان خرید لیے امام نے دینار لے لئے اور خرچ نہیں کیے، جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو امام مالک رحمہ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو مؤطا پر اس طرح پابند کر دوں جس طرح عثمان رضؓ نے ایک قرآن پر لوگوں کو پابند کر دیا تھا تو امام مالک نے جواب دیا کہ لوگوں کو مؤطا پر مجبور کرنا ایسا امر ہے کہ آپ کو اس پر قدرت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپؐ کی وفات کے بعد شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں اور انہوں نے حدیثیں بیان کی ہیں اس لئے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور آپ کے ساتھ چلنا تو ایسا معاملہ ہے کہ مجھے اس کی قدرت نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ اس کے لیے بہتر ہے کاش کہ انہیں اس کا علم ہوتا اور آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے اور آپ کے دیے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا جی چاہے واپس لے لیں یا پھر رہنے دیں مقصد یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لئے اس لئے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے مقابلہ میں ان دنانیر کو ترجیح نہیں دے سکتا امام شافعی رحمہ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر کچھ خراسان کے گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے خچروں کی غول دیکھے میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھے تھے میں نے امام مالک سے عرض کیا یہ کیسے اچھے ہیں تو فرمایا اے عبداللہ یہ میری جانب سے آپ کے لئے ہدیہ ہے میں نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنے لیے اس میں سے کوئی سواری رکھ لیجئے تو فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں نے اس زمین کو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کسی جانور کے کھر سے روند ڈالوں۔ اس جیسے نامعلوم کتنے فضائل اس کوہ بلند اور بحر مواج کے لئے مذکور ہیں۔

۹۰۰۱۔ نعمان بن ثابت ؒ۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ ہیں آپ کا نام نعمان تھا ثابت بن زوطار کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے ہیں حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں، آپ بزاز تھے اور ریشمی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے دادا زوطا کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا ثابت اپنے بچپن میں حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضؓ نے ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں بمقام بغداد وفات پائی مقبرہ خیزران میں دفن کیے گئے بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے، بصرہ میں انس بن مالک کوفہ میں عبداللہ بن ابی اوفی مدینہ میں سہل بن سعد ساعدی مکہ میں ابوالطفیل عامر بن واصلہ، امام ابوحنیفہ کی ملاقات ان میں کسی سے نہیں ہوئی اور نہ ان سے کچھ حاصل کیا، فقہ تو حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح ابواسحٰق سبیعی محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ، سماک بن حرب وغیرہ سے کی ان سے عبداللہ بن مبارک وکیع بن جراح یزید بن ہارون قاضی محمد یوسف، محمد بن حسن شیبانی وغیرہ نے روایت کی خلیفہ منصور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر لیا تھا آپ نے وفات تک وہیں قیام کیا، مروان بن محمد اموی کے دور میں ابن ہبیرہ نے کوفہ کے محکمہ قضا کی ذمہ داری لینے پر

مجبور کرنا چاہا مگر ابوحنیفہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس نے آپ کے دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگوائے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جب خلیفہ منصور نے ابوحنیفہ کو عراق بلوالیا تو محکمہ قضا سپرد کرنا چاہا انہوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا ابوحنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا دونوں طرف سے بار بار قسم کھائی گئی۔ آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کر ڈالا۔ قید ہی میں آپ کی وفات ہوئی حکیم بن ہشام نے کہا شام میں مجھ سے ابوحنیفہ رح کے متعلق بیان کیا گیا کہ ابوحنیفہ امانت داری میں سب سے بڑے آدمی ہیں بادشاہ نے چاہا کہ آپ اس کے خزانوں کی کنجیوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی انہوں نے دنیا والوں کے عذاب کو خدا کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا روایت ہے کہ ابن مبارک کے یہاں ابوحنیفہ رح کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگے تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی ہے اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابوحنیفہ مردوں میں متوسط قامت تھے بعض کہتے ہیں کہ کشیدہ قامت تھے اگندمی رنگ غالب تھا، چہرہ خوبصورت گفتگو میں سب سے اچھے نہایت آواز، شائستہ مجلس، نہایت سخی اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی بہت خبر گیری کرنے والے تھے، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالک سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہے، آپ نے فرمایا ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس ستون کے متعلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے امام شافعی رح نے فرمایا کہ جس شخص کو فقہ میں تبحر حاصل کرنا ہوگا وہ ابوحنیفہ کی امداد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا، امام ابوحامد غزالی نے فرمایا کہ بیان کیا گیا کہ ابوحنیفہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز راستہ سے گذر رہے تھے ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے سے کہا یہ وہ شخص ہے جو خدا کی عبادت میں ! تمام رات جاگتا ہے اس روز کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اس بات میں شرم محسوس ہوئی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے شریک نخعی نے کہا ابوحنیفہ نہایت خاموش اور ہمیشہ گہری فکر میں رہنے والے اور نہایت کم گو تھے یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی واضح ترین علامت ہے اس لئے کہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قدر کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب و فضائل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا خلاصہ یہ کہ آپ عالم متقی، زاہد، عابد اور علوم شریعت میں امام تھے اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ ان کے واسطہ سے کوئی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں نہیں ہے، اس کی غرض صرف آپ کی جلالت شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام و ذکر سے تبرک کا حصول ہے۔

۱۰۱۰۔ **محمد بن ادریس شافعی** :۔ یہ امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف ہیں قرشی و مطلبی ہیں، شافع نے بحالت جوانی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے ان کے والد سائب جنگ بدر کے موقع پر مسلمان ہوئے ہیں یہ بنی ہاشم کے علم بردار تھے قید ہو گئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد مشرف باسلام ہوئے، امام شافعی بمقام غزہ سنہ ۱۵۰ھ میں تولد ہوئے دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے یہ وہی سال ہے جس میں ابوحنیفہ رح کی پیدائش ہوئی کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابوحنیفہ رح کا انتقال ہوا، امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں مذکور ہے ورنہ اہل تاریخ میں مشہور یہی ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے محمد بن حکیم نے کہا کہ امام شافعیؒ جب مادر شکم میں ودیعت کئے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے شکم سے نکلا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر اس کے اجزا ہر ہر شہر میں جا گرے کسی معبر نے تعبیر دی اور کہا کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش واقع ہوگی، امام شافعی رح نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، مجھ سے آپ نے ارشاد

فرمایا میاں لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آؤ! میں قریب ہو گیا، آپ ؐ نے اپنا لعاب دہن لیا میں نے اپنا منہ کھول دیا، آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹ، زبان اور مونہہ پر پھیر دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے بچپن میں آنحضرت کو (خواب میں) مکہ میں ایک نہایت وجیہ الانسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے قریب ہو کر میں نے کہا آپ مجھے بھی نماز پڑھایئے آپ نے اپنی استین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے مرحمت فرمائی اور فرمایا یہ تمہاری ہے امام شافعی فرماتے ہیں وہاں کوئی معبر تھا میں نے اپنا خواب ان کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہو گے اور تم سنت پر قائم رہو گے کیونکہ مسجد حرام کا امام تمام ائمہ سے افضل ہوتا ہے اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تم اشیاء کی حقیقت واقعی تک رسائی پاؤ گے لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ ابتداء میں نادار تھے اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے رشتہ داروں کے پاس معلم کی تنخواہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا لیکن معلم جب کسی بچے کو تعلیم دیتا امام شافعی اس کو اس کی زبان سے نکلتے ہی محفوظ کر لیتے، جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو امام شافعیؒ بچوں کو وہی چیزیں یاد کراتے رہتے، معلم نے غور کیا تو اس کو محسوس ہوا کہ امام شافعی ان کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ تنخواہ کی صورت میں وہ امام شافعی سے خواہاں ہیں۔ اب تو معلم نے تنخواہ کا مطالبہ چھوڑ دیا، یہ سلسلۂ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انہوں نے علم قرآن حاصل کیا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علماء کی مجلس میں بیٹھنے لگا حدیثیں اور مسائل یاد کرتا، ہمارا مکان شعب خیف مکہ میں تھا، میں اس قدر غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا تو میں ہڈی اٹھا لیتا اور اس پر لکھ لیتا شروع میں انہوں نے فقہ کی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کی اسی دوران میں انہیں معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے امام اور آقا ہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے چنانچہ میں نے ایک شخص سے مؤطا عاریۃً لی اس کو زبانی یاد کر لیا پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا اور اس سے ایک والی مدینہ کے نام خط اور دوسرا امام مالک کے نام حاصل کیا اور مدینہ آ گیا اور وہ خط دے دیا حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے، اگر تم مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیادہ پا چلنے کے لئے مجبور کرو تو یہ میرے لئے بہ نسبت اس کے بہت ہلکی بات ہو گی کہ میں امام مالک کے دروازے تک جاؤں، میں نے کہا کہ اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں تو امیر نے کہا یہ تو بہت مشکل کاش کہ تم ان کے دروازے پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے لئے بھی ان کا دروازہ کھل جائے، پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا ایک سیاہ فام لونڈی نکلی امیر نے اس سے کہا اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں دروازے پر ہوں۔ وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی اور اس نے کہا کہ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دے دیجئے آپ کو جواب مل جائے گا اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ پنجشنبہ اس قسم کی ضرورت کے لئے معین ہے، اس لئے تشریف لے جائیے انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک معاملہ میں والی مکہ کا خط ہے وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لئے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا میں نے دیکھا کہ امام مالک ایک کشیدہ قامت بزرگ تشریف لا رہے ہیں، آپ نہایت پر ہیبت تھے اور طیلسان پہنے ہوئے تھے والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا جب امام مالک اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا ہے تو انہوں نے خط کو گرا دیا اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس درجہ میں آ گیا کہ لوگ سفارشی خطوط سے اس کو حاصل کرنے لگے، امام شافعی کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا فرمائیں میں عبد المطلب کی اولاد ہوں میری حالت اور قصہ ایسا ایسا

سے جب انہوں نے میری بات سن لی تو کچھ عرصہ میری طرف دیکھتے رہے امام مالک صاحب فراست بزرگ تھے پھر مجھ سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا محمد! مجھ سے فرمایا محمد، خدا سے ڈرو گناہوں سے پرہیز کرو اسلئے کہ عنقریب تمہاری ایک شان کا ظہور ہوگا میں نے عرض کیا کہ بہت بہتر بسر و چشم پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے قلب پر ایک نقد ودیعت فرمایا ہے اس کو معصیت سے گل نہ کر دینا پھر ارشاد فرمایا کہ تم جب آؤ تو اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لانا جو مؤطا کی قرأت کرے میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قرأت شروع کی جب ان کے ملول کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قرأت پسند آتی اور وہ مجھ سے فرماتے کہ میاں صاحبزادے اور پڑھو یہاں تک کہ چند ہی روز میں میں نے مؤطا کی قرأت مکمل کر لی اس کے بعد امام مالکؒ کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہا امام شافعی جب کوئی رائے امام مالک سے نقل کرتے تو فرماتے کہ یہ ہمارے استاذ امام مالک کی رائے ہے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون شخص ہیں کیونکہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتا ہوا پاتا ہوں؛ تو انہوں نے فرمایا کہ پیارے بیٹے! امام شافعی دن کے آفتاب کے مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن و عافیت کی طرح تھے اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے انہی عبداللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعی رح ایک روز میرے والد کی عیادت کے لئے تشریف لائے والد اس وقت بیمار تھے صالح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھے آنکھیں چوم کر امام شافعی کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گئے پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے جب امام شافعی اٹھ کر سوار ہو گئے تو میرے والد نے ان کی رکاب تھام لی اور ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ہمراہ کیوں گئے تو والد صاحب نے کہا کہ ابو زکریا! اگر تم دوسری جانب سے ان کی رکاب تھام لیتے تو تمہیں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو اسے اس خچر کی دم کو ضرور سونگھنا ہوگا

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اس قدر زبردست ہو جس قدر کہ امام شافعی کے زمانہ میں امام شافعیؒ کی تھی میں اپنی تمام نمازوں کے بعد ان کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے اور میرے والدین اور امام محمد بن ادریس شافعی کی مغفرت فرما حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعیؒ کے سامنے پڑھیں اس میں امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے، امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا لیکن جس نے تنگ دستی اور ذلت نفس اور علماء کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی کسی سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوئی کہ خدا اس کو توفیق مرحمت فرمائے اور وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کی مدد ہو اور اس کی طرف اللہ کی رعایت اور حفاظت ہو اور میں نے کسی سے کبھی مناظرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اس امر کی دلی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ حق کو خواہ میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرے اور مجھے تو خدا کی قسم اہل کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہو گئی ہے جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا اور فرمایا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنا لیا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعیؒ کی بہن کے لڑکے ہیں اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس بار یا اس سے کم زیادہ آتے تو چراغ امام شافعیؒ کے سامنے ہوتا شافعی لیٹے ہوئے کچھ سوچتے رہتے پھر لونڈی کو آواز دیتے کہ چراغ لاؤ وہ چراغ لے کر آتی اور جو کچھ لکھنا ہوتا وہ لکھتے پھر فرماتے لے جاؤ! ابو محمد سے دریافت کیا گیا کہ چراغ واپس کرنے سے کیا مقصد تھا؛ تو انہوں نے جواب دیا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے، امام شافعیؒ نے فرمایا گفتگو میں قوت پیدا کرنے کے لئے خاموشی کو مددگار بناؤ اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لئے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو چپکے سے

نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے اس نے اس کو بدنام کیا اور اس کے ساتھ خیانت کی۔ حمیدی نے کہا امام شافعی صنعا سے دس ہزار کی رقم ایک رومال میں لے کر مکہ تشریف لائے آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کردیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے میں وہیں موجود تھا تھوڑی دیر میں ہی تمام رقم خرچ ہوگئی اب امام شافعی مکہ میں داخل ہوئے مزنی نے کہا میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں پایا ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کرتے کرتے میں ان کے مکان کے دروازہ تک چلا آیا اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک تھیلی لایا اور امام سے عرض کیا کہ آقا نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ تھیلی آپ قبول فرمالیں، امامؒ نے وہ تھیلی ان سے لے لی اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے ابو عبداللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی ہے اور پاس کچھ بھی نہیں ہے امام نے وہ تھیلی ان کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان میں داخل ہوئے آپ کے فضائل بے شمار ہیں آپ دنیا بھر کے امام اور مشرق و مغرب کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم دین تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں علوم و فضائل کی وہ مقدار ایک جا کر دی تھی جو آپ سے پہلے نہ کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلے کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوئی آپ نے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی، آپ سے امام احمد بن حنبل ابو ثور، ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مزنی ربیع بن سلیم مرادی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے اور وہاں بوقت عشاء شب جمعہ میں انتقال فرمایا جمعہ کو عصر بعد دفن کیے گئے۔ رجب کی آخری تاریخ ۲۰۴ھ میں بعمر ۵۴ سال انتقال فرمایا، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کی وفات سے چند روز پہلے خواب میں دیکھا کہ آدمؑ کی وفات ہوگئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں، صبح کو میں نے بعض علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم اسماء مرحمت فرمایا تھا کچھ دن نہ گذرے تھے کہ امام شافعیؒ کا انتقال ہوگیا مزنی کہتے ہیں کہ امام شافعی کے پاس آپ کی اس بیماری کے زمانہ میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی، میں نے دریافت کیا آج صبح کیسی رہی؟ تو فرمایا کہ میں دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں دوستوں سے جدا ہونے والا، موت کا جام پینے والا اور اپنی بداعمالی سے ملنے والا اور اپنے خدا کے پاس پہنچنے والا ہوں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل ہوتی ہے کہ میں اس کو مبارک باد دوں۔ یا دوزخ کی جانب کہ میں اس کی تعزیت کروں، پھر ان پر گریہ وطاری ہوگیا اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

شعر

(۱) جب میرا دل قساوت میں مبتلا ہوگیا اور میرے راستے تنگ ہوگئے تو میں نے تیری امید کو عفو کی طرف پہنچانے والا زینہ بنا لیا۔ (۲) میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوئے لیکن جب میں نے ان کو تیرے عفو کے مقابل دیکھا تو تیرا عفو ہی بڑا ثابت ہوا۔ (۳) آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے اور اپنے عفو و مغفرت کی سخاوت سے میرے اوپر احسان فرماتے رہے اور میری عزت بڑھاتے رہے (۴) اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیونکہ اس نے آپ کے صفی آدم کو بھی راستہ سے ہٹا دیا۔

احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا بھائی صاحب آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور ایک تاج میرے سر پر رکھا (میری تاج پوشی کی) اور مجھے بیوی عنایت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اترائے جن سے ہم نے تمہیں سرفراز کیا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر تکبر نہیں کیا، تمام علماء فقہ و اصول و حدیث و لغت و نحو اس پر متفق ہیں کہ امام شافعی ثقہ، امین، عادل زاہد، متورع، سخی، خوب سیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طول کے ساتھ ذکر کیے جائیں گے

وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی مختصر تصور کی جائے گی اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔

۱۱۰۱۔ احمد بن حنبل :۔ یہ امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی ہیں اور مخوشیبان میں سے ہیں ۱۶۴ھ میں بمقام بغداد تولد ہوئے اور ۲۴۱ھ میں بعمر ۷۷ سال بغداد ہی میں انتقال فرمایا۔ یہ فقہ حدیث زہد و عبادت میں مقتدیٰ ہیں، یہ صحیح و سقیم، مجروح و معدل کا معیار ہیں بغداد میں ان کا اٹھان ہوا اور وہیں علم حاصل کیا اور مشائخ حدیث سے حدیث کی سماعت کی پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن و شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔

آپ نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبدالرزاق بن ہمام اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کے دونوں صاحبزادے صالح اور عبداللہ اور آپ کے چچازاد بھائی حنبل بن اسحٰق اور محمد بن اسمعیل بخاری و مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابوزرعہ، ابو داؤد سجستانی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی یہ ضرور ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلا ذکر سند حدیث کے سوا امام بخاری ؒ نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل نہیں کی اور احمد بن عیسیٰ ترمذی نے بھی ان سے ایک اور حدیث روایت کی آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے مناقب بہت وافر ہیں، نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں، دین میں ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے، ان کے ذکر کا آفاق میں شہرہ ہے ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ان مجتہدین میں سے ہیں جن کے قول رائے اور مذہب پر بہت سے ملکوں میں عمل ہوتا ہے، اسحٰق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل خدا اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر خدا کی حجت ہیں امام شافعی ؒ نے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی متورع اور عالم و فقیہہ نہیں چھوڑا احمد بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے کسی کالے سر والے (نوجوان) کو امام احمد ابن حنبل سے زیادہ حدیث رسول کا حافظ اور اس کے معانی و فقہ کا واقف کار نہیں دیکھا، ابوزرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں کسی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے ان سے حدیث کا مذاکرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے حاصل کئے ابراہیم حربی نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا خدا نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین و آخرین کا علم جمع کر دیا تھا اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اسی کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے روک لیتے، ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلس آخرت ہوتی تھی اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا، محمد بن مسلمہ نے کہا کہ حسن بن عبدالعزیز کی میراث ان کے پاس مصر سے لائی گئی یہ ایک لاکھ اشرفی تھی۔ انہوں نے امام احمد بن حنبل کے لئے تین تھیلیاں جن میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجی اور کہلا بھیجا کہ حضرت یہ میراث حلال میں سے پیش کرتا ہوں آپ اسے قبول فرمالیں اور اپنے اہل و عیال پر صرف فرمالیں آپ نے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت موجود ہے چنانچہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا، ان کے بیٹے عبدالرحمن کہتے ہیں کہ نمازوں کے بعد میں اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریزی سے بچایا ہے اسی طرح میرے چہرہ کو دوسروں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ، میمون ابن اصبغ نے کہا کہ میں بغداد میں تھا میں نے ایک آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل کا امتحان کیا جا رہا ہے میں وہاں گیا جب ان کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب تیسرا کوڑا لگایا گیا تو فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں جب چوتھا مارا گیا تو آیت لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پڑھی (ترجمہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہ آئے گی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر دی ہے) اسی طرح انتیس کوڑے لگائے گئے اس وقت امام احمد کا ازار بند ایک کپڑے کی کترن تھا وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا پاجامہ زیر ناف ہو گیا تو امام احمد نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی نہ معلوم کیا بات ہوئی ان کا پاجامہ اوپر کو ہو گیا اور نیچے نہیں گرا، ایک ہفتہ بعد میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا:

کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے آپ نے کیا چیز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پر کر دیا ہے کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستہ پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں احمد بن محمد کندی نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرما دی اور یہ فرمایا کہ اے احمد تم کو ہمارے معاملہ میں مارا گیا ہے میں نے کہا ہاں اے پروردگار۔ فرمایا دیکھو یہ ہمارا چہرہ ہے اس کا دیدار کرو ہم نے تمہیں دیدار کی اجازت دے دی ہے۔

۱۰۱۲:۔ محمد بن اسماعیل بخاری ہ یہ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفی و بخاری ہیں ان کو جعفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والد مغیرہ پہلے آتش پرست تھے یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے اور چونکہ وہ جعفی اور بخارا کے حاکم تھے اس لیے ان کو جعفی و بخاری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے، جعفی یمن کے ایک قبیلہ کے جد اعلیٰ ہیں جعفی سعد کے بیٹے ہیں جعفی کی طرف نسبت کی جائے تو یہی لفظ نسبت کے لیے بھی بولا جائے گا امام بخاری کی پیدائش بروز جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر ۱۳ دن کم ۶۲ سال ہوئی اولاد ذکور میں ان کے بعد کوئی نہ تھا امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں دور و دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی اور خراسان، جبال و عراق، حجاز، شام اور مصر میں حدیثیں جمع کیں اور حدیث بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حاصل کی ان میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبداللہ بن موسیٰ عیسی، ابو عاصم شیبانی، علی بن مدینی احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عبداللہ بن زبیر حمیدی اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ شامل ہیں ہر شہر میں جہاں امام بخاری رح نے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل کی، فربری کہتے ہیں کہ امام بخاری کی کتاب بخاری کو خود مصنف سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا، اب امام بخاری سے نقل کرنے والا میرے سوا کوئی باقی نہیں ہے جب امام بخاری رح مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ احادیث سے انتخاب کر کے مرتب کی، اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی، اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں، ان کی کتاب صحیح بخاری میں بشمول احادیث مکررہ سات ہزار دو سو کچھ حدیثیں ہیں، کہا جاتا ہے کہ مکرر حدیثوں کو حذف کرنے کے بعد اس میں چار ہزار حدیثیں ہیں امام بخاری نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال میں مرتب فرمایا جس وقت امام بخاری بغداد پہنچے اور وہاں کے محدثین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے سو حدیثیں اس طرح انتخاب کیں کہ ان کے متون و اسانید کو الٹ پلٹ کر دیا اور ایک متن حدیث کے ساتھ دوسرے متن کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری حدیث کے ساتھ شامل کر دی۔ دس آدمیوں کو ایسی دس دس حدیثیں دیں اور ان کو کہا گیا کہ جب وہ امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ان احادیث کو امام بخاری کے سامنے پڑھیں (تا کہ ان کے حفظ حدیث و حفظ اسناد کا امتحان ہو سکے) چنانچہ امام کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی جب بااطمینان بیٹھ گئے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک شخص امام کے سامنے حاضر ہوا اور ان حدیثوں میں سے ایک حدیث کے بارے میں امام سے دریافت کیا، امام بخاری نے جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا یہاں تک کہ وہ دس حدیثیں پڑھ چکا اور امام بخاری برابر یہی کہتے رہے کہ میں اس کو نہیں جانتا، اہل علم تو ان کے انکار ہی سے سمجھ گئے کہ امام بخاری ماہر حدیث ہیں لیکن غیر علماء کو ابھی تک امام کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح واقعہ پیش آیا جیسے پہلے کے ساتھ پیش آیا تھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور امام بخاری رح صرف اس قدر فرماتے کہ میں اس کو نہیں جانتا، جب سب آدمی اپنی اپنی حدیثیں پیش کر کے فارغ ہو گئے تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث اس طرح ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری دس حدیثیں اس ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن

کے ساتھ اس کی اصلی سند کو ملا کر پڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا اور سب نے ان کے فضل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی نے فرمایا کہ امام بخاری ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے زیادہ آگے بڑھ گئے تو ابو مصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک سے ملے ہوتے اور ان کے اور امام بخاری کے چہروں کو دیکھتے تو خود پکار اٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں یکساں ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ جیسی شخصیت پیدا نہیں کی انہیں کا قول یہ ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے ان میں انہوں نے بخاری کو بھی شمار کیا ہے، رجاء بن مرجی نے کہا کہ امام بخاری علماء کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں ہے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو محمد! سب کچھ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے فضائے آسمانی کے نیچے کسی شخص کو محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو سعید بن منیر کا قول ہے کہ امیر خالد ابن احمد ذہلی حاکم بخارا نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ لے آئیے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں امام بخاریؒ نے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ اس کو لوگوں کے دروازوں پر لئے پھرتا ہوں اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو میری مسجد یا مکان میں تشریف لائیے اور اگر آپ کو یہ سب ناپسند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ خدا کے سامنے قیامت میں میرا عذر واضح ہو جائے۔ اس لئے کہ میں تو علم کو نہ چھپاؤں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے علمی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دی جائے گی، دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاری کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں اور تاریخ ان کے بچوں کو پڑھائیں تو وہ اس کے پاس جانے سے باز رہے انہوں نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا کریں کہ بچوں کے لئے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضر نہ ہوا انہوں نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو اس پر خالد نے ان کے خلاف علمائے بخارا سے استمداد کی تو ان علماء نے ان کے مذہب پر اعتراض کئے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ امام بخاریؒ نے ان سب کے خلاف دعا کی اور وہ بد دعا مقبول ہوئی اور تھوڑی ہی مدت میں وہ سب مصائب میں گرفتار ہوئے۔

محمد بن احمد مروزی نے کہا کہ میں رکن و مقام کے درمیان سو رہا تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابو زید! تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے اور ہماری کتاب نہ پڑھاؤ گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی جامع نجم بن فضل نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور محمد بن اسماعیل آپ کے پیچھے ہیں جب آپ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاریؒ بھی ایک قدم بڑھاتے ہیں اور ٹھیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور آپ کے نقش قدم کا اتباع کرتے ہیں عبدالواحد بن آدم طواویسی نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے، آپ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں (عبدالواحد نے اس مقام کا ذکر کیا تھا) میں نے سلام عرض کیا، آپ نے جواب دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرما ہیں فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گذرنے کے بعد ہم نے امام بخاری کی وفات کی خبر سن لی، معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۱۳: مسلم بن حجاج:۔ یہ ابو الحسین امام مسلم ہیں حجاج بن

مسلم کے بیٹے قیشری و نیشاپوری ہیں حدیث کے حفاظ اور آئمہ میں سے ایک ہیں سنہ ۲۰۶ھ میں تولد ہوئے اور یکشنبہ کی شام کے وقت ماہ رجب میں ختم ماہ سے چھ روز قبل ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلم قعنبی اور ان کے علاوہ ائمہ وعلمائے حدیث سے حدیث حاصل کی، بغداد کئی بار آئے اور وہاں حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمہ شامل ہیں روایت کرتے ہیں آخری بار ۲۵۹ھ میں بغداد آئے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو تین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ محمد بن اسحق بن مندہ نے کہا کہ میں نے ابو علی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس سقف آسمانی کے نیچے کوئی کتاب کتابِ مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

خطیب ابوبکر بغدادی نے فرمایا امام مسلم نے تو صرف بخاری کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی اور بے شک انہیں کے نقش قدم پر چلے ہیں جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور آئے ہیں تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے، امام دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاریؒ نہ ہوتے تو امام مسلم کو (وہاں) آنے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

۱۰۱۴: سلیمان بن اشعث :- یہ ابوداؤد سلیمان اشعث کے بیٹے سجستانی ہیں ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سفر کئے، مارے مارے پھرے اور احادیث جمع کر کے کتاب تصنیف کی، اہلِ عراق وخراسان وشام ومصر وجزیرہ سے روایات سن کر لکھیں سنہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی، بغداد کئی مرتبہ آئے اور پھر آخری بار ۲۷۱ھ میں وہاں سے نکل گئے، مسلم بن ابراہیم سلیمان بن حرب عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ ان ائمہ حدیث سے حدیث حاصل کی جو بوجہ کثرت شمار نہیں ہوتے ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اور عبدالرحمان نیشاپوری نے اور احمد بن محمد خلال وغیرہ نے حدیث حاصل کی، ابوداؤد بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور بغداد آئے اور وہاں اپنی تصنیف سنن ابی داؤد کی روایت کی وہاں کے رہنے والوں نے

اس کتاب کو آپ نے نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے حسن وخوبی پر تحسین کا اظہار فرمایا، ابوداؤد نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ پانچ لاکھ حدیثیں جمع کیں ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کیں، میں نے صحیح وصحیح کے مشابہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں ان میں سے آدمی کو اپنے دین کے لئے صرف چار حدیثیں کافی ہیں (۱) حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ اعمال صرف نیتوں سے وابستہ ہیں (۲) حضور کا ارشاد ہے کہ آدمی کی اسلام کی خوبی سے ہے اس کا ترک کرنا لایعنی ومہمل بات کو (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں الخ۔ ابوبکر خلال نے کہا کہ ابوداؤد ہی اپنے زمانہ میں امام اور پیش رو تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص تخریج علوم کی معرفت واستخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے نہیں بڑھا، صاحب ورع اور پیش رو ہیں، احمد بن محمد ہروی نے کہا کہ ابوداؤد زمانہ اسلام میں حدیث رسول اللہ حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور ان کی سند کے یاد رکھنے والوں میں سے ایک ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گزار، عفیف نیک صاحب ورع اور شہسواران حدیث میں سے ہیں۔ ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ تھی آپ سے دریافت کیا گیا، اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کشادہ آستین کتابوں کے لئے ہے اور دوسری کے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں خطابی نے کہا کتاب سنن ابوداؤد ایک شریف کتاب ہے علم دین میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، ابوداؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر تمام لوگوں کا اتفاق ہو، ابراہیم حربی نے کہا جب ابوداؤد نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لئے حدیث ایسی نرم (آسان) کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا

نرم کر دیا گیا تھا، ابن اعرابی نے کتاب ابو داؤد کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس علوم میں سے سوائے مصحف کے حل میں کتاب اللہ ہے اور پھر کتاب ابو داؤد کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں ہو گی۔

۱۰۱۵۔ محمد بن عیسی ترمذی :۔ یہ ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی ہیں۔ ترمذ میں دوشنبہ کی رات کو بتاریخ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں وفات ہوئی ایک شہرت یافتہ حافظ حدیث عالم ہیں ان کو فقہ میں اچھی دسترس ہے ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث حاصل کی، مشائخ کے صدر اوّل سے ان کی ملاقات ہوئی جیسے قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار احمد بن منیع، محمد بن مثنی سفیان بن وکیع، محمد اسماعیل بخاری وغیرہ لاتعداد خلق کثیر سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی ان میں محمد بن احمد محبوبی مروزی شامل ہیں ان کی علم حدیث میں بہت تصنیفات ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب کتابوں سے اچھی کتاب ہے، ان کی کتابوں میں ان کی ترتیب سب سے بہتر ہے اور ان کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب کتابوں سے کم ہے اس کتاب میں دو چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً ذکر مذاہب، استدلال کے طرق، انواع حدیث یعنی حسن و صحیح و غریب کا بیان، اس میں جرح و تعدیل بھی ہے آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انہوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں ان کا مرتبہ اس شخص پر مخفی نہیں جو ان سے واقف ہو چکا ہو ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا انہوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علمائے خراسان کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا پھر علمائے عراق کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے یہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں ترمذ کا میں تا مکسور اور ذال معجمہ ہے۔ یہ ترمذ کی طرف نسبت ہے اور وہ دریائے جیحون کے اس پار اس کے مشرق ساحل پر ایک مشہور ہے۔

۱۰۱۶۔ احمد بن شعیب نسائی :۔ یہ ابو عبد الرحمن احمد شعیب کے بیٹے اور نسائی ہیں بمقام مکہ ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں اہل حفظ و صاحب علم و فقہ حضرات میں سے ایک یہ بھی ہیں بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی!

انہوں نے قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان ابو داؤد و سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ مشائخ سے حدیث حاصل کر لی ان سے بھی بہت سے لوگوں نے جن میں ابو القاسم طبرانی ابو جعفر طحاوی اور حافظ ابو بکر احمد بن اسحق سنی داخل ہیں حدیث حاصل کی حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت کتابیں ہیں حافظ مامون مصری نے کہا ہم ابو عبد الرحمان کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لئے کوئی شخص سب سے زیادہ مناسب ہے، سب کا اتفاق ابو عبد الرحمن نسائی پر ہو گیا اور سب نے انہیں کا انتخاب تحریر کر دیا حاکم نیشاپوری نے کہا ابو عبد الرحمن کی فقہ و حدیث کے بارے میں گفتگو تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا بیان کیا جائے (حدیث کے تفقہ میں مسلّم ہیں) لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران رہ جائے گا، انہوں نے کہا کہ میں نے حافظ علی بن عمر سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے کہ ابو عبد الرحمن اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہیں جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں، امام نسائی مذہباً شافعی تھے بہت متقی اور سنت کا تتبع کرنے والے شخص تھے نسائی میں نون پر فتحہ اور سین بلا تشدید اور الف ممدودہ و ہمزہ ہے، یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نسا کی جانب منسوب ہے۔

۱۰۱۷۔ ابن ماجہ :۔ یہ ابو عبد اللہ محمد ہیں، یزید بن ماجہ کے بیٹے قزوین کے باشندہ، حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں امام مالک کے شاگردوں اور لیث سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابو الحسن قطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ۲۰۹ھ میں تولد ہوئے اور ۲۷۳ھ میں بعمر ۶۴ سال وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ عبد اللہ دارمی :۔ یہ ابو محمد عبد اللہ ہیں عبد الرحمن کے

بیٹے دارمی حافظ حدیث اور سمر قند کے عالم ہیں انہوں نے یزید بن ہارون نضر بن شمیل سے اور ان سے مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ نے روایت کی، ابوحاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ۱۸۱ھ میں تولد ہوئے اور ۲۵۵ھ میں عمر ۷۴ سال انتقال فرمایا۔

۱۰۱۹۔ دار قطنی :۔ یہ ابوالحسن علی ہیں عمر کے بیٹے دار قطنی۔ حافظ حدیث، امام اور زبردست مشہور عالم ہیں، یہ یکتائے روزگار، سردار زمانہ اور امام وقت ہیں ان پر علم حدیث و نقائص حدیث کی واقفیت و اسمائے رجال کا علم راویوں کی معرفت ختم ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے علاوہ صدق، امانت اعتماد و عدالت عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم کی ذمہ داری سے آراستہ ہیں۔ مثلاً علم قرآن فقہاء کے مذاہب کی واقفیت وغیرہ، ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے حدیث بھی جمع کی ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابوطیب نے کہا کہ دار قطنی حدیث میں امیر المومنین ہیں انہوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت اور ان سے حافظ حدیث ابونعیم، ابوبکر برقانی، جوہری قاضی ابوطیب طبری وغیرہ نے روایت کی ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸ ذی قعدہ ۳۸۵ھ بدھ کو وفات پائی۔ دار قطنی میں قاف اور نون ہے یہ بغداد کے ایک قدیم محلہ دار قطن کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۲۰۔ ابونعیم :۔ یہ ابونعیم احمد ہیں عبداللہ کے بیٹے، اصفہان کے باشندہ ہیں حلیہ کے مصنف ہیں یہ حدیث کے ثقہ مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور صفر ۴۳۰ھ میں اصفہان میں بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

۱۰۲۱۔ الاسماعیلی :۔ یہ ابوبکر ہیں۔ نام احمد ابراہیم کے بیٹے اور اسماعیلی جرجانی ہیں، یہ امام، حدیث کے حافظ ہیں ان میں حدیث، فقہ اصول، دین و دنیا کی سرداری یکجا ہے، انہوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری کی مقررہ شرط کے مطابق تصنیف کیا ان سے ان کے بیٹے ابوسعید اور جرجان کے اہل فقہ نے حدیث حاصل کی، ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے ان کی عمر ۹۴ سال ہوئی۔

۱۰۲۲۔ البرقانی :۔ یہ ابوبکر احمد بن محمد خوارزمی برقانی ہیں اپنے شہر میں ابوعباس بن احمد نیشاپوری وغیرہ سے حدیث سنی پھر جرجان جاکر اسماعیلی سے حدیث سن کر بغداد جاکر اسے وطن بنالیا وہیں حدیث بیان کی اور ثقہ متورعہ متقن فہیم ثبت تھے۔ خطیب ابوبکر بغدادی نے کہا۔ میں نے اپنے شیوخ میں کسی کو ان سے زیادہ ثبت نہیں پایا وہ حافظ قرآن، فقہ کے ماہر، علوم عربیہ میں دخیل تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی تصانیف ہیں ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۴۲۵ھ میں بعمر ۸۹ سال انتقال فرمایا اور مقبرہ جامع منصور میں مدفون ہوئے، برقانی میں ایک نقطہ والی با مکسور یا مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

۱۰۲۳ احمد سنّی یہ ابوبکر احمد ہیں، محمد کے بیٹے سنی اور حافظ حدیث اور دینوری امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، ۳۶۴ھ میں وفات پائی، سنّی میں سین مہملہ پر ضمہ اور نون مشددہ مکسور (اور یا تحتیہ مشدد) ہے۔

۱۰۲۴۔ بیہقی :۔ یہ ابوبکر احمد ہیں، حسین کے بیٹے اور بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیف کتب اور فقہ کی واقفیت میں اپنے زمانہ کے یکتا شخص ہیں، حاکم ابوعبداللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں لوگ کہتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں اور ان سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی (۲) پھر حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری (۳) پھر حافظ مصر ابو محمد عبدالغنی ازدی (۴) پھر ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) پھر حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) پھر ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (۷) پھر ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی بیہقی ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور بمقام نیشاپور ۴۵۸ھ میں ماہ جمادی الاولیٰ میں انتقال فرمایا اور ان کی عمر چوہتر ۷۴ سال کی ہوئی۔

۱۰۲۵۔ محمد بن ابی نصر حمیدی :۔ یہ ابوعبداللہ محمد ہیں ابونصر فتوح بن عبداللہ کے بیٹے اندلس کے باشندہ اور حمیدی ہیں۔ کتاب الجمع بین صحیحی البخاری و مسلم کے مصنف یہ امام، زبردست اور مشہور عالم ہیں اپنے وطن میں حدیث کی

سماعت کی اور مصر میں مهندس کے شاگردوں سے۔ مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں وغیرہ سے اور شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی، بغداد آئے تو دارقطنی کے شاگردوں سے اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی، تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے۔ امیر بن ماکولا کہتے ہیں میں نے ان جیسا بے عیب عفیف اور متورع شخص نہیں دیکھا بغداد میں ذی الحجہ ۴۸۸ھ میں انتقال فرمایا ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی۔

۱۰۲۶۔ خطابی:۔ یہ امام ابو سلیمان احمد ہیں، محمد کے بیٹے غطابی اور بستی ہیں۔ اپنے زمانہ میں نمایاں جن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، زبردست عالم، فقہ، حدیث، ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں یکتائے روزگار ہیں ان کی مشہور تصنیفات اور عجیب مؤلفات ہیں جیسے معالم السنن غریب الحدیث وغیرہ۔

۱۰۲۷۔ ابو محمد حسین بغوی:۔ یہ فقیہ ابو محمد حسین ہیں مسعود کے بیٹے اور بغوی و شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنہ اور فقہ کی کتاب التہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنزیل کے مصنف ہیں ان کی اور بھی اچھی تصنیفات ہیں فقہ و حدیث میں امام تھے بہت متورع، معتمد علیہ، حجۃ اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص تھے، پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ بغوی میں باء (ایک نقطہ والی) مفتوح، غین معجمہ مفتوح ہے خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے، یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس شہر کا نام بغ ہے۔

۱۰۲۸۔ رزین بن معاویہ:۔ یہ ابو الحسین رزین معاویہ کے بیٹے عبدی حافظ حدیث، التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں ۵۳۵ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۹۔ مبارک بن محمد جزری:۔ یہ ابو السادات مبارک محمد کے بیٹے جزری، ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں جامع الاصول مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ محدث، عالم اور لغت کے ماہر تھے بڑے بڑے ائمہ میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کی۔ پہلے جزیرہ میں تھے پھر ۵۱۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد آئے اور پھر موصل واپس ہو گئے۔ وہیں یوم پنجشنبہ آخری ذالحجہ ۶۰۶ھ کو انتقال فرمایا۔

۱۰۳۰۔ ابن جوزی:۔ یہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ہیں علی بن جوزی کے بیٹے، حنبلی المسلک اور بغداد میں واعظ تھے، ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں، ۵۱۰ھ میں تولد ہوئے اور ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۰۳۱۔ امام نووی:۔ یہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ ہیں شرف کے بیٹے۔ نووی اور اپنے زمانہ کے امام اور عالم و فاضل و صاحب ورع، فقیہ و محدث، ثبت اور حجۃ ہیں۔ ان کی بہت سی مشہور تصنیفات اور عجیب و مفید تالیفات ہیں، فقہ میں الروضہ حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح مسلم اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغۃ جیسی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں انہوں نے بڑے مشائخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی، انہوں نے شرح مسلم اور الاذکار کی روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی۔ یہ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں "نوی" کے باشندہ تھے۔ وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ کیا۔ ۶۵۰ھ میں دمشق آئے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے ان کی زندگی نہایت غریبانہ تھی صرف قوت لایموت پر قناعت کرتے تھے، جذبات و خواہشات سے الگ رہتے۔ خوف خدا اور عبادت میں لگے رہتے حق بات کو خوب بیان کرتے پگڑی چھوٹی استعمال فرماتے تھے راتوں میں اکثر بیدار رہتے اور علمی و عملی کاموں پر جھکے رہتے۔ رجب ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ نوی میں آپ کی قبر زیارت گاہ ہے کل ۴۵ سال زندہ رہے۔ مؤلف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخر کتاب میں آیا ہے جیسا کہ ان کا نام آخر حروف میں ہے۔

ایک بات اور عرض کرنا ہے کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے جیسے ابن عبد البر کی کتاب استیعاب، ابو نعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء ابو السعادات جزری کی جامع الاصول اور مناقب الاخیار ابو عبد اللہ ذہبی و دمشقی کی کتاب کاشف ہیں یوم جمعہ ۲۰ رجب

۷۴۰ھ کو اس کتاب کی تصنیف و مضامین کے جمع کرنے ان کو درست کرنے اور آراستہ کرنے سے فارغ ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور عفوِ خدا اور اس کی مغفرت کا امیدوار بندہ، خطیب محمد بن عبداللہ بن محمد ہوں۔ یہ سب کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام دین و ملت کی عزت مسلمانوں پر خدا کی قائم کردہ حجت حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی (اللہ تعالیٰ دیر تک مسلمانوں کو ان کی درازیٔ عمر سے نفع بخشیں) کی اعانت اور امداد سے سرانجام ہوا۔ میں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور بہت پسند فرمایا۔

* * *

* * *

تمت بالخیر